الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان
3
جہانگیری
صحیح ابن حبان
https://t.me/tehqiqat تحقیقات چینل
امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی
ترجمہ
شبیر برادرز
طالب دعا زوہیب حسن عطاری

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان
جہانگیری
صحیح ابن حبان
3
تصنیف
امام ابو حاتم محمد بن حبان تیمی بستی
ترجمہ
ابو العلاء محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ———— صحیح ابن حبان

مترجم ———— ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈ زمیکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— فروری 2014ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر،
0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

امامت اور جماعت (کے بارے میں روایات)

جماعت کی فضیلت

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

نوافل کا بیان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

چاشت کی نماز کا بیان

تراویح کا بیان ۵۳۸

عنوان — صفحہ

فوت شدہ نمازوں کو قضا کرنا

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عیدین کا بیان

نمازِ کسوف کا بیان

عنوان	صفحہ

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ ذُكِرَ بِقِصَّتِهٖ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے وہ ایک مختصر روایت ہے' اس کا پورا واقعہ عبدالحمید بن جعفر کی نقل کردہ روایت میں ہے

1870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَكَعَ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ رَكَعَ، ثُمَّ عَدَلَ صُلْبَهٗ، وَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰى اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسَجَدَ وَجَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا، وَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، كَبَّرَ وَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فِي ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ خَاتِمَةَ الصَّلَاةِ، رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْهُمَا، وَاَخَّرَ رِجْلَهٗ، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى رِجْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

❁❁ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ قبلہ کی طرف رُخ کرتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے۔ جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ اپنی پشت کو سیدھا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے سر کو اٹھاتے بھی نہیں تھے اور جھکاتے بھی نہیں

1870- إسناده صحيح، عبد الله بن عمرو الأودي روى له ابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر. أبو أسامة: هو حماد بن أسامه. وأخرجه البيهقي في السنن 2/116 من طريق إسحاق بن إبراهيم وأبي كريب، كلاهما عن أبي أسامة، بهذا الإسناد. وانظر "1865" و "1867" و "1869" و "1876".

تھے' پھر آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تھے اور دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے انہیں کندھوں کے برابر تک لے آتے تھے' پھر آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آ جاتی تھی' پھر آپ زمین کی طرف جھکتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو اپنے دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آ جاتی تھی' پھر آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں چلے جاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے' پھر بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتی تھی' پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اور دوسری (رکعت) میں بھی اسی طرح کرتے تھے' یہاں تک کہ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہنے کے بعد اسی طرح کرتے تھے جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا (یعنی رفع یدین کرتے تھے) یہاں تک کہ جب وہ سجدہ آتا جس پر نماز ختم ہو رہی ہوتی (یعنی آخری سجدہ آتا) تو آپ دو سجدوں کے بعد اپنے سر کو اٹھاتے تھے اور اپنی ٹانگ کو پیچھے کر کے اپنی ٹانگ پر تورک کے طور بیٹھ جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمُصَلِّيْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الرُّكُوْعَ وَبَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنْهُ كَمَا يَرْفَعُهُمَا عِنْدَ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کہ نمازی پر رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت دونوں ہاتھ بلند کرنا اسی طرح لازم ہے جس طرح وہ انہیں نماز کے آغاز میں بلند کرتا ہے

1871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهِمَا فَوَتَرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَلَمْ يُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَوٰى حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عُضْوٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عُضْوٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ .(5: 2)

عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں' میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں (پھر انہوں نے بیان کیا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہتے تھے' پھر رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ رکوع میں چلے جاتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر یوں رکھ لیتے تھے جس طرح انہیں پکڑے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے دونوں بازو سیدھے رکھتے تھے اور انہیں پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ آپ اپنے سر کو اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے اور جھکا کر بھی نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور رفع یدین کرتے' یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور آپ کا ہر ایک عضو اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتا پھر آپ سجدے میں جاتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو جما کر رکھتے۔ آپ اپنے دونوں بازو اپنے پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی مخصوص جگہ پر آ جاتا' یہاں تک کہ جب آپ (نماز کی رکعات ادا کر کے) فارغ ہوتے تو آپ تشریف فرما ہوتے آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے۔ آپ اپنے دائیں (پاؤں کی انگلیوں) کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں زانو پر رکھتے تھے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر رکھتے تھے اور اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّتَهٗ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ اِرَادَتِهِمُ الرُّكُوْعَ وَعِنْدَ رَفْعِهِمْ رُءُوْسَهُمْ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے

1872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلِيْنَا، سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِيْنَا، فَاَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَقَالَ: ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ، فَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ. (5: 4)

1872- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فإنه من رجال البخاري، وقد تقدم برقم "1658" في باب الأذان، بإسناده هنا، وتقدم تخريجه هناك. وسيعيده المؤلف برقم "2128" و "2129" و "2130" و "2131".

﴿﴾﴿﴾ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہوا' ہمیں اپنے اہل خانہ (سے دور رہنے میں) دشواری ہو رہی ہے' تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: ہم نے اپنے اہل خانہ کے لئے کیا چھوڑا ہے۔ ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس چلے جاؤ تم انہیں تعلیم دو تم انہیں حکم دو اور اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔''

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَا اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ

حضرت مالک بن حویرث کا اس پر عمل کرنے کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کے بارے میں ان کو حکم دیا تھا

1873 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ:

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ: اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا. (5: 4)

﴿﴾﴿﴾ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جب انہوں نے نماز ادا کی تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا' تو رفع یدین کیا۔ جب رکوع سے سر اٹھایا' تو رفع یدین کیا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ غَيْرُ جَائِزٍ فِيْ فَضْلِهٖ وَعِلْمِهٖ اَنْ لَّا يَرَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَصَفْنَا اِذْ كَانَ مِنْ اُولِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے'

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کے حوالے سے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقامات

1873– إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه مسلم "391" "24" في الصلاة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، والبيهقي في السنن 2/71 من طريقين عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1863" من طريق نصر بن عاصم، عن مالك بن الحويرث، به، فانظره.

پر رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ وہ تجربہ کار اور سمجھدار حضرات
میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے

1874 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَنَا: اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: فَقُوْمُوْا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ، فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ، فَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى، قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ يَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً. (5: 4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِمَّنْ يُشَبِّكُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ، وَزَعَمَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ قَاطِبَةً مِنْ لَّدُنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نَسَخَهُ الْاَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ رُكُوْعِهِ، فَاِنْ جَازَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ فَضْلِهِ وَوَرَعِهِ، وَكَثْرَةِ تَعَاهُدِهِ اَحْكَامَ الدِّيْنِ، وَتَفَقُّدِهِ اَسْبَابَ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، اِذْ كَانَ مِنْ اُولِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى اَنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّيْءِ الْمُسْتَفِيضِ الَّذِيْ هُوَ مَنْسُوْخٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ رَآهُ فَنَسِيَهُ، جَازَ اَنْ يَّكُوْنَ رَفْعُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، مِثْلَ التَّشْبِيكِ فِي الرُّكُوْعِ اَنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ، اَوْ يَنْسَاهُ بَعْدَ اَنْ رَآهُ.

❁❁ اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ہم سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی نہیں' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو ہم اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے' تو انہوں نے ہم دونوں میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا پھر انہوں نے اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر نماز ادا کی۔ نماز کے دوران جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

''اے لوگو! عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے' جو نماز کو فوت کر دیں گے وہ اس کا گلا یوں گھونٹیں گے جس طرح

1874– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه النسائي 2/49–50 في المساجد: باب تشبيك الأصابع في المسجد، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "534" .

قریب المرگ شخص ہوتا ہے۔تم میں سے جو شخص یہ صورت حال پائے وہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لے اور ان لوگوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیا کرتے تھے اور وہ اس بات کے قائل تھے کہ انہوں نبی اکرم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر ہمارے آج کے دن تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ فعل ابتدائے اسلام میں تھا اور پھر رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم نے اسے منسوخ کر دیا۔تو جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کے تمام تر علم وفضل اور زہد و تقویٰ اور ان کے دینی احکام پر بکثرت عمل پیرا ہونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ان کے پہلی صف میں نماز ادا کرنے' کیونکہ وہ سمجھدار اور تجربہ کار افراد میں سے ایک تھے' اس سب کے باوجود ان سے یہ چیز مخفی سے رہ سکتی ہے جو تمام مسلمانوں کے اتفاق کے ساتھ منسوخ ہے یا پھر انہوں نے اسے دیکھا اور وہ اسے بھول گئے تو یہ بات بھی ممکن ہے کہ رکوع کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنے کی طرح رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کرنا' ان سے مخفی رہ گیا ہو یا انہوں نے اسے دیکھا ہو پھر وہ اسے بھول گئے ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ مَا يَحْفَظُهُ مَنْ هُوَ دُوْنَهُ، اَوْ مِثْلُهُ وَاِنْ كَثُرَ مُوَاظَبَتُهُ عَلَيْهَا، وِعِنَايَتُهُ بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کہ بعض اوقات بہتر اور فضیلت رکھنے والے اہل علم سے

بعض مشہور سنتیں مخفی رہ جاتی ہیں جبکہ وہ چیز ان سے کم مرتبے یا ان کے مانند مرتبے کے مالک شخص کو یاد ہوتی ہیں اگر وہ (دوسرا شخص) ان کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام کرتا ہے اور انہیں زیادہ توجہ دیتا ہے

1875 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَنَا: قُوْمُوْا فَصَلُّوا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ، فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلّٰى بِنَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ، فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ طَبَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ . (1: 99)

❀❀ اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے ہم سے فرمایا تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرلو۔ہم اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے' تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیا۔انہوں نے اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر ہمیں نماز پڑھائی جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى مَنْكِبَيْهِ عِنْدَ قِيَامِهٖ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ اپنی نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرے

1876 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا لَهٗ: وَلِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعَةً، وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً، قَالَ: بَلٰى، قَالُوْا: فَاعْرِضْ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَيَرْكَعُ، وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يَرْفَعُهٗ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ، وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ، فَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ، ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، كَمَا صَنَعَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهٖ، حَتّٰى اِذَا كَانَتْ قَعْدَةُ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ، اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالُوْا جَمِيْعًا: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ. (5: 2)

۞۞ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے ان سے کہا: وہ کیوں؟ اللہ کی قسم! آپ نہ تو ہم سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ ہم سے زیادہ پرانے صحابی ہیں۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں ان حضرات نے کہا: پھر آپ پیش کیجئے تو حضرت ابوحمید نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ

1876- إسناده صحيح، وهو مكرر "1867".

کندھوں تک بلند کر لیتے تھے۔ آپ اپنی ہر ہڈی کو اس کی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں رکھتے تھے' پھر آپ تلاوت کرتے تھے۔ پھر آپ تکبیر کہتے تھے' پھر آپ رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور رکوع میں چلے جاتے تھے۔ آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے' پھر آپ اعتدال کی حالت میں رہتے تھے۔ آپ اپنے سر کو نہ تو جھکاتے تھے اور نہ ہی اٹھاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتے تھے آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اعتدال کی حالت میں بلند کرتے تھے' پھر اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آپ زمین کی طرف جھک جاتے تھے اور دونوں بازو پہلو سے دور رکھتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے' پھر آپ دوبارہ سجدے میں چلے جاتے تھے' پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی مخصوص جگہ پر اعتدال کی حالت میں آجاتی تھی' پھر آپ دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا' پھر آپ بقیہ نماز اسی طریقے سے ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب اس سجدے کے بعد والا قعدہ آتا جس میں سلام پھیرنا ہوتا تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

ان حضرات (یعنی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ قِيَامِهٖ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز میں دو رکعات کے بعد کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرے

1877 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ. (5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو آپ رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو آپ ان تمام مقامات پر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے۔

1878 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَوْدُوْدٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا النَّاسُ رَافِعُو اَيْدِيهِمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَا لِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔ (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس دوران کچھ لوگوں نے نماز کے دوران رفع یدین کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں' تم اپنے ہاتھ یوں بلند کررہے ہو' جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں تم لوگ نماز کے دوران سکون کی حالت میں رہا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ مِنَ الْمُسَيّبِ بْنِ رَافِعٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو اعمش نے مسیّب بن رافع سے نہیں سنا ہے

1879 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيّبَ بْنَ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَبْصَرَ قَوْمًا قَدْ رَفَعُوْا اَيْدِيَهِمْ، فَقَالَ: قَدْ رَفَعُوْهَا كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ

1878 - إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن عبد الأعلى الصّنعاني: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "693" وتقدم برقم "1868" من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن عبيد الله بن عمر، به، وتقدم تخريجه هناك . وانظر "1861" و "1864". إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي الحراني: سئل عنه أبو زرعة كما في الجرح والتعديل 5/267 - فقال: شيخ، وذكره المؤلف في الثقات 8/380، وأرخ وفاته سنة 230هـ، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات، رجال الصحيح . وأخرجه أبو داؤد "661" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، و "1000": باب في السلام، عن عبد الله بن محمد النفيلي، والطبراني في الكبير "1827" من طريق عمرو بن خالد الحراني، كلاهما عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/101 و107، ومسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام، والنسائي 3/4 في السهو: باب السلام بالأيدي في الصلاة، والبيهقي في السنن 2/280، والطبراني في الكبير "1822" و "1825" ، "1826" و "1828" و "1829" من طرق عن الأعمش، به. وسيرد بعده من طريق شعبة، عن الأعمش، به، وبرقم "1880" و "1881" من طريق عبيد الله بن القبطية، عن جابر بن سمرة، به.

1879 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/93 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "1824" من طريق أبي الوليد، عن شعبة، به. وانظر ما قبله.

شُمْسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ . (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لائے' تو آپ نے کچھ لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے ہاتھ یوں اٹھائے ہیں جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں تم لوگ نماز کے دوران سکون کی حالت میں رہا کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا اُمِرُوْا بِالسُّكُوْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِالتَّسْلِيْمِ دُوْنَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس روایت کے تفصیلی الفاظ ہیں جس کو مختصر طور پر ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ لوگوں کو نماز کے دوران پرسکون رہنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جب وہ سلام پھیرتے ہوئے اشارہ کررہے تھے یہ حکم رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں نہیں ہے

1880 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا بِاَيْدِينَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرٰى اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ . (1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے' تو ہم اپنے ہاتھ کے ذریعے (اشارہ کرتے ہوئے) دائیں طرف اور بائیں طرف السلام علیکم کہتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' میں دیکھ رہا ہوں' تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُم کی مانند ہیں تم میں سے ہر ایک کے لئے اتنا کافی ہے' وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دے۔

1880- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "733". وأخرجه الشافعي في المسند 1/92، وعبد الرزاق "3135"، والحميدي "896"، وأحمد 5/86و88و102و107، وأبو داؤد "998" و "999" في الصلاة: باب في السلام، والنسائي 3/4-5 في السهو: باب السلام بالأيدي في الصلاة، وابن خزيمة "733"، والبيهقي في السنن 2/172و173و178و180، والطبراني في الكبير "1837"، والبغوي في شرح السنة "699" من طرق عن مسعر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "1839" و "1840" من طريق عمرو بن ابي قيس، وإسرائيل، كلاهما عن فرات القزاز، عن عبيد الله بن القبطية، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1881 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَفَعَ اَحَدُنَا يَدَهُ يُمْنَةً وَيُسْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اَوَلَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَمَنْ عَنْ يَّسَارِهِ .(1: 24)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پہلے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے' تو ہم میں سے کوئی ایک شخص دائیں طرف اور بائیں طرف (سلام پھیرتے ہوئے) اپنا ہاتھ بلند کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' میں تمہیں یوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں' جس طرح وہ سرکش گھوڑوں کی دم ہوتے ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کافی نہیں ہے' وہ اپنا ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور پھر اپنے دائیں طرف موجود شخص اور بائیں طرف موجود شخص کو سلام کرے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ اَنْ كَانَ التَّطْبِيقُ مُبَاحًا لَهُمُ اسْتِعْمَالُهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جائیں گے پہلے لوگوں کیلئے (رکوع کے دوران) تطبیق کرنا (یعنی دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں زانوں کے درمیان رکھنا) مباح تھا

1882 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ، فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، فَنُهِيْنَا عَنْهُ، وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ عَلَى الرُّكَبِ. (1: 99)

مصعب بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تطبیق دی پھر میں نے انہیں اپنے دونوں زانوں کے درمیان رکھ لیا تو میرے والد نے مجھے اس سے منع کیا' اور

1882– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبيد الله بن القبطية، فإنه من رجال مسلم. وانظر ما قبله و "1878".

فرمایا ہم پہلے ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا' اور ہمیں یہ حکم دیا گیا' ہم (اپنے ہاتھ) گھٹنوں پر رکھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّطْبِيقَ فِي الرُّكُوْعِ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِالْاَمْرِ بِوَضْعِ الْاَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رکوع میں تطبیق کا حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا

1883 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، (عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ) "بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اِذَا صَلَّيْتُ، طَبَّقْتُ، وَوَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَرَآنِيْ اَبِيْ سَعْدٌ، فَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، فَنُهِيْنَا عَنْهُ، وَاُمِرْنَا بِالرُّكَبِ. (1: 89)

❀❀ مصعب بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں: میں جب نماز ادا کرتا تھا تو میں تطبیق کیا کرتا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتا تھا۔ میرے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے (ایسا کرتے ہوئے) دیکھا تو ارشاد فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا' اور ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَدْرِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

رکوع اور سجود کی مقدار کی صفت کا تذکرہ جو نمازی کیلئے اس کی نماز کے بارے میں ہے

1884 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ:

1883 – إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري "790" في الأذان: باب وضع الأكف على الركب في الركوع، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/230، والبيهقي 2/83 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد "867" في الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين، عن حفص بن عمر، عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي "79"، ومسلم "535" في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق، والترمذي "259" في الصلاة: باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع، والنسائي 2/185 في التطبيق: باب نسخ ذلك، والدارمي 1/ 298، والبيهقي 2/ 83 من طرق عن أبي يعفور، به. وأخرجه عبد الرزاق "2953" عن معمر، عن أبي إسحاق، عن مصعب بن سعد، به. وانظر ما بعده.

1884 – إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين ما خلا إسحاق الطالقاني، وهو ثقة، روى عنه أبو داؤد وغيره . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/244، ومن طريقه مسلم "535" "30" في المساجد: باب الندب إلى وضع الأيدي على الركب في الركوع، عن وكيع. بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة ."596" وأخرجه ابن أبي شيبة 1/244، ومسلم "535" "31"، والنسائي 2/185 في التطبيق، وابن ماجه "873"، وابن خزيمة "596" وأبو عوانة 2/166، والبيهقي 2/84 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرج أبو داؤد "747"، والنسائي 2/184–185، وأحمد 1/418–419، وابن الجارود "196"، والدارقطني 1/339 من طرق .

(متن حدیث): كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُهُ رَأْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ، وَجُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ . (5: 8)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' آپ کا رکوع کے بعد سر کو اٹھانا' آپ کا سجدہ کرنا اور آپ کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ الْبَرَاءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت براء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

1885 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا، قَالَ ثَابِتٌ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَقَدْ نَسِيَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولٰى، قَعَدَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَقَدْ نَسِيَ . (5: 8)

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کروں گا' میں تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ کچھ ایسا کیا کرتے تھے جو میں تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھتا جب وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا' شاید یہ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں اور جب وہ پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھتے تھے' تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا' یہ (دوسرے سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

1885– إسناده صحيح على شرطهما. محمد شيخ محمد بن بشار فيه: هو محمد بن جعفر الهذلي البصري المعروف بغندر، والحكم هو ابن عتيبة الكندي الكوفي. وأخرجه مسلم "471" "194" في الصلاة: باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام، والترمذي "280" في الصلاة: باب ما جاء في إقامة الصلب إذا رفع رأسه من الركوع والسجود، وابن خزيمة في صحيحه "610"، ثلاثتهم عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "736"، وأحمد 4/280و285، والبخاري "792" في الأذان: باب حد إتمام الركوع والاعتدال فيه والاطمأنينة، و "801" باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، ومسلم "471" "194"، وأبو داود "852"، في الصلاة: باب طول القيام من الركوع وبين السجدتين، والترمذي "279"، والنسائي 2/197–198 في التطبيق: باب قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود، والدارمي 1/306، وابن خزيمة "610"، والبغوي "628"، والبيهقي 2/122 من طرق عن شعبة، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

1886 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَتَمَّ، وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَرَائَهُ، فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ. (5: 8)

⚙⚙ شریک بن ابونمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور آپ سے زیادہ مکمل نماز ادا کرتا ہو۔ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے تو آپ نماز کو مختصر کر دیتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہیں اس بچے کی والدہ آزمائش کا شکار نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے نماز کے دوران بعض رکوع اور سجود کی صفت کا تذکرہ

1887 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَلِمَاتٌ اَسْاَلُ عَنْهُنَّ، قَالَ: اجْلِسْ، وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَلِمَاتٌ اَسْاَلُ عَنْهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اِنَّهُ رَجُلٌ غَرِيْبٌ، وَاِنَّ لِلْغَرِيْبِ حَقًّا، فَابْدَاْ بِهٖ، فَاَقْبَلَ عَلَى الثَّقَفِيِّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَجَبْتُكَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِيْ وَاُخْبِرُكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلْ اَجِبْنِيْ عَمَّا كُنْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ: جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الرُّكُوْعِ، وَالسُّجُوْدِ، وَالصَّلَاةِ، وَالصَّوْمِ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِيْ

1886- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وفي شريك بن أبي نَمِرٍ كلام خفيف، وقد توبع عليه. وأخرجه أحمد 3/233و240و262، والبخاري "708" في الأذان: باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ومسلم "469" "190" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والبغوي في شرح السنة "841" من طريقين عن شريك بن أبي نمر، بهذا الإسناد. وتقدم تفصيل طرقه فيما تقدم برقم "1759" فانظره.

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِيْ نَفْسِي شَيْئًا، قَالَ: فَاِذَا رَكَعْتَ، فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ، ثُمَّ فَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ، ثُمَّ اَمْكُثْ حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مَاْخَذَهُ، وَاِذَا سَجَدْتَ، فَمَكِّنْ جَبْهَتَكَ، وَلَا تَنْقُرْ نَقْرًا، وَصَلِّ اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَاِنْ اَنَا صَلَّيْتُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَاَنْتَ اِذًا مُصَلِّيْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ، فَقَامَ الثَّقَفِيُّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَمَّا جِئْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِيْ فَاُخْبِرُكَ، فَقَالَ: لَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَمَّا جِئْتُ اَسْاَلُكَ، قَالَ: جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْحَاجِّ مَا لَهُ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَقُوْمُ بِعَرَفَاتٍ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَرْمِي الْجِمَارَ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَحْلِقُ رَاْسَهُ؟ وَمَا لَهُ حِيْنَ يَقْضِي آخِرَ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ؟ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِيْ نَفْسِي شَيْئًا، قَالَ: فَاِنَّ لَهُ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ اَنَّ رَاحِلَتَهُ لَا تَخْطُو خُطْوَةً اِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَاِذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِي شُعْثًا غُبْرًا، اشْهَدُوا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ، وَاِنْ كَانَ عَدَدَ قَطْرِ السَّمَاءِ وَرَمْلِ عَالِجٍ، وَاِذَا رَمَى الْجِمَارَ لَا يَدْرِي اَحَدٌ مَا لَهُ حَتّٰى يُوَفَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِذَا حَلَقَ رَاْسَهُ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَقَطَتْ مِنْ رَاْسِهِ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِذَا قَضَى آخِرَ طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ کلمات ہیں' جن کے بارے میں' میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ کلمات ہیں' جن کے بارے میں' میں جاننا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاری شخص تم سے سبقت لے گیا ہے۔ انصاری نے کہا: یہ شخص مسافر ہے اور مسافر کا حق ہوتا ہے آپ اس سے آغاز کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں تم دریافت کرنا چاہتے تھے اور اگر تم چاہو تو تم مجھ سے پوچھ لو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جس کے بارے میں' میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع و سجود نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تھے' تو اس نے کہا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے ذہن میں جو تھا آپ نے اس کے بارے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لو تم اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھو اور تم اتنی دیر وہاں ٹھہرے رہو' ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔ جب تم سجدے میں جاؤ تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو تم ٹھونگ نہ مارو تم دن کے ابتدائی حصے اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان میں نماز ادا کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی ہو گئے۔ تم ہر مہینے میں تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھو تو وہ ثقفی شخص کھڑا ہوا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس انصاری کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے تم آئے ہو اور اگر تم چاہو تو تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں خبر دوں گا اس نے عرض کی: جی نہیں۔ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتا دیجئے' جس کے بارے میں' میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے حاجی کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے تھے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ عرفات میں قیام کرتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں جب وہ اپنے سر کو منڈواتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں اور جب وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو اس کے کیا احکام ہوتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم' جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جو چیز میرے ذہن میں تھی اس کے بارے میں آپ نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے حکم یہ ہے' جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کی سواری جو بھی قدم اٹھاتی ہے اس کے بدلے میں اس شخص کو نیکی ملتی ہے یا اس کے کسی گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے' جب وہ حاجی عرفہ میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میرے ان بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود (اجسام) والے بندوں کو دیکھو تم لوگ گواہ ہو جاؤ' میں نے ان کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔ اگر چہ وہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کے برابر ہوں اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں جب حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا' اسے کیا اجر و ثواب ملے گا' یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا اجر و ثواب مکمل طور پر اسے دیا جائے گا' جب وہ اپنے سر کو منڈواتا ہے' تو اس کے سر سے گرنے والے ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن اسے نور نصیب ہوگا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں باہر آ جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ السَّارِقِ عَلَى النَّاقِصِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کیلئے لفظ ''سارق'' (چور) استعمال کرنے کے اثبات کا تذکرہ

1888 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ

1888– إسناده حسن. عبد الحميد بن أبي العشرين: هو عبد الحميد بن حبيب، وهو كاتب الأوزاعي، ولم يرو عن غيره، مختلف فيه، وقال الحافظ في التقريب: صدوق ربما أخطأ، فمثله يكون حسن الحديث. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار، فإنه من رجال البخاري، وقد كبر، فصار يتلقن. وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/229، والبيهقي في السنن 2/386 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/120، وقال: رواه الطبراني في الكبير والأوسط، وفيه عبد الحميد بن حبيب بن أبي العشرين، وثقه أحمد، وأبو حاتم، وابن حبان، وضعفه دحيم. وقال النسائي: ليس بالقوي. وباقي رجاله ثقات. قلت: وله شاهد من حديث أبي قتادة عند أحمد 5/310، والدارمي 1/304–305، والبيهقي 2/385–386 من طريقين عن الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن عبد الله بن أبي قتادة، عن أبيه، وصححه الحاكم 1/229، ووافقه الذهبي، مع ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم.

بْنُ اَبِی الْعِشْرِیْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِی یَسْرِقُ صَلَاتَہُ، قَالَ: وَکَیْفَ یَسْرِقُ صَلَاتَہُ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا، وَلَا سُجُوْدَھَا. (2: 82)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا۔''

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ یُکْتَبُ لَہٗ بَعْضُ صَلَاتِہٖ اِذَا قَصَّرَ فِی الْبَعْضِ الْاٰخَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اگر نماز کے کچھ حصے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں بعض نماز کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے

1889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، (عَنْ اَبِیْہِ)،

(متن حدیث): اَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ، صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، فَخَفَّفَھُمَا، فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ: یَا اَبَا الْیَقْظَانِ، اَرَاکَ قَدْ خَفَّفْتَھُمَا، قَالَ: اِنِّیْ بَادَرْتُ بِھِمَا الْوَسْوَاسَ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّی الصَّلَاۃَ، وَلَعَلَّہٗ لَا یَکُوْنُ لَہٗ مِنْھَا اِلَّا عُشْرُھَا، اَوْ تُسْعُھَا، اَوْ ثُمُنُھَا، اَوْ سُبُعُھَا، اَوْ سُدُسُھَا حَتّٰی اَتٰی عَلَی الْعَدَدِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: ھٰذَا اِسْنَادٌ یُوھِمُ مَنْ لَّمْ یُحْکِمْ صِنَاعَۃَ الْعِلْمِ اَنَّہٗ مُنْفَصِلٌ غَیْرُ مُتَّصِلٍ، وَلَیْسَ کَذٰلِکَ؛ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ سَمِعَ ھٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، عَلٰی مَا ذَکَرَہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ، لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ لَمْ یَسْمَعْہُ مِنْ عَمَّارٍ عَلٰی ظَاھِرِہٖ

عمر بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کی۔ انہوں نے انہیں مختصر ادا کیا' تو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان سے کہا: اے ابویقظان میں نے دیکھا ہے' آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے وسوسے آنے سے پہلے ہی انہیں مکمل ادا کرلیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ایک شخص نماز ادا کرتا ہے اور نماز میں اس کا حصہ صرف دسواں ہوتا ہے یا نواں ہوتا ہے یا آٹھواں ہوتا ہے یا ساتواں ہوتا

1889- إسناده حسن. عمر بن أبي بكر بن عبد الرحمٰن: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 7/167

ہے یا چھوٹا ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ ایک کے عدد تک آ ئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کی سند اس شخص کو جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اس غلط فہمی کا شکار کرتی ہے کہ اس کی سند منفصل ہے متصل نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عمر بن ابوبکر نے یہ روایت اپنے دادا عبدالرحمٰن بن حارث کے حوالے سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' جیسا کہ عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا ہے۔ عمر بن ابوبکر نے یہ روایت براہِ راست حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔

1890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَعْرِفُ غَيْرَ هٰذَا، فَعَلِّمْنِیْ، قَالَ: اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ، فَكَبِّرْ، وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (1: 85)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، يُرِيْدُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقَوْلُهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، نَفَى الصَّلَاةَ عَنْ هٰذَا الْمُصَلِّیْ؛ لِنَقْصِهِ عَنْ حَقِيْقَةِ اِتْيَانِ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ فَرْضِهَا، لَا اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ، فَلَمَّا كَانَ فِعْلُهُ نَاقِصًا عَنْ حَالَةِ الْكَمَالِ، نَفٰى عَنْهُ الِاسْمَ بِالْكُلِّيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص مسجد میں آیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر وہ آ کر بیٹھ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' یہاں تک کہ اس شخص نے تین مرتبہ ایسا کیا' پھر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ آپ مجھے تعلیم دیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو تکبیر کہو اور جو قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو پھر تم رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر تم (سر کو) اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے

1890- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخاري "757" في الأذان باب وجوب القراءة للإمام والمأمون في الصلوات كلها في الحضر والسفر، و "6252" في الاستئذان: باب من رد فقال: وعليك السلام، والترمذي "303" في الصلاة: باب ما جاء في وصف الصلاة، وابن خزيمة "590"، عن محمد بن بشار، والبخاري "793" في الأذان: باب أمر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالإعادة، والطحاوي 1/233 ، والبيهقي 2/122 من طريق مسدد، ومسلم "397" "45" في الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، والنسائي 2/124 في الافتتاح: باب فرض التكبيرة الأولى، وأبو داوٗد "856" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع، عن محمد بن المثنى، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . إلا أنهم زادوا بين سعيد بن أبي سعيد وبين أبي هريرة: عن أبيه.وأخرجه أحمد 3/437 عن يحيى بن سعيد، به.وأخرجه البيهقي 2/88و117 .

میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر (سر کو) اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ تم اپنی پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''جو قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو''۔ اس سے آپ کی مراد سورۂ فاتحہ کی تلاوت ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی''۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے اپنے ذمے لازم چیز کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے اس نمازی کی نماز (ادا ہونے) کی نفی کر دی۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس شخص نے نماز ادا ہی نہیں کی تھی۔ تو جب اس کا فعل کمال کے حوالے سے ناقص ہوا تو اس سے کلی طور پر اسم کی نفی کر دی گئی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ لَّا يُقِيمَ الْمَرْءُ صُلْبَهُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہ رکھے

1891 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ مُّلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ السِّتَّةِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ رَجُلًا لَا يُقِرُّ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يُقِمْ صُلْبَهُ .(2: 86)

❁❁ عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو چھ افراد کے وفد میں سے ایک فرد تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں آنکھوں کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا لَمْ يُقِمْ اَعْضَائَهُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ رکوع اور سجود میں اپنے اعضاء کو قائم نہ رکھے

1892 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

1891- إسناده صحيح، رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 4/23، وابن ماجة "871" في الإقامة: باب الركوع في الصلاة، ويعقوب بن سفيان في المعرفة والتاريخ 1/275-276، والبيهقي 3/105 من طرق، عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 57: إسناده صحيح، رجاله ثقات . رواه مسدد في مسنده عن ملازم، به. وأخرجه أحمد 4/22 عن أبي النضر، عن أيوب بن عتبة، عن عبد الله بن بدر، به. وصححه ابن خزيمة برقم "593" و "667".

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ . (5: 18)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔''

1893 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لِاَحَدٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ . (2: 92)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسے کسی شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْفِطْرَةِ عَنْ مَنْ لَّمْ يُقِمْ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

ایسے شخص سے فطرت کی نفی کا تذکرہ' جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو قائم نہیں رکھتا

1894 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

1893 – إسناده صحيح على شرطهما . ابو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو معاوية: هو محمد بن خازم، وأبو معمر: هو عبد اللّٰه بن سخبرة الازدى، وأبو مسعود: هو عقبة بن عمرو بن ثعلبة الأنصارى البدرى، صحابى جليل. وأخرجه الدارقطنى 1/348، والطبرانى 17/ "583"، وابن خزيمة فى صحيحه "591" و "666"، من طريق وكيع وأبى معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى "265" فى الصلاة: باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، من طريق أبى معاوية، به. وأخرجه أحمد 4/122، وابن ماجه "870" فى الإقامة: باب الركوع فى الصلاة، والبغوى فى شرح السنة "617" من طريق وكيع، به . وأخرجه الحميد "454"، وعبد الرزاق "2856"، وأحمد 4/122، والنسائى 2/183 فى الافتتاح: باب إقامة الصلب فى الركوع و 2/214: باب إقامة الصلب فى السجود، والدارمى 1/304، وابن خزيمة "591" و "666"، والدارقطنى 1/348، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار "206" بتحقيقى، وابن الجارود "195"، والبيهقى فى السنن 2/88، والطبرانى 17/ "578" و "580" و "581" و "582" و "585"، والبغوى فى شرح السنة "617" من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه الطبرانى 17/ "584" من طريق عبد الرحمٰن بن حميد الرؤاسى، عن عمارة بن عمير، به. إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه ابن خزيمة فى صحيحه "592" عن بشر بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى "613"، وأحمد 4/119، وأبو داوٗد "855" فى الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود، والطبرانى 17/ "579"، وابن خزيمة "592"، والطحاوى فى شرح مشكل الآثار "205"، والبغوى "617" من طريق شعبة، بهذا الإسناد.

1894 – وأخرجه أحمد 5/384 عن أبى معاوية، والبخارى "791" فى الأذان: باب إذا لم يتم الركوع، والبيهقى فى السنن 2/386، والبغوى فى شرح السنة "616" من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائى 3/58-59 فى السهو: باب تطفيف الصلاة، من طريق طلحة بن مصرف، عن زيد بن وهب، به.

مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَنْقُرُ، فَقَالَ: مُذْ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: لَوْ مُتَّ، مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. (2: 82)

⊛⊛ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ''کندہ'' کے دروازوں کے نزدیک ایک شخص کو ٹھونگے مارتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: تم کتنے عرصے سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا: چالیس سال سے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں مرتے ہو تو تم اس فطرت کے علاوہ مرو گے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا۔ آدمی نماز مختصر پڑھ لے لیکن رکوع اور سجود مکمل ادا کرے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ رکوع اور سجود میں قرآن کی تلاوت کی جائے

1895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، يَقُوْلُ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا. (2: 19)

⊛⊛ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے، میں رکوع یا سجدے کے دوران تلاوت کروں۔

1895- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه مسلم "480" في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، عن حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/170 عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2832" ومن طريقه أبو عوانة 2/170 عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه مالك في الموطأ 1/80، وعبد الرزاق "2833"، ومسلم "480" في الصلاة، و "2078" في اللباس: باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، وأبو داوٗد "4044" و "4045" و "4046" في اللباس: باب من كرهه، والترمذي "264" في الصلاة: باب ما جاء عن النهي عن القراءة في الركوع والسجود، و "1737" في اللباس: باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب، والنسائي 2/189 في التطبيق: باب النهي عن القراءة في الركوع، و 8/191 في الزينة: باب النهي عن لبس خاتم الذهب، و 8/204: باب ذكر النهي عن لبس المعصفر، وأبو عوانة 2/171 و 172 و 173 و 174 و 175، والبيهقي 2/87، والبغوي في شرح السنة "627"، من طرق عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين، به. وأخرجه أبو عوانة 2/171 من طريق داوٗد بن قيس، و 2/172 من طريق الضحاك بن عثمان، كلاهما عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين، عن أبيه، عن ابن عباس، عن علي. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/249 من طريق النعمان بن سعد، والشافعي 1/83 من طريق محمد بن علي، وعبد الرزاق "2834" من طريق أبي جعفر، كلاهما عن علي، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لِلْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ

نمازی کے لئے نماز کے دوران رکوع اور سجود میں قرأت کی ممانعت کا تذکرہ

1896 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوْعُ، فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ، فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. (2: 75)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار! مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے' میں رکوع یا سجدے کے دوران تلاوت کروں۔ جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو کیونکہ وہ اس لائق ہوگی' اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ فِيْ رُكُوْعِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز میں رکوع کے دوران کیا پڑھے

1896 - إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الشافعي في المسند 1/82، وعبد الرزاق "2839"، وأحمد 1/219، وابن أبي شيبة 1/248، 249، ومن طريقه مسلم "479" في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، والحميدي "489" ومن طريقه أبو عوانة 2/170، والبيهقي في السنن 2/87، 88، أربعتهم عن سفيان بن عيينة، به. ومن طريق الشافعي وعبد الرزاق أخرجه أبو عوانة أيضًا 2/170-171 وأخرجه مسلم "479" أيضًا عن سعيد بن منصور وزهير بن حرب، وأبو داوُد "876" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، عن مسدد، والنسائي 2/188، 190 في التطبيق: باب تعظيم الرب في الركوع، عن قتيبة والدارمي 1/304، عن محمد بن أحمد، ويحيى بن حسان، وابن الجارود "203" عن ابن المقرء وعبد الرحمٰن بن بشر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/233-234 عن أحمد بن الحسن الكوفي، وأبو عوانة 2/170 من طريق أبي نعيم وشريح، كلهم عن سفيان، به. وصححه ابن خزيمة "548" وأخرجه مسلم "479" "208"، والنسائي 2/217-218 في التطبيق: باب الأمر بالاجتهاد في الدعاء في السجود، وفي الرؤيا كما في التحفة 5/49، والدارمي 1/ 304، والبغوي "626"، والبيهقي 2/110 من طريق إسماعيل بن جعفر، وأبو عوانة 2/171 من طريق عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن سليمان بن سحيم، به.

1897 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ اَحْنَفَ، عَنْ صِلَةَ بْنَ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: .

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَكَعَ جَعَلَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى. (5: 12)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا شروع کیا' پھر جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ

نمازی کو نماز کے دوران رکوع اور سجود کے دوران اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1897- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير المستورد بن أحنف، فإنه من رجال مسلم، وهو في المصنف 1/284 لابن أبي شيبة، ومن طريقه أخرجه مسلم "772" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل. وأخرجه أحمد 5/384، والنسائي 2/190 في التطبيق: باب الذكر في الركوع، عن إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "603" و "669". وأخرجه النسائي 3/225-226 في قيام الليل: باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدتين في صلاة الليل، عن الحسين بن منصور، وأبو عوانة 2/168 عن الحسن بن عفان، كلاهما عن عبد ال له بن نمير، به. وأخرجه الطيالسي "415" ومن طريقه الترمذي "262" في الصلاة: باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود، والبغوي في شرح السنة "622". وأخرجه أحمد 5/382، وأبو داود "871" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والدارمي 1/299، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/235، وابن خزيمة في صحيحه "603" جميعًا من طريق شعبة، وعبد الرزاق "2875"، وأحمد 5/369 عن سفيان، ومسلم "772"، والبيهقي 2/85 من طريق جرير، وأبو عوانة 2/169 من طريق ابن فضيل، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه الطحاوي 1/235 من طريق مجالد، وابن أبي شيبة 1/248، والدارقطني 1/334، وابن خزيمة "604" و "668".

1898- عم موسى بن أيوب واسمه إياس بن عامر الغافقي المصري، كان من شيعة علي، والوافدين عليه من أهل مصر، وشهد معه مشاهده، وثقه المؤلف هنا، وفي ثقاته 4/33 و35، وقال العجلي: لا بأس به، وصحح ابن خزيمة حديثه هذا، وكذا الحاكم، وقال الحافظ في التقريب: صدوق. وأورده ابن أبي حاتم 2/281، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا. وأخرجه الطيالسي "1000"، وأبو داود "869" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، عن الربيع بن نافع، وموسى بن إسماعيل، وابن ماجه "887" في الإقامة: باب التسبيح في الركوع والسجود، عن عمرو بن رافع البجلي، وابن خزيمة "601" و "670" عن محمد بن عيسى، خمستهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/155، والدارمي 1/299، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/235، ويعقوب بن سفيان في المعرفة 5/502، والطبراني 17/ "889"، وابن خزيمة "600" و "670"، والبيهقي 2/86، من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن موسى بن أيوب، به. وتصحف في ابن خزيمة "670" إلى ابن زيد. وصححه الحاكم 1/225، 2/477، ووافقه الذهبي في الأخيرة بينما تعقبه في الأولى، فقال: إياس ليس بالمعروف. وأخرجه الطبراني 17/ "790" و "791" من طريق الليث وابن لهيعة، كلاهما عن موسى، به.

1898 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ الْغَافِقِيُّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ: (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ)، (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ، فَلَمَّا نَزَلَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)) قَالَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمُّ مُوْسَى بْنِ اَيُّوْبَ اسْمُهُ: اِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ مِنْ ثِقَاتِ الْمِصْرِيِّيْنَ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''تم اپنے عظیم پروردگار کے اسم کی تسبیح بیان کرو'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے رکوع میں شامل کرلو جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم اپنے اعلیٰ پروردگار کے اسم کی تسبیح بیان کرو'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ اسے اپنے سجود میں شامل کرلو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): موسیٰ بن ایوب نامی راوی کے چچا کا نام ایاس بن عامر ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ''ثقہ'' راوی ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ نَوْعٍ ثَالِثٍ مِنَ التَّسْبِيْحِ اِذَا سَبَّحَ الْمَرْءُ بِهٖ فِيْ رُكُوْعِهٖ

آدمی جب رکوع کے دوران تسبیح پڑھتا ہے تو تسبیح کی تیسری قسم کے مباح ہونے کا تذکرہ

1899 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَنْبَاَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ، وَفِيْ سُجُوْدِهٖ: سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ. (5: 12)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''ہر طرح کے عیب سے پاک ہے وہ مقدس ہے' جو فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے''۔

1899- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 1/250، ومن طريقه أخرجه مسلم "487" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، عن محمد بن بشر بهذا الإسناد . وأخرجه ابو عوانة 2/167 عن عباس الدوري، عن محمد بن بشر العبدي، به. وأخرجه احمد 6/193، والنسائي 2/224 في التطبيق: باب نوع آخر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234 من طريق يحيى بن سعيد القطان، وابن أبي عدي، واحمد 6/266 عن عبد الوهاب الثقفي، وأبو عوانة 2/167، والبيهقي في السنن 2/87و109 من طريق سعيد بن عامر، وأبو عوانة 2/167 من طريق روح وأبي عتاب، ستتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَعْظِيمِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو رکوع اور سجود کے دوران پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1900 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنِّي نُهِيتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا، اَوْ سَاجِدًا، اَمَّا الرُّكُوعُ، فَعَظِّمُوْا فِيهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ، فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ .(1: 104)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے صفیں بنائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا جو اسے دکھائے جاتے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: خبردار مجھے رکوع یا سجدے کی حالت میں تلاوت کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو۔ وہ اس لائق ہوگی' اسے تمہارے لئے مستجاب کیا جائے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُفَوِّضَ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا اِلٰى بَارِئِهٖ جَلَّ وَعَلَا فِي دُعَائِهٖ فِي رُكُوعِهٖ فِي صَلَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے تمام امور کو اپنے خالق کو تفویض کردے وہ اپنی نماز میں اپنے رکوع کے دوران دعا مانگتے ہوئے ایسا کرے

1901 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ،

1900– وأخرجه عبد الرزاق "2884"، وأحمد 6/35و94و115و148و176و200و244، ومسلم "487" "224"،والنسائي 2/190، 191 في التطبيق: باب نوع آخر منه، وأبو داؤد "872" في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والبغوي في شرح السنة "625"، وأبو عوانة 2/167، وصححه ابن خزيمة برقم "606"، من طرق عن قتادة، به.

1901– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ."1896" 2 إسناده صحيح على شرطهما غير أحمد بن إبراهيم الدورقي، فإنه من رجال مسلم. حجاج: هو ابن محمد الأعور . وأخرجه البيهقي في السنن 2/32 من طريق إبراهيم بن إسحاق الأنماطي، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 1/83 عن عبد المجيد، وابن خزيمة في صحيحه "607" من طريق روح بن عبادة، كلاهما عن ابن جريج، به. وهو مكرر "1772" و "1774" فانظره.

قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّی، خَشَعَ سَمْعِی، وَبَصَرِی، وَمُخِّی، وَعَظْمِی، وَعَصَبِی، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تیرے لئے میں نے رکوع کیا تجھ پر ہی میں ایمان لایا تیرے لئے میں نے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے۔ میری سماعت میری بصارت میرا گودا میری ہڈیاں میرے پٹھے اور میرے دونوں پاؤں پر جو چیز قائم ہے (یعنی میرا پورا وجود) اللہ کے حضور جھکا ہوا ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

ذِكْرُ طُمَاْنِيْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَفْعِ رَاْسِهٖ مِنَ الرُّكُوْعِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سے سر اٹھانے پر اطمینان سے (کھڑے ہونے) کا تذکرہ

1902 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(متن حدیث):يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْمُ فَيُصَلِّی، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، قُلْنَا: قَدْ نَسِیَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ .(2: 92)

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا۔ انہوں نے ہمارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' تو آپ رکوع سے جب سر اٹھاتے تھے' تو آپ کے قیام کے طوالت کی وجہ سے ہم یہ سوچتے تھے' شاید آپ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِیْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنی نماز کے دوران رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے

1903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

1902- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/172 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "800" في الأذان: باب الاطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، والبيهقي في السنن 2/97 من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "1885" من طريق حماد بن زيد، عن ثابت، به، وتقدم تخريجه هناك، فانظره.

اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَمُخِّيْ، وَعِظَامِيْ، وَعَصَبِيْ، ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میری سماعت میری بصارت میرا گودا میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیری بارگاہ میں جھکے ہوئے ہیں۔''

جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں اور زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور ان دونوں کے درمیان جو جگہ ہے۔ اتنی بھری ہوئی ہو۔ اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَقُوْلَ مَا وَصَفْنَا فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس چیز کو فرض نماز میں پڑھ سکتا ہے جو ہم نے ذکر کی ہے

1904 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

1903- إسناده صحيح على شرط مسلم، الماجشون بن أبي سلمة: هو يعقوب، والأعرج: هو عبد الرحمٰن . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/248، والطيالسي "152"، ومسلم "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي "266" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع، والنسائي 2/192 في التطبيق: باب نوع اخر من الذكر في الركوع، والدارمي 1م301، وابن خزيمة في صحيحه "607" و "612"، وأبو عوانة 2/101، 102، 168، والبغوي في شرح السنة "631"، والبيهقي في السنن 2/94، من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وهو مكرر "1773" وسيرد طرفه أيضًا برقم "1977".

1904- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 2/102 عن يوسف بن مسلم، عن حجاج، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "2930" عن إبراهيم بن محمد، والشافعي 1/84 عن عبد المجيد ومسلم بن خالد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، أربعتهم عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله و "1772" و "1774".

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فِی الصَّلَاۃِ قَالَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ . (5: 12)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو۔ زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو۔''

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّیْ اَنْ یُفَوِّضَ الْاَشْیَاءَ اِلٰی بَارِئِہٖ عِنْدَ تَحْمِیْدِ رَبِّہٖ جَلَّ وَعَلَا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِی وَصَفْنَا مِنْ صَلَاتِہٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز میں اس مقام پر اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتے ہوئے اشیاء کو اپنے خالق کو تفویض کر دے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

1905 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِیُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، عَنْ عَطِیَّۃَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ قَزَعَۃَ بْنِ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، قَالَ: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَھْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ . (5: 12)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پڑھ لیتے تھے پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔

1905– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة 2/102 عن يوسف بن مسلم، عن حجاج، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "2930" عن إبراهيم بن محمد، والشافعي 1/84 عن عبد المجيد ومسلم بن خالد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، أربعتهم عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله و "1772" و. "1774"

2 إسناده صحيح على شرط الصحيح غير أحمد بن أبي الحواري وهو أحمد بن عبد الله بن ميمون– وهو ثقة، أبو مسهر: هو عبد الأعلى بن مسهر الغساني . وأخرجه أبو داؤد "847" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، عن محمود بن خالد، وأبو عوانة 2/176 عن يزيد بن عبد الصمد، وابن خزيمة في صحيحه "613" عن محمد بن يحيى، ثلاثتهم عن أبي مسهر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/87، والدارمي 1/301، ومسلم "477" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، وأبو داؤد "847"، والنسائي 2/198–199 في التطبيق: باب ما يقول في قيامه ذلك، وابن خزيمة في صحيحه "613" أيضًا، وأبو عوانة 2/176، والطحاوي في شحر معاني الآثار 1/239، والبيهقي 2/94 من طرق عن سعيد بن عبد العزيز، به.

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو تو تعریف اور بزرگی کا اہل ہے وہ چیز سب سے زیادہ حق ہے جو ایک بندے نے کہی ہے۔ ویسے ہم سب تیرے بندے ہیں (اس بندے نے یہ کہا ہے) جسے تو عطا کردے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سعید بن عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے

1906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .(5: 12)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھالیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں جتنی بھری ہوئی ہو اور زمین جتنی بھری ہوئی ہو اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے اتنی بھری ہوئی ہو تو تعریف اور بزرگی کا اہل ہے جس کو تو عطا کردے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے۔ اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی ہے''۔

1906- إسناده صحيح على شرطهما غير قيس بن سعد وهو المكي- فإنه من رجال مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/246-247، ومن طريقه أخرجه مسلم "478" في الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، والبيهقي 2/94، وسقط من المصنف هشيم . وأخرجه أبو عوانة 2/177 من طريق محمد بن عيسى، عن هشيم، به . وأخرجه أحمد 1/176، ومسلم "478"،والنسائي 2/198 في التطبيق: باب ما يقوله في قيامه ذلك، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/239، وأبو عوانة 2/176، والطبراني في الكبير "11347"، والبيهقي في السنن 2/94 من طرق عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/270، والطبراني "12503" من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وأخرجه عبد الرزاق "2908"، ومن طريقه أحمد 1/333 عن إبراهيم بن عمر بن كيسان الصنعاني، وأخرجه أحمد 1/277، ووالنسائي 2/198، من طريق إبراهيم بن نافع وهو المكي-، كلاهما عن وهب بن مانوس العدني، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، ووهب بن مانوس ويقال: ابن ميناس- ذكره المؤلف في الثقات، وروى عنه إثنان وباقي رجاله ثقات.

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی رکوع سے سراٹھانے پر کیا پڑھے گا

1907 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ . (1: 94)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم لوگ یہ کہو' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔'' کیونکہ جس شخص کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ہمراہ ہوا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ بِدُوْنِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ان کلمات کو انہی مقامات پر پڑھے گا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور مقام پر نہیں پڑھے گا

1908 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . (1: 94)

1907– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في شرح السنة "630" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/88 في الصلاة: باب ما جاء في التأمين خلف الإمام، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/84، وأحمد 2/459، والبخاري "796" في الأذان: باب فضل: اللّهم ربنا لك الحمد، و "3228" في بدء الخلف: باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء فوافقت إحداهما الأخرى غفر له ما تقدم من ذنبه، ومسلم "409" في الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، وأبو داؤد "848" في الصلاة: با ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع، والترمذي "267" في الصلاة، والنسائي 2/196 في التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/238، والبيهقي 2/96. وسيورده المؤلف برقم "1909" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة، فانظره.

1908– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/252، وأحمد 3/110، والنسائي 2/195، 196 في التطبيق: باب ما يقول الإمام، عن هناد بن السري، وابن ماجه "876" في إقامة الصلاة: باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع عن هشام بن عمار، أربعتهم عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2909" ومن طريقه أحمد 3/162 عن معمر، والدارمي 1/300 والبيهقي في السنن 2/97 من طريق مالك بن أنس، والبيهقي 2/97 أيضًا من طريق الليث بن سعد ويونس بن يزيد، أربعتهم عن الزهري، به. وفي الباب عن ابن مسعود عند البيهقي في السنن 2/97.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ یہ کہو'' اے اللہ! ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلَ مَا وَصَفْنَا بِحَذْفِ الْوَاوِ مِنْهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ ہم نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ان میں سے ''و'' کو حذف کر دے

1909 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . (1: 84)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔''

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ لِلْمَرْءِ فِي الْحَمْدِ لِلّٰهِ بَعْدَ رَفْعِ رَاْسِهِ مِنَ الرُّكُوْعِ

آدمی کیلئے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

1910 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ

1909- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه "409" في الصلاة: باب التسميع والتحميد والتأمين، عن قتيبة بن سعيد، عن يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد . وتقدم برقم "1907" من طريق مالك، عن سمي، عن أبي صالح، به، وأوردت تخريجه هناك، فانظره.

1910- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البغوي في شرح السنة "632" من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/211-212: باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/340، والبخاري "799" في الأذان: باب رقم "126"، وأبو داود "770" في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 2/196 في التطبيق: باب ما يقول المأموم، والطبراني في الكبير "4531"، والبيهقي 2/95، وصححه ابن خزيمة "614"، والحاكم 1/225، ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو داود "773"، والترمذي "404" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، والنسائي 2/145 في الافتتاح: باب قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، والطبراني "4532"، والبيهقي 2/95 من طريق رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقي، عن عم أبيه معاذ بن رفاعة بن رافع، عن أبيه، به.

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَیْتُ بِضْعًا وَثَلَاثِیْنَ مَلَكًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَكْتُبُهَا اَوَّلُ۔(2:1)

😊😊 حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا آپ کے پیچھے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے۔

''اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا۔ ابھی کلام کرنے والا شخص کون تھا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا' وہ ان کلمات کی طرف لپکے' ان میں سے کون پہلے ان کلمات کو نوٹ کرتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰہِ جَلَّ وَعَلَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقَوْلِهٖ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِیْ صَلَاتِهٖ اِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ

اللہ تعالیٰ کے بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جب وہ یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہیں'' وہ اپنی نماز میں یہ کہتا ہے اور جب اس کا یہ کہنا فرشتوں کے ساتھ ہوتا ہے

1911 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَیٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(2:1)

😊😊 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو جس شخص کا یہ پڑھنا فرشتوں کے کہنے کے ہمراہ ہوگا۔ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّیْ وَضْعُ الرُّكْبَتَیْنِ عَلَی الْاَرْضِ عِنْدَ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْكَفَّیْنِ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ رکوع میں جاتے وقت دونوں ہتھیلیوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے

1912 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ، قَالَ:

1911- هو مكرر "1970".

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ:
(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَجَدَ، وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَاِذَا نَهَضَ، رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ . (5: 4)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ اَنْ يَّقْصِدَ الْمَرْءُ فِيْ سُجُوْدِهِ التُّرَابَ، اِذِ اسْتِعْمَالُهٗ يُؤَدِّي اِلَى التَّوَاضُعِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے سجدہ میں مٹی کا قصد کرے کیونکہ اس پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرنے کی طرف لے جاتا ہے

1913 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّحَّامُ، بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ:
(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا ذُو قَرَابَتِهَا غُلَامٌ شَابٌّ ذُو جُمَّةٍ، فَقَامَ يُصَلِّيْ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَسْجُدَ، نَفَخَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

1912- كليب والد عاصم: صدوق، وباقي السند رجاله رجال الصحيح غير شريك وهو ابن عبد الله القاضي- فإنه سيء الحفظ، ولم يخرج له مسلم إلا في المتابعات . وأخرجه أبو داوُد "838" في الصلاة: باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، والترمذي "268" في الصلاة: باب ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود، وابن ماجه "882" في الإقامة: باب السجود، ثلاثتهم عن الحسن بن علي الحلواني الخلال، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 1/303 عن يزيد بن هارون، به . وأخرجه النسائي 2/206 في التطبيق: باب أول ما يصل إلى الأرض من الإنسان في سجوده، والدارقطني 1/345، والطبراني 22/ "97"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/255، والبيهقي 2/98، والحازمي في الاعتبار ص 161 من طرق عن يزيد بن هارون، به، وصححه ابن خزيمة برقم 626 و "629"، والحاكم 1/226، ووافقه الذهبي، وحسنه الترمذي.

1913- إسناده ضعيف. أبو صالح مولى آل طلحة: لم يوثقه غير المؤلف، ومحمد بن حرب: هو الخولاني المعروف بالأبرش، وهو كاتب الزبيدي محمد بن الوليد. وأخرجه أحمد 6/323، والترمذي "381" و "382" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الصلاة، والطبراني في الكبير 23/ "742" "743" و "744" و "745"، والبيهقي في السنن 2/252، من طرق عن أبي حمزة ميمون الأعور الراعي، عن أبي صالح، بهذا الإسناد. قال الترمذي: إسناده ليس بذاك، وميمون أبو حمزة قد ضعفه بعض أهل العلم، ومع ذلك فقد صححه الحاكم 1/271، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 6/301 من طريق اخر عن أبي صالح، به وأخرجه الطبراني 23/ "942" من طريق المغيرة بن مسلم السراج، عن ميمون بن أبي ميمون، عن زاذان، عن أم سلمة.

يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَنَا اَسْوَدَ: يَا رَبَاحُ، تَرِّبْ وَجْهَكَ. (1: 78)

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا۔ ان کے رشتے داروں میں سے ایک نوجوان ان کے پاس آیا جس کے بڑے بڑے بال تھے وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب وہ سجدے میں جانے لگا' تو اس نے پہلے پھونک ماری تو سیّدہ اُم سلمہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک سیاہ فام لڑکے کو یہ فرمایا تھا اے رباح (سجدے کے دوران) تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِدِّعَامِ عَلَى الرَّاحَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّيْ، اِذِ الْاَعْضَاءُ تَسْجُدُ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی سجدے میں جاتے ہوئے دونوں ہتھیلیوں پر وزن ڈالے کیونکہ اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے

1914 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَعَمِّيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ اِذَا صَلَّيْتَ كَبَسْطِ السَّبُعِ، وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ، وَجَافِ عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ. (1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو اپنے بازوؤں کو یوں نہ بچھاؤ جس طرح درندے بچھاتے ہیں تم اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگاؤ اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو سے دور رکھو جب تم ایسا کرو گے تو تمہارا ہر عضو سجدہ کرے گا''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اِتِّكَاؤُهُ فِي السُّجُوْدِ عَلٰى اَلْيَتَيْ كَفَّيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے پر ٹیک لگائے

1914- إسناده قوي. ابن إسحاق: روى له مسلم مقرونًا بغيره، وقد صرح بالتحديث. وباقي رجاله رجال الصحيح، وصححه ابن خزيمة "645"، والحاكم 1/227، ووافقه الذهبي من طريق عبيد الله بن سعد بن إبراهيم قال: حدثني عمي، أخبرنا أبي، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/126، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات. وأخرجه عبد الرزاق "2927" عن الثوري، عن آدم بن علي، عن ابن عمر موقوفًا عليه، وفيه قصة.

1915 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى اَلْيَتَيْ كَفَّيْهِ. (3: 4)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْاَرْضِ عِنْدَ الْانْتِصَابِ فِي السُّجُوْدِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ سجدے کے دوران ہاتھ رکھتے ہوئے کہنیوں کو زمین سے بلند رکھا جائے

1916 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدْتَ، فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ، وَانْتَصِبْ. (1: 78)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم سجدے میں جاؤ تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو بلند رکھو اور ان کو نصب (کھڑا) رکھو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِضَمِّ الْفَخِذَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں زانوں کو ملا کر رکھے

1917 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

1915– رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن الحسين بن واقد، وهو صدوق، وأبوه سمع من أبي إسحاق بأخرة . وهو في صحيح بن خزيمة برقم "639" وأخرجه أحمد 4/294، 295 عن زيد بن الحباب، والحاكم 1/227، ومن طريقه البيهقي في السنن 2/107 من طريق علي بن الحسن بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/125، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/261 ،والبيهقي 2/107 من طريق شعبة عن أبي إسحاق.

1916– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/283 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "748" ومن طريقه أبو عوانة 2/183 عن عبيد الله بن إياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/284 و294 عن عفان بن مسلم، ومسلم "494" في الصلاة: باب الاعتدال في السجود، والبيهقي في السنن 2/113 من طريق يحيى بن يحيى، وابن خزيمة "656" من طريق عبد الرحمن بن مهدي، ثلاثتهم عن عبيد الله بن إياد، به. وليس عندهم لفظ وانتصب.

(متن حدیث): إِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ . (1: 78)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: لَمْ يَسْمَعِ اللَّيْثُ مِنْ دَرَّاجٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو وہ کتے کی طرح (اپنے بازو) نہ بچھائے اور وہ اپنے زانو کو ملا کر رکھے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لیث نامی راوی نے دراج نامی راوی کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعَانَةِ الْمُصَلِّيْ بِالرُّكْبَةِ فِيْ سُجُوْدِهٖ عِنْدَ وُجُوْدِ ضِعْفٍ، اَوْ كِبَرِ سِنٍّ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ کمزوری یا کبرسنی کی وجہ سے وہ سجدے میں گھٹنوں سے مدد حاصل کرے

1918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَكٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ . (2: 82)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے آپ کی خدمت میں سجدے کے دوران مشقت کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم گھٹنوں کے ذریعے مدد حاصل کرو۔

1917- إسناده حسن. دارج: أحاديثه عن غير أبى الهيثم مستقيمة فيما نقله الأجرى، عن أبى داوٗد، وهذا منها، فإنه رواه عن ابن حجيرة وهو عبد الرحمٰن بن حجيرة- وباقى رجاله ثقات. وأخرجه ابن خزيمة "653" عن سعيد بن عبد الله بن عبد الحكم، عن أبيه، بهذا الإسناد: وأخرجه أبو داوٗد "901" فى الصلاة: باب صفة السجود، من طريق ابن وهب، والبيهقى 2/115 من طريق أبى صالح، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

1918- إسناده قوى رجاله رجال الشيخين غير ابن عجلان، فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه أبو داوٗد "902" فى الصلاة: باب الرخصة فى ذلك للضرورة، والترمذى "286" فى الصلاة: باب ما جاء فى الاعتماد فى السجود، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذى بإثره: هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث أبى صلاح، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم إلا من هذا الوجه، من حديث الليث، عن ابن عجلان، وقد روى هذا الحديث سفيان بن عيينة وغير واحد، عن سمى، عن النعمان بن أبى عياش، عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا . وكأن رواية هؤلاء أصح من رواية الليث، ورده الشيخ شاكر رحمه اللّٰه- بقوله: هؤلاء رووا الحديث عن سمى، عن النعمان مرسلًا، والليث بن سعد رواه عن سمى، عن أبى صالح، عن أبى هريرة موصولًا، فهما طريقان مختلفان، يؤيد أحدهما الآخر ويعضده، والليث بن سعد ثقة حافظ لا نتردد فى قبول زيادته وما انفرد به، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد 2/339، 340، عن يونس، والحاكم 1/229 من طريق شعيب بن الليث؛ كلاهما عن الليث، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبى.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُجَافِيَ فِيْ سُجُوْدِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اپنے بازو کو کشادہ رکھے تا کہ اس کے بغلوں کی سفیدی نظر آئے

1919 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. (5: 4)

۞۞ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نمایاں ہو جاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ ضَمُّ الْاَصَابِعِ فِي السُّجُوْدِ

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدے میں انگلیوں کو ملا کر رکھے

1920 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ:

1919– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير أبي الأسود النضر بن عبد الجبار وهو ثقة، ابن بحينة: هو الصحابي عبد الله بن مالك وأخرجه البيهقي في السنن 2/114 من طريق يحيى بن عثمان بن صالح، عن النضر بن عبد الجبار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/345، والبخاري "390" في الصلاة: باب يبدي ضبعيه ويجافي في السجود، و "807" في الأذان: باب يبدي ضبعيه ويجافي في السجود، و "3564" في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ومسلم "495" في الصلاة: باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به، وصفة الركوع والاعتدال منه، والسجود والاعتدال منه، والنسائي 2/212 في التطبيق: باب صفة السجود، وابن خزيمة في صحيحه "648"، وأبو عوانة 2/185، والبيهقي في السنن 2/114 من طرق عن بكير بن مضر، به. وأخرجه أحمد 5/345، ومسلم "495" "236"، وأبو عوانة 2/185، من طريق عمرو بن الحارث، والليث بن سعد، كلاهما عن جعفر بن ربيعة، به.

1920– الحارث بن عبد الله الهمداني هو الخازن، ذكره المؤلف في الثقات 8/183، وقال: مستقيم الحديث، وقال الإمام الذهبي في الميزان 1/437: صدوق ومن فوقه من رجال مسلم، إلا أن هشيمًا مدلس، وقد عنعن، وسماع علقمة عن أبيه ثابت، خالفًا لما قاله الحافظ في التقريب كما حققته في التعليق على السير 2/573. وهو في صحيح ابن خزمة "594"، والمستدرك 1/227، ومعجم الطبراني الكبير 22/ "26"، من طريق الحارث بن عبد الله، بهذا الإسناد. وقول الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، وموافقة الذهبي له خطأ منهما رحمهما الله، فإن الحارث بن عبد الله لم يخرج له مسلم، ولا أحد من أصحاب الكتب الستة. نعم اخرجه الحاكم 1/224 من طريق عمرو بن عون، عن هشيم، به. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا، فإن عمرو بن عون وهو ابن اوس الواسطي– أخرج له أصحاب الكتب الستة، وله شاهد من حديث أبي مسعود البدري عند أحمد 4/120. وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 2/135 وقال: رواه الطبراني في الكبير وإسناده حسن.

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ، فَرَّجَ اَصَابِعَهُ، وَاِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ.

(4:5)

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے' تو اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے اور جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو اپنی انگلیاں ملا کر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَجَدَ، سَجَدَ مَعَهُ آرَابُهُ السَّبْعُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے اعضاء سجدہ کرتے ہیں

1921 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَكَفَّاهُ، وَقَدَمَاهُ. (2:1)

عامر بن سعد' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کے دونوں گھٹنے اس کی دونوں ہتھیلیاں اور اس کے دونوں پاؤں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنِ الْاَعْضَاءِ الَّتِيْ تَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

ان اعضاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو نمازی کی نماز کے دوران اس کے سجدے کے ہمراہ سجدہ کرتے ہیں

1921– إسناده صحيح على شرطهما. ابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ المدني. وأخرجه أحمد 1/208، ومسلم "491" في الصلاة: باب أعضاء السجود، وأبو داؤد "891" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والترمذي "272" في الصلاة: باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء، والنسائي 2/208 في التطبيق: باب تفسير ذلك، أي على كم السجود، والبيهقي في السنن 2/101 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في المسند 1/85، وأحمد 1/206، والنسائي 2/210: باب السجود على القدمين، وابن خزيمة في صحيحه "631"، وابن ماجه "885" في الإقامة: باب السجود، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/256، والطبراني في تهذيب الآثار 1/205، من طرق عن يزيد بن الهاد، به. وأخرجه أحمد 1/206، والطحاوي 1/255 و256 من طريق إسماعيل بن محمد، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، به. والآراب: الأعضاء، واحدها إرب، بالكسر والسكون.

1922 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ. (3: 66)

عامر بن سعد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلَى الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ' سات اعضاء بھی سجدہ کریں

1923 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

1922– إسناده قوي على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

1923– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه من طريق شعبة وروح بهذا الإسناد النسائي 2/215 في التطبيق: باب النهي عن كف الشعر في السجود، والطبري في تهذيب الآثار 1/199–200، والطبراني في الكبير "10862"، وصححه ابن خزيمة "633"وأخرجه الطيالسي "2603"، وأحمد 1/255 و279و285و286و324، والبخاري "810" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، ومسلم "490" "228" في الصلاة: باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة، وأبو داوُد "890" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والدارمي 1/302، وأبو عوانة 2/182، والبيهقي 2/108 من طريق عن شعبة، به.وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/256 من طريق يزيد بن زريع، عن روح، به.وأخرجه من طرق عن عمرو بن دينار، به: الحميدي "493"، وعبد الرزاق "2971" و "2972" و "2973" وأحمد 1/221 و286، والبخاري "809" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، و "815" باب لا يكف شعرًا، و "816" باب لا يكف ثوبه في الصلاة، ومسلم "490" "227"، وأبو داوُد "889" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والترمذي "273" والصلاة: باب ما جاء في السجود على سبعة أعضاء، والنسائي 2/208 في التطبيق: باب على كم السجود، و 2/216 باب النهي عن كف الثياب في السجود، وابن ماجه "883" في الإقامة: باب السجود، و "1040" باب كف الشعر والثوب في الصلاة، وأبو عوانة في صحيحه 2/182، وابن الجارود "199"، والطبراني في الكبير "10855" و "10856" و "10857" و "10858" و "10859" و "10860" و "10861" و "10863" و "10864" و "10865" و "10866" و "10867" و "10868"، وفي الصغير "91"، والبيهقي 2/102،والطبري في تهذيب الآثار 1/200 و201، وصححه ابن خزيمة "632" و "634".وأخرجه من طرق عن طاووس، به: ابن أبي شيبة 1/261، والطبري في تهذيب الآثار 1/201 و202و203، والطبراني "10960" و "11006" و "11014".وسيرج بعده "1924" من طريق إبراهيم بن ميسرة، و "1925" من طريق عبد الله بن طاووس، كلاهما عن طاووس، به، ويخرج كل في موضعه.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةٍ، وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا . (3: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) اپنے بال یا کپڑے کو موڑوں نہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف عمرو بن دینار نے نقل کیا ہے

1924 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، وَاَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا، وَلَا ثَوْبًا . (3: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو موڑوں نہیں۔''

ذِكْرُ الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِي اُمِرَ الْمُصَلِّي اَنْ يَّسْجُدَ عَلَيْهَا

ان سات اعضاء کا تذکرہ جن کے بارے میں نمازی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پر سجدہ کرے

1925 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ

1924– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في الكبير "11011"، والبيهقي في السنن 2/103 من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

1925– إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في الكبير "11011"، والبيهقي في السنن 2/103 من طريق إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده. 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة، وهو في مسند أبي يعلى "2464"، وأخرجه البيهقي في السنن 2/103 من طريق إسماعيل بن إسحاق، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/292 و305، والبخاري "812" في الأذان: باب السجود على الأنف، ومسلم "490" "230" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والنسائي 2/209 في التطبيق: باب السجود على اليدين، والدارمي 1/302، وأبو عوانة 2/183، والبيهقي في السنن 2/103، والبغوي في شرح السنة "644" من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في المسند 1/84–85، والحميدي "494"، ومسلم "490" "229" في الصلاة: باب أعضاء السجود، والنسائي 2/209، 210 في التطبيق: باب السجود على الركبتين، وابن ماجه "884" في الإقامة: باب السجود، وابن خزيمة في صحيحه "635"، والبيهقي في السنن 2/103، والبغوي في شرح السنة "645".

طَاوُوسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: الْجَبْهَةِ، وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى اَنْفِهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ، وَلَا اَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ .(5: 7)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی ناک کی طرف بھی اشارہ کیا۔ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں اور میں (نماز کے دوران) کپڑے یا بالوں کو موڑوں نہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو سجود میں اعتدال (اختیار) کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1926 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ .(1: 78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سجدے کے دوران اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص اپنی کلائیاں یوں نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

1927 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ

1926– إسناده صحيح على شرط البخاري. رجاله ثقات رجال الشيخين غير معاذ بن معاذ، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه الطيالسي "1977"، وأحمد 3/115و177و179و202و274و291، وابنه عبد الله في زوائد المسند 3/279، والبخاري "822" في الأذان: باب لا يفترش ذراعيه في السجود، ومسلم "493" في الصلاة: باب الاعتدال في السجود، وأبو داوُد "897" في الصلاة: باب صفة السجود، والترمذي "276" في الصلاة: باب ما جاء في الاعتدال في السجود، والنسائي 2/213، 214 في التطبيق: باب الاعتدال في السجود، والدارمي 1/303، وأبو عوانة 2/183و184، والبيهقي في السنن 2/113 من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/259، والنسائي 2/183 في الافتتاح: باب الاعتدال في الركوع، و2/213 في التطبيق: باب الاعتدال في السجود، وابن ماجه "892" في الإقامة: باب الاعتدال في السجود من طريق سعيد بن أبي عروبة، والنسائي 2/211و212 في التطبيق: باب النهي عن بسط الذراعين في السجود، من طريق أيوب بن أبي مسكين، كلاهما عن قتادة، بهٰذا الإسناد.

1927– إسناده صحيح. كامل بن طلحة الجحدري: قال الحافظ في التقريب: لا بأس به، ووثقه ابن حبان 9/28، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 2/183 في الافتتاح: باب الاعتدال في الركوع، من طريق عبد الله بن المبارك، عن سعيد بن أبي عروبة، وحماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد، ولفظه: "اعتدلوا في الركوع والسجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه كالكلب". وأخرجه من طرق عن قتادة، به: أحمد 3/109و191و214و231. وانظر ما قبله.

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ .(1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سجدے کے دوران اعتدال اختیار کرو اور کوئی بھی شخص کتے کی طرح اپنی کلائیاں نہ بچھائے۔''

ذِكْرُ الرَّغْبَةِ فِي الدُّعَاءِ وَالسُّجُوْدِ لِقُرْبِ الْعَبْدِ مِنْ مَوْلَاهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

سجدے کی حالت میں رغبت کے ساتھ دعا کرنے کا تذکرہ کیونکہ اس وقت بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے

1928 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب بندہ سجدے کی حالت میں ہو تو تم (اس حالت کے دوران) بکثرت دعا کیا کرو۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُسَبِّحَ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَيَقْرِنَ اِلَيْهِ السُّؤَالَ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں تسبیح پڑھے اور اس کے ہمراہ دعا بھی مانگے

1929 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ، وَسُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود کے دوران بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

1928- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/421، ومسلم "482" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، وأبو داؤد "875" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، والنسائي 2/226 في التطبيق: باب أقرب ما يكون العبد من الله عزوجل، وأبو عوانة 2/180، والبيهقي 2/110، والبغوي في شرح السنة "658" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

1929- إسناده صحيح . موسى بن بحر: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 9/162-163، ومن فوقه من رجال الشيخين. ورواه منصور عن أبي الضحى أيضًا كما في الرواية الآتية.

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔''

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْبِيحِ الَّذِي يُسَبِّحُ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي سُجُوْدِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس تسبیح کی صفت کا تذکرہ جو بندہ نماز کے دوران سجدے میں پڑھتا ہے

1930 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي قَالَتْ: فَكَانَ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. (5: 12)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے دوران بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا مَغْفِرَةَ ذُنُوْبِهِ فِيْ سُجُوْدِهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے میں اللہ تعالیٰ سے

1930- إسناده صحيح . صفوان بن صالح: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه أحمد 6/43، والبخاري "4968" في تفسير سورة (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) ومسلم "484" "217" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، وأبو داؤد "877" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، وابن ماجه "889" في الإقامة: باب التسبيح في الركوع والسجود، وابن خزيمة في صحيحه "605"، والبيهقي 2/109، والبغوي في شرح السنة "618"، من طريق جرير بن عبد الحميد، وأحمد 6/49، وعبد الرزاق "2878"، والبخاري "817" في الأذان: باب التسبيح والدعاء في السجود، والنسائي 2/219و220 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، وأبو عوانة في صحيحه 2/186، وابن خزيمة في صحيحه "605" أيضًا، والبيهقي 2/86، من طريق سفيان الثوري، والبخاري "794" في الأذان: باب الدعاء في الركوع، و "4293" في المغازي: باب رقم 51، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، وأبو عوانة 2/186، 187، من طريق شعبة، ثلاثتهم عن منصور، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "4967" في تفسير (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) من طريق أبي الأحوص، ومسلم "484" "219"، أبو عوانة 2/186 من طريق مفضل، وأبو عوانة 2/186 أيضًا من طريق ابن نمير، ثلاثتهم عن الأعمش، عن أبي الضحى، به . ولفظه: ما صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلاة بعد أن نزلت عليه: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) إلا يقول فيها: ...وأخرجه مسلم "484" "218" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي الضحى، به، ولفظه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر أن يقول قبل أن يموت: "سبحانك وبحمدك، أستغفرك وأتوب إليك."

اپنے گناہوں کی مغفرت کا طلب کرے

1931 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ. (5: 12)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میرے تمام ذنوب کی مغفرت کردے جو خفی ہوں جو جلی ہوں جو پہلے کیے گئے ہوں جو بعد میں ہوں جو علانیہ طور پر ہوں جو پوشیدہ ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّتَعَوَّذَ بِرِضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ سَخَطِهِ فِيْ سُجُوْدِهِ

نمازی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی رضامندی کی پناہ مانگے

1931- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "672" وأخرجه مسلم "483" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود وأبو عوانة 2/185، 186، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، ثلاثتهم عن يونس بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "483" أيضًا، وأبو داؤد "878" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود ومن طريقه البغوي في شرح السنة "620"، كلاهما عن أحمد بن السرح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو داؤد "878" أيضًا عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. والدق بكسر الدال: الدقيق، ويراد به الصغير، والجل- بكسر الجيم: الجليل العظيم. 1 إسناده صحيح على شرطهما. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه أحمد 6/201، ومسلم "486" في الصلاة: باب ما يقال في الركوع والسجود، والنسائي 1/102-103 في الطهارة: باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة، والبيهقي في السنن 1/127، من طرق عن أبي أسامة، به. وصححه ابن خزيمة "655" و "671" وأخرجه أحمد 6/58، وأبو داؤد "879" في الصلاة: باب في الدعاء في الركوع والسجود، والنسائي 2/210 في التطبيق: باب نصب القدمين في السجود، وفي النعوت من الكبرى كما في التحفة 12/380، من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه الطحاوي 1/234 من طريق الفرج بن فضالة، عن يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة، وفرج بن فضالة ضعيف. وأخرجه عبد الرزاق "2881" عن معمر، عن عمران بن حطان، عن عائشة، وهذا سند قوي، وقول العقيلي، وابن عبد البر بأن عمران بن حطان لم يسمع من عائشة، رده ابن حجر في التهذيب 8/128 بوقوع التصريح بسماعه منها في حديث البخاري وحديث الطبراني. وأخرجه عبد الرزاق "2883" من طريق ابن عيينة، والنسائي 2/222 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود من طريق جرير بن عبد الحميد، ومالك 1/214 في باب ما جاء في الدعاء، ومن طريقه الترمذي "3493" في الدعوات، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234، والبغوي في شرح السنة "1366"، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، عن عائشة. قال ابن عبد البر: لم يختلف عن مالك في إرساله، وهو مسند من حديث أبي هريرة عن عائشة، ومن حديث عروة عن عائشة من طرق صحاح، ثم أخرجه من الوجهين. وسيورده المؤلف بعده من طريق عروة، عن عائشة، فانظره.

1932 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. (5: 12)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر غیر موجود پایا (اندھیرا ہونے کی وجہ سے) میں نے آپ کو تلاش کیا' تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا۔ آپ اس وقت جائے نماز پر تھے آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے اور آپ (سجدے کی حالت میں) یہ کہہ رہے تھے۔

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی' تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف کا شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبیداللہ بن عمر نامی راوی منفرد ہے

1933 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا (اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ - سَكَنَ الْفُسْطَاطَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا) يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَعِي عَلٰى فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا، رَاصًّا عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ لِلْقِبْلَةِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ اُثْنِي عَلَيْكَ، لَا اَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، اَحَرَّبَكِ شَيْطَانُكِ؟ فَقُلْتُ: مَالِيَ * شَيْطَانٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ آدَمِيٍّ اِلَّا لَهُ شَيْطَانٌ، فَقُلْتُ: وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَنَا، وَلٰكِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ. (5: 12)

1933- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عمارة بن غزيّة، فإنه من رجال مسلم، أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "654" وما بين حاصرتين مستدرك منه. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/234 عن حسين بن نصر، والبيهقي 2/116 من طريق محمد بن عيسى الطرسوسي.

سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں: (ایک مرتبہ رات کے وقت میری آنکھ کھلی) میں نے نبی اکرم ﷺ کو غیر موجود پایا حالانکہ پہلے آپ میرے ساتھ بستر پر موجود تھے (اندھیرے میں) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی) تو میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا۔ آپ نے اپنی ایڑیاں کھڑی کی ہوئی تھیں اور اپنی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی تیرے سزا دینے کے مقابلے میں تیری معافی کی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف کرتا ہوں لیکن میں تیرے اندر موجود (ہر خوبی) تک نہیں پہنچ سکتا"۔

جب نبی اکرم ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے شیطان نے تمہیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔ میں نے عرض کی: میرا شیطان کہاں سے آ گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ہے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقْعُدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى وَالثَّالِثَةِ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَائِمًا

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدے سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے (پھر اس کے بعد کھڑا ہو)

1934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ:

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ، لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا . (5: 4)

حضرت مالک بن حویرث ﷺ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ نماز کی طاق رکعت (یعنی تیسری رکعت) کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک پہلے سیدھے

1934- إسناده صحيح على شرطهما، وقد صَرَّح هشيم بالتحديث في رواية البخاري. وأخرجه الترمذي "287" في الصلاة: باب ما جاء كيف النهوض من السجود، ومن طريقه البغوي في شرح السنة "668"، وأخرجه النسائي 2/234 في التطبيق: باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين، وابن خزيمة في صحيحه "686"، ثلاثتهم عن علي بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "823" في الأذان: باب من استوى قاعدًا في وتر من صلاته ثم نهض، وأبو داوٗد "844" في الصلاة: باب النهوض في الفرد، والبيهقي في السنن 2/123، من طرق عن هشيم به. وسيرد بعده من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد الحذاء، به. فانظره.

بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاعْتِمَادُ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے وقت وہ زمین کا سہارا لے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1935 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ عَلَيْنَا مَسْجِدَنَا قَالَ: اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ وَمَا اُرِيْدُ الصَّلَاةَ، وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، قَالَ: فَذَكَرَ اللّٰهَ حَيْثُ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، اسْتَوٰى قَاعِدًا، ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ . (4:5)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کرنے لگا ہوں۔ میرا نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ میرا ارادہ یہ ہے میں تمہیں اس بات کی تعلیم دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں (دوسرے) سجدے کے بعد سر کو اٹھاتے تھے تو پہلے سیدھے بیٹھتے تھے پھر آپ زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ لَّا يَسْكُتَ فِي ابْتِدَاءِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْهَا

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کی دوسری رکعت کے آغاز میں خاموش نہیں ہوگا جس طرح وہ پہلی رکعت میں کرتا ہے

1935 - إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 2/124 من طريق عمران بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً من طريق إبراهيم بن يوسف الهسنجاني، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 1/396، ومن طريقه الطبراني في الكبير 19/ "642" والبيهقي في السنن 2/135 عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/234 في التطبيق: باب الاعتماد على الأرض عند النهوض، وابن خزيمة في صحيحه "678" عن محمد بن بشار، والطبراني 19/ "642" من طريق إسحاق بن راهويه، والبيهقي في السنن 2/124 من طريق الشافعي، ثلاثتهم عن عبد الوهاب الثقفي، به . وأخرجه ابن الجارود في المنتقى "204" من طريق وهيب، عن خالد الحذاء، به. وأخرجه أحمد 3/436و5/53، 54، والبخاري "824" في الأذان: باب كيف يعتمد على الأرض إن قام من الركعة، وأبو داد "842" و "843" في الصلاة: باب النهوض في الفرد، والبيهقي في السنن 2/123، 124، من طرق عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به. وتقدم قبله من طريق هشيم، عن خالد الحذاء، بنحوه، فانظره.

1936 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، اسْتَفْتَحَ الْقِرَائَةَ وَلَمْ يَسْكُتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد اٹھتے تھے تو آپ قرأت کا آغاز کرتے تھے۔ آپ خاموش نہیں ہوتے تھے۔ (یعنی قرأت سے پہلے ثناء نہیں پڑھتے تھے)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ تَطْوِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاتِهِ، وَحَذْفُ الْاٰخِيرَتَيْنِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرے

1937 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اُطِيلُ الْاُولَيَيْنِ، وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ، وَمَا آلُو مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

(27:5)

1936– إسناده صحيح. محمد بن أسلم: وثقه أبو حاتم، وأبو زرعة، والمؤلف. ومن فوقه من رجال الشيخين. وصححه ابن خزيمة "1603" عن الحسن بن نصر المعارك المصري، عن يحيى بن حسان، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وعلقه مسلم في صحيحه "599" في المساجد: باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة، فقال: وحدثت عن يحيى بن حسان، ويونس المؤدب وغيرهما، قالوا: حدثنا عبد الواحد بن زياد، به. ووصله أبو نعيم في المستخرج كما في النكت الظراف 10/448 من طريق ممد بن سهل بن عسكر، عن يحيى بن حسان، عن عبد الواحد، به.

1937– إسناده صحيح على شرطهما. أبو عون الثقفي: هو محمد بن عبيد الله بن سعيد. وأخرجه احمد 1/175، والطيالسي "216"، والبخاري "770" في الأذان: باب يطول في الأولين، ويحذف في الأخريين، وأبو داؤد "803" في الصلاة: باب تخفيف الأخريين، والنسائي 2/174 في الافتتاح: باب الركود في الركعتين الأوليين، وأبو عوانة 2/150، والبيهقي في السنن 2/65، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم "453" "160" في الصلاة، وأبو عوانة 2/150 من طريق مسعر، عن أبي عون، به. وسيعيده المؤلف برقم "2140"، وقد أورده برقم "1859" من طريق عبد الملك بن عمير، عن جابر، به. وتقدم تخريجه من طريقه هناك.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل کوفہ نے ہر معاملے میں آپ کی شکایت کی ہے یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے تو حضرت سعد نے کہا: میں ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جُلُوْسَ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران آدمی کا پہلے تشہد کے لئے بیٹھنا اس پر فرض نہیں ہے

1938 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

1938– إسناده صحيح. يزيد بن موهب وهو يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ موهب: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "1230" في السهو: باب من يكبر في سجدتي السهو، ومسلم "570" "86" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والترمذي "391" في الصلاة: باب ما جاء في سجدتي السهو قبل التسليم، كلهم عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة "758".وأخرجه النسائي 3/34 في السهو: باب التكبير في سجدتي السهو، عن أبي الطاهر بن السرح، والطحاوي 1/438، وأبو عوانة 2/193 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، عن الليث بن سعد، وعمرو بن الحارث، ويونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في الموطأ 1/96 في الصلاة: باب من قام بعد الإتمام أو في الركعتين، عن الزهري، به، ومن طريقه أخرجه الشافعي في المسند 1/99، وأحمد 5/345، والبخاري "1224" في السهو: باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة، ومسلم "570" "85" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داوُد "1034" في الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، والدارمي 1/352–353، وأبو عوانة 2/193، والبيهقي 2/333–334 و343، والبغوي "757".وأخرجه عبد الرزاق "3449" و "3450"، وابن أبي شيبة 2/30، وأحمد 5/345 و346، والبخاري "829" في الأذان: باب من لم ير التشهد الأول واجبًا لأن النبي صلى الله عليه وسلم قام من الركعتين ولم يرجع، و "6670" في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا في الأيمان، وأبو داوُد "1035" في الصلاة: باب من قام من ثنتين ولم يتشهد، وابن ماجة "1206" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/438، وأبو عوانة 2/194، والبيهقي في السنن 2/334 و340، من طرق عن الزهري، به، وصححه ابن خزيمة برقم "1029". وأخرجه مالك 1/96، 97، وعبد الرزاق "3451"، وابن أبي شيبة 2/34، 35، وأحمد 3/345 و346، والبخاري "1225" في السهو: باب ما جاء في السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 2/244 في التطبيق: باب ترك التشهد الأول، و3/20 في السهو: باب ما يفعل من قام من اثنتين ناسيًا ولم يتشهد، وابن ماجة "1207"، والدارمي 1/353، وابن الجارود "242"، والدارقطني 1/377، وأبو عوانة 2/194، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/438، وابن خزيمة "1029" و "1031"، والبيهقي في السنن 2/340 و344 من طريق يحيى بن سعيد، والبخاري "830" في الأذان: باب التشهد في الأولى، وأبو عوانة 2/194 من طريق جعفر بن ربيعة، وابن خزيمة برقم "1030" من طريق الضحاك بن عثمان، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن هرمز الأعرج، بهذا الإسناد، وسيعيده المؤلف برقم "1939" و "1941".

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قِيَامِ النَّاسِ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ قِيَامِهِ مِنْ مَوْضِعِ جَلْسَتِهِ الْاُوْلٰى، وَتَرْكِهِ الْاِنْكَارَ عَلَيْهِمْ، ذٰلِكَ اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى اَنَّ الْقَعْدَةَ الْاُوْلٰى فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ فَرْضٍ

✿✿ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہو گئے اس وقت جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ دو سجدے کیے یہ اس کی جگہ تھا جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قعدہ کے لیے بیٹھنا تھا۔ اس مقام پر آپ کے کھڑے ہونے کے وقت لوگوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو جانا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی اس حرکت پر انکار نہ کرنا اس بات کا واضح بیان ہے کہ نماز میں پہلا قعدہ فرض نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کے نماز میں پہلا تشہد نمازی پر فرض نہیں ہے

1939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ (1: 34)

✿✿ حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اس وقت کھڑے ہو گئے جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کیے لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کیے یہ اس کی جگہ تھے جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ فَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے

1940 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، قَالَ:

1939 - إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَقَالَ النَّاسُ وَرَاءَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُكُمْ تَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْمَا اَجْلِسَ، وَلَيْسَ تِلْكَ سُنَّةً، اِنَّمَا السُّنَّةُ الَّتِيْ صَنَعْتُهُ .(5: 18)

عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ وہ اس وقت کھڑے ہو گئے جب ان پر بیٹھنا لازم تھا تو ان کے پیچھے موجود لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن وہ نہیں بیٹھے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ کیا (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کا سبحان اللہ کہنا سن لیا تھا لیکن یہ سنت نہیں ہے سنت وہ ہے جو میں نے کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الْمُصَلِّي

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں پہلا تشہد نمازیوں پر فرض نہیں ہے

1941 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ، حَلِيفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ، مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ جو عبدالمطلب کے حلیف ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اس وقت کھڑے ہو گئے جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کے دوران دو سجدے کیے۔ آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی یہ دو سجدے کیے یہ اس کی جگہ تھا جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ لِلْمُصَلِّي

نمازی کیلئے تشہد کے دوران دونوں ہاتھ زانوں پر رکھنے کا تذکرہ

1942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

1940- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن شماسة، فإنه من رجال مسلم . وأخرجه الطبراني 17/ "868" من طريق عمرو بن خالد الحراني، والحاكم 1/325، والبيهقي 2/344 من طريق إدريس بن يحيى، كلاهما عن بكر بن مضر، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، وأقره الذهبي، وإنما هو على شرط مسلم، فإن عبد الرحمٰن بن شماسة لم يخرج له البخاري. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/35 من طريق شبابة، والطبراني 17/ "867" من طريق عبد الله بن صالح، كلاهما عن يزيد بن أبي حبيب، به.

1941- إسناده صحيح. وقد تقدم برقم "1938" و "1939".

(متن حدیث): رَآنِـیْ ابْنُ عُـمَـرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصَی فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ وَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَـانَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قَالَ: كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .(4 :5)

علی بن عبدالرحمٰن معاوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں نماز کے دوران کنکریوں سے کھیل رہا تھا جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مجھے (ایسا کرنے سے) منع کیا' اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں زانوں پر رکھتے تھے۔ آپ اپنی تمام انگلیوں کو سمیٹ لیتے تھے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں زانو پر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيَ فِي التَّشَهُّدِ يَجِبُ اَنْ يَّضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَرُكْبَتِهٖ، وَالْيُمْنٰى عَلَى الْيُمْنٰى مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تشہد کے دوران نمازیوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر اور گھٹنے پر رکھے اور دائیں کو دائیں پر رکھے

1943 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِـمْـرَانُ بْـنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَـانَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، افْتَرَشَ الْيُسْـرٰى، وَنَـصَـبَ الْيُـمْـنَى، وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلَى الْوُسْطٰى، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، وَوَضَـعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَاَلْقَمَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ .(4 :5)

عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتے تھے' تو

1942– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير علي بن عبد الرحمٰن المعاوي، فإنه من رجال مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السنة "675" من طريق أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهٰذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/88–89 في الصلاة: باب العمل في الجلوس في الصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/87–89، ومسلم "580" "116" في المساجد: باب صفة الجلوس في الصلاة، وكيفية وضع اليدين على الفخذين، وأبو داوٗد "987" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، والنسائي 3/36، 37 في السهو: باب قبض الأصابع من اليد اليمنى دون السبابة، وأبو عوانة 2/223، والبيهقي 2/130. وأخرجه أبو عوانة 2/223 من طريق وهيب، و 2/224 من طريق شعبة، كلاهما عن مسلم بن أبي مريم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "580"، والنسائي 3/36 في السهو: باب موضع الكفين، من طريق سفيان، عن مسلم بن أبي مريم، به، ومن طريق سفيان أيضًا، ويحيى بن سعيد، عن مسلم، به. قال سفيان: فكان يحيى بن سعيد حدثنا به عن مسلم، ثم حدثنيه مسلم. وسيورده المصنف برقم "1947" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن مسلم، به، ويخرج هناك.

آپ بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔ آپ اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں زانو پر رکھتے تھے آپ اپنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے پر رکھتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجْعَلُ الْمَرْءُ اَصَابِعَهُ عِنْدَ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی تشہد میں انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کیسے کرے گا؟

1944 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ. (4:5)

عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھتے تھے آپ اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے اور آپ کی نگاہ آپ کے اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُشِيرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّبَّابَةِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس مقام پر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1943– إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح، وأبو خالد الأحمر واسمه سليمان بن حيان الأزدي قد توبع عليه. وأخرجه مسلم "579" "113" في المساجد: باب صفة الجلوس في الصلاة، وكيفية وضع اليدين على الفخذين، والبيهقي في السنن 2/131 من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والدارقطني 1/349–350 من طريق محمد بن آدم، كلاهما عن أبي خالد الأحمر، به. وأخرجه مسلم "579" "113"، والبيهقي 2/131 من طريق الليث بن سعد، والدارمي 1/308 من طريق ابن عيينة، وأبو داوٗد "989" في الصلاة: باب الإشارة في التشهيد، والنسائي 3/37 في السهو: باب بسط اليسرى على الركبة، وأبو عوانة 2/226، والبغوي في شرح السنة "676" من طريق زياد بن سعد، ثلاثتهم عن ابن عجلان، بهٰذا الإسناد. ورواية زياد أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يشير بإصبعه إذا دعا ولا يحركها. وأخرجه مسلم "579" "112"، وأبو داوٗد "988"، وأبو عوانة 2/225، والبيهقي 2/130 من طريق عثمان بن حكيم، والنسائي 3/37، وأبو عوانة 2/226، 227، من طريق عمرو بن دينار، كلاهما عن عامر بن عبد اللّٰه بن الزبير، به. وسيرد بعده من طريق يحيى القطان، عن ابن عجلان، به. فانظره.

1944– إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أبو داوٗد "990" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، ومن طريقه أبو عوانة 2/226، والبغوي في شرح السنة "677" عن محمد بن بشار، والنسائي 3/39 في السهو: باب موضع البصر عند الإشارة وتحريك السبابة، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن يحيى القطان، بهٰذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به. وتخريجه هناك.

1945 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَنْفُضُونَ اَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَبَّرَ حَتّٰى افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ اُذُنَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الْمَوْضِعِ مِنْ وَّجْهِهِ، فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ قَدَمَيْهِ، وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ خِنْصَرَهُ وَالَّتِي تَلِيهَا، وَجَمَعَ بَيْنَ اِبْهَامِهِ وَالْوُسْطٰى، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهَا يَدْعُو بِهَا. (4:5)

عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' تو لوگ اپنے ہاتھ اپنے کپڑوں (یعنی چادروں) کے اندر رکھے ہوئے تھے میں نے سوچا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے تکبیر کہی نماز کا آغاز کیا' اور رفع یدین کیا' یہاں تک کہ میں نے آپ کے انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیا جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے رفع یدین کیا جب آپ نے اپنا سر اٹھایا' تو آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ آپ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں کے درمیان چہرے کے مدمقابل رکھا جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو بچھا لیا اور دائیں کہنی کو دائیں زانو پر رکھا آپ نے سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا۔ اپنے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا' اور اس کے ساتھ والی انگلی (یعنی شہادت کی انگلی) کو بلند کیا۔ آپ نے اس کے ہمراہ دعا پڑھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ عِنْدَ الْاِشَارَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا اَنْ يَّحْنِيَ سَبَّابَتَهُ قَلِيْلًا

اس بات کا تذکرہ کہ نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اشارے کے وقت اپنی انگلی کو تھوڑا سا جھکا لے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

1946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ، اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى،

1945- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري في قرة العينين برفع اليدين في الصلاة ص 19 عن عبد الله بن محمد، وابن ماجة "912" في إقامة الصلاة: باب الإشارة في التشهد، عن علي بن محمد، كلاهما عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد، مختصرًا. وتقدم برقم "1860" من طريق زائدة بن قدامة، عن عاصم ن كليب، به. وتقدم تخريجه هناك.

رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو .(5: 4)

❁❁ مالک بن نمیر خزاعی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اٹھائی ہوئی تھی اور آپ نے اس کو تھوڑا سا جھکایا ہوا تھا اور آپ دعا مانگ رہے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِشَارَةَ بِالسَّبَّابَةِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ اِلَى الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ قبلہ کی سمت میں ہو

1947 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تُحَرِّكِ الْحَصَى وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ اِلَى الْقِبْلَةِ، وَرَمٰى بِبَصَرِهِ اِلَيْهَا اَوْ نَحْوَهَا ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.(5: 4)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے ایک شخص کو نماز کے دوران اپنے ہاتھ کے ذریعے کنکریوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا جب اس نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ نے اس سے فرمایا تم نماز کے دوران کنکریوں کو حرکت نہ دو کیونکہ یہ عمل شیطان کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ تم اس طرح کرو جس طرح نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے زانو پر رکھا اور انہوں نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعہ قبلہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنی نگاہ اس انگلی کی طرف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس انگلی کی سمت رکھی۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

1946–وأخرجه أحمد 3/471، وأبو داوُد "991" في الصلاة: باب الإشارة في التشهد، والنسائي 3/39 في السهو: باب إحناء السبابة في الإشارة، وابن خزيمة "715" و "716"، وابن ماجه "911" في الإقامة: باب الإشارة في التشهد، والبيهقي 2/131، من طرق عن عصام بن قدامة، بهذا الإسناد.

1947– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم ."719" وأخرجه النسائي 2/236–237 في التطبيق: باب موضع البصر في التشهد، وأبو عوانة 2/224و226، من طريق علي بن حجر، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/132 من طريق أبي الربيع، عن إسماعيل بن جعفر، به . وتقدم برقم "1942" من طريق مالك، عن مسلم بن أبي مريم، به، وتخريجه هناك، فانظره.

ذِكْرُ وَصْفِ التَّشَهُّدِ الَّذِي يَتَشَهَّدُ الْمَرْءُ فِي صَلَاتِهِ

تشہد کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی نماز میں تشہد ادا کرتا ہے

1948 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَالْمُغِيرَةُ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، نَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بیٹھتے تھے تو ہم یہ پڑھتے تھے:

1948– إسناده صحيح على شرطهما، المغيرة: هو ابن مقسم الضبي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 1/219. وأخرجه البخاري "1220" في العمل في الصلاة: باب من سمى قومًا أو سلم في الصلاة على غيره مواجهة وهو لا يعلم، عن عمرو بن عيسى، عن أبي عبد الصمد عبد العزيز بن عبد الصمد، عن حصين بن عبد الرحمٰن، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "704". وأخرجه البخاري "7381" في التوحيد: باب قول الله تعالى: ﴿السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ﴾، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني في الكبير "9902" من طريق زهير بن معاوية، والطبراني "9903" من طريق أبي عوانة، كلاهما عن مغيرة الضبي، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "704" أيضًا. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/291، وأبو عوانة 2/229 من طريق وكيع، والبخاري "831" في الأذان: باب التشهد في الآخرة، والطبراني في الكبير "9885"، والبيهقي في السنن 2/138 من طريق أبي نعيم، وأحمد 1/431، والبخاري "835" في الأذان: باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد، وأبو داوٗد "968" في الصلاة: باب التشهد، وابن ماجة "899" في إقامة الصلاة: باب ماجاء في التشهد، والبيهقي 2/153، من طريق يحيى بن سعيد، وأحمد 1/382 و427، ومسلم "402" "58" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، والبيهقي 2/153، من طريق أبي معاوية، والبخاري "6230" في الاستئذان: باب السلام اسم من أسماء الله تعالى ومن طريقه البغوي في شرح السنة "678" من طريق حفص بن غياث، والنسائي 3/41 في السهو: باب كيف التشهد من طريق الفضيل بن عياض، وابن ماجة "899" من طريق عبد الله بن نمير، والدارمي 1/308، وابن الجارود "205"، وأبو عوانة 2/229، من طريق يعلى بن عبيد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/262 من طريق أبي عوانة، والطبراني في الكبير "9886" وأحمد، 1/413، وأبو عوانة 2/230 من طريق زائدة، كلهم عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/292، وأحمد 1/414، والبخاري "6265" في الاستئذان: باب الأخذ باليد، ومسلم "402" "59"، والنسائي 2/241 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، وأبو عوانة 2/228، 229، والبيهقي 2/138 من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين، عن سيف بن سليمان، عن مجاهد، عن أبي معمر عبد الله بن سخبرة، عن عبد الله بن مسعود. وسيرد بعده "1949" من طريق حماد بن أبي سليمان، عن أبي وائل، به، وبرقم "1950" من طريق الثوري، عن منصور والأعمش وأبي هاشم، عن أبي وائل، به، والثوري عن أبي إسحاق، عن الأسود وأبي الأحوص، عن عبد الله بن مسعود، وبرقم "1951" من طريق شعبة، عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله. ويخرج كل طريق في موضعه.

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے تم لوگ یہ پڑھو۔''

''ہر طرح کی زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) جب تم لوگ ایسا کرلو گے تو تم آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے پر سلام بھیج دو گے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّشَهُّدِ عِنْدَ الْقَعْدَةِ مِنْ صَلَاتِهٖ

نماز میں قاعدہ کے وقت تشہد پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

1949 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَاَمَرَهُمْ بِالتَّشَهُّدِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (1: 84)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پہلے یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو ''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو تشہد (کہ یہ کلمات پڑھنے) کا حکم دیا۔

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

1949 – إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، حماد هو ابن أبي سليمان الأشعري مولاهم، ابو إسماعيل الكوفي. وأخرجه الطيالسي "249" والنسائي 2/240 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/262، والطبراني "9892" من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 1/464، والنسائي 2/241، والطبراني "9904" من طريق غندر محمد بن جعفر، والطحاوي 1/262 من طريق عبد الرحمن بن زياد، والطبراني "9891" من طريق حمزة الزيات، و "9894" من طريق حماد بن سلمة، كلهم عن حماد، بهذا الإسناد، وانظر "1948" و "1950" و "1915" و "1955" و "1956".

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَتَشَهَّدُ الْمَرْءُ بِهٖ فِيْ جُلُوْسِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کی صفت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران بیٹھنے کے دوران تشہد کیسے پڑھے گا؟

1950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، وَاَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَاَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: - اِذَا قُلْتُهَا اَصَابَتْ كُلَّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ، وَعَبْدٍ صَالِحٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . (5: 34)

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہمیں یہ نہیں پتہ تھا' ہمیں نماز میں کیا پڑھنا چاہئے' تو ہم یہ کہا کرتے تھے حضرت جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے' جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو یہ پڑھو۔

1950- إسناده صحيح على شرط البخاري، أبو الأحوص: هو عوف بن مالك الجشمي، وهو في مصنف عبد الرزاق "3061"، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/423، وابن ماجة "899" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد، والطبراني في الكبير "9888"، والبيهقي في السنن 2/377. وأخرجه الطبراني في الكبير "9901"، والدارقطني 1/351 من طريق عبد الله بن المبارك، عن سفيان الثوري، عن منصور، والأعمش وحماد، ومغيرة، عن أبي وائل، به. وأخرجه أحمد 1/440، والنسائي 2/241 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطبراني "9904" من طريق شعبة، عن الأعمش، ومنصور وحماد، والمغيرة، وأبي هاشم، عن أبي وائل، به. وأخرجه النسائي 3/40 في السهو: باب إيجاب التشهد، والدارقطني 1/350، والبيهقي 2/138 من طريق سفيان بن عيينة، عن الأعمش ومنصور، عن أبي وائل، به. وأخرجه ری "6328" في الدعوات: باب الدعاء في الصلاة ومسلم "402" "55" في الصلا: باب التشهد في الصلاة، من طريق جرير، ومسلم "402" "56"، وأبو عوانة 2/230، من طريق شعبة، كلاهما عن منصور، عن أبي وائل، به. وأخرجه الطبراني "9909" من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه أحمد 1/413 من طريق مؤمل، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه الترمذي "289" في الصلاة: باب ما جاء في التشهد، والنسائي 2/237، 238 في التطبيق، من طريق عبيد الله الأشجعي، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، عن الأسود، به. وأخرجه أحمد 459، والطحاوي 1/262، وابن خزيمة "708"، من طريق محمد بن إسحاق، حدثه عبد الرحمٰن بن الأسود، عن أبيه، به. وأخرجه النسائي 2/239، والطبراني "9916" من طريق سفيان عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه عبد الرزاق "3063"، والطيالسي "304"، وأحمد 1/437، والترمذي "1105" في النكاح: باب ما جاء في خطبة النكاح، والنسائي 2/238، 239، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني "9910" و "9911" و "9913" من طرق كثيرة عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، به. وسيرد بعده من طريق شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، به. وانظر ما قبله وما بعده.

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے تو ہر مقرب فرشتے ہر مرسل نبی اور ہر نیک بندے تک یہ سلام پہنچ جائے گا (تم یہ بھی پڑھو) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

1951 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، اِلَّا اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنُحَمِّدَ رَبَّنَا، وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، اَوْ قَالَ جَوَامِعَهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا: اِذَا قَعَدْتُمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَعْجَبَهُ، فَلْيَدْعُ بِهِ رَبَّهُ. (1: 20)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْاَمْرُ بِالْجُلُوْسِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَمْرُ فَرْضٍ دَلَّ فِعْلُهُ مَعَ تَرْكِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ عَلٰى اَنَّ الْجُلُوْسَ الْاَوَّلَ نَدْبٌ، وَبَقِيَ الْاٰخَرُ عَلٰى حَالَتِهِ فَرْضًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا' ہمیں دو رکعات پڑھنے کے بعد (تشہد کے دوران) کیا پڑھنا چاہئے صرف یہ پتہ تھا' ہمیں تسبیح بیان کرنی چاہئے' تکبیر پڑھنی چاہئے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنی چاہئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کو کھولنے والی چیزوں اور بھلائی کے مجموعوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) بھلائی کے بارے میں جامع باتوں کا علم عطا کیا گیا۔ آپ نے ہم سے یہ فرمایا جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو تم یہ پڑھو:

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

1951– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطبراني في الكبير "9912" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "304"، وأحمد "1/437"، والنسائي 2/238 في التطبيق: باب كيف التشهد الأول، والطحاوي 1/263، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة برقم ."720" وانظر ما قبله و "1948" و "1949" و "1955" و "1956" و "1961" و "1962" و ."1963"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے وہ جو چاہے اپنے پروردگار سے دعا مانگے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دو رکعات کے بعد بیٹھنے کا حکم ہونا ایک فرض حکم ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل اور اس کے ہمراہ آپ کا اپنے پیچھے موجود لوگوں کا انکار نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلا قعدہ مستحب ہے جبکہ دوسرا قعدہ اپنی حالت پر فرض رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ فِيْ صَلَاتِهٖ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران اس کے علاوہ تشہد پڑھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

1952 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. (5: 12)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے (تشہد کے کلمات یہ ہیں)

''برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

1952- إسناده حسن، وهو حديث صحيح، كامل بن طلحة الجحدرى: لا باس به كما قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي في المسند 1/89-90، وأحمد 1/292، وابن ماجة "900" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/263، والطبراني "10996"، وابن خزيمة "705"، وأبو عوانة 2/227 و228، والبيهقى 2/377 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرج صدره وهو قوله: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن، ابن أبي شيبة 1/294 ومن طريقه مسلم "403" "61" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، وأبو عوانة 2/228، = وأخرجه النسائي 3/41 في السهو: باب تعليم التشهد كتعليم السورة من القرآن، عن أحمد بن سليمان، كلاهما عن يحيى بن آدم، عن عبد الرحمٰن بن حميد، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الدارقطني 1/350، والطبراني "10997" و "11406" من طريق أحمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين بن سعد، حدثني أبي، عن أبيه، عن جده، عَنْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ الزُّبَيْرِ، عَنْ عطاء، وطاووس، وابن جبير، عن ابن عباس، به. وسيورده المؤلف بعده "1953" من طريق يزيد بن موهب، و "1954" من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن الليث، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِنَوْعٍ ثَانٍ مِنَ التَّشَهُّدِ اِذْ هُمَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

آدمی کو تشہد کی دوسری قسم (پڑھنے) کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ دونوں مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں

1953 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، كَانَ يَقُوْلُ: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. (1: 94)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

''برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں ابوزبیر نامی راوی منفرد ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ فِيْ صَلَاتِهٖ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں اس تشہد کے علاوہ پڑھے جس کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

1954 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ،

1953– إسناده صحيح . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين .وتقدم قبله من طريق كامل بن طلحة الجحدري، وسيرد بعده من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن الليث، به . وورد تخريجهما هناك.

1954– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه مسلم "403" "60" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، وأبو داوٗد "974" في الصلاة: باب التشهد، والترمذي "290" في الصلاة: باب منه يعني مما جاء في التشهد، والنسائي 2/242 في التطبيق: باب نوع آخر من التشهد، والبيهقي 2/140، والبغوي في شرح السنة "679" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وانظر "1952" و "1953".

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ .(5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ یہ پڑھا کرتے تھے:

''برکت والی زبانی عبادات اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔''

ذِكْرُ مَا كَانَ الْقَوْمُ يَقُوْلُوْنَ فِي الْجَلْسَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَعْلِيْمِهِ اِيَّاهُمُ التَّشَهُّدَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے لوگوں کو تشہد کی تعلیم دینے سے پہلے لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھنے کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے؟

1955 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِهِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ .(1: 20)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے' جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (نماز کے دوران) بیٹھتے تھے تو ہم یہ پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ پر' اس کے بندوں سے پہلے سلام ہو جبرائیل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر

1955- إسناده صحيح على شرطهما، وانظر "1948" و"1949" و"1950" و"1951" و"1956" و"1961" و"1962" و"1963".

سلام ہو جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھے تو اسے سب سے پہلے یہ پڑھ لینا چاہئے۔

''تمام جسمانی اور زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب بندہ یہ کلمات پڑھ لے گا' تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک (سلام) پہنچ جائے گا۔

(اس کے بعد آدمی یہ پڑھے)''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر دعا کے حوالے سے آدمی کو اختیار ہے' جو وہ پسند کرے (وہ دعا مانگ لے)

ذِكْرُ وَصْفِ السَّلَامِ الَّذِي يَتَقَدَّمُ الصَّلَاةَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام کے اس طریقے کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے پہلے پڑھا جائے گا

1956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَرَادِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، وَاَبِيْ هَاشِمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، وَاَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ، نَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، فَعَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا جَلَسْتُمْ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا قُلْتَهَا، اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قُلْتَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ مُقَرَّبٍ وَنَبِيٍّ مُرْسَلٍ، اَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (1: 21)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں یہ نہیں معلوم تھا' ہم نماز میں کیا پڑھیں۔ ہم یہ پڑھا کرتے

1956- إسناده قوي. إسحاق بن زريق الرَّسْعَني - نسبه إلى رأس العين، بلد من أرض الجزيرة، بينها وبين حران يومان: ذكره المؤلف في الثقات 8/121، وشيخه فيه إبراهيم بن خالد، وثقه يحيى بن معين وأحمد كما في الجرح والتعديل 2/97، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو هاشم: هو الرماني الواسطي، اسمه يحيى، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة. وهو مكرر "1950".

تھے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل پر سلام ہو۔ حضرت میکائیل پر سلام ہو تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خود سلامتی عطا کرنے والا ہے جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھو تو یہ پڑھو۔

''تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

ابووائل نامی راوی نے اپنی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لو گے تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک (تمہارا سلام) پہنچ جائے گا۔''

ابواسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''جب تم انہیں پڑھ لو گے تو ہر مقرب بندے اور مرسل نبی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نیک بندے تک (تمہارا سلام) پہنچ جائے گا''۔

(پھر تم یہ پڑھو) ''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَعَقَّبُ السَّلَامَ الَّذِي وَصَفْنَا

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے طریقے کا تذکرہ جو اس سلام کے بعد آئیگا جس کا ذکر کیا ہے

1957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (21:1)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہمیں یہ تو پتہ چل گیا ہے' آپ کو سلام کیسے بھیجنا ہے ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

1957- إسناده صحيح على شرطهما. الحكم: هو ابن عتيبة، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/507. وقد تقدم تخريجه مستوفى في الجزء الثالث برقم "912". وعلق البخاري في صحيحه 8/532 بصيغة الجزم، عن أبي العالية قال: صلاة الله على رسوله ثناؤه عليه عند الملائكة، وصلاة الملائكة الدعاء . ووصله إسماعيل القاضي في كتاب الصلاة على النبي ص 80: من طريق نصر بن علي، حدثنا خالد بن يزيد، عن أبي جعفر، عن الربيع بن أنس، عن أبي العالية.

''اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اور تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّصْفِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ اَمَرَهُمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُصَلُّوْا بِهَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے درود کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تھا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اس کے مطابق اللہ کے رسول پر درود بھیجیں

1958 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ .(1: 21)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ

1958– إسناده صحيح على شرط الشيخين ما خلا محمد بن عبد الله الأنصاري فإنه من رجال مسلم، وأخرجه البغوي في شرح السنة "683" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/165–166 في الصلاة: باب ماجاء في الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومن طريق مالك اخرجه: الشافعي في المسند 1/90–91، وعبد الرزاق "3108"، وأحمد 4/118و5/273، 274، ومسلم "405" في الصلاة: باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، وأبو داؤد "980" في الصلاة: باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، والنسائي 3/45 في السهو: باب الأمر بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، والترمذي "3220" في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والدارمي 1/309–310، والطبراني 17/ "697" و "625"، والبيهقي في السنن 2/146. وأخرجه النسائي 3/47 في السهو: باب كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، من طريق عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، والطبراني 17/ "696" من طريق عبد الوهاب بن عطاء الخفاف، كلاهما عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن عبد الرحمن بن بشر، عن أبي مسعود الأنصاري. وسيرد بعده من طريق محمد بن إبراهيم التيمي، عن محمد بن عبد الله بن زيد، به.

کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے' ہم آپ پر درود بھیجیں' تو ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو' "اے اللہ! تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اور تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سلام کا طریقہ اسی طرح ہے' جس طرح تم جان چکے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ ذِكْرِهِمْ اِيَّاهُ فِي التَّشَهُّدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران درود بھیجنے کے بارے میں اس وقت دریافت کیا گیا تھا جب لوگوں نے آپ کے سامنے تشہد کا تذکرہ کیا تھا

1959 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ - فِي الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ - مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلَاتِنَا، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ، قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ .(1: 21)

1959– إسناده حسن، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "711"، ومن طريقه أخرجه الدارقطني في سننه 1/354–355، والحاكم 1/268، والبيهقي في السنن 2/146، و147و378، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي، وقال الدارقطني: هذا إسناد حسن متصل. وأخرجه أحمد 4/119 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "981" في الصلاة: باب الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، والطبراني في الكبير 17/ "698" من طريق أحمد بن يونس، عن زهير، عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق مالك، عن نعيم بن عبد الله المجمر، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، به. وتخريجه هناك.

امام ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں روایت بیان کی تھی جب کوئی شخص نماز کے دوران آپ پر درود بھیجتا ہے۔

حضرت ابومسعود بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ اس وقت ہم آپ کے پاس موجود تھے۔ اس شخص نے عرض کی: جہاں تک آپ پر سلام بھیجنے کا تعلق ہے اس کا ہمیں پتہ چل گیا ہے' جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ بات پسند کی' اس شخص نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنے لگو تو تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو امی نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا' اور تو امی نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَاْمُورٌ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ ذِكْرِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر نماز کے دوران درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے

1960 = (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ، اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو

1960– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبي، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن، ولم يقيد نسبته إسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي ص 86، فالتبس أمره على الشيخ ناصر الألباني، فظنه عمرو بن مالك النكري، فحسن إسناده، لأن النكري لا يرقى حديثه إلى الصحة. وما أدري كيف وقع له ذلك، فالنكري من تبع التابعين لا تعرف له رواية عن الصحابة، وجاء تكنية عمرو بن مالك عند إسماعيل القاضي وغيره أبا علي، وهي كنية الجنبي، وأما النكري، فكنيته أبو يحيى، أو أبو مالك. ومعظم المصادر التي خرج منها الحديث في تعليقته قيدت نسبته الجنبي. وأخرجه أحمد 6/18، وأبو داوُد "1481" في الصلاة: باب الدعاء، والترمذي "3477" في الدعوات: باب جامع الدعوات عن النبي صلى الله عليه وسلم، وإسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي "106"، والطبراني في الكبير 18/ "719" و "893"، والطحاوي في مشكل الآثار 3/76، 77، والبيهقي في السنن 2/147–148 من طرق عن المقرء وهو أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرء بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "710"، والحاكم 1/230 و268 ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي "3476"، والطبراني 18/ "792" و "794" من طريق رشدين بن سعد، والنسائي 3/44 في السهو: باب التمجيد والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة، من طريق ابن وهب، كلاهما عن أبي هانيء حميد بن هانيء، به، وصححه ابن خزيمة "709".

بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِيْ صَلَاتِهِ، لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

(21:1)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے سنا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی نہیں بھیجا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے بلوایا اور اس سے فرمایا جب کوئی شخص نماز ادا کرے (یا دعا مانگنے لگے) تو اسے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنی چاہئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ اس کے بعد وہ جو چاہے دعا مانگے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا فرض نہیں ہے

1961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ، فَحَدَّثَنِيْ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، اَخَذَ بِيَدِهِ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ -، قَالَ زُهَيْرٌ: عَقَلْتُ حِيْنَ كَتَبْتُهُ مِنَ الْحَسَنِ، فَحَدَّثَنِيْ مِنْ حِفْظِهِ مِنَ الْحَسَنِ، بِبَقِيَّتِهِ - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى حِفْظِي - قَالَ: فَاِذَا قُلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ (21:1)

1961- عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي الحراني: ذكره المؤلف في الثقات 8/380، وقال أبو زرعة فيما نقله عنه ابن أبي حاتم 5/267: شيخ، وقد توبع عليه، ومن فوقه من ثقات رجال الصحيح غير الحسن بن حر، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/422 عن يحيى بن آدم، وأبو داؤد "970" في الصلاة: باب التشهد، عن عبد الله بن محمد النفيلي، والدارمي 1/309 عن أبي نعيم، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/275 من طريق أبي غسان، وأحمد بن يونس، وأبي نعيم، والدارقطني 1/353 من طريق شبابة بن سوار، وموسى بن داؤد، والطبراني في الكبير "9925" من طريق عبد الملك بن واقد الحراني، وأحمد بن يونس، وأبي بلال الأشعري، والطيالسي "275" كلهم عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد.

۞۞ قاسم بن مغیرہ بیان کرتے ہیں۔علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا اور یہ بات بیان کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز کے دوران تشہد کے کلمات تعلیم دیئے تھے (جو درج ذیل ہیں:)

''تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

زہیر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نے حسن کے حوالے سے جب اس حدیث کو نوٹ کیا تھا تو میں نے یہ بات یاد رکھی تھی' پھر زہیر نے اپنے حافظے کی بنیاد پر حسن کے حوالے سے روایت کے بقیہ الفاظ نقل کئے جو درج ذیل ہیں:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

زہیر نامی راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اپنی یادداشت کی طرف رجوع کیا جس میں روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لوگے تو تم اپنی نماز کو مکمل کر لوگے اگر اتنا اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ فَاِذَا قُلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، لَيْسَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَجَهُ زُهَيْرٌ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان کا یہ کہنا: ''جب تم یہ پڑھ لو' تو تم نے اپنے ذمے لازم چیز کو ادا کر لیا'' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں اس کو زہیر نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے

1962 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِیْ، وَاَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، بِيَدِ عَلْقَمَةَ، وَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1962– غسان بن الربيع وهو الأزدي الموصلي– قال الدارقطني: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الذهبي: ليس بحجة في الحديث، وشيخه ابن ثوبان– وهو عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان– قال الحافظ في التقريب: صدوق يخطء وتغير بأخرة. قال صاحب الجوهر النقي 2/175: وبمثل هذا لا تعلل رواية الجماعة الذين جعلوا هذا الكلام متصلًا بالحديث، وعلى تقدير صحة السند الذي [illegible] فيه موقوفًا، فروياه [illegible] وقف لا تعلل بها رواية من رفع، لأن الرفع زيادة مقبولة على ما عرف من مذاهب أهل الفقه والأصول، فيحمل [illegible] أن ابن مسعود سمعه من النبي صلى الله عليه وسلم، فرواه كذلك مرة، وأفتى به مرة أخرى، وهذا أولى من جعله من كلامه، إذ فيه تخطئه [illegible] جماعة الذين وصلوه. وانظر نصب الراية 1/424–425. وأخرجه الطبراني في الكبير "9924" عن عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلي، عن غسان بن الربيع، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده و "1948" و "1949" و "1950"

بِيَدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ، فَاِنْ شِئْتَ فَاثْبُتْ، وَاِنْ شِئْتَ فَانْصَرِفْ

(21:1)

❀❀ حسن بن حر قاسم بن مخیمرہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا (انہوں نے یہ بتایا) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور انہیں تشہد (کے کلمات) تعلیم دیئے تھے (جو درج ذیل ہیں):

"تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم (یہ پڑھ کر) فارغ ہو جاؤ گے تو تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اگر تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ جاؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

جو الفاظ ہم نے ذکر کیے ہیں وہ محفوظ نہیں ہیں

1963 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

1963– إسناده صحيح . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/291، وأحمد 1/450، والدارقطني 1/352، والطبراني "9926"، من طرق عن حسين بن علي الجعفي، بهذا الإسناد2 . 2/260 وفيه: محمد بن أبان بن صالح بن عمير الجعفي: مولى لقريش. تزوج في الجعفيين، فنسب إليهم، وكان كنيته أبو عمر، من أهل الكوفة، يروى عن أبي إسحاق، وحماد بن أبي سليمان . روى عنه العراقيون، كان ممن يقلب الأخبار، وله الوهم الكثير في الآثار. ثم نقل تضعيفه عن ابن معين.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: وَزَادَنِي فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: فَإِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنْ شِئْتَ فَقُمْ.

(1: 21)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، ضَعِيفٌ، قَدْ تَبَرَّأْنَا مِنْ عُهْدَتِهٖ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوْحِيْنَ

⊛⊛ قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں۔ علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑا وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (جو درج ذیل ہیں)

''تمام زبانی، جسمانی مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

حسن بن حر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے محمد بن حبان نامی راوی نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

''جب تم یہ پڑھ لو گے تو پھر اگر تم چاہو تو اٹھ جاؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن ابان نامی راوی ضعیف ہے ہم کتاب ''المجروحین'' میں اس سے بری الذمہ ہونے کا ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرُ كَيْفِيَّتِهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا تذکرہ اور اس کی کیفیت کا تذکرہ

1964 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَشُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (1: 94)

1964– إسناده صحيح على شرط البخاري . يوسف بن موسى: من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم تخريجه برقم "912" في الجزء الثالث، وأورده المؤلف هنا برقم ."1957"

ﷺﷺ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ (نے مجھ سے فرمایا) کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔ ہم نے کہا: جی ہاں، انہوں نے بتایا: میں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ بات پتہ چل گئی ہے' آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے' تو آپ پر درود کیسے بھیجا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل فرما، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد و بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِنَوْعٍ ثَانٍ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ هُمَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی دوسری قسم ہونے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے

1965 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهُ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (41: 8)

ﷺﷺ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے' تو ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو حضرت محمد پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اور حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم

1965 – إسناده صحيح، وهو مكرر "1958".

اور حضرت ابراہیم کی آل پر تمام جہانوں میں برکت نازل کی: بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔"

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) سلام کا طریقہ اسی طرح ہے جیسے تم جان چکے ہو۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ فِيْ عُقَيْبِ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سلام پھیرنے سے پہلے تشہد کے بعد کیا دعا مانگے

1966 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُوْنُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ آخِرُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (5: 12)

۞۞ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان سب سے آخر میں یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو اعلانیہ طور پر کیا' اور جو زیادتی کی اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں' تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' تو اس سب کے حوالے سے میری مغفرت کردے۔ بے شک تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ لِمَنْ فَرَغَ مِنْ تَشَهُّدِهِ قَبْلَ السَّلَامِ

چار متعین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

یہ اس شخص کیلئے ہے جو سلام پھیرنے سے پہلے اور تشہد سے فارغ ہونے کے بعد (ایسا کرتا ہے)

1966- إسناده صحيح. بحر بن نصر: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يعقوى والد يوسف، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "723" وأخرجه أبو عوانة 2/235 عن بحر بن نصر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "771" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 572 عن محمد بن أبي بكر المقدمي، والترمذي "3421" في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ الشَّوَارِبِ، و "3422" من طريق أبي الوليد، والبيهقي في السنن 2/32 من طريق المقدمي، ثلاثتهم عن يوسف بن الماجشون، به. وأخرجه الترمذي "3423" من طريق مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الفضل، عن الأعرج، به، وقال: حسن صحيح، وفيه انه كان يقوله عند انصرافه من الصلاة. وسيورده المؤلف برقم "2205" من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة، عن أبيه الماجشون، بهذا الإسناد، ويأتي تخريجه من طريقه هناك. وقد تقدمت أطراف الحديث بالأرقام "1771" و "1772" و "1773" و "1774" فانظرها.

1967 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ . (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو تو اسے چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے جہنم کے عذاب سے قبر کے عذاب سے زندگی اور موت کی آزمائش سے دجال کے شر سے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِهٖ بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی اپنی نماز کے دوران تشہد کے بعد پناہ مانگے گا

1968 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو

1967- إسناده صحيح . رجاله رجال الصحيح . أخرجه ابن ماجه "909" في إقامة الصلاة: باب ما يقال في التشهد وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/237، ومن طريقه أبو داوُد "983" في الصلاة: باب ما يقول بعد التشهد، والبغوي في شرح السنة "693"، وأخرجه مسلم "588" "130" في المساجد: باب ما يستعاذ منه في الصلاة، عن زهير بن حرب، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "588" "128" و "130" والنسائي 3/58 في السهو: باب نوع اٰخر يعني من التعوذ في الصلاة، والدارمي 1/310، وابن الجارود "207"، وأبو عوانة 2/235، والبيهقي 2/154 من طرق عن الأوزاعي، به . وصححه ابن خزيمة "721". وأورده المؤلف في باب الاستعاذة برقم "1002" من طريق مجاهد أبي الحجاج، و "1018" من طريق محمد بن زياد، وأبي رافع، و "1019" من طريق أبي سلمة، كلهم عن أبي هريرة، به، وتقدم تخريجه هناك.

1968- إسناده صحيح . عمرو بن عثمان وأبوه: روى لهما أبو داوُد، والنسائي، وابن ماجه، وهما ثقتان، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 3/56 في السهو: باب نوع اٰخر "يعني من التعوذ في الصلاة" عن عمرو بن عثمان، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "880" في الصّلاة: باب الدعاء في الصلاة، عن عمرو بن عثمان، عن بقية، عن شعيب بن أبي حمزة، به. وأخرجه أحمد 6/88-"89"، والبخاري "832" في الأذان: باب الدعاء قبل السلام، و "2397" في الاستقراض: باب من استعاذ من الدين، ومسلم "589" "129" في المساجد: باب ما يستعاذ منه في الصلاة، وأبو عوانة 2/236"، "237"، والبغوي في شرح السنة "619"، والبيهقي في السنن "2/154"، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، به. وأخرجه أحمد 6/89، وابن خزيمة "852" من طريق يزيد بن الهاد، وأحمد "6/244" من طريق صالح بن أبي الأخضر، والبخاري "2397" أيضًا من طريق محمد بن أبي عتيق، و "7129" في الفتن: باب ذكر الدجال، ومسلم "587" في المساجد، من طريق صالح بن كيسان، كلهم عن الزهري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/188"و189"، "190"، والبخاري "6368" في الدعوات: باب التعوذ من المأثم والمغرم، و "6375": باب الاستعاذة من أرذل العمر، و "6376": باب الاستعاذة من فتنة الغنى، و "6377": باب التعوذ من فتنة الفقر، والترمذي "3495" في الدعوات، وابن ماجه "3838" في الدعاء : باب ما تعوذ منه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه عروة، به.

بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، (متنِ حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ: فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ .(5: 12)

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہو اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہو۔ میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ (اس کی حکمت کیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مقروض ہو تو وہ بات کرتے ہوئے غلط بیانی کرتا ہے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُسَمِّيَ مَنْ شَاءَ فِيْ دُعَائِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے جس چیز کا چاہے نام لے

1969 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

1969-- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق "4028" وأخرجه أبو عوانة "2/283" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "804" في الأذان: باب يهوي بالتكبير حين يسجد، والبيهقي في السنن "2/207" من طريق شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هشام وأبي سلمة بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "6940" في أول كتاب الإكراه، من طريق هلال بن علي بن أسامة العامري، والدارقطني "2/38" من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، به.وأخرجه البخاري "1006" في الاستسقاء : باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم: "اجعلها عليهم سنين كسني يوسف"، و "2932" في الجهاد: باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، و "3386" في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: ﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوسُفَ وَاِخْوَتِهٖ آيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ﴾ من طريق أبي الزناد عبد الله بن ذكوان، عن الأعرج، عن أبي هريرة .وسيورده المؤلف برقم "1972" و "1983" من طريق يونس بن يزيد، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة، عن أبي هريرة، وبرقم "1986" من طريق الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

(متن حدیث): قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ. (1:4)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی آخری رکعت سے سر اٹھایا (یعنی رکوع سے اٹھے) تو آپ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر! اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف کے زمانے کی سی قحط سالی مسلط کر دے''۔

ذِكْرُ الدُّعَاءِ الَّذِي يُعْطَى سَائِلُ اللّٰهِ مَا سَاَلَ فِيْ مَوْضِعٍ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس دعا کا تذکرہ کہ جب آدمی نماز کے دوران مخصوص مقام پر اسے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے

1970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّيْ، فَلَمَّا بَلَغَ رَاْسَ الْمِائَةِ مِنَ النِّسَاءِ، اَخَذَ يَدْعُوْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ تُعْطَهْ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى جَنَّةِ الْخُلْدِ. (2:1)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے جب انہوں نے سورۃ النساء کی ایک سو آیات کی تلاوت کر لی تو وہ دعا مانگنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ یہ بات آپ

1970- إسناده حسن. عاصم بن بهدلة: صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد "1/454" عن عفان بن مسلم، والفسوي في المعرفة والتاريخ "2/538" عن الحجاج بن منهال، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف في مناقب الصحابة: باب ذكر الأمر بقراءة القرآن على ما كان يقرؤه عبد الله بن مسعود، من طريق أبي بكر بن عياش، ومن طريق زائدة، كلاهما عن عاصم بن بهدلة، به، ويرد تخريجه من هذين الطريقين هناك. أخرجه ابن أبي شيبة "10/332"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "869"، والطبراني "8416" من طريق الأعمش، والطيالسي "340"، وأحمد في المسند 1/386"و"437، وفي فضائل الصحابة "70"، والطبراني "8413"، وأبو نعيم في الحلية "1/127" من طريق شعبة، والطبراني "8414" من طريق زهير، وأحمد في المسند "1/400" من طريق إسرائيل، أربعتهم عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة، عن ابن مسعود. وهذا سند فيه انقطاع، أبو عبيدة لم يسمع من أبيه، لكنه يتقوى بالطريق السابقة المتصلة. وأخرجه الحاكم "3/317" من طريق جرير، عن عبد الله بن يزيد الصهباني، عن كميل بن زياد، عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه. هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي. وله طرق أخرى عن علي عند أحمد 1/25"و26و"38، والنسائي في فضائل الصحابة "153"، والطبراني "8418" و "8419" و "8420" و "8422"، وأبي نعيم في الحلية 1/124"و127-."128

نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں' جو مرتد نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو

1971 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَصَلّٰى صَلَاةً خَفَّفَهَا، فَمَرَّ بِنَا فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، خَفَّفْتَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اَوَ خَفِيفَةً رَاَيْتُمُوهَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنِّي قَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثُمَّ مَضٰى، فَاَتْبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، قَالَ عَطَاءٌ: اتَّبَعَهُ اَبِي - وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَقُولَ اتَّبَعْتُهُ - فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ بِالدُّعَاءِ: اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْعَدْلِ وَالْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَاَسْاَلُكَ الشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْاِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. (5: 12)

عطاء بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ مسجد میں موجود تھے۔ اسی دوران حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اندر آئے انہوں نے نماز ادا کی اور مختصر ادا کی پھر وہ ہمارے پاس سے گزرے تو انہیں کہا گیا: اے ابویقظان آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم نے جو نماز دیکھی ہے وہ مختصر ہے۔ ہم نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: میں نے تو اس میں وہ دعا بھی پڑھی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا ہے' پھر وہ تشریف لے گئے۔ حاضرین میں سے ایک

1971 - إسناده [illegible] فإن سماع حماد بن زيد من عطاء بن السائب قبل الاختلاط، وهو في كتاب التوحيد ص 12 لابن خزيمة. وأخرجه النسائي 3/54"، "55 في السهو: باب نوع آخر "يعني من الدعاء بعد الذكر"، وابن مندة في الرد على الجهمية رقم "86"، وعثمان الدارمي في الرد على الجهمية ص 60، واللالكائي رقم "845" من طرق عن حماد بن زيد، به. وصححه الحاكم 1/524"-"525، ووافقه الذهبي. وأخرجه بنحوه أبو يعلى "1624" من طريق محمد بن فضيل بن غزوان، عن عطاء بن السائب، به. وأخرجه ابن ابي شيبة 10/264"، "265، وأحمد "4/264"، والنسائي 3/55، من طرق عن شريك، عن أبي هاشم الواسطي، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عن عمار. وشريك وهو ابن عبد الله القاضي - سيء الحفظ، وحديثه حسن في المتابعات، وهذا منها. وأخرجه ابن ابي شيبة 10/265"-"266 عن ابي معاوية عن الأعمش.

صاحب ان کے پیچھے گئے۔ عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' میرے والد ان کے پیچھے گئے تھے لیکن انہیں یہ کہنا اچھا نہیں لگا' میں ان کے پیچھے گیا تھا۔ اس نے ان سے اس دعا کے بارے میں دریافت کیا: وہ واپس آیا اور ان لوگوں کو اس دعا کے بارے میں بتایا: (اس کے الفاظ یہ تھے)

''اے اللہ! میں تیرے غیب کے علم اور اپنی مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں' تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور تو مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے حق میں بہتر ہو اے اللہ! میں غیب اور شہادت (ہر حالت) میں تجھ سے ڈرنے کا سوال کرتا ہوں اور ناراضگی اور رضامندی (ہر حالت میں) انصاف اور حق کی بات کہنے (کا تجھ سے سوال کرتا ہوں) اور میں غربت اور خوشحالی (دونوں حالتوں میں) میانہ روی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہیں ہوگی اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہیں ہوگی۔ میں تیرے فیصلے پر تجھ سے رضامندی کا سوال کرتا ہوں اور میں مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک (یعنی مرنے کے بعد کی اچھی زندگی) کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیرے دیدار کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ سب کچھ) کسی نقصان کے بغیر اور کسی گمراہ کرنے والی آزمائش کے بغیر ہو' اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کر دے اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔''

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ ذِكْرُ اَسْمَاءِ النَّاسِ

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے' جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو اگرچہ اس میں لوگوں کے ناموں کا ذکر ہو

1972 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

1972 - إسناده صحيح على شرط مسلم، حرملة بن يحيى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "675" "294" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "675" "294" عن أبي الطاهر، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/241"، وأبو عوانة 2/280"و"283 عن يونس بن عبد الأعلى، والبيهقي في السنن 2/197 من طريق بحر بن نصر، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد "2/255"، والبخاري "4560" في المغازي: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ)، والدارمي "1/374"، وابن خزيمة "619"، وأبو عوانة "2/280"، والطحاوي "1/242"، والبيهقي في السنن "2/197"، والبغوي في شرح السنة "637" من طريق إبراهيم بن سعد، والنسائي 2/201 في التطبيق: باب القنوت في الصبح، وأبو عوانة "2/281" من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه الشافعي في مسنده "1/86"، "87، والحميدي "939"، وابن أبي شيبة 2/316"، "317 والبخاري "6200" في الأدب: باب تسمية الوليد والنسائي "2/201"، وأبو عوانة "2/283"، والبيهقي في السنن 2/197"و"244، والبغوي في شرح السنة "636"

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَبُو سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَائَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ، وَرِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةً عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا نَزَلَتْ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128)

(5: 10)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قرأت کر کے فارغ ہوتے تو آپ تکبیر کہتے (ہوئے رکوع میں چلے جاتے) پھر آپ اپنے سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے پھر آپ قیام کی حالت میں ہی یہ دعا مانگتے:

''اے اللہ! تو ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلے پر لعنت کر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم تک یہ روایت پہنچی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ترک کر دیا۔

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔ بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ فِي الصَّلَاةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اگر آدمی نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو تو اس سے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

1973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَقَالَ: عُصَيَّةٌ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

اَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهٗ: لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.(1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ عربوں کے کچھ قبائل رعل اور ذکوان کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عصیہ قبیلے کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔''

ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کیلئے نماز کے دوران ایسی دعا مانگنا جائز ہے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو

1974 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

1973– إسناد صحيح على شرط الشيخين. سليمان التيمي: هو ابن طرخان التيمي، أبو المعتمر البصري، نزل في التيم، فنسب إليهم. وأخرجه أحمد "3/116" عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1003" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، والطحاوي في شرح معاني الآثار "1/244"، من طريق زائدة بن قدامة، والبخاري "4094" في المغازي: باب غزوة الرجيع من طريق عبد الله بن المبارك، ومسلم "677" "299" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، من طريق المعتمر بن سليمان، والنسائي "2/200" في التطبيق: باب القنوت بعد الركوع، من طريق جرير، وأبو عوانة "2/186"، والبيهقي في السنن "2/244" من طريق يزيد بن هارون، كلهم عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/215"، والبخاري "2814" في الجهاد: باب فضل قول الله تعالى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ...) و "4095" في المغازي: باب غزوة الرجيع، ومسلم "677" "297"، وأبو عوانة "2/286" من طريق مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/210 "و"289 والبخاري "2801" في الجهاد: باب من ينكب في سبيل الله، و "4091" في المغازي، والدارمي "1/244"، والطحاوي "1/244"، من طريق همام، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/167"، وعبد الرزاق "4963"، والبخاري "1002" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، و "1300" في الجنائز: باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن، و "3170" في الجزية: باب دعاء الإمام على من نكث عهدًا، و "4096" في المغازي، و "6394" في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، و "7341" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، ومسلم "677" "301"، والدارمي "1/374"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/243 "و"244، وأبو عوانة "2/285"، والبيهقي في السنن "2/199"، والبغوي في شرح السنة "635" من طرق عن عاصم الأحول، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/184"، ومسلم "677" "300"، وأبو داوٗد "1445" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، وأبو عوانة "2/286"، من طرق عن حماد بن سلمة، عن أنس بن سيرين، عن أنس. وأخرجه البخاي "1001" في الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده، ومسلم "677" "298"، وأبو داوٗد "1444" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والنسائي "2/200" في التطبيق: باب القنوت في صلاة الصبح، وابن ماجه "1184" في الإقامة: باب ما جاء في القنوت قبل الركوع وبعده، والدارمي "1/375"، والطحاوي "1/243" من طرق عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن أنس. وأخرجه أحمد "3/259"، ومسلم "677" "303"، وأبو عوانة "2/281"، من طريق شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه البخاري "1004" من طريق أبي قلابة، و "4088" من طريق عبد العزيز بن صهيب، و "2 [illegible] من طريق ثمامة بن عبد الله بن أنس، وابن ماجه "1183"، والطحاوي "1/244" من طريق حميد، كلهم عن أنس، وسيورده [illegible] برقم "1982" و "1985" من طريق قتادة، عن أنس، ويرد تخريجه هناك.

سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَعَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَشُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ. (5: 12)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میں ایمان پر ثابت قدمی کا ہدایت میں عزیمت کا تیری نعمتوں پر شکر کا تیری اچھے طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں میں تجھ سے سلامتی والے دل کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز (یعنی گناہ یا کوتاہی کے حوالے) سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يُبْطِلُ صَلَاةَ الدَّاعِي فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: جو دعا اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ دعا نماز کے دوران اس دعا کو مانگنے والے کی نماز کو فاسد کر دیتی ہے

1975 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَسَ شَيْئًا لَا نَفْهَمُهُ، فَقَالَ: اَفَطِنْتُمْ لِيْ؟ قُلْنَا:

1974- رجاله ثقات إلا أنه منقطع، سقط من إسناده رجل من بني حنظلة بين أبي العلاء وبين شداد بن أوس كما يتبين من التخريج. سعيد الجريري: هو سعيد بن إياس الجريري، ورواية حماد بن سلمة عنه قبل الاختلاط، وأبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه النسائي "3/54" في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والطبراني "7180" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/125"، والترمذي "3407" في الدعوات، والطبراني "7175" و"7177" من طرق عن سعيد الجريري، عن أبي العلاء، عن الحنظلي أو عن رجل من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. وأخرجه الطبراني "7178" وقال: عن رجل من بني مجاشع. والحنظلي: لا يعرف. وأورده المصنف برقم "935"، والطبراني "7157" من طريق هشام بن عمار، عن سويد بن عبد العزيز، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، عن مسلم بن مشكم، عن شداد. وسويد بن عبد العزيز: ضعيف، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد "4/123" من طريق روح، وابن أبي شيبة "10/271"، والخرائطي في فضيلة الشكر ص 34 من طريق عيسى بن يونس، كلاهما عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية قال: كان شداد بن أوس ... ورجاله ثقات، إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شداداً. وأخرجه الحاكم في المستدرك "1/508" من طريق عمر بن يونس بن القاسم اليمامي

نَعَمْ، قَالَ: اِنِّیْ ذَکَرْتُ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ اُعْطِیَ جُنُوْدًا مِنْ قَوْمِهٖ فَقَالَ: مَنْ یَّقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ؟ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ: اَنِ اخْتَرْ لِقَوْمِكَ اِحْدٰی ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ، اَوِ الْجُوْعَ، اَوِ الْمَوْتَ، فَاسْتَشَارَ قَوْمَهٗ فِیْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ نَكِلُ ذٰلِكَ اِلَیْكَ خِرْ لَنَا، فَقَامَ اِلٰی صَلَاتِهٖ - وَكَانُوا اِذَا فَزِعُوْا فَزِعُوْا اِلَی الصَّلَاةِ - فَصَلّٰی مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ اَمَّا عَدُوُّهُمْ مِنْ غَیْرِهِمْ وَالْجُوْعُ فَلَا، وَلٰكِنِ الْمَوْتُ، فَسُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْمَوْتُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، فَهَمْسِی الَّذِیْ تَرَوْنَ اَنْ اَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اُقَاتِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.(3: 5)

(توضیح مصنف) قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَاتَ صُهَیْبٌ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِیْنَ فِیْ رَجَبٍ فِیْ خِلَافَةِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَوُلِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لِسَنَتَیْنِ مَضَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❁❁ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں کوئی بات کہی جس کو ہم سمجھ نہیں سکے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے میری بات سمجھ لی ہے ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک نبی کا ذکر کیا ہے جنہیں ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لشکر دیئے گئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کون ان کا سامنا کرسکتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی تم اپنی قوم میں سے ایک تہائی حصے کو اختیار کرو یا تو میں ان پر ایسا دشمن مسلط کروں گا' جو دوسروں میں سے ہوگا یا ان پر بھوک یا موت مسلط کردوں گا۔ اس نبی نے اس بارے میں اپنی قوم سے مشورہ کیا۔ ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم یہ معاملہ آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے اسے اختیار کر لیجئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ وہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے تھے' تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس نبی نے جتنا اللہ کو منظور تھا نماز ادا کی پھر انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار جہاں تک دوسری قوم سے تعلق رکھنے والے ان کے دشمن کے تسلط کا تعلق ہے یا بھوک کا تعلق ہے' تو وہ ان پر مسلط نہ ہو' البتہ موت ہو جائے' تو ان پر تین دن تک کی موت کو مسلط کیا گیا تو ان میں سے ستر ہزار لوگ انتقال کر گئے۔ ابھی جو تم نے میری سرگوشی دیکھی تھی۔ اس میں' میں نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! میں تیری مدد سے لڑائی کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں رجب کے مہینے میں 38 ہجری میں ہوا جبکہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دوسال گزرنے کے بعد ہوئی تھی۔

1975- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 4/333 عن عفان بن مسلم، و 6/16 عن عبد الرحمٰن بن مهدى، والنسائي في عمل اليوم والليلة "614" من طريق بهز بن أسد، ثلاثتهم عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد. وسيورده المصنف بأخصر مما هنا برقم "2027"، وفي باب الخروج وكيفية الجهاد: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قِتَالِ الْاَعْدَاءِ اِذَا عَزَمَ على ذلك، من طريقين عن حماد بن سلمة، عن ثابت به . ويرد تخريجه من هذه الطريق هناك. وأخرجه إلى قوله: سبعون ألفًا عبد الرزاق في المصنف "9751"، ومن طريقه الترمذي "3340" في التفسير: باب ومن سورة البروج، والطبراني "7319" عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صهيب ... وفي آخره قصة أصحاب الأخدود.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: نماز کے دوران آدمی کا ایسی دعا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو' یہ اس کی نماز کو فاسد کردیتی ہے

1976 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ فِيْ صَلَاتِي، قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي، مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں نماز کے دوران مانگ لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے' تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت عطا کردے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ فِي الصَّلَوَاتِ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يُبْطِلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي

1976– إسناده صحيح على شرطهما . أبو الخير: هو مرثد بن عبد الله اليزني .وأخرجه أبو يعلى برقم "31" من طريق عاصم بن علي، وأبي الوليد الطيالسي، عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 10/269، وأحمد 1/4و7، والبخارى 834 في الأذان: باب الدعاء قبل السلام، و "3626" في الدعوات: باب الدعاء في الصلاة، ومسلم "2705" في الذكر: باب استحباب خفض الصوت بالذكر، والترمذى "3531" في الدعوات، والنسائي 3/53 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، والمروزى في مسند أبي بكر الصديق برقم "60" و "61"، وابن ماجه "3835" في الدعاء: باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي في السنن 2/154، والبغوى في شرح السنة "694"، من طرق عن الليث، به . وصححه ابن خزيمة ."845"وأخرجه البخارى "7387" "7388" في التوحيد: باب (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا)، ومسلم "2705"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "179"، وأبو يعلى "32" من طريق عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، به . وصححه ابن خزيمة ."846" وزاد بعد قوله: في صلاتي: وفي بيتي .قال الحافظ: وفيه تابعي عن تابعي، وهو يزيد، عن أبي الخير، وصحابي عن صحابي، وهو عبدالله بن عمرو بن العاص، عن أبي بكر الصديق.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: نمازوں کے دوران ایسی دعا کا مانگنا جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو یہ نمازی کی نماز کو باطل کر دیتی ہے

1977 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَجَدَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. (5: 12)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے شکل وصورت عطا کی ہے اور بڑی خوبصورت شکل وصورت عطا کی ہے' جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا وَصَفْنَا كَانَ يَقُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرض نماز میں پڑھا کرتے تھے

1978 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. (5: 12)

1977 - إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم طرفه برقم "1773"، وأوردت تخريجه من طرقه هناك، وتقدم طرفه أيضًا برقم "1903"، فانظرهما. وأخرجه أيضًا النسائي 2/220، 221 في التطبيق: باب نوع آخر يعني من الدعاء في السجود، عن عمرو بن علي، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد.

1978 - إسناده صحيح. يوسف بن سعيد بن مسلم: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. حجاج بن محمد بن: هو المصيصي الأعور. وتقدمت أطرافه بالأرقام "1771" و "1772" و "1774" و "1904"، وسبق تخريجه عند الرقم "1771"، فانظره.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے دوران سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا' اور تجھ پر ہی ایمان لایا۔ تیرے لئے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے' جس نے اسے پیدا کیا جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ بِمَا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مباح ہے کہ نماز کے دوران وہ ایسی دعا مانگے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو

1979 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ - ثَلَاثًا - ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ: اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ، فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، ثُمَّ قُلْتُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، ثُمَّ قُلْتُ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَخْنُقَهُ، فَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْ سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ صِبْيَانُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ.

(65:3)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے' تو میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا:

''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' پھر آپ نے فرمایا: ''میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہوں جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابودرداء نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسی چیز کہتے ہوئے سنا ہے' ہم نے اس طرح کی بات کہتے ہوئے آپ کو پہلے نہیں سنا اور ہم نے دیکھا' آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا انگارہ لے کر میرے پاس آیا تھا تا کہ اسے میرے

1979- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم "542" في المساجد: باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة، والنسائي 3/13 في السهو: باب لعن إبليس والتعوذ بالله منه في الصلاة، والبيهقي في السنن 2/263، 264، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

چہرے پر لگائے' تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ پیچھے نہیں ہٹا پھر میں نے یہ بات کہی وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا پھر میں نے یہ بات کہی وہ پھر پیچھے نہیں ہٹا تو میں نے یہ ارادہ کیا' میں اس کا گلہ دبا دیتا ہوں اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی' تو وہ صبح بندھا ہوا ہوتا جس کے ساتھ مدینہ منورہ کے بچے کھیل رہے ہوتے''۔

فَصْلٌ فِي الْقُنُوْتِ

فصل: قنوت کا بیان

1980 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَنَتَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ . (5: 16)

⊛⊛ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقْنُتُ الْمُصَلِّيْ فِيْهِ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس مقام کا تذکرہ جس مقام پر نمازی اپنی نماز کے دوران دعا مانگے گا

1981 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

1980– إسناده صحيح. عبيد الله وقد تحرف في الإحسان إلى عبد الله بن محمد: هو ابن يحيى، ذكره المؤلف في الثقات 8/407، وقال: يروى عن عبيد الله بن موسى، وأهل البصرة: حدثنا عنه أحمد بن يحيى بن زهير وغيره، مستقيم الحديث سكن تستر، مات في المحرم سنة تسع وأربعين ومئتين، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي 2/202 في التطبيق: باب القنوت في صلاة المغرب، عن عبيد الله بن سعيد، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/311 من طريق وكيع، وأبو عوانة 2/287، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/242 من طريق أبي نعيم، كلاهما عن سفيان، وشعبة، به: وأخرجه ابن أبي شيبة 2/318، والطيالسي "737"، وأحمد 4/280و285و300، ومسلم "678" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، وأبو داوُد "1441" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والترمذى "401" في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر، والدارمي 1/375، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/242، وأبو عوانة 2/287، والبيهقي في السنن 2/198 من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "616" وأخرجه عبد الرزاق "4975"، ومسلم "678" "306"، وأبو عوانة 2/287، من طريق سفيان الثورى، به. 1981– إسناده صحيح على شرط البخارى. وأخرجه أحمد 2/255و337و470، والبخارى "797" في الأذان: باب 126، ومسلم "676" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، وأبو داوُد "1440" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات، والنسائي 2/202 في التطبيق: باب القنوت في صلاة الظهر، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/241، وأبو عوانة 2/284، والدارقطني 2/38، والبيهقي في السنن 2/198، من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "4981" عن عمر بن راشد أو غيره، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "1969" و "1972" و "1983"

(متن حدیث): قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُقَرِّبُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ. (5: 16)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز میں عشاء کی نماز میں اور فجر کی نماز میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے وہ اس میں اہل ایمان کے لئے دعا کیا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قُنُوْتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازوں کے دوران قنوت پڑھنے کا تذکرہ

1982 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ. (5: 15)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی۔ اس میں آپ نے عربوں کے قبائل کے خلاف دعائے ضرر کی تھی پھر آپ نے اس عمل کو ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ فِيْ قُنُوتِهٖ اَنْ يُسَمِّيَ مَنْ يَقْنُتُ عَلَيْهِ بِاسْمِهٖ وَمَنْ يَدْعُو لَهُ بِاسْمِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس شخص کا

1982– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين، غير مسدد، فإنه من رجال البخاري وأخرجه البخاري "4089" في المغازي: باب غزوة الرجيع، عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم "677" "304" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، والنسائي 2/203 في التطبيق: باب اللعن في القنوت، من طريق أبي داوُد، وباب ترك القنوت من طريق معاذ بن هشام، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/245 من طريق أبي نعيم، كلهم عن هشام الدستوائي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه احمد 3/216و278، ومسلم "677" "303"، والنسائي 2/203، والطحاوي 1/244، وأبو عوانة 2/281 من طريق شعبة، والبخاري "3064" في الجهاد: باب العون بالمدد، و "4090" في المغازي، وابن خزيمة في صحيحه "620"، والبيهقي في السنن 2/199 من طريق سعيد بن أبي عروبة، كلاهما عن قتادة، به. وتقدم برقم "1973" من طريق أبي مجلز، عن أنس، وأوردت تخريجه من طرقه هناك. وسيعيده المؤلف أيضًا من طريق قتادة برقم "1985".

نام لے جس کیلئے وہ دعائے قنوت پڑھ رہا ہے وہ جس شخص کے حق میں دعا کر رہا ہے اس کا نام لے

1983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيّ اَبُو الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بَعْدَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيِّ يُوْسُفَ .(5: 16)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھ لیتے تھے پھر یہ کہتے تھے:

"اے اللہ! تو ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ، کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی مقرر کر دے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

1984 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا

1983 – إسناده قوي، الأزرق بن علي: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وتقدم برقم "1972" من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، به. وأورده تخريجه من طرقه هناك. وانظر أيضًا "1969" و "1986".

1984 – إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي – فإنه حسن الحديث. خفاف: هو ابن إيماء الغفاري، كان أبوه سيد غفار، وكان هو إمام بني غفار وخطيبهم، شهد الحديبية، وبايع بيعة الرضوان، يعد في المدنيين. وأخرجه الطبراني في الكبير "4175" من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "679" "308" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، وأبو عوانة 2/282، والطبراني "3174"، والبيهقي 2/208، والمزي في تهذيب الكمال 5/227 من طريق إسماعيل بن جعفر، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/243، والطبراني "4175" من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أحمد 4/57 من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن إسحاق، عن خالد بن عبد الله بن حرملة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/317 و12/197، وأحمد في المسند 4/57، وفي فضائل الصحابة "1662"، والطبراني "4173" من طريق محمد بن إسحاق، ومسلم "679" "307" في المساجد، و "2517" في فضائل الصحابة: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لغفار وأسلم، والطبراني "4172"، وأبو عوانة 2/282، والبيهقي 2/200 و245 من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن عمران بن أبي أنس، عن حنظلة بن علي، عن خفاف، به. وأخرجه الطبراني "4169" و "4170" و "1471"، وأبو عوانة 2/282.

يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ خُفَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ، سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ، عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَوَقَعَ سَاجِدًا قَالَ: فَجَعَلَ لَعْنَةَ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ. (5: 16)

حارث بن خفاف غفاری اپنے والد حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا:

''غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اسلم قبیلے کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے عصیہ قبیلے'' نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت کر اے اللہ! رعل اور ذکوان (قبیلوں) پر لعنت کر۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہے کفار پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُنُوتَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ فِي صَلَاتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت کو ترک کرنے کا تذکرہ، جس کا ذکر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے حوالے سے کیا ہے

1985 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَيَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ. (5: 16)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ عربوں کے بعض قبائل کے خلاف دعائے ضرر کرتے رہے پھر آپ نے اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَادِثَةَ اِذَا زَالَتْ لَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ الْقُنُوْتُ حِيْنَئِذٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی ناگوار صورتحال زائل ہو جائے تو اس صورت میں آدمی پر دعائے قنوت پڑھنا لازم نہیں رہتا

1986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ

1985- إسناده صحيح، وهو مكرر "1982".

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا، يَقُوْلُ فِيْ قُنُوْتِهِ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا.(5: 16)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ الْقُنُوْتَ اِنَّمَا يُقْنَتُ فِي الصَّلَوَاتِ عِنْدَ حُدُوْثِ حَادِثَةٍ، مِثْلَ ظُهُوْرِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ ظُلْمِ ظَالِمٍ ظُلِمَ الْمَرْءُ بِهِ، اَوْ تَعَدّٰى عَلَيْهِ، اَوْ اَقْوَامٍ اَحَبَّ اَنْ يَدْعُوَ لَهُمْ، اَوْ اَسْرٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اَيْدِى الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَحَبَّ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالْخَلَاصِ مِنْ اَيْدِيهِمْ، اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ الْاَحْوَالَ، فَاِذَا كَانَ بَعْضُ مَا وَصَفْنَا مَوْجُوْدًا، قَنَتَ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ، اَوِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، اَوْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ بَعْدَ رَفْعِهِ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاتِهِ، يَدْعُو عَلٰى مَنْ شَاءَ بِاسْمِهِ، وَيَدْعُو لِمَنْ اَحَبَّ بِاسْمِهِ، فَاِذَا عَدِمَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ لَمْ يَقْنُتْ حِيْنَئِذٍ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَيَدْعُو لِلْمُسْلِمِيْنَ بِالنَّجَاةِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ تَرَكَ الْقُنُوْتَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا؟ فَفِيْ هٰذَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَاهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی تھی آپ قنوت نازلہ میں یہ پڑھتے تھے، اے اللہ! تو ولید بن ولید کو نجات عطا کرا اے اللہ! تو سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر اے اللہ! تو کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کرا اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی سختی نازل کر اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مسلط کر دے"۔

1986– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو داؤد "1442" في الصلاة: باب القنوت في الصلوات ومن طريقه البيهقي في السنن 2/400 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "675" "295" في المساجد: باب استحباب القنوت في جميع الصلاة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/242، وأبو عوانة 2/284، وابن خزيمة في صحيحه "621"، والبيهقي في السنن 2/200، من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أ بوعوانة 2/284 من طريق بشر بن بكر، والبيهقي في السنن 2/200 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، به. وأخرجه البخاري "4598" في التفسير: باب (فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا)، ومسلم "675" "295"، وأبو عوانة 2/286، 287، والبيهقي 2/197، 198 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، وأحمد 2/470، والبخاري "6393" في الدعوات: باب الدعاء على المشركين، والطحاوي 1/241، وأبو عوانة 2/286و 287، والبيهقي في السنن 2/198، وابن خزيمة "617" من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وانظر "1969" و "1972" و "1981" و "1983".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم نے دیکھا نہیں' وہ لوگ آ گئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا اس وقت ہوگا۔ جب کوئی حادثہ رونما ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمن مسلمانوں کے سامنے آ جائیں یا کسی ظالم کے ظلم کی صورت میں ہوگا۔ جب کسی شخص پر ظلم کیا جائے۔ یا اس کے ساتھ زیادتی کی جائے۔ یا کچھ لوگ اس بات کے خواہش مند ہوں کہ ان کے حق میں دعا کی جائے یا کچھ مسلمان مشرکین کے ہاں قید ہوں اور وہ اس دعا کے خواہش مند ہوں کہ ان لوگوں سے نجات کی دعا کی جائے۔ یا کوئی اور صورتحال درپیش ہو' تو ہم نے جن صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ تو ان میں سے کوئی صورتحال موجود ہوگی تو آدمی اپنی ایک نماز میں یا تمام نمازوں میں یا کسی ایک نماز کو چھوڑ کر دوسری نماز میں قنوت نازلہ پڑھ لے گا اور وہ اپنی نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اسے پڑھے گا۔ اور وہ جس کے خلاف چاہے گا اس کے خلاف نام لے کر دعا کرے گا۔ اور جس شخص کے حق میں چاہے گا اس کے حق میں نام لے کر دعا کرے گا۔ جب اس طرح کی صورتحال پیش نہ ہو' تو آدمی کسی بھی نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھے گا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے خلاف قنوت نازلہ پڑھی تھی۔ اور مسلمانوں کے لیے نجات کی دعا مانگی تھی۔ پھر ایک ایسا دن بھی آیا۔ کہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے قنوت نازلہ کو پڑھنا ترک کر دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں ہے کہ اب وہ لوگ (مشرکین کی قید سے نجات پا کر) آ گئے ہیں۔ تو یہ اس بات کے صحیح ہونے کا واضح بیان ہے۔ جو اصول ہم نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْقُنُوتَ عِنْدَ حُدُوثِ الْحَادِثَةِ غَيْرُ جَائِزٍ لِاَحَدٍ اَصْلًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(وہ اس بات کا قائل ہے) کسی مشکل صورتحال کے پیش آنے کے وقت دعائے قنوت پڑھنا کسی بھی شخص کیلئے سرے سے جائز ہی نہیں

1987 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

1987– ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل وإن كان صاحب أوهام– وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في مصنف عبد الرزاق "4027"وأخرجه أحمد 2/147، والنسائي 2/203 في التطبيق: باب لعن المنافقين في القنوت، وفي التفسير كما في التحفة 5/349، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/242، وابن خزيمة في صحيحه "622"، من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4069" في المغازي: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ)، و "4559" في التفسير: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ)، و "7346" في الاعتصام: باب قول اللّٰه تعالى: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ)، والنسائي في التفسير كما في التحفة 5/395، والبيهقي في السنن 2/198و207، من طريق عبد اللّٰه بن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه الطبراني "13113" من طريق إسحاق بن راشد، عن الزهري، به. وأخرجه احمد 2/93 من طريق عبد اللّٰه بن عقيل، والترمذي "3004" في التفسير: باب ومن سورة آل عمران، من طريق أحمد بن بشير المخزومي، كلاهما عن عمر بن حمزة، عن سالم، به. وسيرد بعده من طريق نافع، عن ابن عمر، فانظره.

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا دَعَا عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ، اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) (5: 16)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں سنا' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو آپ نے یہ پڑھا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہر دوسری رکعت میں ہوا تھا' پھر آپ نے یہ دعا مانگی:

''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے افراد کے خلاف دعائے ضرر کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی:

''تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں' توبہ کی توفیق دے، یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو سالم کے حوالے سے نقل کرنے میں زہری منفرد ہے

1988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو عَلٰى اَقْوَامٍ فِيْ قُنُوْتِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) (5: 16)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَّمْ يُمْعِنِ النَّظَرَ فِيْ مُتُوْنِ الْاَخْبَارِ، وَلَا يَفْقَهُ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلَوَاتِ مَنْسُوْخٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَلْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: 128) فِيْهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلسَّدَادِ، وَهُدَاهُ لِسُلُوْكِ الصَّوَابِ، اَنَّ اللَّعْنَ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ، وَلَا الدُّعَاءَ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1988– إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/104، والترمذي "3005" في التفسير: باب ومن سورة آل عمران، وابن خزيمة في صحيحه "623"، ثلاثتهم عن يحيى بن حبيب بن عربي، بهذا الإسناد، وعندهم في آخره زيادة: قال: فهداهم الله إلى الإسلام، وقال الترمذي: حسن غريب صحيح .وأخرجه أحمد 2/104 أيضًا عن أبي معاوية الغلابي، عن خالد بن الحارث، به. وتقدم قبله من طريق سالم، عن ابن عمر، فانظره.

وَسَلَّمَ فِي خَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَمَا تَرَاهُمْ وَقَدْ قَدِمُوا؟ تُبَيِّنُ لَكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اَنَّهُمْ لَوْلَا اَنَّهُمْ قَدِمُوا وَنَجَّاهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَيْدِي الْكُفَّارِ لَاَثْبَتَ الْقُنُوتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَاوَمَ عَلَيْهِ، عَلٰى اَنَّ فِي قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) لَيْسَ فِيهِ الْبَيَانُ بِاَنَّ اللَّعْنَ عَلَى الْكُفَّارِ اَيْضًا مَنْسُوخٌ، وَاِنَّمَا هٰذِهِ آيَةٌ فِيهَا الْاِعْلَامُ بِاَنَّ الْقُنُوتَ عَلَى الْكُفَّارِ لَيْسَ مِمَّا يُغْنِيهِمْ عَمَّا قَضٰى عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبُهُمْ يُرِيدُ: بِالْاِسْلَامِ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ، اَوْ بِدَوَامِهِمْ عَلَى الشِّرْكِ يُعَذِّبُهُمْ، لَا اَنَّ الْقُنُوتَ مَنْسُوخٌ بِالْآيَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نازلہ کے دوران کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے جو روایات کے متون میں غور وفکر سے کام نہیں لیتا اور صحیح روایات کا فہم حاصل نہیں کرتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نماز میں قنوت نازلہ کو پڑھنے کا حکم منسوخ ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے رہے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی:

”تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں“۔

اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ اگر اس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی توفیق دے اور درست راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے (تو وہ یہ بات جان لے گا) کہ کفار اور منافقین پر نماز کے دوران لعنت کرنے کا حکم منسوخ نہیں ہے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے لیے دعا کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے ”کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگ آ گئے ہیں“ یہ الفاظ آپ کے سامنے اس بات کو واضح کر دیں گے کہ اگر اب وہ لوگ نہ آئے ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کفار کے ہاتھوں سے نجات عطا نہ کی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قنوت نازلہ پڑھتے رہتے اور آپ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے رہتے اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔

”تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

اس میں اس بات کا بیان موجود نہیں ہے کہ کافروں پر لعنت کرنے کا حکم منسوخ ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے کہ کفار کے خلاف قنوت نازلہ پڑھنا ایک ایسی چیز نہیں ہے جو ان کے بارے میں اس چیز سے بے نیاز کر دے جو ان کے

خلاف فیصلہ ہو چکا ہے۔ یا جو انہیں عذاب دیا جاتا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام کے ذریعے انہیں توبہ کی توفیق مل جائے یا پھر وہ شرک پر ثابت قدم رہیں۔ اور انہیں عذاب دیا جائے۔ ایسا نہیں ہے کہ قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم اس آیت کی وجہ سے منسوخ ہو گیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقُنُوْتِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ

نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کے دعائے قنوت پڑھنے کی نفی کا تذکرہ

1989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ

1989 - رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن خلف بن خليفة اختلط بآخرة، لكن تابعه عليه غير واحد . وأخرجه النسائي 2/204 في التطبيق: باب ترك القنوت، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/394 عن حسين بن محمد، عن خلف بن خليفة، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/308، ومن طريقه ابن ماجه "1241" في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر، والطبراني في الكبير "8179" عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إدريس، وأحمد 3/472، والترمذي "402" في الصلاة: باب ما جاء في ترك القنوت، وابن ماجه "1241" أيضًا، والطبراني "8178"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/249، من طريق يزيد بن هارون، والطبراني "8177"، والبيهقي في السنن 2/213 من طريق أبي عوانة، أربعتهم عن أبي مالك، به . قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح 1990. - إسناده قوي رجال الصحيح، وقد تابع عمر بن عبيد غير واحد من الثقات الذين صحح الشيخان روايتهم عن أبي إسحاق، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 1/298 - 299. وأخرجه أبو داوٗد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن محمد بن عبيد المحاربي، وزياد بن أيوب، والنسائي 3/63 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، عن محمد بن آدم، وابن ماجه "914" في الإقامة: باب التسليم، عن محمد بن عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "728" عن إسحاق بن إبراهيم بن الشهيد، وزياد بن أيوب، خمستهم عن عمر بن عبيد الطنافسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "308"، وأبو داوٗد "996" من طريق شريك النخعي، وابن أبي شيبة 1/299، وأبو داوٗد "996" أيضًا من طريق زائدة بن قدامة، وعبد الرزاق "3130" ومن طريقه أحمد 1/409 عن معمر، وأحمد 1/408 من طريق الحسن بن صالح بن حي، والنسائي 3/63 في السهو، من طريق علي بن صالح، وأحمد 1/406، وأبو داوٗد "996" أيضًا والطحاوي 1/268 من طرى إسرائيل، ستتهم عن أبي إسحاق بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده "1991" من طريق أبي الأحوص سلام بن سليم الحنفي، و "1993" من طريق سفيان الثوري، كلاهما عن أبي إسحاق، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه. وأخرجه النسائي 3/63، 64 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، والبيهقي في السنن 2/177، من طريق الحسين بن واقد، قال: حدثنا أبو إسحاق، عن علقمة، والأسود، وأبي الأحوص، قالوا: حدثنا عبد الله بن مسعود . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/299، والطيالسي "279"، وأحمد 1/386 و394، والنسائي 2/230 في التطبيق: باب التكبير عند الرفع من السجود، و3/62 في السهو: باب كيف السلام على اليمين، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/268، والبيهقي في السنن 2/177، من طريق زهير بن معاوية، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه الأسود، وعلقمة، عن ابن مسعود . وأخرجه مسلم "581" في المساجد: باب السلام للتحليل، والطحاوي 1/268، وأبو عوانة 2/238، والبيهقي 2/176 من طريق الحكم، عن مجاهد، عن أبي معمر قال: كان أمير بمكة يسلم تسليمتين، فقال عبد الله: أني علقها، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله. وسيرد برقم "1994" من طريق مسروق، عن ابن مسعود، فانظره.

يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ، فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ، فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ، فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ اِنَّهَا بِدْعَةٌ .(5: 15)

ابو مالک اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز ادا کی۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے بھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔ (پھر ان کے والد) نے فرمایا: اے میرے! بیٹے یہ بدعت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمُصَلِّيْ عَنْ صَلَاتِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ

سلام پھیرنے کے ذریعے نمازی کے نماز ختم کرنے کے طریقے کا تذکرہ

1990 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ .(5: 4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نمایاں ہوتی تھی۔ آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور آپ بائیں طرف بھی اسی طرح سلام پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ السَّلَامِ اِذَا اَرَادَ الْاِنْفِتَالَ مِنْ صَلَاتِهٖ

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے

1991 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ .(5: 27)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز میں نبی اکرم ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے

1991 – إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الأحوص الأول، هو سلام بن سليم الحنفي، والثاني: هو عوف بن مالك الجشمي الكوفي. وأخرجه أبو داوُد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن مسدد، عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله، والآتي برقم "1993".

السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْلِيْمِ الَّذِي يَخْرُجُ الْمَرْءُ بِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز سے باہر آجاتا ہے

1992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَعَنْ يَّسَارِهٖ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ. (5: 34)

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ يُسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: كُلَّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهُوَ مِنَ النِّصْفِ الَّذِيْ لَمْ تَسْمَعْ

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

زہری نے یہ بات بیان کی یہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے طور پر نہیں سنی گئی ہے۔ اسماعیل نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ کی ہر حدیث تم نے سن رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اسماعیل نے دریافت کیا: دو تہائی سن رکھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اسماعیل نے دریافت کیا نصف سن رکھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' تو اسماعیل نے کہا: یہ اس نصف حصے سے تعلق رکھتی ہیں' جن کو تم نے نہیں سنا ہے۔

1992 - حديث صحيح . مصعب بن ثابت وان ضعفه غير واحد من الأئمة- تابعه عليه غير واحد من الثقات . وقد ذكره المؤلف أولًا في المجروحين 3/28-29 وقال: منكر الحديث، ثم أورده في الثقات 7/478 فقال: وقد أدخلته في الضعفاء ، وهو ممن استخرت الله فيه. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك، وإسماعيل بن محمد: هو ابن سعد بن أبي وقاص الزهري المدني .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/267 من طريق عبد الله بن محمد التيمي، وابن خزيمة في صحيحه 727، عن عتبة بن عبد الله اليحمدي، والبيهقي في السنن 2/178 من طريق نعيم بن حماد، ثلاثتهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/298، وأحمد 1/180، 181، والطحاوي 1/267 من طريق محمد بن عمرو، وابن ماجه "915" في الإقامة: باب التسليم، من طريق بشر بن السري، والطحاوي 1/266 من طريق عبد العزيز الدراوردي، كلهم عن مصعب بن ثابت، به .وأخرجه الشافعي في المسند 1/92 عن إبراهيم بن محمد، ومسلم "582" في المساجد: باب السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها وكيفيته، والنسائي 3/61 في السهو: باب السلام، والدارمي 1/310، وابن خزيمه "726"، وأبو عوانة 2/237، والطحاوي 1/267، والبيهقي 2/178، من طريق عبد الله بن جعفر، كلاهما عن إسماعيل بن محمد، به . وصححه ابن خزيمة برقم "726" وأخرجه أحمد 1/186، والبغوي في شرح السنة "698" من طريق موسى بن عقبة، عن عامر بن سعد، به.

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ الَّذِي يَنْفَتِلُ الْمَرْءُ بِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ سلام کیسے پھیرا جائے گا جس کے ذریعے آدمی اپنی نماز ختم کرتا ہے؟

1993 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .(5: 34)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ آپ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

1994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَضَّاحٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا نَسِيتُ مِنَ الْاَشْيَاءِ، فَاِنِّي لَمْ اَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَدَّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(5: 34)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَيُقَالُ: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي وَضَّاحٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سب کچھ بھول سکتا ہوں لیکن یہ بات نہیں بھول سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرتے تھے۔

1993- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد "996" في الصلاة: باب في السلام، عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/390 و444 عن وكيع، وأحمد 1/444، والترمذي "295" في الصلاة: باب ما جاء في التسليم في الصلاة، والنسائي 3/63 في السهو: باب كيف السلام على الشمال، وابن الجارود "209"، والبغوي في شرح السنة "697" من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/267 من طريق عبيد الله بن موسى وأبي نعيم، وعبد الرزاق "3130"، كلهم عن سفيان بهذا الإسناد. وتقدم من طريقين آخرين عن أبي إسحاق برقم "1990" و "1991".

1994- إسناده صحيح على شرط مسلم، زكريا: هو ابن أبي زائدة، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه البيهقي 2/177 من طريق إسماعيل بن الفضل، عن منصور بن أبي مزاحم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/409 و438 من طريق جابر الجعفي، وعبد الرزاق "3127" من طريق حماد، كلاهما عن أبي الضحى، عن مسروق، به. وتقدم برقم "1990" و "1991" و "1993" من طريق أبي الأحوص، عن ابن مسعود.

پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ بات بیان کی گئی ہے کہ محمد بن مسلم (کے دادا کا نام) ابو وضاح ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ التَّسْلِيمَةِ الْوَاحِدَةِ إِذَا اقْتَصَرَ الْمَرْءُ عَلَيْهَا عِنْدَ انْفِتَالِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

ایک سلام پھیرنے کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی نماز سے اٹھتے وقت اسی پر اکتفاء کرے

1995 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ يَمِيلُ بِهَا وَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ .(5: 34)

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک مرتبہ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے تھے جس میں آپ اپنے چہرے کو کسی حد تک قبلہ کی طرف مائل رکھتے تھے۔

1995- إسناده ضعيف. ابن أبي السري: له أوهام كثيرة، وعمرو بن أبي سلمة وهو التِّنِّيسي الدمشقي: مختلف فيه، وزهير بن محمد: رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، فضعف بسببها، وهذا منها. قال صاحب الاستذكار فيما نقله عنه ابن التركماني في الجوهر النقي 2/179: ذكروا هذا الحديث لابن معين، فقال: عمرو بن أبي سلمة وزهير ضعيفان لا حجة فيهما، وذكر الترمذي الحديث، ثم قال: قال محمد بن إسماعيل: زهير بن محمد: أهل الشام يروون عنه مناكير، ورواية أهل العراق عنه أشبه. وأخرجه الترمذي "296" في الصلاة: باب منه يعني مما جاء فيه التسليم في الصلاة عن محمد بن يحيى النيسابوري، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/270، عن ابن أبي داؤد، وأحمد البرقي، والحاكم 1/230، ومن طريقه البيهقي 2/179 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، كلهم عن عمرو بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "729"، والحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجه "919" في الإقامة: باب من يسلم تسليمة واحدة، عن طريق هشام بن عمار، من عبد الملك بن محمد الصنعاني، عن زهير بن محمد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/301، وابن خزيمة "730" و "732"، والبيهقي 2/179 من طرق عن عبيد الله بن عمر، عن القاسم بن محمد، عن عائشة أنها كانت تسلم تسليمة واحدة قبالة وجهها. وهذا سند صحيح. وصححه الحاكم 1/231، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن سهل بن سعد عند ابن ماجه "918"، والدارقطني 1/359، وفي سنده بعد المهيمن بن عباس، وهو ضعيف. وعن سلمة بن الأكوع عند ابن ماجه "920"، والبيهقي 2/179 وفي سنده يحيى بن راشد، وهو ضعيف. وعن أنس عند البيهقي 2/179، وعن سمرة عند الدارقطني 1/358-359، والبيهقي 2/179، وابن عدي في الكامل 5/2005.

1996- إسناده قوي. السُّدِّي: هو إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن أبي كريمة السدي، صدوق من رجال مسلم، ولقب بالسدي، لأنه كان يقعد في سدة باب الجامع بالكوفة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/305، ومن طريقه مسلم "708" "61" في صلاة المسافرين: باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، عن وكيع، ومسلم "708" "61" أيضًا عن زهير بن حرب، والدارمي 1/312 عن محمد بن يوسف، وأبو عوانة 2/250 من طريق قبيصة والفريابي، والبيهقي في السنن 2/295 من طريق أبي قتيبة، كلهم عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "708" "62"، والنسائي 3/81 في السهو: باب الانصراف من الصلاة، وأبو عوانة 2/250، والبيهقي في السنن 2/295، من طريق أبي عوانة، والدارمي 1/312 من طريق إسرائيل، كلاهما عن السدي، به. وفي حديث ابن مسعود بعده أن أكثر انصراف رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يساره فانظره. حيث نقلت هناك أوجه الجمع بين حديثي أنس وابن مسعود.

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمَرْءِ عَنْ صَلَاتِهِ

آدمی کے نماز پڑھ کر اٹھنے کا تذکرہ

1996 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. (5: 34)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے بعد) دائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ انْصِرَافُهُ مِنْ صَلَاتِهِ عَنْ يَسَارِهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد بائیں طرف سے اٹھے

1997 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ جُزْءًا مِنْ نَفْسِهِ، يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِينِهِ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرُ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ. (5: 34)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنی ذات کے حوالے سے شیطان کا حصہ نہ رکھے وہ یہ نہ سمجھے اس پر یہ بات لازم ہے (وہ نماز پڑھنے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اوقات بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1997- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أبو داوُد الطيالسي "284" عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "852" في الأذان: باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال، والدارمي 1/311، والبيهقي 2/295 من طريق أبي الوليد الطيالسي، وأبو داوُد "1042" في الصلاة: باب كيف الانصراف من الصلاة، ومن طريقه البيهقي 2/295 عن مسلم بن إبراهيم كلاهما عن شعبة، به. وأخرجه الحميدي "127"، وعبد الرزاق "3208"، والشافعي 1/93، ومن طريقه البغوي في شرح السنة "702"، ثلاثتهم عن سفيان، وابن أبي شيبة 1/304، 305 ومن طريقه مسلم "707" في صلاة المسافرين: باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، عن أبي معاوية ووكيع، ومسلم "707" أيضًا من طريق جرير وعيسى بن يونس، والنسائي 3/81 في السهو: باب الانصراف من الصلاة، وابن ماجه "930" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، من طريق يحيى بن سعيد، وأبو عوانة 2/250 من طريق أبي يحيى الحماني وزائدة، كلهم عن الأعمش، به. وسقط من إسناد عبد الرزاق: عمارة بن عمير. وسيرد من حديث ابن مسعود برقم "1999" أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عامة ما ينصرف عن يساره إلى الحجرات، وهو ما يؤيد وجه الجمع الذي ذكره الحافظ كما تقدم.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ مِنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے بعد دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے

1998 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنِيْ سِمَاكٌ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ - رَجُلٌ مِّنْ طَيِّءٍ - عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ . (5: 34)

قبیصہ بن ہلب طے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے نبی اکرم ﷺ دونوں طرف سے اٹھ جایا کرتے تھے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَنْصَرِفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے

1999 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَّةُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهِ اِلَى الْحُجُرَاتِ . (34:5)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ زیادہ تر بائیں طرف سے اٹھا کرتے تھے جو حجروں والی سمت تھی۔

1998 – قبيصة بن الهُلب: ذكره المؤلف في الثقات 5/319، وقال العجلي: تابعي ثقة، وقال عليه ابن المديني والنسائي: مجهول وزاد الأول: لم يرو عنه غير سماك، وترجم له البخاري 7/177، وابن أبي حاتم 7/125، فلم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلًا، وأبوه هلب: مختلف في اسمه، فقيل: يزيد بن قنافة، قاله البخاري، وقيل: يزيد بن عدي بن قنافة بن عدي بن عبد شمس بن عدي بن أخزم، قاله أبو عمر، وقال الكلبي: اسمه سلامة بن يزيد بن عدي بن قنافة، يجتمع هو وعدي بن حاتم الطائي في عدي بن أخزم، وإنما قيل له: الهلب لأنه كان أقرع، فمسح النبي صلى الله عليه وسلم رأسه، فنبت شعر كثير، فسمي الهلب . ذكراه ابن سعد في الطبقات. وأخرجه أبو داوُد "1041" في الصلاة: باب كيف الانصراف من الصلاة، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3207"، والترمذي "301" في الصلاة: باب ما جاء في الانصراف عن يمينه وعن شماله، وابن ماجه "929" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، والبيهقي 2/295، والبغوي "702"، من طريقين عن سماك بن حرب، به [. . إسناده قوي. وأخرجه أحمد 1/408 عن يونس بن محمد، و1/459 عن حجاج، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وانظر "1997".

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ

آدمی جب نماز کا سلام پھیر لے تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟

2000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوسکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والے! تو برکت والا ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ

2000– إسناده قوي. هشام بن عمار: صدوق من رجال البخاري، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "299" في الصلاة: باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، عن هناد بن السري، وأبو عوانة 2/241 عن أبي علي الزعفراني، كلاهما عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/302 و304، والطيالسي "1558"، وأحمد 6/62، ومسلم "592" في صلاة المسافرين: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، وأبو داؤد "1512" في الصلاة: باب ما يقول لرجل إذا سلم، والنسائي 3/69 في السهو: باب الذكر بعد الاستغفار. وفي اليوم والليلة "95" و "96" و "97"، والترمذي "298" و "299"، وابن ماجه "924" في الإقامة: باب ما يقال بعد التسليم، والدارمي 1/311، وأبو عوانة 2/241 و242، والبيهقي في السنن 2/183، والبغوي في شرح السنة "713" من طرق عن عاصم، بهذا الإسناد. وسيرد بعده من طريق خالد الحذاء، عن عبد الله بن الحارث، به. وتخريجه من طريقه هناك 2001– إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، وخالد الثاني: هو خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة "107" من طريق مسدد، عن خالد بن عبد الله الواسطي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/184 عن علي بن عاصم، ومسلم "592" في الصلاة: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته وأبو داؤد "1512" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والنسائي في عمل اليوم والليلة "97"، من طريق شعبة، وابن السني "107" أيضًا من طريق عبد الواحد بن زياد، ثلاثتهم عن خالد الحذاء، به. وتقدم قبله من طريق عاصم الأحول، عن عبد الله بن الحارث، به، وتقدم تخريجه من طريقه هناك]. إسناده صحيح بما قبله. عوسجة بن الرماح: وثقه ابن معين، وذكره المؤلف في الثقات، وقال الدارقطني: يعتبر به. وباقي السند رجاله رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/302 و304، والنسائي في عمل اليوم والليلة "98" من طريق أبي معاوية، عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد وصححه ابن خزيمة "736". وأورده الهيثمي في المجمع 10/102، وقال: رواه أبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح، كذا قال، مع أن عوسجة بن عبد الرحمن لم يخرج له غير النسائي في عمل اليوم والليلة.

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں عاصم احول نامی راوی منفرد ہے

2001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہو سکتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ خَبَرَ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے) عاصم احول کی نقل کردہ روایت ''معلول'' ہے

2002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِسُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ اِلَّا قَدْرَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنِ ابْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، الطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عاصم احول نے یہ روایت عبداللہ بن حارث کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے

اور انہوں نے یہ روایت عوسجہ بن رماح کے حوالے سے ابن ابو ہذیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَا وَصَفْنَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ فِيْ عَقِبِ الِاسْتِغْفَارِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز سلام پھیرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ استغفار کے بعد متعین تعداد میں پڑھا کرتے تھے

2003 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، وَعُمَرُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنَ الصَّلَاةِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ .(5: 12)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اے جلال و اکرام والے! تو برکت والا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَائَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ عَقِبِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ

نمازی کو نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2004 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2003– إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح غير عمر بن عبد الواحد المتابع للوليد، وهو ثقة . الوليد: هو ابن مسلم، وأبو أسماء : هو عمرو بن مرثد .وأخرجه مسلم "591" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والبيهقي في السنن 2/183 من طريق داؤد رشيد، والنسائي 3/68 في السهو: باب الاستغفار بعد التسليم، وفي عمل اليوم والليلة "139" عن محمود بن خالد، كلاهما عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 5/275 و279، 280، وأبو داؤد "1513" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والترمذي "300" في الصلاة: باب ما يقول إذا سلم من الصلاة، والدارمي 1/311، وابن خزيمة "737" و "739"، والبيهقي في "السنن" 2/183، وأبو عوانة 2/242، والبغوي في شرح السنة "714"، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اقْرَءُ وا الْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . (1: 104)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نماز کے بعد معوذات کی تلاوت کرو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ التَّهْلِيْلِ الَّذِي يُهَلِّلُ بِهِ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي عُقَيْبِ صَلَاتِهِ

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی کو نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرنا چاہئے

2005 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ: اَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ

2004- إسناده قوى، وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم ."755"وأخرجه أبو داوُد "1523" فى الصلاة: باب فى الاستغفار، والنسائى 3/68 فى السهو: باب الأمر بقراء ة بالمعوذات بعد التسليم من الصلاة، من طريق ابن وهب، وابن خزيمة "755" أيضا، والحاكم 1/253 من طريق عاصم بن على، كلاهما عن الليث بن سعد، بهٰذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووفقه الذهبى.وأخرجه الترمذى "2903" فى فضائل القرآن: باب ما جاء فى المعوذتين، عن قتيبة بن سعيد، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن أبى حبيب، عن على بن رباح، به. وقال: هذا حديث حسن غريب. وانظر الحديث المتقدم برقم ."795"

2005- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخارى .وأخرجه أبو داوُد "1505" فى الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والطبرانى /20 "925"، عن مسدد بن مسرهد، بهٰذا الإسناد.وأخرجه ابن أبى شيبة 10/231، ومن طريقه مسلم "593" فى الصلاة: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والطبرانى /20 "925" أيضًا، وأخرجه مسلم "593" أيضًا عن ابى كريب واحمد بن سنان، وابو عوانة 2/244 عن على بن حرب الطائى، كلهم عن أبى معاوية، بهٰذا الإسناد.وأخرجه أبو عوانة 2/243، والبيهقى فى السنن 2/185 من طريق مالك بن سعير، عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/250،والبخارى "6330" فى الدعوات: باب الدعاء بعد الصلاة، ومسلم "593"، والنسائى 3/71 فى السهو: باب نوع آخر من القول بعد انقضاء الصلاة، والطبرانى /20 "906" و "926" و "927" و "928"، والبيهقى 2/185، من طريق منصور بن المعتمر، عن المسيب بن رافع، به .وأخرجه عبد الرزاق "4224"،والبخارى "6615" فى القدر: باب لا مانع لما أعطى اللّٰه، ومسلم "593"، والنسائى 3/70، والطبرانى /20 "931"، وأبو عوانة /2/4224 وابن خزيمة "742" من طريق عبدة بن أبى لبابة، عن وراد، بهٰذا الإسناد . وأخرجه مسلم "593" أيضًا، والطبرانى /20 "924" و "934"، وأبو عوانة 2/244 من طريق أبى سعيد، والنسائى 3/70، من طريق عبد الملك بن أعين، والطبرانى /20 "929" من طريق سليم بن عبد الرحمٰن بن النخعى، و /20 "932" من طريق مكحول الشامى، و /20 "936" من طريق عبدربه، /20 "937" و "938" من طريق رجاء بن حيوة، كلهم عن وراد، به وسيرد بعده "2006" من طريق الشعبى، و "2007" من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن وراد، به. ويرد تخريج كل طريق منهما فى موضعه.

الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . (5: 12)

ورّاد بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو آپ کیا پڑھا کرتے تھے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز پر عمل کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2006 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ بُكَيْرٍ الْكِرْمَانِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدَ، وَغَيْرُهُ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ وَرَّادٌ،

(متنِ حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيرَةِ: اَنِ اكْتُبْ اِلَىَّ بِشَىْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . (5: 12)

2006- إسناده صحيح . عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أبي بكير الكرماني: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 8/365، وقال: مستقيم الحديث، ووثقه الخطيب في تاريخه 10/80، ومن فوقه من رجال الشيخين غير داؤد بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم .وأخرجه الطبراني في الكبير 20/ "898" عن عبدان بن أحمد، عن عبد الله الكرماني، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/250، والبخاري "6473" في الرقاق: باب ما يكره من قيل وقال، والنسائي 3/71 في السهو: باب كم مرة يقول ذلك وفي عمل اليوم والليلة "129"، وابن خزيمة "742"، والطبراني 20/ "897"، من طرق عن هشيم، عن غير واحد منهم المغيرة بن الضبي، عن الشعبي، بهذا الإسناد . وقد سمى الطبراني من مع المغيرة وهم. زكريا بن أبي زائدة، وإسماعيل بن أبي خالد، ومجالد بن سعيد. وأخرجه الطبراني 20/ "896"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "130" من طريق شباك، والطبراني 20/ "899" من طيق عاصم بن أبي النجود، كلاهما عن الشعبي، به. وتقدم قبله من طريق المسيب بن رافع، وسيرد بعده من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن وراد، به. فانظرهما.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ: دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَاَنَا قُلْتُ: وَغَيْرُهُ، لِاَنَّ مُجَالِدًا تَبَرَّاْنَا مِنْ عُهْدَتِهِ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوحِيْنَ.

ورادبیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' آپ مجھے کوئی ایسی چیز تحریر کر کے بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو انہوں نے خط میں لکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے' جب آپ نماز پڑھ کے فارغ ہوتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) احمد بن یحییٰ نے ہمیں یہ روایت داؤد بن ابو ہند اور مجالد کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر سنائی تھی۔ لیکن میں نے یہاں سند میں یہ کہا ہے کہ اور دوسرے صاحب نے (یعنی مجالد کا نام ذکر نہیں کیا ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کتاب ''المجروحین'' میں مجالد سے بری الذمہ ہونے کا اظہار کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ عَنْ وَرَّادٍ اِلَّا الشَّعْبِيُّ، وَالْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو وراد کے حوالے سے شعبی اور مسیب بن رافع نے نقل کیا ہے

2007 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا، كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ، يُحَدِّثُ، (متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

2007– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الطبراني في الكبير 20/ "911" من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "844" فقال: وقال شعبة، عن عبد الملك، بهذا. وأخرجه الحميدي "762"، وأحمد 4/251، والبخاري "844" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، و "6473" في الرقاق: باب ما يكره من قيل وقال، و "7292" في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم "593" "138" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والدارمي 1/311، وابو عوانة 2/243و 244، وابن خزيمة "742"، والطبراني أيضًا 20/ "908" و "909" و "910" و "912" و "913" و "914" و "915" و "916" و "917" و "918" و "919" و "920"، والبيهقي في السنن 2/185، والبغوي في شرح السنة "715" من طرق عن عبد الملك بن عمير، به، وانظر الحديثين قبله.

قَضٰی صَلَاتَهُ، فَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ فِیْ عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ. (5: 12)

ورّاد جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر کے سلام پھیرتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری مرضی کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت کام نہیں آتی''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَهْلِيلٍ آخَرَ كَانَ يُهَلِّلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِیْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے دوسرے طریقے کا تذکرہ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کرتے تھے

2008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰی بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُولُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ الْمَنُّ، وَلَهُ

2008- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في المُصَنَّف 10/232، ومن طريقه مسلم "594" "140" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة، والبيهقي 2/185، وأخرجه أبو داوُد "1507" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، ومن طريقه أبو عوانة 2/245 عن محمد بن سليمان الأنباري، والنسائي 3/70 في السهو: باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، عن إسحاق بن إبراهيم، ثلاثتهم عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/4، ومسلم "594" "139" من طريق عبد الله بن نمير، عن هشام بن عروة، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/93-94، ومن طريقه البغوي "717" عن محمد بن إبراهيم، ومسلم "594" "141" من طريق يحيى بن عبد الله بن سالم، وابن خزيمة "741"، وأبو عوانة 2/246 من طريق أبي عمر الصنعاني، كلهم عن موسى بن عقبة، عن أبي الزبير، به. وانظر "2009" و "2010".

النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ، وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (5: 12)

ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ احسان اسی کا ہے نعمت اسی کی دی ہوئی ہے۔ فضل اسی کا ہے اچھی تعریف اسی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم لوگ دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو اچھی نہ لگے''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ شَيْئًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ہشام بن عروہ نے ابوزبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی

2009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ الْمَنُّ، وَلَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ وَيَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. (5: 12)

ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ احسان اسی کے لئے مخصوص ہے۔ نعمت اسی کے لئے مخصوص ہے۔ فضل اسی کے لئے مخصوص ہے اور اچھی تعریف اسی کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم لوگ دین کو اسی

کے لئے خالص کرتے ہیں۔ اگر چہ یہ بات کافروں کو ناپسند ہو۔"

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ سَمِعَهٗ اَبُو الزُّبَيْرِ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ روایت ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنی ہے

2010 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ، وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

(12:5)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے انہوں نے یہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ نعمت فضل اور اچھی تعریف کا اہل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہیں اگر چہ یہ بات کافروں کو بری لگے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلْمَرْءِ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2010- إسناده صحيح على شرط مسلم، يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير بن أفلح العبدي مولاهم، وإسماعيل بن علية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم الأسدي مولاهم أبو بشر البصري. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "704". وأخرجه مسلم "594" "140" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/5 عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "1506" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، ومن طريقه أبو عوانة 2/245، عن محمد بن عيسى، والنسائي 3/69 في السهو: باب التهليل بعد التسليم. عن محمد بن شجاع المروذي، وأبو عوانة 2/245 من طريق سريج بن يونس، ثلاثتهم عن إسماعيل بن علية، به. وتقدم قبله "2008" و "2009" من طريقين عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْ الزُّبَيْرِ، به.

(متن حدیث): جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِيْ صَلَاتِي، فَقَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ .(1: 104)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دیجئے جن کے ذریعے میں نماز میں دعا مانگا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو۔ دس مرتبہ الحمدللہ پڑھو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو پھر تم اپنی حاجت کا سوال کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ، إِنَّمَا أُمِرَ بِاسْتِعْمَالِهِ فِيْ عَقِبِ الصَّلَاةِ لَا فِي الصَّلَاةِ نَفْسِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھنے کے بارے میں جو چیز ذکر کی ہے یہ نماز پڑھنے کے بعد پڑھی جائیگی نماز کے دوران نہیں پڑھی جائے گی

2012 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ *، قَالَ: فَقَالَ: خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

2011– إسناده حسن . عكرمة بن عمار وإن كان من رجال مسلم: حديثه حسن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن أبان، فإن من رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/120، والنسائي 3/51 في السهو: باب الذكر بعد التشهد، عن عبيد بن وكيع، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "481" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة التسبيح، والحاكم في المستدرك 1/255، من طريقين عن عبد الله بن المبارك، عن عكرمة بن عمار، به . وصححه الحاكم على شرط مسلم. ووافقه الذهبي.

2012– جرير وابن عُلَيّة سمعا من عطاء بن السائب بعد اختلاطه، لكن رواه عنه شعبة وسفيان الثوري، وهما ممن سمع منه قبل الاختلاط، فالحديث صحيح. وأخرجه الترمذي "3410" في الدعوات، عن أحمد بن منيع، وابن ماجه "926" في الإقامة: باب ما يقال بعد التسليم، عن أبي كريب، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي "583"، وعبد الرزاق "3189"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "819" من طريق سفيان الثوري، وعبد الرزاق "3190" عن معمر، وابن أبي شيبة 10/233، 234، وابن ماجه "926" من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 2/502، وأبو داود "5065" في الأدب: باب في التسبيح عند النوم، من طريق شعبة، والنسائي في عمل اليوم والليلة "813" من طريق إسماعيل بن أبي خالد، وابن ماجه "926" أيضًا من طريق أبي يحيى التيمي وأبي الأجلح، كلهم عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2018" من طريق حماد بن يزيد، عن عطاء به، ويرد تخريجه عنده. وأخرجه النسائي في اليوم والليلة "820" من طريق يزيد بن هارون عن العوام بن حوشب، عن عطاء، به، موقوفًا على عبد الله. ومعنى لا يحصيهما، أي: لا يحافظ عليهما على الدوام.

سَبَّحَ وَحَمَّدَ وَكَبَّرَ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالَ: كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِي صَلَاةٍ، فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى شَغَلَهُ، وَلَعَلَّهُ اَنْ لَا يَعْقِلَ، وَيَاْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ . (1: 104)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دو خصوصیات ایسی ہے جن دونوں کو جو بھی مسلمان حاصل کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا“۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کر رہے تھے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے (روزانہ) ایک سو پچاس (150) ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جب آدمی اپنے بستر پر جائے' تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے تو تم میں سے کون شخص ایک دن میں دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہے۔ راوی نے دریافت کیا: کوئی شخص ان دونوں پر عمل کیوں نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور وہ شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو' یہاں تک کہ اسے مصروف کر دیتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے' آدمی کو یہ یاد ہی نہیں رہتا (کہ اس نے تسبیح پڑھنی تھی) اسی طرح شیطان اس کے بستر پر اس کے پاس آتا ہے وہ اسے سلاتا رہتا ہے' یہاں تک کہ آدمی (تسبیح پڑھے بغیر) سو جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَغْفِرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ الْعَبْدِ بِهِ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ اِذَا قَالَهَا الْمَرْءُ فِي عَقِبِ الصَّلَاةِ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب بندہ نماز کے بعد متعین تعداد میں سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے

2013 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ

2013– إسناده صحيح، وأخرجه أبو عوانة 2/247 عن عمران بن بكار الحمصي، بهٰذا الإسناد .وسيورده المؤلف برقم "2016" من طريق سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، به، فانظر تخريجه هناك2. وقد خالفه رواة الموطأ جميعًا، فأوقفوه على أبي هريرة، وهو في الموطأ 1/210 في باب ما جاء في ذكر اللّٰه تعالي . قال ابن عبد البر في تجريد التمهيد ص 241 بعد أن أورد الحديث: هٰكذا الحديث موقوف في الموطأ على أبي هريرة، ومثله لا يدرك بالرأي، وهو مرفوع صحيح عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم من وجوه كثيرة ثابتة من حديث أبي هريرة، ومن حديث علي بن أبي طالب، ومن حديث عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص، ومن حديث كعب بن عجرة وغيرهم.قلت: وأخرجه النسائي في اليوم والليلة "142" عن قتيبة بن سعيد، عن مالك موقوفًا على أبي هريرة، وقال بإثره: رفعه زيد بن أبي أنيسة رواه عن سهيل، وقال عن أبي عبيدة صوابه عبيد، نبه عليه النسائي عن عطاء ، عن أبي هريرة.

بْـنُ بَـكَّـارٍ، وَمُـحَـمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، حَاجِبِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ دُبُرَ صَلَاتِهٖ، وَحَمِدَهٗ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَهٗ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَخَتَمَ الْمِائَةَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَفَعَهٗ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مَالِكٍ وَحْدَهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کے بعد تیں مرتبہ سبحان اللہ تیں مرتبہ الحمدللہ اور تیں مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے اور یہ (درج ذیل) کلمہ پڑھ کر پورا ایک سو کر لیتا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف یحییٰ بن صالح نے یہ روایت ''مرفوع حدیث'' کے طور پر نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَسْبِقُ الْمَرْءُ بِقَوْلِهٖ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ مَنْ تَقَدَّمَهٗ وَلَا يَلْحَقُهٗ اَحَدٌ بَعْدَهٗ اِلَّا مَنْ اَتٰى بِمِثْلِهٖ

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی فرض نماز کے بعد پڑھ لے تو اس شخص سے سبقت لے جاتا ہے جو اس سے آگے ہو اور اس سے پیچھے والا شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا ماسوائے اس شخص کے جو اس کی مانند عمل کرے

2014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

2014– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "749" وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "146" عن محمد بن عبد الأعلى، به. وأخرجه البخاري "843" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، ومسلم "595" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وأبو عوانة 2/248، والبيهقي في السنن 2/186، من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6329" في الدعوات: باب الدعاء بعد الصلاة، والبيهقي في السنن 2/186، والبغوي في شرح السنة "720" من طريق ورقاء، ومسلم "595"، وأبو عوانة 2/249، والبيهقي 2/186، من طريق ابن عجلان، كلاهما عن سمي، به. وعندهم أيضًا: قال ابن عجلان: فحدثت بهذا الحديث رجاء بن حيوة، فحدثني بمثله عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه مسلم "595" "143".

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ بِمِثْلِ اَعْمَالِكُمْ؟ تُسَبِّحُوْنَ، وَتُحَمِّدُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ .(2 :1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: مال دولت والے لوگ بلند درجات اور قائم رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی اموال ہوتے ہیں جس کی مدد سے وہ حج کر لیتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں جہاد میں حصہ لیتے ہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف نہ کروں' اگر تم اسے اختیار کر لو گے تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے اور تمہارے پیچھے والا کوئی شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا اور باقی سب لوگوں کے درمیان تم سب سے بہترین ہو گے ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند کر لے تم لوگ ہر نماز کے بعد 33`33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ وَالتَّكْبِيرَ الَّذِی وَصَفْنَا هُوَ اَنْ يَّخْتِمَ آخِرَهَا بِالشَّهَادَةِ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ لِيَكُوْنَ تَمَامَ الْمِائَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ الحمد للہ' اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھنے کا طریقہ جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بھی شامل کرنا چاہیے تاکہ ایک سو کی تعداد مکمل ہو جائے

2015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَصْحَابُ الدُّثُوْرِ بِالْاَجْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلُ اَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ،

2015- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وقد صرح الوليد بالتحديث. وأخرجه أبو داوُد "1504" في الصلاة: باب التسبيح بالحصى، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/238، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/312 عن الحكم بن موسى، عن هقل، عن الأوزاعي، به. وفي الباب عن أبي ذر عند الحميدي "133"، وابن ماجه "927"، وابن خزيمة "748" وانظر الحديث المتقدم برقم "838".

اَلا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ، وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ، اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ؟ قَالَ: بَلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تُكَبِّرُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُحَمِّدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَخْتِمُهَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .(1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال دارلوگ اجر لے گئے ہیں وہ لوگ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی اموال ہوتے ہیں' جنہیں وہ صدقہ کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں' تم ان کی مدد سے اس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے اور تم سے پیچھے والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند عمل کو اختیار کرے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور یہ کلمہ پڑھ کر اسے ختم کرو۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمُسْلِمِ بِقَوْلِهٖ مَا وَصَفْنَا فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا تذکرہ' اس کے اس چیز کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی وجہ سے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2016 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَهُ ثَلَاثًا

2016- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمٰن بن يزيد الطحان. وأخرجه مسلم "597" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، عن عبد الحميد بن بيان الواسطي، وابن خزيمة في صحيحه "570" عن أبي بشر، والبيهقي في السنن 2/187، والبغوي في شرح السنة "718" من طريق مسدد، ثلاثتهم عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/371، ومسلم "597"، من طريق إسماعيل بن زكريا، وأحمد 2/483، وأبو عوانة 2/247، 248 من طريق فليح بن سليمان، والنسائي في عمل اليوم والليلة "143" من طريق زيد بن أبي أنيسة، ثلاثتهم عن سهيل بن أبي صالح، به. وتقدم برقم "2013" من طريق مالك، عن أبي عبيد، به. فانظره.

وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ عُبَيْدٍ هٰذَا، حَاجِبُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے تینتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو یہ ننانوے بن جاتے ہیں۔ وہ اس کلمے کو پڑھ کر سو کو مکمل کرے۔''

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعبید نامی راوی سلیمان بن عبدالملک کا دربان تھا اس سے امام مالک نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيْلِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ لِيَكُوْنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ

یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کے ہمراہ لا الہ الا اللہ کو بھی شامل کرنا چاہئے یوں کہ ان میں سے ہر ایک 25 مرتبہ ہو جائے

2017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَاُتِيَ رَجُلٌ فِيْ مَنَامِهِ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ اَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُحَمِّدُوْا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اجْعَلُوْهَا خَمْسًا

2017- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير كثير بن أفلح، وهو ثقة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "752"، وصححه الحاكم 1/253، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/184، والدارمي 1/312، والطبراني "4898" من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "3413" في الدعوات، من طريق ابن أبي عدي، والنسائي 3/76 في السهو: باب نوع آخر من عدد التسبيح، وفي عمل اليوم والليلة "157" من طريق ابن إدريس، والطبراني "4898" من طريق النضر بن شميل، ثلاثتهم عن هشام بن حسان، به.

وَعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهِ التَّهْلِيْلَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَافْعَلُوْهُ. (2:1)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے' تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھنے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا گیا پھر ان کے خواب میں ایک شخص آیا اور ان سے کہا گیا: حضرت محمد ﷺ نے آپ کو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت زید نے جواب دیا: جی ہاں' تو اس شخص نے کہا: آپ اسے پچیس پچیس مرتبہ پڑھ لیں اور اس میں لا الہ الا اللہ کو بھی شامل کر لیں جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا کر لو۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنِ اقْتَصَرَ مِنَ التَّسْبِيْحِ، وَالتَّحْمِيْدِ، وَالتَّكْبِيْرِ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ عَلٰى عَشْرٍ عَشْرٍ بِاَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةِ حَسَنَةٍ

جو شخص فرض نمازوں کے بعد دس' دس مرتبہ سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے پر اکتفاء کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ

2018 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا عَبْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ، يُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا، فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَاِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهِ، قَالَ: فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا؟ قَالَ: يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، وَيَاْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ. (2:1)

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: كَانَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَطَاءٌ الْبَصْرَةَ، قَالَ لَنَا اَيُّوْبُ، قَدْ قَدِمَ صَاحِبُ حَدِيْثِ التَّسْبِيْحِ، فَاذْهَبُوْا فَاسْمَعُوْهُ مِنْهُ

2018- إسناده صحيح . حماد بن زيد روى عن عطاء بن السائب قبل الاختلاط . وأخرجه النسائي 3/74 في السهو: باب عدد التسبيح بعد التسليم، عن يحيى بن حبيب بن عربي، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وتقدم برقم "2012" من طريق جَرِيْرٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، به، وأوردت تخريجه من طرقه هناك.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصوصیات ایسی ہیں' جن کو جو بھی بندہ اختیار کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں۔ ایک یہ' کوئی شخص نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ (ایک دن اور رات میں) زبان سے پڑھنے کے حساب سے ایک سو پچاس ہوگئے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوگئے (دوسری عادت یہ ہے)' جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمدللہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے حساب سے ایک سو ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون شخص روزانہ دو ہزار پانچ سو برائیاں کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں شمار کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کوئی شخص ان دونوں پر کیوں عمل نہیں کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور وہ آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے' تو شیطان کہتا ہے تم فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو اور جب آدمی سونے لگتا ہے اس وقت شیطان آدمی کے پاس آتا ہے اور اسے سُلا دیتا ہے۔

حماد بن زید نے یہ بات بیان کی ہے ایوب نے عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں سنائی تھی۔

جب عطاء بصرہ آئے تو ایوب نے ہمیں کہا کہ تسبیح والی اس حدیث کو نقل کرنے والے صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ تم لوگ جاؤ اور ان سے اسے سن لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ مِنَ الْمُعَقِّبَاتِ الَّذِي لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے جو سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے کی تسبیح کا ذکر کیا ہے اس کو پڑھنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا

2019 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ،

2019– إسناده صحيح. رجاله رجال الصحيح غير محمد بن حسان الأرزق، وهو ثقة. الحكم: هو ابن عتيبة. وأخرجه الطبراني في الكبير 19/265 من طريقين، عن محمد بن حسان الأزرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "596" "145" في المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، والطبراني 19/ "246" من طريق عبد الصمد بن النعمان، كلاهما عن حمزة الزيات، به. وأخرجه من طرق عن الحكم، به: ابن أبي شيبة 10/228، وعبد الرزاق "3193"، ومسلم "596"، والترمذي "3412" في الدعوات، والنسائي 3/75 في السهو: باب نوع آخر من عدد التسبيح، وفي اليوم والليلة "155"، وأبو عوانة 2/247، والطبراني 19/ "259" و "260" و "261" و "263" و "264" و "265"، والبغوي في شرح السنة "721"، والبيهقي في "السنن" 2/187. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/228، والطيالسي "1060"، والطبراني 19/ "265" من طريق شعبة، والبخاري في الأدب المفرد "622"، والنسائي في اليوم والليلة "156".

قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ .(1: 2)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' (نماز) کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں' جنہیں پڑھنے والا شخص رسوانہیں ہوگا تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ عُقَيْبَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کا ذکر کرنے اور شکر ادا کرنے اور اچھے طریقے سے اس کی عبادت کرنے کے بارے میں مدد مانگے

2020 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، اُوْصِيكَ اَنْ لَّا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .(1: 2)

قَالَ: وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

2020– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عقبة بن مسلم، وهو ثقة. المقرء: هو عبد الله بن يزيد، وأبو عبد الرحمٰن الحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري، والصنابحي بضم الصاد وفتح النون وكسر الباء، نسبة إلى صنابح: بطن من مراد: هو عبد الرحمٰن بن عسيلة. وأخرجه أحمد 5/244 –245، والنسائي في عمل اليوم والليلة "109"، وأبو داؤد "1522" في الصلاة: باب في الاستغفار، والطبراني 20/110، من طرق، عن المقرء، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "751"، والحاكم 1/273 على الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/247، والنسائي 3/53 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء، وفي عمل اليوم والليلة "117" من طرق عن حيوة بن شريح، به. وأخرجه الطبراني /20 "250" من طريق سعيد بن عفير، عن ابن لهيعة، عن عقبة، عن الحبلي، عن معاذ. قال الطبراني: ولم يذكر ابن لهيعة: الصنابحي. وأخرجه أيضًا /20 "218" من طريقين عن إسماعيل بن عياش، عن ضمضم بن زرعة، عن شريح بن عبيد، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل.

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کر رہا ہوں' تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر' اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن نامی راوی کو تلقین کی تھی۔ ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم نامی راوی کو ان کی تلقین کی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا اَنْ يُعِينَهُ عَلٰى ذِكْرِهٖ، وَشُكْرِهٖ، وَعِبَادَتِهٖ فِيْ عَقِبِ صَلَاتِهٖ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' بندہ اپنی نماز کے بعد اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے: اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے' شکر کرنے اور اپنی عبادت کرنے میں بندے کی مدد کرے

2021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيْبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَذَ بِيَدِهٖ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، فَقَالَ: اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .

وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَوْصٰى بِهٖ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کر رہا ہوں' تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا اور کبھی نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر' اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔''

2021- إسناده صحيح. وهو مكرر ما قبله.

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت معاذ نے صنابحی کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو تلقین کی تھی اور ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَوَازًا مِنَ النَّارِ لِمَنِ اسْتَجَارَ مِنْهَا فِي عَقِبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَالْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جہنم سے نجات کو نوٹ کر لیتا ہے جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

2022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ الْكِنَانِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ، اسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي، فَسَبَقْتُ اَصْحَابِيْ، فَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّنِيْنِ، فَقُلْتُ: قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُحَرَّزُوْا، فَقَالُوْهَا، فَلَامَنِيْ اَصْحَابِيْ، وَقَالُوْا: حَرَمْتَنَا الْغَنِيمَةَ بَعْدَ اَنْ رُدَّتْ بِاَيْدِينَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرُوْهُ بِمَا صَنَعْتُ، فَدَعَانِي، فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ بِكُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَاَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: اِنِّيْ سَاَكْتُبُ لَكَ كِتَابًا، وَاُوْصِي بِكَ مَنْ يَكُوْنُ بَعْدِي مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَكَتَبَ لِي كِتَابًا، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، وَدَفَعَهُ اِلَيَّ وَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ، فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ تِلْكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَازًا مِنَ النَّارِ، وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَازًا مِنَ النَّارِ قَالَ: فَلَمَّا قَبَضَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ، اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ بِالْكِتَابِ، فَفَضَّهُ، فَقَرَاَهُ وَاَمَرَ لِي بِعَطَاءٍ وَخَتَمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ عُمَرَ، فَقَرَاَهُ، وَاَمَرَ لِي، وَخَتَمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ عُثْمَانَ، فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ: تُوُفِّيَ الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ، وَتَرَكَ الْكِتَابَ عِنْدَنَا، فَلَمْ يَزَلْ

2022- مسلم بن الحارث ويقال: الحارث بن مسلم، وهو الأصح كما سيأتي: لم يوثقه غير المؤلف 5/391، ولا يعرف بغير هذا الحديث . وقال الدارقطني: مجهول، وباقي رجاله ثقات . ومال الحافظ في التهذيب إلى تضعيفه، إلا أن ابن علان في الفتوحات الربانية نقل عنه قوله: حديث حسن. وأخرجه أبو داوُد "5080" في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، عن عمرو بن عثمان الحمصي، ومؤمل بن الفضل الحراني، وعلي بن سهل الرملي، ثلاثتهم عن الوليد بن مسلم، حدثنا عبد الرحمٰن بن حسان الكناني، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "111"، وابن السني "139" في عمل اليوم والليلة أيضا من طريق عمرو بن عثمان، عن الوليد بن مسلم، به. وأخرجه أبو داوُد "5080" أيضًا من طريق محمد بن المصفي، عن الوليد، به . إلا أنه قال: عن الحارث بن مسلم بن الحارث، عن أبيه.

عِنْدَنَا حَتّٰی کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِلَی الْوَالِی بِبَلَدِنَا یَاْمُرُہٗ بِاِشْخَاصِی اِلَیْہِ وَالْکِتَابَ، فَقَدِمْتُ عَلَیْہِ، فَفَضَّہُ، وَاَمَرَ لِی، وَخَتَمَ عَلَیْہِ، وَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَوْ شِئْتُ اَنْ یَّاْتِیَکَ ذٰلِکَ وَاَنْتَ فِیْ مَنْزِلِکَ فَعَلْتُ، وَلٰکِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ تُحَدِّثَنِیْ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْھِہٖ، قَالَ: فَحَدَّثْتُہٗ.

❁❁ مسلم بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا جب ہم مطلوبہ مقام کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ ''رنین'' کے مقام پر ایک قبیلے سے میرا سامنا ہوا۔ میں نے کہا: تم لوگ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو تم لوگ محفوظ رہو گے۔ ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہا ہم لوگ مالِ غنیمت سے محروم رہ گئے ہیں۔ اور یہ ہمارے ہاتھ آتے رہ گیا' پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے ساتھیوں نے آپ کو میرے طرزِ عمل کے بارے میں بتایا: تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور میرے اس عمل پر تحسین کا اظہار کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے ہر ایک انسان کے عوض میں تمہارے لئے اتنا اجر نوٹ کر لے گا۔''

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ ثواب میں بھول گیا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھواؤں گا اور (اس تحریر میں) میں اپنے بعد آنے والے مسلمانوں کے حکمران کو تمہارے بارے میں (عطیات دینے کی ہدایت کروں گا)۔

میں تمہیں اس بات کی تلقین کروں گا' میرے بعد مسلمانوں کے حکمران کون لوگ ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ایک تحریر لکھوائی۔ اس پر مہر لگوائی اور اسے میرے سپرد کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز ادا کر لو تو کسی کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھو۔

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے نجات عطا کر۔''

اگر تم اسی رات میں فوت ہو جاتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے آزادی کو نوٹ کر لے گا اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو کسی کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لو۔

''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے نجات عطا کر۔''

اگر تم اس دن میں فوت ہو جاتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آگ سے آزادی کو نوٹ کر لے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں وہ تحریر لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مہر کو توڑا اور اس مکتوب کو پڑھا پھر انہوں نے مجھے ادائیگی کا حکم دیا اور اس پر مہر لگا دی پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کے عہد خلافت میں) آیا انہوں نے اس کو پڑھا اور میرے لئے ادائیگی کا حکم دیا۔ انہوں نے بھی اس پر مہر لگا دی پھر میں اسے لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

مسلم بن حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں

ہوا تھا۔ وہ تحریر ہمارے پاس موجود رہی' یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمارے علاقے کے گورنر کو خط لکھ کر اسے حکم دیا' وہ مجھے اور اس تحریر کو عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پیش کرے میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا۔ انہوں نے اس مہر کو توڑا میرے لئے ادائیگی کا حکم دیا اور پھر اس پر مہر لگا دی۔ پھر ارشاد فرمایا: میں چاہتا تو یہ سب کچھ تمہارے پاس تمہارے گھر میں پہنچ سکتا تھا لیکن میں یہ چاہتا تھا' تم مجھے یہ حدیث بیان کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي يَعْدِلُ لِمَنْ قَالَهُ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْمَغْرِبِ عَتَاقَةَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مَعَ احْتِرَاسِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ بِهِ

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جن کو آدمی فجر اور مغرب کے بعد پڑھ لے تو یہ اس کیلئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے علاوہ' وہ ان کی وجہ سے شیطان سے محفوظ رہتا ہے

2023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعِيشَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ بِهِنَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عَدْلَ عَتَاقَةِ اَرْبَعِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ اِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ دُبُرَ صَلَاتِهِ فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ.

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

2023- عبد اللّٰه بن يعيش: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/62، وقال الحسيني في الإكمال فيما نقله عنه الحافظ في تعجيل المنفعة ص 243: مجهول. وباقي رجاله ثقات. وقال الحافظ في الفتح 11/205 بعد أن ذكره من رواية أحمد: وسنده حسن. وأخرجه أحمد 5/415 عن إسحاق بن إبراهيم الرازي، عن سلمة بن الفضل، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/420 عن أبي اليمان، حدثنا إسماعيل بن عياش، عن صفوان بن عمرو وفي الباب عن أبي عياش الزرقي عند أحمد 4/60، وأبي داوُد "5077"، ابن ماجة "3867"، والنسائي في عمل اليوم والليلة "27"، من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عن أبي عياش. وسنده قوي أيضًا على شرط مسلم. وعن أبي هريرة تقدم برقم "849"، وعن البراء بن عازب تقدم برقم "850" هو مكرر ما قبله.

آدمی دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھے تو ان کلمات کے عوض میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی۔ اس کے دس گناہ ختم کئے جائیں گے۔ ان کلمات کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات اس شخص کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے' تو اسے صبح تک یہ خصوصیت حاصل رہے گی۔

2023/1 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعِيشَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَالَ دُبُرَ صَلَاتِهِ اِذَا صَلّٰى: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عِتْقَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِي كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ. (2 :1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، جَمِيعًا وَهُمَا طَرِيْقَانِ مَحْفُوْظَانِ

❀❀ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز پڑھ لینے کے بعد یہ کلمہ پڑھ لے''۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔''

تو ان کلمات کی وجہ سے اس شخص کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے' جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو صبح تک اسے یہ خصوصیت حاصل رہے گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یزید بن یزید نے یہ روایت مکحول اور قاسم بن مخیمرہ دونوں سے سنی ہے اور دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَتَعَوَّذُ الْمَرْءُ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْهُ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَوَاتِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے بعد کن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے؟

2024 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَا:

(متن حدیث): كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ، يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (5: 12)

❁❁ عبدالملک بن عمیر مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون اودی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ان کلمات کی تعلیم یوں دیتے تھے جس طرح (مدرسے میں) استاد شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے وہ یہ فرماتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے۔

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لوٹا دیا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَاةِ التَّفَضُّلَ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے: اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے اور اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے

2025 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا

2024- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ابن عثمان العجلي، فهو من رجال البخاري، وشيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "746". وقد أورده المؤلف برقم "1004" في باب الاستعاذة، من طريق عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عمير، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه من طرقه هناك، فانظره

قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .(5: 12)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا' اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیا جو اعلانیہ طور پر کیا' اور جو اسراف کیا' اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں' تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کے حوالے سے میری مغفرت کر دے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا صَلَاحَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ فِيْ عُقَيْبِ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد اپنے دین اور دنیا کی بہتری کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے

2026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: وَاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، (متن حدیث): اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِالَّذِيْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى، اَنَّا نَجِدُ فِي الْكِتَابِ اَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِيْ عِصْمَةَ اَمْرِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَحَدَّثَنِيْ كَعْبٌ، اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ.(5: 12)

عطاء بن ابو مروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کعب نے (شاید اس سے مراد کعب الاحبار ہیں) اس ذات

2025– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه "771" "202" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، عن اسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/102 عن هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "152"، وأحمد 1/94، 95 و103 مسلم "771" "202"، وأبو داؤد "1509" في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، والترمذي "3422" في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، وابن الجارود "79"، وأبو عوانة 2/101، 102، والدارقطني 1/296، 297، والبيهقي في السنن 2/32، من طرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "1966" من طريق يوسف بن يعقوب الماجشون، عن أبيه، به، وتقدمت أطرافه برقم "1771" و "1772" و "1773" و "1774".

2026– وصححه ابن خزيمة "745" عن يونس بن عبد الأعلى. وأخرجه النسائي 3/73 في السهو: باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة، وفي اليوم والليلة "137" عن عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد. وفي حديث المغيرة المتقدم برقم "2007" ما يشهد لبعضه.

کی قسم اٹھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا اور یہ بات بیان کی ہم نے کتاب (یعنی تورات) میں یہ بات پائی ہے اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو میرے لئے میرے دین کو ٹھیک کر دے جس تو نے میرے انجام کا ذریعہ بنایا ہے اور میرے لئے میری دنیا کو ٹھیک کر دے جس میں تو نے میری زندگی رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی تیرے انتقام لینے کے مقابلے میں تیری معافی کی اور تیری ذات کے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے اور تیری ذات کے مقابلے میں کسی بھی صاحب حیثیت شخص کی حیثیت فائدہ نہیں دیتی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: کعب الاحبار نے مجھے یہ بات بتائی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ دُعَائِهٖ فِيْ عُقَيْبِ الصَّلَاةِ عَلٰى قِتَالِ اَعْدَائِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے میں اللہ سے مدد مانگے

2027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اَيَّامَ خَيْبَرَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقِيْلَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ بِشَيْءٍ مَا كُنْتَ تَفْعَلُهٗ، فَمَا هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ .(5: 12)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ خیبر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر کچھ پڑھ رہے تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر کیا پڑھ رہے تھے؟ وہ کیا چیز ہے جو آپ کہہ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ! میں تیری مدد سے بچاؤ کرتا ہوں تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں''۔

2027- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 4/322 عن وكيع، و 4/333 عن عفان بن مسلم، و 6/16 عن روح، والدارمي 2/216، عن حجاج بن منهال، والطبراني "7318" من طريق أبي عمر الضرير، خمستهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم "1975" من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به، فانظر تخريجه هناك. وسيورده المؤلف أيضًا في باب الخروج وكيفية الجهاد: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ جل وعلا على قتال الأعداء.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اَنْ يَّتَرَقَّبَ طُلُوعَ الشَّمْسِ بِالْقُعُوْدِ فِيْ مَوْضِعِهِ الَّذِى صَلّٰى فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے جب وہ صبح کی نماز ادا کر لے تو اپنی اسی جگہ پر بیٹھ کر سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی

2028 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسِهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (5: 47)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو سورج نکلنے تک اسی جگہ تشریف فرما رہتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْعُدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فِیْ مُصَلَّاهُ اِلٰى طُلُوعِ الشَّمْسِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے

2029 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

2028- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، إلا أن سماك بن حرب صدوق، لا يرقى حديثه إلى الصحة. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم الكوفي. وأخرجه أحمد 5/97 عن خلف بن هشام البزار، ومسلم "670" "287" في المساجد: باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح، والطبراني "1982" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، والنسائي 3/80 في السهو: باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، والترمذي "585" في الصلاة: باب ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، عن قتيبة بن سعيد، والطبراني "1982" أيضًا من طريق مسدد، كلهم عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3202"، وأحمد 5/91 و100 و101 و105 و107، ومسلم "670" "286" و"287"، وأبو داؤد "1294" في الصلاة: باب صلاة الضحى، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ص 259، والبغوي في شرح السنة "709" و"711"، والطبراني في الكبير "1885" و"1888" و"1913" و"1927" و"1960" و"2006" و"2013" و"2019" و"2045"، وفي الصغير "1189"، والبيهقي في السنن 2/186، من طرق عن سماك بن حرب، به. وسيورده المؤلف في كتاب التاريخ: باب بدء الخلق، من طريق زهير بن معاوية، عن سماك، به.

2029- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (5: 4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنی جائے نماز پر سورج نکلنے تک تشریف فرما رہتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَنِ الزَّجْرِ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الَّذِي يَكُوْنُ فِيْ غَيْرِ اَسْبَابِ الْاٰخِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت اس بات چیت کے بارے میں ہے، جس کا آخرت سے کوئی تعلق نہ ہو

2030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا آخَرَ مِنَ الْاَنْصَارِ، تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةً حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصَاهُ، فَاَضَاءَتْ عَصًا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ بِالْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ. (2: 3)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک اور انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گئے تک بیٹھے بات چیت کرتے رہے، یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر واپس جانے لگے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ ان میں سے ایک کی چھڑی ان کے لئے روشنی کرتی رہی، یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب راستے میں یہ دونوں ایک

2030- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 3/ 137، 138، ومحمد بن نصر المروزى فى قيام الليل ص 50، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/77-78، والإسماعيلى فى مستخرجه كما فى تغليق التعليق 4/78 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وعلقه البخارى فى صحيحه بإثر الحديث "3805" فقال: وقال معمر، عن ثابت، عن أنس ...وأخرجه البخارى "465" فى الصلاة: باب 79، و "3639" فى المناقب: باب 28، والبيهقى فى الدلائل 6/77 من طريق هشام الدستوائى، والبخارى "3805" فى مناقب الأنصار: باب منقبة أسيد بن حضير، وعباد بن بشر رضى الله عنهما، من طريق همام، كلاهما عن قتادة، عن أنس. 2031- إسناده ضعيف. عطاء بن السائب قد اختلط، وهمام سمع منه بعد اختلاطه. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/ 279، وابن خزيمة فى صحيحه، "1340"، والبيهقى فى السنن 1/452 من طريق محمد بن فضيل، وأحمد 1/410 من طريق خالد الواسطى، وابن خزيمة فى صحيحه "1340" أيضا من طريق جرير، ثلاثتهم وهم ممن سمع عطاء بعد اختلاطه عن عطاء بن السائب، به. وهو حديث حسن بشواهده. وجدب تصحفت فى سنن البيهقى إلى حدث.

دوسرے سے جدا ہونے لگے تو دوسرے صاحب کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور ان میں سے ہر ایک اپنی چھڑی کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔

2031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَدَّبَ* لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (السَّمَرَ) بَعْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ .(2: 3)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ اسْمِ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي كَانَ مَعَ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حَيْثُ اَضَائَتْ عَصَاهُمَا لَهُمَا

اس انصاری کے نام کا تذکرہ جو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس وقت جب ان دونوں کے عصاء روشن ہو گئے تھے

2032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ، وَاُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ، فَكَانَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصًا، فَاَضَائَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا كَاَشَدِّ شَيْءٍ، فَلَمَّا تَفَرَّقَا اَضَائَتْ عَصَا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا .(2: 30)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ایک تاریک رات میں اٹھے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس اپنی لاٹھی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی انتہائی روشن ہوگئی جب یہ دونوں (واپس جاتے ہوئے راستے میں) ایک دوسرے سے جدا ہونے لگے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ لَمْ يُرِدْ بِهِ السَّمَرَ الَّذِي يَكُوْنُ فِي الْعِلْمِ

2032– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي "2035"، وأحمد 3/ 190 و272، والنسائي في فضائل الصحابة "141"، وابن سعد في الطبقات 3/606 من طريق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 3/288، وعلقه البخاري بإثر الحديث "3805" فقال: وقال حماد: أخبرنا ثابت عن أنس . وقد تقدم برقم "2030" من طريق معمر، عن ثابت، به، فانظره.والحندس: الشديدة الظلمة. وقد تحرفت في الإحسان إلى حدوس.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت سے ممانعت سے مراد وہ بات چیت نہیں ہے جو (دینی) علم کے بارے میں ہو

2033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ، وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ جَاءَ، فَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: انْتَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَجَاءَ، فَصَلّٰى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوا، وَرَقَدُوْا، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مُذِ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا انْتَظَرُوْا الْخَيْرَ. (2: 30)

قرہ بن خالد بیان کرتے ہیں: ہم حسن بصری کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ کافی دیر تک ہمارے پاس نہیں آئے' یہاں تک کہ جب ان کے اٹھنے کا وقت قریب آیا' تو وہ اس وقت تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: ہمارے ان پڑوسیوں نے بلالیا تھا' پھر انہوں نے یہ بات بتائی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی پھر آپ تشریف لائے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ بھلائی کا جب تک انتظار کرتے رہتے ہیں وہ بھلائی کی حالت میں شمار ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاِبَاحَةِ السَّمَرِ بَعْدَ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يُجْدِي نَفْعُهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا مباح ہے جبکہ وہ بات چیت اس چیز کے بارے میں ہو جس سے مسلمانوں کو فائدہ ہو

2034 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:

2033– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري "600" المواقيت: باب السمر في الفقه والخير بعد العشاء، عن عبد الله بن الصباح، بهذا الإسناد. وقد تحرف في الإحسان: السمر إلى السمير وفي صلاة إلى في صلاته، ولا يزالون إلى لا يزالوا، وما انتظروا إلى: ما انتظرا والتصويب من التقاسيم والأنواع /2لوحة 122. وأورده المؤلف برقم "1537" و "1750" من طريقين عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، فانظر تخريجه عندهما.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ اَبِىْ بَكْرٍ اللَّيْلَةَ فِى الْاَمْرِ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّاَنَا مَعَهُ .(3: 30)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں رات کے وقت مسلمانوں کے کسی معاملے سے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات کے وقت بات چیت کرتے رہے۔ میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِمَا يُجْدِىْ عَلَيْهِ نَفْعُهُ فِى الْعُقْبٰى، وَاَنْ تُؤَخِّرَ الصَّلَاةُ مِنْ اَجْلِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ‘ عشاء کی نماز سے پہلے ایسی بات چیت کرے‘ جس کا اسے آخرت میں فائدہ ہو اور اس بات چیت کی وجہ سے نماز کو تاخیر سے ادا کرے

2035 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَعَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَكَلَّمَهُ فِىْ حَاجَةٍ لَهُ هُوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ .(1: 4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نماز قائم ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے پست آواز میں آپ کے ساتھ اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کی۔ یہ رات کے وقت کی بات ہے (یہ بات چیت اتنی طویل ہوگئی)‘ حاضرین میں سے بعض لوگ سو گئے۔

2034- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/280، وأحمد 1/25، 26 و34، ومحمد بن نصر المروزي في قيام الليل ص 50. والترمذي "169" في الصلاة: باب ما جاء في الرخصة في السمر بعد العشاء، عن أحمد بن منيع، وابن خزيمة في صحيحه "1341" عن محمد بن المثنى، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد.

2035- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/182 و205 و232، والبخاري "643" في الأذان: باب الكلام إذا أقيمت الصلاة، والبغوي في شرح السنة "443" من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1931" ومن طريقه أحمد 3/161، والترمذي "518" في الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، عن معمر، وأحمد 3/160 و268، ومسلم "376" "126" في الحيض: باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، وأبو داود "201" في الطهارة: باب في الوضوء من النوم، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن ثابت، عن أنس. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/414، والنسائي 2/81 في الإمامة: باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة، من طريق ابن علية، والبخاري "642" في الأذان: باب في الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة، والبيهقي في السنن 2/22، من طريق عبد الوارث، والبخاري "6292" في الاستئذان: باب طول النجوى، من طريق شعبة، ومسلم "376" "123" و "124" من طريق ابن علية، وشعبة، وعبد الوارث، كلهم عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.

بَابُ الْإِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ

امامت اور جماعت (کے بارے میں روایات)

فَصْلٌ فِيْ فَضْلُ الْجَمَاعَةُ

فصل: جماعت کی فضیلت

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّلَاةَ لِلْخَارِجِ اِلَى الْمَسْجِدِ يُرِيْدُ اَدَاءَ فَرْضِهٖ مَا دَامَ يَمْشِيْ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جماعت (کا اجر وثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو فرض کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف جانے کیلئے (گھر سے) نکلتا ہے جب تک وہ مسجد کے راستے پر چلتا ہے (اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے)

2036 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2036- أبو ثمامة الحناط بفتح الحاء المهملة، والنون المشددة، وآخره طاء مهملة، نسبة إلى بيع الحنطة: روى عنه سعد بن إسحاق، وسعيد المقبرى، وقيل: أبو سعيد المقبرى، وأورده المؤلف في "الثقات" 5/566، وقال الدارقطني: لا يترك، وقال الحافظ في التقريب: مجهول الحال . وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح غير سعد بن إسحاق، وهو ثقة. أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو العقدى. وأخرجه أبو داؤد "562" في الصلاة: باب ما جاء في الهدى في المشي إلى الصلاة، ومن طريقه البغوى في شرح السنة "475" عن محمد بن سليمان الأنبارى، عن أبي عامر العقدى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/241، وابن خزيمة "441"، والطبراني 19/ "332"، والبيهقي 3/230 من طريق داؤد بن قيس، به. وأخرجه الطبراني 19/ "333" من طريق سعد بن إسحاق، عن أبي سعيد المقبرى، عن أبي ثمامة، به. وأخرجه الترمذى "386" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية التشبيك بين الأصابع في الصلاة، عن قتيبة، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن رجل، عن كعب بن عجرة. وجزم الحافظ في التهذيب بأن الرجل المبهم هنا هو أبو ثمامة الحناط. وأخرجه الطبراني 19/ "335" من طريق ابن عيينة، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، عن سعيد المقبرى، عن كعب. وأخرجه عبد الرزاق "3334"، وأحمد 4/242، 243، والدارمي 1/327، والطبراني 19/ "334" و "335" و "336" من طرق عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن كعب بن عجرة، قال ابن خزيمة: وقد وهم ابن عجلان في الإسناد، وخلط فيه، فمرة يقول: عن أبي هريرة، ومرة يرسله "كما في "مصنف" عبد الرزاق "3333"، ومرة يقول: عن سعيد، عن كعب. وأخرجه عبد الرزاق "3331"، ومن طريقه الطبراني 19/ "337" عن أبي معشر، عن سعيد المقبرى، عن رجل من بني سالم، عن أبيه، عن جده، عن كعب. وأخرجه أحمد 4/242 من طريق ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبرى، عن رجل من بني سالم، عن أبيه، عن جده، عن كعب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "... ولا يخالف أحدكم بين أصابع يديه في الصلاة." وأخرجه الطيالسي "1063"، ومن طريقه البيهقي 3/230 .

دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، اَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَسْجِدَ، قَالَ: فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا مُشَبِّكٌ يَدَيَّ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى، قَالَ: فَفَتَقَ يَدَيَّ وَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ، فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَهُ، فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ . (2: 37)

ابوثمامہ حناط بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ مسجد میں جا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا میں نے اپنے ہاتھ ایک دوسرے میں پھنسائے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھ کھلوا دیے اور مجھے ایسا کرنے سے منع کیا۔ انہوں نے یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جانے کے ارادے سے نکلے' تو وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ اِعْدَادِ اللّٰهِ الْمَنْزِلَ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِي وَالرَّائِحِ اِلَى الصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے جنت میں مہمانی تیار کرنے کا تذکرہ جو صبح وشام نماز کیلئے (مسجد کی طرف) جاتا ہے

2037 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ، اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ . (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت یا اور شام کے وقت مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے' جب بھی وہ صبح کے وقت یا شام کے وقت جاتا ہے''۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَارِجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اِلٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ

2037- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبدة بن عبد الله، فإنه من رجال البخاري، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1496" وأخرجه أحمد 2/508، 509، والبخاري "662" في الأذان: باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح، ومن طريقه البغوي "467" عن علي بن عبد الله، ومسلم "669" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا، وترفع به الدرجات، عن ابن أبي شيبة وزهير بن حرب، وابن خزيمة "1496" أيضًا عن محمد بن يحيى، والبيهقي في السنن 3/62 من طريق إبراهيم بن عبد الله، والحسن بن مكرم، كلهم عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد.

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کیلئے (اجروثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کیلئے نکلتا ہے (یہ اجروثواب) اس کے گھر واپس آنے تک نوٹ کیا جاتا ہے

2038 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقَاعِدُ عَلَى الصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ. (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ الْمَعَافِرِيُّ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

❀❀ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا بیٹھ کر انتظار کرنے والا شخص نماز پڑھنے والے کی مانند ہے اور نمازی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کے گھر واپس آنے تک اس کے لئے ثواب نوٹ کیا جاتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعشانہ نامی راوی کا نام حیی بن عبداللہ مغافری ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْخُطَى مَنْ اَتَى الصَّلَاةَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ

جو شخص نماز کیلئے (مسجد میں) آتا ہے اس کے گھر واپس جانے تک اس کے ہر قدم کے عوض میں اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے درجات کو بلند کر دیا جاتا ہے

2039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2038- إسناده صحيح. حرملة بن يحيى: روى له مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين غير أبي عشانة، وهو ثقة. وأخرجه بأطول مما هنا الطبراني في الكبير /170 "831" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1492" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وصححه الحاكم 1/112 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، به. ووافقه الذهبي. ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي 3/63. وأخرجه الطبراني أيضًا 17/ "831" من طريق يحيى بن أيوب، عن عمرو بن الحارث، به. وأخرجه البغوي "474" من طريق ابن المبارك، عن ابن لهيعة، عن أبي قبيل، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر، وهذا سند حسن، فإن عبد الله بن المبارك روى عن ابن لهيعة قبل احتراق كتبه. وأبو قبيل: هو حيي بن هانء، صدوق. وأخرجه الطبراني 17/ "842" من طريق عبد الله بن الحكم، عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، عن عقبة بن عامر.

(متن حدیث): مَنْ رَاحَ اِلٰی مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، فَخُطْوَتَاهُ خُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً، وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً، ذَاهِبًا وَرَاجِعًا . (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاَمْرِ، كَمَا تُضِيفُ اِلَى الْفَاعِلِ، وَرُبَّمَا اَضَافَتِ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهِ كَمَا تُضِيفُهُ اِلَى الْاَمْرِ فَاِخْبَارُ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، اَرَادَ بِهِ اَنَّ الْحَالِقَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ لَا نَفْسُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُضِيفَ الْفِعْلُ اِلَى الْاَمْرِ، كَمَا يُضَافُ ذٰلِكَ اِلَى الْفَاعِلِ، وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، الَّذِي ذَكَرْنَاهُ خُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً، اَضَافَ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الْخُطْوَةَ تَمْحُو السَّيِّئَةَ نَفْسَهَا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا هُوَ الَّذِي يَتَفَضَّلُ عَلٰى عَبْدِهِ بِذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص نماز باجماعت کے ساتھ والی مسجد میں جاتا ہے تو اس کے دو قدموں میں سے ایک قدم کسی گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم نیکی کو نوٹ کرتا ہے۔ اس شخص کے جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی ایسا ہوتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) با عرب بعض اوقات کسی فعل کی نسبت اصل معاملے کی طرف کر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ اس کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات فعل کی نسبت نفس فعل کی طرف ہوتی ہے جس طرح اس کی نسبت امر کی طرف ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر مونڈ لیا تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سر مونڈنے والے (حجام نے) نے ایسا کیا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔ تو یہاں فعل کی نسبت امر کی طرف کی گئی ہے۔ جس طرح اس کی نسبت فاعل کی طرف کی جاتی ہے۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ ایک قدم گناہ کو مٹا دیتا ہے تو یہاں فعل کی نسبت فعل کی طرف کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ قدم گناہ کے وجود کو نہیں مٹاتا بلکہ اللہ تعالیٰ بندے پر یہ فضل کرتا ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ بَعُدَ دَارُهُ عَنِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَا يُعْطِي مَنْ قَرُبَ دَارُهُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو فضیلت عطا کرنے کا تذکرہ جس کا گھر مسجد سے دور ہوتا ہے یہ فضیلت اس کو نہیں ملے گا جس کا گھر مسجد کے قریب ہوتا ہے

2040 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ،

2039– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير حُيَيّ بن عبد الله المعافري، وثقة ابن معين وغيره، وضعفه أحمد وغيره، وقال ابن عدي: أرجو انه لا بأس إذا روى عنه ثقة. وأخرجه أحمد 2/172 من طريق ابن لهيعة، عن حيي بن عبد الله، به. وذكره المنذري في الترغيب والترهيب 1/125، وقال: رواه أحمد بإسناد حسن، والطبراني، وابن حبان في صحيحه، وهو في مجمع الزوائد 2/29، وقال: رواه أحمد، والطبراني في الكبير ورجال الطبراني رجال الصحيح، ورجال الإمام أحمد فيهم ابن لهيعة.

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِینَةِ مِمَّنْ یُصَلِّی الْقِبْلَةَ یَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدَ جِوَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، فَقِیلَ: لَوِ ابْتَعْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِی الرَّمْضَاءِ، اَوِ الظَّلْمَاءِ، فَقَالَ: مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِی بِلِزْقِ الْمَسْجِدِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، اَوْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ. (3: 9)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص تھا میرے علم کے مطابق اہل مدینہ میں سے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والوں میں سے جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں شامل ہوتے تھے۔ ان میں سے اس شخص سے زیادہ کسی اور کا گھر مسجد سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اسے یہ کہا گیا اگر تم ایک گدھا خرید لو جس پر تم سوار ہو کر سردی اور گرمی کے موسم میں (مسجد) آیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میرا گھر مسجد کے بالکل ساتھ ہو۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ سب تمہیں عطا کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جس ثواب کی تم نے امید رکھی ہے اللہ تعالیٰ وہ تمہیں عطا کرے گا۔"

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِی مِنْ اَجْلِهِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

"اللہ تعالیٰ تم کو یہ چیز عطا کرے گا"

2041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

2040– إسناده صحيح على شرط البخارى. التيمى: هو سليمان بن طرخان، وأبو عثمان: هو عبد الرحمٰن بن مل النهدى. وأخرجه أحمد 5/133 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 2/207، 208، ومسلم "663" في المساجد: باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/133، وأبو داؤد "557" في الصلاة: باب ما جاء في فضل المشى إلى الصلاة، والدارمى 1/294، وابن خزيمة "1500"، وأبو عوانة 1/ 389، 390، والبيهقى في "السنن" 3/64، والبغوى في شرح السنة "887" من طرق عن سليمان التيمى، به. وأخرجه أحمد 5/ 133، ومسلم "663"، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند 5/133، وابن ماجة في المساجد: باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرًا، وأبو عوانة 1/389، من طريقين، عن عاصم بن سليمان الأحول، عن أبى عثمان، به. و"أنطاك" لغة فى "أعطاك"، وفى بحر أبى حيان 8/519: وقرأ الجمهور "أعطيناك" بالعين، وقرأ الحسن، وطلحة، وابن محيصن، والزعفرانى: "أنطيناك"، وهى قراءة مروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال التبريزى: هى لغة للعرب العاربة من أولى قريش، ومن كلامه صلى الله عليه وسلم: "اليد العليا المنطية، واليد السفلى المنطاة." وأنطوا الثبجة "أى: أعطوا الوسط من الصدقة"... وقال الأعشى: جيادك خير جياد الملوك ... تصان الجلال وتنطى الشعيرا

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ اَبْعَدَ جِوَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ، اَوِ الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: فَنَمَا الْحَدِيْثُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ يُكْتَبَ لِي اِقْبَالِي اِذَا اَقْبَلْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِي اِذَا رَجَعْتُ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اَجْمَعَ اَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ اَجْمَعَ .(3: 9)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک ایسا شخص تھا میرے علم کے مطابق قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والوں میں سے اور کسی شخص کا گھر مسجد سے اس شخص کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کو کہا: تم ایک گدھا خرید لو جس پر سوار ہو کر تم تاریک رات میں یا گرمی کے موسم میں آیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے اس شخص سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں یہ چاہتا ہوں جب میں مسجد کی طرف آؤں تو میرا آنا اور جب میں واپس جاؤں تو میرا واپس جانا نوٹ کیا جائے۔ (یعنی اس کا اجر وثواب مجھے ملے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ساری چیز تمہیں عطا کرے گا تم نے جو ثواب کی امید رکھی ہے یہ سب اجر وثواب اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کرے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَبْعَدَ فَالْاَبْعَدَ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ لِكَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا آثَارَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَوَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اسے اتنا زیادہ اجر ملے گا

بہ نسبت اس شخص کے جس کا گھر مسجد سے قریب ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نماز کیلئے مسجد کی طرف آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشان نوٹ کرتا ہے

2042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرَدْنَا النُّقْلَةَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَالْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ خَالِيَةٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا فِيْ دَارِنَا فَقَالَ: يَا بَنِيْ سَلِمَةَ، بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ النُّقْلَةَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَعُدَ عَلَيْنَا الْمَسْجِدُ وَالْبِقَاعُ حَوْلَهُ خَالِيَةٌ فَقَالَ: يَا بَنِيْ سَلِمَةَ، دِيَارَكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ قَالَ: فَمَا وَدِدْنَا اَنَّا بِحَضْرَةِ الْمَسْجِدِ لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.(1: 2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ہم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا کیونکہ مسجد کے اردگرد کچھ جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محلے میں تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

اے بنوسلمہ! مجھ تک یہ اطلاع پہنچی ہے' تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم مسجد سے خاصے دور ہیں اور مسجد کے آس پاس کی جگہ خالی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے علاقے میں رہو تم اپنے علاقے میں رہو تمہارے قدم نوٹ کئے جائیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے یہ آرزو نہیں کی' ہم مسجد کے قریب رہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَتْبَةَ الْاٰثَارِ لِمَنْ اَتَى الصَّلَوَاتِ اِنَّمَا هِيَ رَفْعُ الدَّرَجَاتِ وَحَطُّ الْخَطَايَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد کی طرف آنے والے شخص کے دو قدموں میں سے ایک قدم گناہوں کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم درجات کو بلند کرتا ہے

2043 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدِ بْنِ مُسَرْبَلِ بْنِ مُغَرْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ، وَصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ. (1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے یا اس کے بازار میں نماز ادا کرنے پر پچیس [25]

2043– إسناده صحيح على شرط البخاري. أبو معاوية: هو محمد بن خازم، والأعمش: سليمان بن مهران، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه البخاري "477" في الصلاة: باب الصلاة في مسجد السوق، وأبو داؤد "559" في الصلاة: باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، كلاهما عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/252، ومسلم "649" 1/459 في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، وابن ماجة "281" في الطهارة: باب ثواب الطهور، و "786" في المساجد: باب فضل الصلاة في جماعة، عن ابن أبي شيبة وأبي كريب، وأبو عوانة 1/388 و 2/4 عن علي بن حرب، والبيهقي 3/61 من طريق أحمد بن عبد الجبار، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1490". وأخرجه الطيالسي "2412" و "2414"، والبخاري "647" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، و "2119" في البيوع: باب ما ذكر في الأسواق، ومسلم "649" 1/459، والترمذي "603" في الصلاة: باب ما ذكر في فضل المشي إلى المسجد وما يكتب له به من الأجر في خطاه، وأبو عوانة 2/4، من طرق، عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1490" أيضًا. وسيرد قسم فضل صلاة الجماعة منه برقم "2051" من طريق أبي سلمة، وبرقم "2053" من طريق ابن المسيب، كلاهما عن أبي هريرة. انظر "1750" و "1751" و "1752".

درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی صورت یوں ہے' جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد میں آئے اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو' تو وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے درجے کو بلند کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو معاف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جاتا ہے' تو جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ جب تک وہ نماز کی وجہ سے مسجد میں رہتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَحَدَ خُطْوَتَيِ الْجَائِي اِلَى الْمَسْجِدِ تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے ہر اٹھے ہوئے قدم کے عوض میں اس کیلئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں

2044 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ، ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَ خَطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً. (1: 2)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر وہ اللہ کے کسی گھر کی طرف چل کر جائے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے دونوں قدموں میں سے ایک (قدم) گناہ کو مٹاتا ہے۔ دوسرا (قدم) درجے کو بلند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلَى الْجَائِي اِلَى الْمَسْجِدِ بِكَتْبِهِ الْحَسَنَاتِ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا

اللہ تعالیٰ کا مسجد کی طرف آنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس کے اٹھائے ہر قدم کے عوض میں (اللہ تعالیٰ) اس کے لئے نیکیاں نوٹ کرتا ہے

2045 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

2044- إسناده صحيح. عبد الجبار بن عاصم، أبو طالب، وثقه ابن معين، والدارقطني، وذكره المؤلف في الثقات 8/418. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبو حازم: هو سليمان الأشجعي .وأخرجه مسلم "666" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي في السنن 3/62 من طريق زكريا بن عدي، وأبو عوانة 1/390، والبيهقي 3/62 من طريق العلاء بن هلال، كلاهما عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد.

2045- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "2038".

اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ فُسْطَاطِ مِصْرَ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص وضو کرے پھر وہ نماز کی حفاظت کے لیے مسجد کی طرف آئے' تو اس کے دونوں کاتب فرشتے مسجد کی طرف جانے والے ہر قدم کے بدلے میں دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعشانہ نامی راوی کا نام حیی بن یومن ہے اور مصر کے شہر فسطاط سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَاشِي فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَمْشِي بِهِ فِيْ ذٰلِكَ الْجَمْعِ نَسْاَلُ اللّٰهَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

تاریکی میں مساجد کی طرف آنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ ان کو قیامت کے دن نور نصیب ہوگا جس کے ہمراہ وہ اس دن چلیں گے' ہم اللہ تعالیٰ سے اس دن کی برکت کا سوال کرتے ہیں

2046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدِ الْخَطَّابِيُّ، وَاَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ مَشَى فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ، آتَاهُ اللّٰهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، فَقَالَ جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، وَاِنَّمَا هُوَ جُنَادَةُ بْنُ اَبِي

2046- صحيح بشواهده، جنادة بن أبي امية: صوابه جنادة بن أبي خالد كما سينبه عليه المصنف، ذكره المؤلف في ثقاته 6/150، وأورده البخاري في تاريخه 2/234، وابن أبي حاتم 2/515، ولم يذكرا فيه جرحًا ولا تعديلًا، وقال الذهبي في الميزان: لا يعرف، وباقي ر.اله ثقات .عبد الله بن جعفر: هو ابن غيلان الرقي، وقد تحرف في الإحسان إلى عبيد الله، وعبيد الله بن عمرو: هو ابن أبي الوليد الرقي، ابو وهب الأسدي، وقد تحرف في الإحسان إلى عبد الله .واورده السيوطي في الجامع الكبير 2/838، ونسبه إلى ابن أبي شيبة، وأبي يعلى، والبيهقي في شعب الإيمان، وابن عساكر في تاريخه .وله شاهد من حديث بريدة عند أبي داوٗد "561"، والترمذي ."223" وآخر من حديث أنس عند ابن ماجة "781"، والحاكم 1/212، والبيهقي 3/63.

خَالِدٍ، وَجُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ مِنَ التَّابِعِينَ اَقْدَمُ مِنْ مَكْحُولٍ، وَجُنَادَةُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِينَ وَهُمَا شَامِيَّانِ ثِقَتَانِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تاریک رات میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائے گا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعروبہ نے ہمیں یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے جنادہ بن ابوامیہ نامی راوی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور مکحول سے مقدم ہیں جبکہ جنادہ بن ابوخالد نامی راوی تبع تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں راوی شام کے رہنے والے ہیں۔ اور دونوں ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی نماز کے ارادے سے مسجد میں داخل ہو' تو کیا پڑھے؟

2047 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (2:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے۔

''اے اللہ! میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

2047- إسناده قوى، على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير الضحاك بن عثمان، فإنه من رجال مسلم وحده. أبو بكر الحنفى: هو عبد الكبير بن عبد المجيد الحنفى. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة "90"، وابن ماجة "773" فى المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد، عن ابندار محمد بن بشار، ابن السنى "86" من طريق عمرو بن على، والحاكم 1/207، ومن طريقه البيهقى 2/442 من طريق محمد بن سنان القزاز، ثلاثتهم عن أبى بكر الحنفى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، وقال البوصيرى فى مصباح الزجاجة ورقة 52: إسناد صحيح، رجاله ثقات. وسيورده المصنف برقم "2050" عن ابن خزيمة، عن ابندار، به. وأخرجه ابن أبى شيبة 1/339 و10/406 عن أبى خالد الأحمر، وعبد الرزاق "1671" عن ابن عيينة، كلاهما عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن أبى هريرة قال: قال لى كعب بن عجرة: إذا دخلت المسجد فسلم على النبى صلى الله عليه وسلم. وهكذا أخرجه عبد الرزاق "1670" من طريق أبى معشر المدنى، عن سعيد المقبرى ... من قول كعب. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة "91" من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبرى، عن أبى هريرة أن كعب الأحبار قال: يا أبا هريرة احفظ منى اثنين أوصيك بهما: إذا دخلت المسجد ...

اور جب وہ شخص مسجد سے باہر آئے' تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور وہ یہ کلمہ پڑھے۔

''اے اللہ! تو مجھے شیطان مردود سے پناہ میں رکھ۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فَتْحَ اَبْوَابِ رَحْمَتِهٖ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اپنی رحمت کے دروازے (اس کیلئے) کھول دے

2048 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ، اَوْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . (1: 104)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ سلام کرے اور یہ پڑھے۔

''اے اللہ! تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب وہ (مسجد سے باہر) جائے' تو وہ یہ پڑھے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ فَضْلِهٖ لِلْخَارِجِ مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے باہر نکلنے والے شخص کیلئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ سے اس کا فضل مانگے

2049 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ:

2048- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه البيهقي في السنن 2/441 من طريق مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "713" في صلاة المسافرين: باب ما يقول إذا دخل المسجد، عن حامد بن عمر البكراوي، عن بشر بن المفضل، به .وأخرجه أبو عوانة 1/414 من طريق يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عمارة بن غازية، به .وأخرجه أبو داوُد "465" في الصلاة: باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ومن طريقه البيهقي في السنن 2/442، عن محمد بن عثمان الدمشقي، والدارمي 1/324 عن يحيى بن حسان، وأبو عوانة من طريق 1/414 عبد العزيز الأويسي، ثلاثتهم عن عبد العزيز الدراوردي، عن ربيعة بن أبي عبد الرحمٰن، به .وأخرجه عبد الرزاق "1665" عن إبراهيم بن محمد، وابن ماجة "772" في المساجد: باب الدعاء عند دخول المسجد.وسيورده المصنف بعده من طريق سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عبد الرحمٰن، به، فانظره.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ، وَاَبَا اُسَيْدٍ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . (1: 104)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد آئے' تو اسے یہ پڑھنا چاہئے۔

''اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب وہ باہر جائے' تو اسے یہ پڑھنا چاہئے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِجَارَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِمَنْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

جو شخص مسجد سے باہر نکلتا ہے اسے مردود شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ . (1: 104)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:

اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب وہ باہر جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے۔

2049– إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الله بن سعيد من رجال مسلم، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، وقد اخرجه أحمد 3/497 و5/425، والنسائي 2/53 في المساجد: باب القول عند دخول المسجد وعند الخروج منه، وفي اليوم والليلة "177" من طريق أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد. واخرجه مسلم "713" في صلاة المسافرين: باب ما يقول إذا دخل المسجد، والبيهقي في السنن 2/441، عن يحيى بن يحيى، والدارمي 2/293 عن عبد الله بن مسلمة، وأبو عوانة 1/414 من طريق ابن أبي مريم، ثلاثتهم عن سليمان بن بلال، به. إلا أنهما قالوا: عن أبي حميد أو أبي أسيد،

"اے اللہ! تو مجھے شیطان مردود سے پناہ نصیب کر۔"

ذِكْرُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

اس بات کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

2051 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا نَقُوْلُ فِیْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّیْءَ بِعَدَدٍ مَحْصُوْرٍ مَعْلُوْمٍ، وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهٗ، وَلَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لِلْمُصَلِّیْ مِنَ الْاَجْرِ بِصَلَاتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّا وُصِفَ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ روایت ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض اوقات کسی چیز کا تذکرہ کسی متعین محدود تعداد کے ہمراہ کرتے ہیں لیکن اس عدد کے ذکر کرنے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس کے علاوہ عدد کی نفی کر دی جائے۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے یہ مراد نہیں ہے کہ نمازی کو اپنی نماز میں اس سے زیادہ اجر نہیں ملتا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بیان کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَضْلَ لِلْمُصَلِّیْ الْجَمَاعَةِ يَكُوْنُ اَكْثَرَ مِمَّا ذُكِرَ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والے شخص کو اس سے زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت سے ہے جس روایت کا ہم نے ذکر کیا ہے

2051- حديث صحيح، ابن أبي السري وإن كان صاحب أوهام قد توبع عليه، وباقي السند ثقات رجال الشيخين . وهو في مصنف عبد الرزاق برقم "2001"، ومن طريقه أخرجه البخاري "4717" في التفسير: باب (إنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) . وأخرجه مسلم "649" "246" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه البخاري "648" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "649" "246" أيضًا، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن سعيد وأبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن ابي شيبة 2/480 عن علي بن مسهر، عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به. وسيرد برقم "2053" من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن المسيب، عن أبي هريرة، فانظره. وتقدم مطولًا برقم "2043" من طريق أبي صالح ذكوان، عن أبي هريرة.

2052 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً . (1: 2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس (27) درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ مَا فَضَّلَ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا

اس بات کا تذکرہ کہ باجماعت نماز ادا کرنے کو تنہا نماز ادا کرنے پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

2053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً . (3: 32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس (25) درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

2052- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البغوي في شرح السنة "784" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/129 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في مسنده 1/121-122، وأحمد 2/65 و112، والبخاري "645" في الأذان: باب فضل صلاة الجماعة، ومسلم "650" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، والنسائي 2/103 في الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/3، والطحاوي في مشكل الآثار 2/29، والبيهقي في السنن 3/59، والبغوي في شرح السنة "785". وأخرجه البخاري "649" في الأذان: باب فضل صلاة الفجر في جماعة، من طريق شعيب، ومسلم "649" "248"، وأبو عوانة 2/3 من طريق أبي عبد الله ختن زيد بن زبان، والبيهقي في السنن 3/59 من طريق أيوب بن أبي تميمة، ثلاثتهم عن نافع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/480، وأحمد 2/102، ومسلم "650" "250"، والترمذي "215" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الجماعة، وابن ماجة "789" في المساجد: باب فضل الصلاة في جماعة، والدارمي 1/292-293، وأبو عوانة 2/3، وابن خزيمة "1471"، من طريق عبدي الله عمر، عن نافع، به.

2053- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/129 في الصلاة: باب فضل الصلاة الجماعة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/486، ومسلم "649" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، والترمذي "216" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الجماعة، والنسائي 2/103 في الإمامة: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقي 3/60، والبغوي في شرح السنة "786". وأخرجه ابن أبي شيبة 2/480 من طريق معمر، وأحمد 2/464، وأبو عوانة 2/2، من طريق إبراهيم بن سعد، و 2/396 من طريق أبي أويس، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/480 أيضا، وابن خزيمة "1472"، والبيهقي 2/302 من طريق داؤد بن أبي هند، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الشافعي في مسنده 1/122 ومن طريقه البيهقي في السنن 3/59 من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هريرة. وأخرجه أحمد 2/328 و454 و525 من طريق الأشعث بن سليم، عن أبي الأحوص، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/475، ومسلم "649" "247" في المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/2، والبيهقي 3/61 من طريق اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حزم، عن الأغر، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ لَمْ يُرِدْ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيًا عَمَّا وَرَائَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس عدد سے مراد نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

2054 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً .(3: 32)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْفَذِّ فِي الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلَى الْعُمُوْمِ مُرَادُهَا الْخُصُوْصُ دُوْنَ اسْتِعْمَالِهَا عَلٰى عُمُوْمِ مَا وَرَدَتْ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تنہا شخص کی نماز''

یہ ان دو روایات میں منقول ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس لفظ کو عمومی طور پر استعمال کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد مخصوص ہے اسے اس عموم کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا جس بارے میں یہ وارد ہوا ہے

2055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، فَاِنْ صَلَّاهُ بِاَرْضٍ قِيٍّ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ صَلَاتُهٗ بِخَمْسِيْنَ دَرَجَةً .(3: 32)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس [25] درجے فضیلت رکھتا ہے اور اگر وہ کسی بے آب و گیاہ جگہ پر نماز ادا کرتا ہے' رکوع اور سجود مکمل ادا کرتا ہے' تو اس کی نماز پچاس درجے تک پہنچ جاتی ہے''۔

2054- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ."2052"

2055- إسناده قوي، وهو مكرر ."1749"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَاْمُومِيْنَ كُلَّمَا كَثُرُوْا كَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مقتدیوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی

تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ پسندیدہ بات ہوگی

2056 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ فَضْلَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ لَعَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ مَعَ رَجُلٍ وَكُلَّمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ. (1: 2)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں منافق کے لئے سب سے زیادہ بوجھل نمازیں ہیں اگر انہیں ان دونوں نمازوں کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو وہ ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوا اگر چہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتہ چل جائے' تو تم تیزی سے اس کی طرف لپکو اور آدمی کا دو آدمیوں کے ہمراہ نماز ادا کرنا اس کے ایک آدمی کے ہمراہ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے اور جب بھی (جماعت میں شریک لوگوں) کی تعداد زیادہ ہوگی' تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

2057 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ فِيْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، عَنْ خَالِدٍ

2056– عبد الله بن أبي بصير: لا يعرف له راو غير أبي إسحاق، ولم يوثقه غير المؤلف 5/15، والعجلي ص 251، وباقي رجال السند من رجال الشيخين. محمد بن كثير: هو العبدي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي. وأخرجه الطيالسي "554" ومن طريقه البيهقي في السنن 3/67، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/140، وأبو داؤد "554" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، والدارمي 1/291، وابن خزيمة "1477"، والحاكم 1/247–248، والبيهقي في السنن 3/67و68 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2004"، وأحمد وابنه عبد الله 5/140و141، والبيهقي في السنن 3/61 من طرق عن أبي إسحاق، به. وانظر ما بعده.

2057– أبو بصير: هو العبدي الكوفي، يقال: اسمه حفص، لم يوثقه غير المؤلف. وأخرجه أحمد 5/104، والبيهقي في السنن 3/68، من طريق محمد بن أبي بكر المقدمي، والنسائي 2/104 في الإمامة: باب الجماعة إذا كانوا اثنين، عن إسماعيل بن مسعود، كلاهما عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 1/291، وابن خزيمة "1476" من طريق زهير، والدارمي من طريق خالد بن ميمون، كلاهما عن أبي إسحاق، به. وأخرجه البيهقي في السنن 3/102 من طريق عن عبد الرحمن بن عبد الله، عن أبي إسحاق، عن أبي بصير، به.

بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ، وَمِنْ اَبِیْهِ ثُمَّ سَاقَهٗ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهٖ قِيَامَ اللَّيْلِ كُلِّهٖ لِلْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالْغَدَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ اس نمازی کو رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے جو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے

2058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِیْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ وَالْغَدَاةَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ اللَّیْلَ. (2:1)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے گویا اس نے رات بھر نوافل ادا کیے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مؤمل بن اسماعیل نامی راوی منفرد ہے

2059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِیٍّ بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ زَنْجُوَیْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

2058– حديث صحيح . مؤمل بن إسماعيل: سيء الحفظ، لكنه توبع . وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه عبد الرزاق "2008"، ومن طريقه أحمد 1/58 ، ومسلم، "656" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، والبيهقي في السنن 3/60، 61 عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/58 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، ومسلم "656" من طريق محمد بن عبد الله الأسدي، وأحمد 1/68 ، ومن طريقه أبو داؤد "555" في الصلاة: باب في فضل صلاة الجماعة، عن إسحاق بن يوسف، والترمذي "221" في الصلاة: باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة، من طريق بشر بن السري، وأبو عوانة 2/4 من طريق عبد الصمد بن حسان، كلهم عن سفيان، به .وأخرجه الطبراني "148" من طريق قتادة بن الفضيل الرهاوي، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن أبي عمرة، عن أبيه، عن عثمان .وأخرجه أحمد 1/58 ، عن أبي عامر العقدي، عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن عثمان بن عفان .وسيرد بعده "2059" من طريق أبي نعيم، عن سفيان، به، وبرقم "2060" من طريق عبد الواحد بن زياد عن عثمان بن حكيم، به. فانظرهما.

نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِىْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ .(1: 2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو یہ رات بھر نوافل ادا کرنے کی مانند ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ رَفْعَ هٰذَا الْخَبَرِ تَفَرَّدَ بِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَحْدَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں سفیان ثوری نامی راوی منفرد ہے

2060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَعَدَ وَحْدَهٗ وَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِىْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِىْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ .(1: 2)

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور تنہا بیٹھ گئے میں ان کے پاس آ کر بیٹھا تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے گویا وہ نصف رات نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کرتا ہے گویا وہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہتا ہے۔''

2059- إسناده صحيح. حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن زنجويه، ثقة حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عثمان بن حكيم، فإنه من رجال مسلم. أبو نعيم: هو الفضل بن دكين. وأخرجه البغوي في شرح السنة "385" من طريق حميد بن زنجويه، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1473" وأبو عوانة 2/4، والبيهقي في السنن 1/464 و3/60، 61، من طرق عن أبي نعيم، به. وتقدم قبله من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، به.

2060- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "656" في المساجد: باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 2/4 من طريق ابن أبي عائشة، عن عبد الواحد بن زياد، به. وتقدم برقم "2058" و "2059" من طريق سفيان الثوري، عن عثمان بن حكيم، به.

ذِكْرُ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِمُصَلِّيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ

فرشتوں کے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے

2061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ إِذَا كَانَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَشَهِدَتْ مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيعًا وَصَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، (فَإِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، فَشَهِدُوا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ) قَالَ: فَحَسِبْتُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ .(1: 2)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں۔ فجر کی نماز ہوتی ہے' تو دن کے فرشتے نیچے اترتے ہیں (رات اور دن کے) سارے فرشتے تمہارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے تمہارے ساتھ رک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کررہے تھے جب ہم انہیں چھوڑ کے آئے' تو بھی وہ نماز ادا کررہے تھے۔ پھر جب عصر کی نماز ہوتی ہے' تو رات کے فرشتے نیچے اتر جاتے ہیں اور وہ دن اور رات کے سارے فرشتے تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ ٹھہر جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ وہ فرماتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ فرشتے عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کررہے تھے جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے' تو بھی وہ نماز ادا کررہے تھے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں)

"وہ فرشتے عرض کرتے ہیں' تو قیامت کے دن ان لوگوں کی مغفرت کردینا"۔

2061- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه "321" عن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة أيضًا "322" من طريق أب عوانة، عن الأعمش، به، ولفظه: يجتمع ملائكة الليل وملائكة النهار في صلاة الفجر وصلاة العصر، فيجتمعون في صلاة الفجر، فتصعد ملائكة الليل، وتثبت ملائكة النهار، ويجتمعون في صلاة العصر، فتصعد ملائكة النهار، وتثبت ملائكة الليل، فيسألهم ربهم كيف تركتم عبادي؟ فيقولون: أتيناهم وهم يصلون، وتركناهم وهم يصلون، فاغفر لهم يوم الدين. وتقدم برقم "1736" من طريق همام بن منبه، و "1737".

بَابُ فَرْضِ الْجَمَاعَةِ، وَالْأَعْذَارِ الَّتِي تُبِيحُ تَرْكَهَا

باجماعت نماز کا فرض ہونا اور ان عذروں کا تذکرہ جس کی وجہ سے جماعت کو ترک کرنا مباح ہوتا ہے

2062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 24)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ شَيْئَانِ، اَحَدُهُمَا وَقَدْ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ، وَالثَّانِي وَهُوَ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِفَرْضِهِ، اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اسْمُهُ مِيزَانُ ثِقَةٌ

ابوصالح بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو مؤذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں دو اشیاء کا تذکرہ محذوف ہے ایک یہ کہ موذن نے اذان دے دی تھی۔ یہ کہ وہ اس وقت وضو کر رہا تھا۔ اور دوسری یہ کہ وہ فرض کو ادا کرنے والا نہیں تھا۔

ابوصالح نامی راوی کا تعلق بصرہ سے ہے اور اس کا نام میزان ہے اور یہ ثقہ ہے۔

2062– إسناده قوي، أبو حفص: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس الأبار الحافظ، وثقه ابن معين، وابن سعد، والدارقطني، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقال ابن أبي حاتم: سئل أبي وأبو زرعة عنه، فقالا: هو صدوق، وأبو صالح اسمه عند المؤلف: ميزان، وثقه المؤلف هنا، وفي الثقات 5/458، وقال ابن معين: ثقة مأمون .وأخرجه أحمد 2/471 عن وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وهذا سند على شرطهما. أبو صالح: هو ذكوان السمان.وأخرجه أحمد 2/410و416و471، ومسلم "655" "258" في المساجد: باب النهي عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن، وأبو داؤد "536" في الصلاة: باب الخروج من المسجد بعد الأذان، والترمذي "204" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الخروج من المسجد بعد الأذان، وابن ماجه "733" في الأذان، وابن ماجه "733" في الأذان: باب إذا أذن وأنت في المسجد وأبو عوانة 2/8، والبيهقي في السنن 3/56 من طريق إبراهيم بن المهاجر، والنسائي / 29 في الأذان: باب التشديد في الخروج من المسجد بعد الأذان، وأبو عوانة 2/8 من طريق أبي صخرة جامع بن شداد، الحميدي "977"، والطيالسي "2588"، وأحمد 2/506و537، ومسلم "655" "259"، والنسائي 2/29، وأبو عوانة 2/8، من طريق أشعث بن أبي الشعثاء، ثلاثتهم عن أبي الشعثاء، عن أبي هريرة. واسم أبي الشعثاء: سليم بن أسود المحاربي.

2063 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ مَكْفُوفُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، فَكَلَّمَهُ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ مَنْزِلِهِ قَالَ: اَتَسْمَعُ الْاَذَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَائْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا. (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ سُؤَالِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فِيْ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ وَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا اَعْظَمُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ، اِذْ لَوْ كَانَ اِتْيَانُ الْجَمَاعَاتِ عَلٰى مَنْ يَّسْمَعُ النِّدَاءَ لَهَا غَيْرَ فَرْضٍ لَاَخْبَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّخْصَةِ فِيْهِ لِاَنَّ هٰذَا جَوَابٌ خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهِ وَمُحَالٌ اَنْ لَّا يُوْجَدَ لِغَيْرِ الْفَرِيْضَةِ رُخْصَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نابینا شخص ہوں۔ میرا گھر دور ہے۔ انہوں نے نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ انہیں اجازت دیں' وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اذان کو سنتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم (اس باجماعت نماز) میں شریک ہوا گرچہ تمہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ انہیں اس بات کی رخصت دیں کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اس میں شریک ہو خواہ تمہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے'' یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ حکم لازمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے کیونکہ جو شخص اذان کی آواز سنتا ہے۔ اگر اس کا جماعت میں شریک ہونا فرض نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتا دیتے کہ اس بارے میں اجازت ہے کیونکہ یہ جواب

2063- إسناده ضعيف. عيسى بن جارية: قال ابن معين: ليس بذاك، عنده مناكير، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو داؤد: منكر الحديث، وذكره الساجي، والعقيلي في الضعفاء، وقال ابن عدي: أحاديثه غير محفوظة، وفي التقريب: فيه لين. وهو في مسند أبي يعلى "1803" وأخرجه أحمد 3/367 من طريق إسماعيل بن أبان الوراق، عن يعقوب بن عبد الله القمي، به. وأورده الهيثم في مجمع الزوائد 2/42 وقال: رواه أحمد، وأبو يعلي، والطبراني في الأوسط، ورجال الطبراني موثقون. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/345، 346، وأبو داؤد "553"، والنسائي 2/110، وابن خزيمة "1478" من طرق عن سفيان، عن عبد الرحمٰن بن عابس، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن ابن أم مكتوم قال: يا رسول الله، إن المدينة كثيرة الهوام والسباع، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "أتسمع: حي على الصلاة، حي على الفلاح"؟ قال: نعم، قال: "فحي هلا". وصححه الحاكم 1/246-247، ووافقه الذهبي من طريق سفيان، عن عبد الرحمٰن بن عابس، عن ابن أم مكتوم، فأسقط من السند عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، وقال: كان ابن عابس سمع من ابن أم مكتوم. "وحي هلا": كلمتان جعلتا كلمة واحدة، فحي بمعنى أقبل، وهلا بمعنى أسرع. وأخرجه أحمد 3/423، وأبو داؤد "252"، وابن ماجه "792"، والحاكم 10/247، والبغوي "796" من طريق عاصم بن بهدلة، وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم "653"، وأبي عوانة 2/6، والنسائي 2/109، والبيهقي 3/57.

بھی انہی کی مانند سوال کے جواب میں آیا ہے تو یہ بات ناممکن ہے کہ جو چیز فرض ہو۔ اس کی رخصت موجود نہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتْمٌ لَا نَدْبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم حتمی طور پر ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے

2064 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانِ السُّكَّرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ . (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ، اِذْ لَوْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْ قَوْلِهِ: فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ يُرِيْدُ بِهِ فِي الْفَضْلِ لَكَانَ الْمَعْذُوْرُ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ كَانَ لَهُ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ، فَلَمَّا اسْتَحَالَ هٰذَا وَبَطَلَ ثَبَتَ اَنَّ الْاَمْرَ بِاِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ اَمْرُ اِيْجَابٍ لَا نَدْبٍ، وَاَمَّا الْعُذْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْمُتَخَلِّفُ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ بِهِ مَعْذُوْرًا، فَقَدْ تَتَبَّعْتُهُ فِي السُّنَنِ كُلِّهَا فَوَجَدْتُهَا تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْعُذْرَ عَشَرَةُ اَشْيَاءَ

2064- إسناده صحيح. زكريا بن يحيى: هو ابن صبيح الواسطي الملقب زحمويه، ترجمه ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 3/601، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في الثقات 8/253، وقال: كان من المتقنين في الروايات، ونقل الحافظ في اللسان 2/484-485 توثيقه عن بحشل في تاريخ واسط، وعبد الحميد بن بيان السكري: صدوق من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند الحاكم، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه البغوي في شرح السنة "794" من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "793" في المساجد: باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، والدارقطني 1/420 عن علي بن عبد الله بن مبشر، كلاهما عن عبد الحميد بن بيان، به. وأخرجه الطبراني "12265" من طريق هشيم، به. وأخرجه الدارقطني 1/420، والبيهقي 3/57، والبغوي "795"، والحاكم 1/245 من طريق شعبة، به. قال الحاكم بإثره: هذا حديث قد أوقفه غندر وأكثر أصحاب شعبة، وهو صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه وهشيم وقراد أبو نوح هو عبد الرحمن بن غزوان ثقتان، فإذا وصلاه، فالقول فيه قولهما. وأخرجه أبو داوُد "551" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والدارقطني 1/420-421، والطبراني "12266"، والحاكم 1/245-246، من طريق قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن أبي جناب، عن مغراء العبدي، عن عدي بن ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رفعه: من سمع المنادي فلم يمنعه من اتباعه عذر- قالوا: وما العذر؟ قال: خوف أو مرض"- لم تقبل منه الصلاة التي صلى." وأبو جناب واسمه يحيى بن أبي حية الكلبي: ضعفوه لكثرة تدليسه. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/345 من طريق وكيع عن شعبة موقوفاً على ابن عباس. وأخرجه قاسم بن أصبغ في كتابه، كما في المحلى 4/190، وسنن البيهقي 3/174 من طرق إسماعيل بن إسحاق القاضي، حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من سمع النداء، فلم يجب، فلا صلاة له إلا من عذر" وهذا سند صحيح. وأخرجه الحاكم 1/246، والبيهقي 3/174 من طريق إسماعيل القاضي، حدثنا احمد بن يونس، حدثنا أبو بكر بن عياش، عن أبي حصين، عن أبي بردة بن أبي موسى، عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سمع النداء فارغًا صحيحًا، فلم يجب فلا صلاة له". وقد تابع أبا بكر بن عياش مسعر بن كدام عند أبي نعيم في أخبار أصبهان 2/342، وقيس بن الربيع عند البزار كما في التلخيص 2/30، فصح الحديث.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان کو سنتا ہے اور اس کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتا) تو اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ عذر کا حکم مختلف ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت میں شرکت کا حکم دینا ایک لازمی حکم ہے استحباب کے طور پر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فرمان ''اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ اس شخص کا حکم مختلف ہے جسے عذر لاحق ہو'' اگر اس سے مقصود یہ ہوتا کہ اس میں فضیلت پائی جاتی ہے تو معذور شخص جب تنہا نماز ادا کرتا۔ تو اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہو جاتی۔ تو جب یہ بات ناممکن ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ جماعت کے لیے آنے کا حکم لازم قرار دینے کے طور پر ہے۔ استحباب کے طور پر نہیں ہے۔ جہاں تک اس عذر کا تعلق ہے جس کی وجہ سے آدمی جماعت میں شریک ہونے کے حوالے سے معذور شمار ہوتا ہے تو میں نے اس بارے میں تمام احادیث کی تحقیق کی ہے تو میں نے یہ بات پائی ہے کہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ عذر دس مختلف چیزیں ہو سکتی ہیں۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْاَوَّلِ، وَهُوَ الْمَرَضُ الَّذِي لَا يَقْدِرُ الْمَرْءُ مَعَهُ اَنْ يَاْتِيَ الْجَمَاعَاتِ

اس پہلے عذر کا تذکرہ اور وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی باجماعت نماز میں شریک نہیں ہو سکتا

2065 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا بَيَاضُ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا ,قَالَ:

2065- حديث صحيح، جعفر بن مهران وقد تحرف في الإحسان إلى بهران ذكره المؤلف في الثقات 8/160-161 فقال: جعفر بن مهران، أبو سلمة السباك من أهل البصرة، يروى عن عبد الوارث والفضيل بن عياض، حدثنا عنه الحسن بن سفيان، وأبو يعلي، مات في سنة إحدى أو اثنتين وثلاثين ومئتين، وقد قيل: إن كنيته أبو النضر . وأورده ابن أبي حاتم 2/491، وقال: روى عنه أبو زرعة، وأبو بكر بن أبي القاسم وغيره، وقال الذهبي في الميزان 1/418: موثق، له ما ينكر، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "681" في الأذان: باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، عن أبي معمر، ومسلم "419" "100" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، من طريق عبد الصمد، كلاهما عن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن أنس: الحميدي "1188"، وأحمد 3/110 و163 و196 و197 و202، والبخاري "680"، و "754" في الأذان: باب هل يلتفت لأمر ينزل به، و "1205" في العمل في الصلاة: باب من رجع القهقرى في صلاته أو تقدم بأمر ينزل به، و "4448" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "419"، والترمذي في الشمائل "367"، والنسائي 4/7 في الجنائز، وفي الوفاة في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 3/75، وابن سعد 2/216، والبغوي في شرح السنة "3824"، وصححه ابن خزيمة "1488"، وأبو عوانة 2/118 و119

فَاَوْمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ تَقَدَّمَ، قَالَ: وَاَرْخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ، فَلَمْ يَقْدِرِ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(1: 5)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین دن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) تشریف نہیں لائے پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت پردے کو اٹھایا گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی سفیدی ہمارے سامنے آئی تو ہم نے ایسا کوئی منظر نہیں دیکھا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے زیادہ ہمارے لئے محبوب ہو جب آپ ہمارے سامنے آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا' وہ آگے ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ نیچے کر دیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک (مسجد میں) تشریف نہیں لائے۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّانِيْ وَهُوَ حُضُوْرُ الطَّعَامِ عِنْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس دوسرے عذر کا تذکرہ اور یہ عذر مغرب کی نماز کے وقت کھانا آ جانے کا ہے

2066 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُ وا بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ .(1: 5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات کا کھانا آ جائے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو اور کھانا کھاتے ہوئے جلد

2066- إسناده صحيح على شرط مسلم. حرملة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه مسلم "557" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو عوانة 2/14، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، 402، وابن الجارود في المنتقى "223"، والبيهقي في السنن 3/72، 73، من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو عوانة 2/15 من طريق بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/125، والحميدي "1181"، وابن أبي شيبة 2/420، وعبد الرزاق "2183"، وأحمد 3/110 و162، والبخاري "672" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ومسلم "557"، والترمذي "353" في الصلاة: باب ما جاء إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، والنسائي 2/111 في الإمامة: باب العذر في ترك الجماعة، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إذا حضرت الصلاة ووضع العشاء ، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/14، وابن الجارود "223"، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، والبيهقي في السنن 3/72 و73، والبغوي في شرح السنة "800"، من طرق عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة "934" و ."1651"وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، وأحمد 3/100 و249، والبخاري "5463" في الأطعمة: باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، والطحاوي في مشكل الآثار 2/401، والبيهقي في السنن /3 73 من طريق أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس. وسقط من ابن أبي شيبة عن أنس .وأخرجه أحمد 3/283 من طريق حميد الطويل، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، والبيهقي في السنن 3/74 من طريق حميد الطويل، عن أنس، لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم.

بازی نہ کرو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اَرَادَ بِهِ اِذَا قُدِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَرْءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان "تم اپنے رات کے کھانے سے جلدی نہ کرو" اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ آدمی کے سامنے آ جائے

2067 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَبَيَّنَ لَهُ اللَّيْلُ، فَكَانَ اَحْيَانًا يُقَدِّمُ عَشَاءَهُ وَهُوَ صَائِمٌ وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُقِيْمُ وَهُوَ يَسْمَعُ فَلَا يَتْرُكُ عَشَاءَهُ وَلَا يَعْجَلُ حَتّٰى يَقْضِيَ عَشَاءَهُ، ثُمَّ يَخْرُجَ فَيُصَلِّيَ، وَيَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْكُمْ. (1: 8)

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا جب سورج غروب ہو جاتا اور رات ہو جاتی' تو بعض اوقات وہ کھانا پہلے کھا لیتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا حالانکہ اس وقت مؤذن اذان دے رہا ہوتا تھا۔ وہ اقامت بھی کہہ دیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو سن رہے ہوتے تھے لیکن وہ اپنے کھانے کو ترک نہیں کرتے تھے اور کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ بھی نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ کھانا کھا لیتے تھے' تو تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

2067– حديث صحيح، وإسناده جيد. محمد بن بكر: هو البرساني، وثقه ابن معين وأبو داؤد والعجلي، وقال ابو حاتم: شيخ محله الصدق، وقال النسائي في كتاب المحاربة من سننه: ليس بالقوي، ليس له في البخاري سوى حديث واحد في كتاب المغازي، وروى له مسلم والباقون، وباقي السند على شرط الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "2189"، ومن طريقه أحمد 2/148، وأخرجه مسلم "559" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو عوانة 2/15 من طريق حماد بن مسعدة، وأبو عوانة 2/16 من طريق حجاج، ثلاثتهم عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/420، وأحمد 2/20، والبخاري "673" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ومسلم "559"، وأبو داؤد "3757" في الأطعمة: باب إذا حضرت الصلاة والعشاء، والترمذي "354" في الصلاة: باب إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة فابدؤا بالعشاء، وأبو عوانة 2/ 15، والبيهقي في السنن 3/73، من طريق عبيد الله، عن نافع، به. وأخرجه البخاري "5463" في الأطعمة: باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشائه، ومسلم "559"، وابن ماجة "934" في الإقامة: باب إذا حضرت الصلاة ووضع العشاء، وابن خزيمة "935" من طريق أيوب، عن نافع، به. وعلقه البخاري "674" في الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، من طريق موسى بن عقبة، عن نافع، به، وأخرجه موصولًا مسلم "559"، وأبو عوانة 2/15، وابن خزيمة "936"، والبيهقي في السنن 3/74، من طرق عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه مالك 2/971 عن نافع أن ابن عمر كان يقرب إليه عشاؤه فيسمع قراءة الإمام وهو في بيته، فلا يعجل عن طعامه حتى يقضي حاجته منه. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف "2190"، والبخاري "5464" في الأطعمة، من طريق أيوب عن نافع، عن ابن عمر، بنحو رواية مالك.

''جب کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے' تو تم کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّخَلُّفَ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْعَشَاءِ اِنَّمَا يَجِبُ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ الْمَرْءُ صَائِمًا اَوْ تَاقَتْ نَفْسُهُ اِلَى الطَّعَامِ فَاٰذَتْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کا کھانا آ جانے کی وجہ سے باجماعت نماز سے پیچھے رہ جانا لازم ہے جبکہ انسان روزے کی حالت میں ہو یا انسان کو کھانے کی شدید طلب ہو اور یہ بات اسے اذیت پہنچا رہی ہو

2068 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَاَحَدُكُمْ صَائِمٌ، فَلْيَبْدَاْ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ. (1: 6)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے اور کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو اسے مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہئے اور تم کھانا کھاتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّالِثِ وَهُوَ النِّسْيَانُ الَّذِي يَعْرِضُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

تیسرے عذر کا تذکرہ' اور یہ بھول جانا ہے جو بعض حالتوں میں عارض ہوتا ہے

2069 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: اكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الصُّبْحُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ يُوَاجِهُ الْفَجْرَ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ

2068- إسناده صحيح. العباس بن أبي طالب: هو العباس بن جعفر بن عبد الله، ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الشافعي 1/126، والطحاوي في مشكل الآثار 2/402 عن محمد بن علي بن داوٗد، عن أحمد بن عبد الملك بن واقد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2066" من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، به، فانظره.

الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَیْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ: اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِی اَخَذَ بِنَفْسِكَ بِاَبِی اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اقْتَادُوا رَوَاحِلَكُمْ ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِی) (طه: 14) (1: 8)

وَقَالَ يُوْنُسُ: وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرٰى .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بِهٰذَا الْخَبَرِ، وَقَالَ فِيهِ خَيْبَرُ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ خَيْبَرَ اِنَّمَا اَسْلَمَ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَعَلَى الْمَدِينَةِ سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ، فَاِنْ صَحَّ ذِكْرُ خَيْبَرَ فِي الْخَبَرِ فَقَدْ سَمِعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ صَحَابِيٍّ غَيْرِهِ، فَاَرْسَلَهُ كَمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الصَّحَابَةُ كَثِيرًا، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ حُنَيْنَ لَا خَيْبَرَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ شَهِدَهَا وَشُهُوْدُهُ الْقِصَّةَ الَّتِي حَكَاهَا شُهُوْدُ صَحِيحٍ، وَالنَّفْسُ اِلٰى اَنَّهُ حُنَيْنٌ اَمْيَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو آپ رات بھر چلتے رہے' یہاں تک کہ جب آپ کو نیند آنے لگی' تو آپ نے پڑاؤ کر لیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے لئے رات کا دھیان رکھنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جو مقدر میں تھا وہ نماز ادا کرتے رہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے۔ صبح صادق کا وقت قریب آیا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائی اور صبح صادق والی طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بھی آنکھ لگ گئی۔ وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور

2069- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "680" في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، وابن ماجة "697" في الصلاة: باب من نام عن الصلاة أو نسيها، كلاهما عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة 4/272-273 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، عن حرملة، به. وأخرجه أبو داوُد "435" في الصلاة: باب في من نام عن الصلاة أو نسيها، ومن طريقه أبو عوانة 2/253، والبيهقي في السنن 2/217، والدلائل عن أحمد بن صالح، والنسائي 2/296 من طريق عمرو بن سواد، كلاهما عن ابن وهب، به. وأخرجه أبو داوُد "436" ومن طريقه أبو عوانة 2/253، والبيهقي في السنن 218، من طريق أبان، والنسائي 2/296 في المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق ابن المبارك، كلاهما عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه الترمذي "3163" في التفسير: باب ومن سورة طه، من طريق النضر بن شميل، عن صالح بن أبي الأخضر، والنسائي 2/295 من طريق محمد بن إسحاق، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/13-14 في وقوت الصلاة، ومن طريقه: الشافعي 1/53 و54، والبغوي "437" عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسلًا. قال الزرقاني في شرح الموطأ 1/31: وهذا مرسل عند جميع رواة الموطأ، وقد تبين وصله، فأخرجه مسلم، وأبو داوُد، وابن ماجة من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة ... ورواية الإرسال لا تضر في رواية من وصله، لأن يونس من الثقات الحفاظ احتج به الأئمة الستة، وتابعه الأوزاعي، وابن إسحاق في رواية ابن عبد البر في التمهيد 6/386-.387وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم في نومه عن الصلاة في السفر آثار كثيرة من وجوه شتى، رواها عنه جماعة من أصحابه، خرجها أبو عمر في كتاب التمهيد 5/249-.258 وانظر جامع الأصول 5/189- 200وقد تقدم مختصرًا برقم "1459" من طريق يزيد بن كيسان، عن أبي حازم، عن أبي هريرة فانظره.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص بیدار نہیں ہوا' یہاں تک کہ دھوپ نکل آئی۔ نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے نبی اکرم ﷺ پریشان ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے والد آپ پر قربان ہوں' جس ذات نے آپ کو نیند عطا کی تھی۔ اس نے مجھے بھی نیند کا شکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑو (کچھ آگے جانے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے' تو جب وہ (نماز) اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کر لے۔''

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو۔''

یونس نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن شہاب اس لفظ کو یوں تلاوت کرتے تھے: لِلذِّکْرٰی

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن قتیبہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ خیبر کا واقعہ ہے حالانکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم ﷺ خیبر میں موجود تھے۔ اور مدینہ منورہ کے نگران حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اگر اس روایت میں خیبر کا تذکرہ درست ہو' تو پھر یہ ہوسکتا ہے کہ ابوہریرہ نے کسی دوسرے صحابی سے یہ روایت سنی ہو اور اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیا ہو۔ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر اس طرح کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر اس سے مراد غزوہ حنین ہی ہو غزوہ خیبر مراد نہ ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں شریک ہوئے ہیں۔ اور ان کے اس میں شریک ہونے کا واقعہ اور وہ واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے یہ مستند طور پر ثابت ہے اور ذہن یہی کہتا ہے کہ یہ غزوہ حنین کا واقعہ ہوگا۔

ذِکْرُ الْعُذْرِ الرَّابِعِ وَهُوَ السِّمَنُ الْمُفْرِطُ الَّذِی یَمْنَعُ الْمَرْءَ مِنْ حُضُوْرِ الْجَمَاعَاتِ

چوتھے عذر کا تذکرہ اور یہ ایسا موٹاپا ہے جو آدمی کو جماعت میں شریک ہونے سے روکتا ہے

2070 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ، فَلَوْ اَتَیْتَ مَنْزِلِی فَصَلَّیْتَ فِیْهِ فَاَقْتَدِیَ بِكَ، فَصَنَعَ الرَّجُلُ لَهٗ طَعَامًا وَدَعَاهُ اِلٰی بَیْتِهٖ، فَبَسَطَ لَهٗ طَرَفَ حَصِیْرٍ لَهُمْ، فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَكْعَتَیْنِ قَالَ: فَقَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُوْدِ لِاَنَسٍ: اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ

2070- إسناده صحيح على شرط البخاري، علي بن الجعد: ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه لبخاري "1179" في التهجد: باب صلاة الضحى في الحضر، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/130، 131 و184 و291، والبخاري "670" في الأذان: باب هل يصلي الإمام بمن حضر، وأبو داوٗد "657" في الصلاة: باب الصلاة على الحصير، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ .(1: 5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے جو خوب بھاری بھرکم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں نے عرض کی: میں آپ کی اقتداء میں نماز کے لئے حاضر ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا اگر آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور وہاں نماز ادا کریں' تو میں آپ کی پیروی کروں گا (یعنی اس جگہ نماز ادا کرلیا کروں گا) پھر ان صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا' اور آپ کو اپنے گھر میں بلوایا۔ انہوں نے اپنی چٹائی کا کنارہ آپ کے لئے بچھایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دو رکعات نماز ادا کی۔

راوی کہتے ہیں: فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس دن کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْخَامِسِ وَهُوَ وُجُوْدُ الْمَرْءِ حَاجَةَ الْإِنْسَانِ فِيْ نَفْسِهِ

پانچویں عذر کا تذکرہ اور یہ آدمی کو قضائے حاجت کی ضرورت درپیش ہونا ہے

2071 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ، كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُ الْغَائِطَ، فَلْيَبْدَاْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ .(1: 5)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن نماز کا وقت ہوا وہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وہ واپس تشریف لائے اور انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب کسی شخص کو پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو' تو نماز سے پہلے اسے وہ (حاجت پوری) کرلینا چاہئے۔''

2071- إسناده صحيح . وأخرجه البغوي في شرح السنة "803" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/159 في الصلاة باب النهي عن الصلاة والإنسان يريد حاجته، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/126، 127، والنسائي 2/110-111 في الإمامة: باب العذر في ترك الجماعة، والطحاوي في مشكل الآثار 2/403 و404، والبيهقي في السنن 3/72. وأخرجه الحميدي "872"، وعبد الرزاق "1759" و"1760"، وأبو داؤد "88" في الطهارة: باب أيصلي الرجل وهو حاقن، والترمذي "142" في الطهارة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء، وابن ماجة "616" في الطهارة: باب ما جاء في النهي للحاقن أي يصلي، والدارمي 1/332، وابن خزيمة "932" و"1652"، والطحاوي في مشكل الآثار 2/403، والبيهقي 3/72 من طرق عن هشام بن عروة، به . وصححه الحاكم 1/168 و257 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/483 عن يحيى بن سعيد، و4/35 عن عبد الله بن سعيد، وابن أبي شيبة 2/422-423 عن حفص. ثلاثتهم عن هشام بن عروة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَقْصَدَ فِيمَا وَصَفْنَا مِنْ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ هُوَ اَنْ يَّشْغَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ دُوْنَ مَا لَا يَتَاَذّٰى بِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اس سے مراد انسان کو قضائے حاجت کی ایسی ضرورت ہے جو نماز میں توجہ منتشر کرنے کا باعث بنے وہ کیفیت مراد نہیں ہے جس سے آدمی کو اذیت نہیں ہوتی

2072 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ هُوَ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اِدْرِيسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ. (1: 6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرے جبکہ وہ پیشاب یا پاخانہ کو روکے ہوئے ہو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَاهُ، اَنَّ عَائِشَةَ، حَدَّثَتْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ.

(6:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

2072- إسناده قوي. يزيد بن عبد الرحمٰن بن الأسود الأودي: وروى عنه جماعة، وذكره المؤلف في الثقات 5/542، ووثقه العجلي، وباقي السند رجاله رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/422، ومن طريقه ابن ماجة "618" عن أبي أسامة حماد بن أسامة، عن إدريس، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى." وأخرج الطحاوي في مشكل الآثار 2/405 م طريق محمد بن الصلت، عن عبد الله بن إدريس سمعت أبي يحدث عن جدي، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: "لا يصل أحدكم وهو يجد شيئًا من الخبث." قال البيهقي: ورواه آدم بن أبي إياس، عن شعبة، فوقفه. وأخرجه أحمد 2/442 من طريق محمد بن عبيد، و 2/471 من طريق وكيع، كلاهما عن داوُد بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يقومن أحدكم إلى الصلاة وبه أذى من غائط أو بول." وأخرجه أبو داوُد "91" في الطهارة: باب أيصلي الرجل وهو حاقن، والحاكم 1/168، من طريق ثور بن يزيد.

''کوئی بھی شخص ایسی حالت میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو، اس کا کھانا آ چکا ہو یا جب وہ دوخبیث چیزوں پاخانہ یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو۔''

2074 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْ حَزْرَةَ الْمَدِينِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَبَيْنَ بَعْضِ بَنِيْ اَخِيهَا شَيْءٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَلَمَّا جَلَسَ جِيءَ بِالطَّعَامِ، فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ لَهُ: اجْلِسْ غُدَرُ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ .(2: 47)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: الْمَرْءُ مَزْجُورٌ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ، وَالْعِلَّةُ الْمُضْمَرَةُ فِيْ هٰذَا الزَّجْرِ هِيَ اَنْ يَّسْتَعْجِلَهُ اَحَدُهُمَا حَتّٰى لَا يَتَهَيَّاَ لَهُ اَدَاءُ الصَّلَاةِ عَلٰى حَسْبِ مَا يَجِبُ مِنْ اَجْلِهِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا تَصْرِيحُ الْخِطَابِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَا هُوَ يَجِدُ الْاَخْبَثَيْنِ، وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاَخْبَثَيْنِ قُصِدَ بِهٖ وُجُوْدُهُمَا مَعًا وَانْفِرَادُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا اجْتِمَاعُهُمَا دُوْنَ الْاِنْفِرَادِ، اَبُوْ حَزْرَةَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے کسی بھانجے کے درمیان کوئی ناراضگی تھی۔ وہ بھانجے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جب وہ بیٹھے تو کھانا آ گیا وہ اٹھ کر مسجد کی طرف جانے لگے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: او نالائق بیٹھے رہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''کوئی بھی شخص کھانے کی موجودگی میں نماز ادا نہ کرے اور اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ دوخبیث چیزوں یعنی پیشاب اور پاخانے کو روکے ہوئے ہو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) آدمی کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ جب اسے پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت محسوس ہو۔

2073- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح . القاسم بن محمد: هو القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق، وعبد الله بن محمد: هو عبد الله بن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي بكر الصديق، المعروف باب ابي عتيق.وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/404-405 من طريق يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/43 و54 و73، ومسلم "560" في المساجد: باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال، وأبو داوٗد "89" في الطهارة: باب أيصلي الرجل وهو حاقن، وأبو عوانة 3/16، والبيهقي 3/71 و72 و73، والبغوي "801" و "802" من طرق عن أبي حزرة يعقوب بن مجاهد، عن عبد الله بن ابي عتيق، عن عائشة وصححه ابن خزيمة برقم "933"، والحاكم 1/168، ووافقه الذهبي .تنبيه: وقع في سنن أبي داوٗد عبد الله بن محمد، أخو القاسم، والمحفوظ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن أبي بكر كما في التهذيب 6/7.

2074- الحسن بن سهل الجعفري: روى عنه الحسن بن سفيان وأبو زرعة وغيرهما، وذكره المؤلف في الثقات 8/177، وأورده ابن أبي حاتم 3/17، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي حزرة، فإنه من رجال مسلم وحده .وأخرجه ابن أبي شيبة 2/423، والطحاوي في مشكل الآثار 2/405 من طريق حسين بن علي الجعفي، بهذا الإسناد .وتقدم قبله من طريق يحيى بن أيوب، عن أبي حزرة، به، فانظر تخريجه ثمة.

تو اس وقت اسے نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔ اس ممانعت میں پوشیدہ علت یہ ہے کہ اگر آدمی کو ان دونوں کے کرنے کی ضرورت درپیش ہو' تو آدمی صحیح طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکے گا۔ اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ روایت کے الفاظ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آدمی دوخبیث چیزوں کو روکنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ وہ دوخبیث چیزوں کو محسوس نہ کر رہا ہو۔ اور یہاں دوخبیث چیزوں کو جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کا وجود ایک ساتھ پایا جائے یا ان دونوں میں سے کوئی ایک پایا جائے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ جب یہ دونوں اکٹھے ہوں تو یہ حکم رہے گا اور جب کوئی ایک ہو' تو یہ حکم نہیں رہے گا۔

ابوجزرہ نامی راوی کا نام یعقوب بن مجاہد ہے۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ السَّادِسِ: وَهُوَ خَوْفُ الْإِنْسَانِ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ طَرِيْقِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ

چھٹے عذر کا تذکرہ اور وہ انسان کا اپنی جان یا مال کے حوالے سے خوف ہے جو مسجد کے راستے میں پیش آتا ہے

2075 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِي وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِي، وَاِذَا كَانَ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ بِهِمْ وَدِدْتُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِي حَتّٰى اَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَفْعَلُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ.

❀❀ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ ان کا تعلق انصار سے تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری نگاہ

2075- إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . وأوردت تخريجه من طرقه فيما تقدم برقم "223" فانظره . وانظر "1612" أيضًا. والخزيرة: قال ابن الأثير: هي لحم يقطع صغارًا ويصب عليه ماء كثير، فإذا نضج، ذر عليه الدقيق، فإن لم يكن فيه فهي عصيدة، وقيل: هي حساء من دقيق ودسم، وقيل: إذا كان من دقيق فهي حريرة، وإذا كان من نخالة، فهو خزيرة.

کمزور ہوچکی ہے۔ میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں جب بارش آتی ہے نشیبی علاقے میں پانی بھر جاتا ہے جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ہے تو میں ان کی مسجد تک نہیں آسکتا' تاکہ ان کو نماز پڑھاؤں۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں' یارسول اللہ (ﷺ)! آپ تشریف لائیں میرے گھر میں نماز ادا کریں' تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی گھر میں داخل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف فرمانہیں ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا: تم اپنے گھر میں کہاں یہ چاہتے ہو میں وہاں نماز ادا کروں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے آپ نے وہاں تکبیر کہی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ کھانے کے لئے روک لیا جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ السَّابِعِ: وَهُوَ وُجُوْدِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ الْمُؤْلِمِ

ساتویں عذر کا تذکرہ جو تکلیف دینے والی شدید سردی کا موجود ہونا ہے

2076 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى السُّلَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ وَجَدَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بَرْدًا شَدِيْدًا، فَاَذِنَ مَنْ مَعَهُ فَصَلُّوْا فِيْ رِحَالِهِمْ وَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مِثْلُ هٰذَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوْا فِيْ رِحَالِهِمْ. (1: 5)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' (سفر کے دوران) ایک رات انہیں شدید سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ اجازت دی' وہ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں اور ہمیں یہ بات بتائی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے' جب اس طرح کا معاملہ ہوتا تو آپ لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے وہ اپنے رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ

شدید سردی ہونے کی صورت میں رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2077 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ،

2076– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن أبي ليلى، وأبو داوُد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهذا الإسناد .وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به. وانظر "2084".

(متن حدیث):اَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ لَيْلَةً بَارِدَةً، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، وَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ فِيْ مَوْضِعٍ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِي الرِّحَالِ .(1: 7)

نافع بیان کرتے ہیں: شدید سرد رات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان کے مقام پر پڑاؤ کیا' اور لوگوں کو یہ ہدایت کی' وہ اپنی رہائش والی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔ انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سرد رات میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو آپ لوگوں کو یہ حکم دیتے تھے وہ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلیں۔

ذِكْرُ الْعُذْرِ الثَّامِنِ: وَهُوَ وُجُوْدُ الْمَطَرِ الْمُؤْذِي

آٹھواں عذر وہ تکلیف دینے والی بارش کی موجودگی ہے

2078 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّهُ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَقَالَ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ (1: 6)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد اور ہوا والی رات میں نماز کے لئے اذان دی اور یہ کہا: ''خبردار اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو'' پھر انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے' جب رات ٹھنڈی یا بارش والی ہو' تو وہ یہ کہے خبردار اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو''

2077– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233 من طريق ابن أبي ليلى، وأبو داوُد "1064" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، أو الليلة المطيرة، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/71 من طريق محمد بن إسحاق، وأبو عوانة 2/18 من طريق عمر بن محمد، ثلاثتهم عن نافع بهذا الإسناد .وسيرده بعده "2077" من طريق أيوب، و "2078" من طريق مالك، و "2080" من طريق عبيد الله بن عمر، ثلاثتهم عن نافع، به . وانظر 2."2084" إسناده صحيح على شرطهما، أيوب هو السختياني، وأخرجه الدارمي 1/292 عن سليمان بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "1060" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، ومن طريقه أبو عوانة 2/18، عن محمد بن عبيد، عن حماد بن زيد، به . وأخرجه الشافعي في الأم 1/155، والمسند 1/125، والحميدي "700" وأحمد 2/4 و10، وأبو داوُد "1061" وابن ماجه "937" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والبيهقي 3/70، 71، والبغوي في شرح السنة "799" من طرق عن أيوب، به . وصححه ابن خزيمة ."1655" وانظر "2076" و "2078" و ."2080"

2078– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "797" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/73 في الصلاة: باب النداء في السفر . ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في الأم 1/155، والمسند 1/124، 125، والبخاري "666" في الأذان: باب الرخصة في المطر، والعلة أن يصلي في رحله، ومسلم "697" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داوُد "1063" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والنسائي 2/15 في الأذان: باب الأذان في التخلف عن شهود الجماعة في الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17، والبيهقي 3/70، وانظر الحديثين قبله و "2080" الآتي.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْمَطَرِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُّؤْذِيًا

بارش کی موجودگی میں رہائشی جگہ پرنماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اگر چہ وہ (نقصان دہ) نہ ہو

2079 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصَابَنَا مَطَرٌ لَمْ يَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ. (1: 7)

ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے زمانہ میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمیں بارش نے آلیا وہ اتنی بارش تھی، جس سے ہمارے جوتے کے نیچے والا حصہ بھی گیلا نہیں ہوا، لیکن نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَطَرَ وَالْبَرْدَ لَا حَرَجَ عَلَى الْمَرْءِ فِي التَّخَلُّفِ، عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَاتِ عِنْدَ انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاِنْ لَّمْ يَجْتَمِعَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بارش اور سردی میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے پر آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا اگر چہ ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز موجود ہو، دونوں اکٹھی نہ ہوں

2080 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2079– إسناده صحيح على شرط مسلم. وخالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وأبو المليح: هو أبو المليح بن أسامة بن عمير الهذلي. وأخرجه البخاري في التاريخ 2/12، وابن أبي شيبة 2/234، وعبد الرزاق "1924"، وأحمد 5/74، وأبو داؤد "1059" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، وابن ماجه "936" في الإقامة: باب الجماعة في الليلة المطيرة، والطبراني "496" و "500" من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1657" و "1863". وأخرجه ابن أبي شيبة 2/233–234، والبخاري في التاريخ 2/21 من طريق خالد الحذاء، وابن سعد في الطبقات 7/44، والطبراني "498" من طريق سعيد بن زربي، والبيهقي 3/71، والطبراني "499" من طريق عامر بن عبيدة الباهلي، وأحمد 5/24 من طريق أبي بشر الحلبي، والبيهقي 3/71.

2080– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 2/53 و103، والبخاري "632" في الأذان: باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة ... وقول المؤذن الصلاة في الرحال في الليلة الباردة أو المطيرة، ومسلم "697" "23" و "24" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داؤد "1062" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة أو الليلة المطيرة، وأبو عوانة 2/17 و18، والبيهقي في السنن 3/70، والبغوي في شرح السنة "798" من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وصححه ابن خزيمة "1655". وتقدم برقم "2076" من طريق موسى بن عقبة و "2077" من طريق أيوب السختياني، و "2078" من طريق مالك، ثلاثتهم عن نافع، به، وورد تخريج كل طريق في موضعه.

اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَذَّنَ بِضَجْنَانَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ اَوِ الْبَارِدَةِ وَيَاْمُرُ اَصْحَابَهٗ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ . (1:6)

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک سرد رات میں انہوں نے ضجنان کے مقام پر اذان دی اور اپنے ساتھیوں سے یہ کہا' تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مؤذن کو یہ ہدایت کرتے تھے وہ بارش والی رات میں' یا سرد رات میں اذان دے اور آپ اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کرتے تھے' تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ قَبُوْلِ خَبَرِ الْوَاحِدِ

اس بات کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ''خبر واحد'' کو قبول کرنے کے جائز ہونے کی نفی ہے

2081 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَنَا مَطَرٌ بِحُنَيْنٍ فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ (1:8)

ابو ملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حنین میں ہمیں بارش نے آلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا ''تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ لِمَنْ وَّصَفْنَا اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا اَمْرُ عَزْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنے کا حکم' جس کا

2081- إسناده صحيح على شرط البخاري غير أن صحابيه لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه الطبراني "497" من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/74و75، والنسائي 2/111 في الإقامة: باب العذر في ترك الجماعة، وابن خزيمة "1658"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/74و75، وأبو داؤد "1057" في الصلاة: باب الجمعة في اليوم المطير، والطبراني "497"، وابن خزيمة "1658" أيضًا من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الطبراني "501" من طريق الحسين بن السكن، عن عمران القطان، عن قتادة، وزياد بن ابي المليح، عن أبي المليح، عن أسامة بن عمير قال: شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم مطير يوم الجمعة أمر مناديًا، فنادى أن صلوا في رحالكم .وتقدم برقم "2079" من طريق أبي قلابة، عن أبي المليح، به، وسيعيده برقم "2083".

ہم نے ذکر کیا ہے' یہ اباحت کے طور پر ہے لازمی حکم نہیں ہے

2082 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ فِيْ عَقِبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ: لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ .(1: 6)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے بارش ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص چاہے اپنی جگہ پر ہی نماز ادا کر لے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْمَطَرِ الْقَلِيْلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُّؤْذِيًا فِيْمَا وَصَفْنَا حُكْمُ الْكَثِيْرِ الْمُؤْذِي مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ تھوڑی بارش' جب وہ تکلیف دہ نہ ہو' اس کا حکم بھی وہی ہے' جو زیادہ بارش کا ہے' جو تکلیف دہ ہوتی ہے

2083 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ، قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَاَصَابَنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهٗ: اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ .(1: 6)

ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ وہاں ہم پہ بارش ہو

2082- رجاله رجال الصحيح إلا أن أبا الزبير وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكي- لم يصرح بالتحديث. أبو خليفة: هو المحدث الثقة الفضل بن الحباب الجمحي، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي البصري. وأخرجه الطيالسي "1736"، وأحمد 3/397، ومسلم "698" في صلاة المسافرين: باب الصلاة في الرحال في المطر، وأبو داؤد "1065" في الصلاة: باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة، والترمذي "409" في الصلاة: باب ما جاء إذا كان المطر فالصلاة في الرحال، وابن خزيمة "1659"، والبيهقي 3/71 من طرق عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. هو في صحيح ابن خزيمة برقم "1659".

2083- إسناده صحيح. وهو مكرر "2079" و "2081".

گئی جو اتنی تھی ہمارے جوتوں کا نیچے والا حصہ بھی مکمل طور پر گیلا نہیں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اعلان کرنے والے کو یہ حکم دیا (کہ وہ یہ اعلان کرے) "تم لوگ اپنے رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔"

ذِكْرُ الْعُذْرِ التَّاسِعِ: وَهُوَ وُجُوْدِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ يَخَافُ الْمَرْءُ عَلٰى نَفْسِهِ الْعَثْرَ مِنْهَا

نویں عذر کا تذکرہ' وہ علت کا پایا جانا ہے جس کی وجہ سے آدمی کو اپنی جان کے حوالے سے خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے

2084 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ اَوْ لَيْلَةٌ مَطِيْرَةٌ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَادٰى مُنَادِيْهُ: اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ. (1: 6)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے ہوتے تھے اور رات انتہائی تاریک ہوتی تھی۔ یا رات کے وقت بارش ہو جاتی' تو نبی اکرم ﷺ کا موذن یہ اعلان کرتا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا تھا۔ "تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔"

ذِكْرُ الْعُذْرِ الْعَاشِرِ: وَهُوَ اَكْلُ الْاِنْسَانِ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ رِيْحُهَا

دسویں عذر کا تذکرہ وہ آدمی کا لہسن یا پیاز کھانا ہے اس وقت تک جب تک ان کی بو ختم نہیں ہوتی

2085 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ اَبَا النَّجِيْبِ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ

2084- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن خزيمة "1656" عن يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في الكبير "13102" و "13103" من طريق أبي الأحوص، عن يحيى بن سعيد، به. وانظر "2076" و "2077" و "2078" و "2080".

2085- أبو النجيب يقال: اسمه ظليم، روى عن ابن عمر وأبي سعيد، ولم يرو عنه غير بكر بن سوادة، وأورده المؤلف في الثقات 5/575. وأخرجه أبو داؤد "3823" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، عن أحمد بن صالح، والدولابي في الكنى والأسماء 2/143 عن أبي الربيع سليمان الزهري، والبيهقي 3/77 من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم، كلهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1669" عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب، به. وأخرجه بنحوه أحمد 3/12، ومسلم "565" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، والبغوي في شرح السنة "2733"، والبيهقي 3/77 من طرق عن إسماعيل بن علية، عن الجريري، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري. وهذا سند صحيح، فإن ابن علية سمع من الجريري قبل الاختلاط، وصححه ابن خزيمة برقم "1667" وصححه ابن خزيمة "1667" أيضًا من طريق عبد الأعلى، عن الجريري، به.

حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ،

(متن حدیث): حَدَّثَهُ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّومُ وَالْبَصَلُ، وَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ اَفَتُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْهُ وَمَنْ اَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَذْهَبَ رِيحُهُ. (1: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں لہسن اور پیاز کا ذکر کیا گیا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ (ﷺ)! لہسن ان میں زیادہ بودار ہے کیا ہم اسے حرام سمجھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھاؤ البتہ تم میں سے جو شخص اسے کھاتا ہے وہ ہماری اس مسجد کے قریب اس وقت تک نہ آئے جب تک اس کی بوختم نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ اَكْلِ الْكُرَّاثِ حُكْمُ اَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ فِيمَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ گندنا کھانے والے شخص کا بھی وہی حکم ہے جو ہم نے لہسن اور پیاز کھانے والے کا بیان کیا ہے

2086 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا لَا نَاْكُلُ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ، فَاَكَلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى بِهِ النَّاسُ (1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم پیاز اور گندنا نہیں کھایا کرتے تھے پھر ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم نے اسے کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بودار درخت (کا پھل) کھاتا ہے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے۔

2086- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث عند الحميدى "1278". وأخرجه مسلم "564" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أبو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، والبيهقي 3/76، وأبو يعلي "2226" من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/387 من طريق حماد بن سلمة، والحمدى "1299" من طريق إبراهيم بن إسماعيل بن محمع، وابن ماجه "3365" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، من طريق عبد الرحمن بن نمران الحجرى، والطحاوى في شرح معاني الآثار 4/240 من طريق ابن جريج، وابن خزيمة "1668" من طريق يزيد بن إبراهيم التسترى، وأبو يعلي "2321" من طريق ايوب كلهم عن أبي الزبير، به. وسيرد بعده من طريق داؤد بن أبي هند، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطبراني في الصغير "37" من طريق يحيى بن راشد، عن هشام بن حسان القردوسي، عن أبي الزبير، عن جابر بلفظ: من اكل من هذه الخضروات: الثوم، والبصل، والكراث، والفجل، فلا يقربن مسجدنا، فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم. قال الهيثمي في المجمع 2/17: هو في الصحيح خلا قوله: والفجل، ويحيى بن راشد: ضعيف، ووثقه ابن حبان، وقال: يخطء ويخالف، وبقية رجاله ثقات. وضعفه أيضًا الحافظ في الفتح 2/344 بيحيى بن راشد. وقد ألحق بعض أهل العلم بذلك من كان بفيه بخر، أو به جرح له رائحة، وزاد بعضهم، فالح أصحاب الصنائع كالسماك، والعاهات كالمجذوم، ومن يؤذى الناس بلسانه.

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ لِلْعِلَّةِ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا

نبی اکرم ﷺ کا ان دو درختوں کا (پھل) کھانے سے منع کرنا اس علت کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2087 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِالْبَصْرَةِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ الْكُرَّاثِ وَالْبَصَلِ . (1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گندنا اور پیاز کھانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ مَسْجِدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ غَيْرِهٖ فِيْمَا وَصَفْنَا سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد اور تمام مساجد کا حکم برابر ہے

2088 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ،

2087– أحمد بن محمد بن سعيد المروزي شيخ ابن حبان مترجم في تاريخ بغداد 5/13، وهو معدود في جملة الثقات، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسماعيل الحساني، وهو ثقه . وأخرجه الطبراني في الصغير "148" عن أحمد بن محمد المروزي، بهٰذا الإسناد . وزاد في آخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داوٗد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسي، وانظر ما قبله و ."2089"

2088– أحمد بن محمد بن سعيد المروزي شيخ ابن حبان مترجم في تاريخ بغداد 5/13، وهو معدود في جملة الثقات، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن إسماعيل الحسّاني، وهو ثقه . وأخرجه الطبراني في الصغير "148" عن أحمد بن محمد المروزي، بهٰذا الإسناد . وزاد في آخره عند دخول المسجد وقال: لم يروه عن داوٗد إلا يزيد، تفرد به محمد بن إسماعيل الأحمسي، وانظر ما قبله و ."2089" 2 إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/13و20، 21، والبخاري "853" في الأذان: باب ما جاء في الثوم النيء، والبصل والكراث، ومسلم "561" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا، أو كراثًا، وأبو داوٗد "3825" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، والبيهقي 3/75 من طريق يحيى القطان، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة "1661" وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510و8/302، والبخاري "4215" في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم "561" "69"، وابن ماجه "1016" في الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقرب المسجد، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/237، والبيهقي 3/75، من طرق، عن عبيد الله بن عمر، بهٰذا الإسناد

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ. (1: 6)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھالے وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ وَقَعَ عَنْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا دُوْنَ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ (لہسن و پیاز وغیرہ کھا کر) مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم تمام مساجد کے لئے ہے صرف مسجد نبوی کیلئے نہیں ہے

2089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، فَلَا يَغْشَنَا فِیْ مَسَاجِدِنَا. (1: 6)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس سبزی کو کھالے وہ ہماری مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِیَ عَنْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ آكِلُ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بدبودار پھل کو کھا کر جماعت کے لئے جانے سے منع کیا گیا ہے

2090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ النَّاسُ. (1: 6)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2089- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأورده المؤلف برقم "1644" في باب المساجد، من طريق يحيى القطان، عن ابن جريج، به، وتقدم تخريجه هناك.

2090- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "2086".

''جو شخص اس بودار درخت (کا پھل) کھالے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ اِخْرَاجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِيْعِ مَنْ وَّجَدَ مِنْهُ رَائِحَةَ الْبَصَلِ وَالثُّومِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو بقیع کی طرف نکال دینے کا تذکرہ جس سے پیاز اور لہسن کی بو آ رہی تھی

2091 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ النُّكْرِيُّ هُوَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ كَاَنَّ دِيكًا اَحْمَرَ نَقَرَنِيْ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ، وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ اِلَّا لِحُضُوْرِ اَجَلِيْ، فَاِنْ عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ، فَاِنَّ الشُّوْرٰى اِلٰى هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَاِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ نَاسًا سَيَطْعُنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ، اَنَا قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِيْ هٰذِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ فَعَلُوْا، فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ، الْكُفَّارُ الضُّلَّالُ، وَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلٰى اُمَرَاءِ الْاَمْصَارِ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْاَهُمْ، وَمَا اَغْلَظَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ اَوْ مَا نَازَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِثْلَ آيَةِ الْكَلَالَةِ حَتّٰى ضَرَبَ صَدْرِيْ وَقَالَ: يَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: 176) وَسَاَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءٍ يَعْلَمُهُ مَنْ يَقْرَاُ (وَمَنْ لَّا يَقْرَاُ) هُوَ مَا خَلَا الْاَبَ (وَكَذَا اَحْسَبُ) اَلَا اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيثَتَيْنِ الْبَصَلِ وَالثُّومِ، وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالرَّجُلِ يُوْجَدُ مِنْهُ رِيْحُهَا فَيَخْرُجُ اِلَى الْبَقِيْعِ، فَمَنْ كَانَ لَا بُدَّ آكِلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.(1: 6)

2091– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في مسند أبي يعلى "256"، وما بين حاصرتين منه. وأخرجه مسلم "567" في المساجد: باب نهي من أكل ثومًا أو بصلًا أو كراثًا أو نحوها، و "1617" في الفرائض: باب ميراث الكلالة، والطبري في جامع البيان "10877"، والبيهقي 6/224، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 8/109 من طريق شبابة بن سوار، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/510، 511و8/304، والطيالسي ص 11، وابن سعد في الطبقات 3/335، 336، وأحمد 1/15و26و48، 49، ومسلم "567" "78"، والنسائي 2/43 في المساجد: باب من يخرج من المسجد، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 8/109، وابن ماجه "1014" في الإقامة: باب من أكل الثوم فلا يقربن المسجد، و "3363" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل والكراث، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/238، والطبري "10884" و "10885" و "10887" والبيهقي في السنن 3/78 من طرق عن قتادة، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1666".

معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے ایک سرخ رنگ کا مرغ ہے جس نے مجھے ایک مرتبہ یا شاید دو مرتبہ ٹھونگا مارا ہے۔ میرا خیال ہے اس کا مطلب یہ ہے میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اگر میں جلد انتقال کر گیا تو شوریٰ کا معاملہ ان چھ افراد کے سپرد ہو گا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان حضرات سے راضی تھے اور مجھے اس بات کا علم ہے کچھ لوگ اس حوالے سے پیچیدگی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں اپنے اس ہاتھ کے ذریعے اسلام پر ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔ اگر وہ پھر بھی ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن ہیں۔ وہ کفار اور گمراہ لوگ ہیں اور میں مختلف علاقوں کے گورنروں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں میں نے ان کو اس لیے بھجوایا تھا تاکہ وہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں اور ان کے نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کا مال ان کے درمیان تقسیم کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی چیز کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید نہیں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی معاملے میں اتنے زیادہ اہتمام کے ساتھ دریافت نہیں کیا جتنا کلالہ سے متعلق آیت کے بارے میں دریافت کیا: یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے گرمی میں نازل ہونے والی وہ آیت کافی ہے جو سورہ النساء کے آخر میں نازل ہوئی تھی۔

''لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں: تم فرما دو! اللہ تعالیٰ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے۔''

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) عنقریب میں اس بارے میں ایسا فیصلہ دوں گا جسے وہ شخص جان لے گا جو پڑھ سکتا ہے اور جو نہیں پڑھ سکتا اور وہ (فیصلہ) باپ کے علاوہ (کے لیے) ہو گا۔ اسی طرح میں یہ گمان کرتا ہوں۔

خبردار اے لوگو! تم لوگ ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ دونوں خبیث ہیں پیاز اور لہسن اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی تو اس شخص کو بقیع کی طرف بھیج دیا جاتا تھا جس شخص نے ان دونوں کو ضرور کھانا ہو وہ انہی کو پکا کر اس کی بو کو ختم کر دے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ آكِلَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اِذَا كَانَتْ مَطْبُوخَةً لَا حَرَجَ عَلَيْهِ فِيْ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ اَكَلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب یہ چیزیں پکی ہوئی ہوں تو ان چیزوں کو کھانے والے شخص کے باجماعت نماز میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے

2092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِطَعَامٍ مَعَ خُضَرٍ فِيْهِ بَصَلٌ اَوْ كُرَّاثٌ، فَلَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا

مَنَعَكَ اَنْ تَاْكُلَ؟ قَالَ: لَمْ اَرَ اَثَرَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَحْيِي مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ (1: 8)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کچھ کھانا واپس بھیجا جس میں کچھ سبزیاں تھیں جس میں پیاز اور گندنا بھی تھا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں سے (اس کو) کھانے کا نشان نہیں دیکھا تو انہوں نے خود اس کو کھانے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم اس کو کیوں نہیں کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اس میں آپ کے کھانے کا نشان نظر نہیں آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کے فرشتوں سے حیا آتی ہے۔ ویسے یہ حرام نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ فِيْ اَكْلِ مَا وَصَفْنَاهُ مَطْبُوخًا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ خصوصیت عطا کی ہے اور اس چیز کو پکی ہوئی کھانے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان فرق کیا ہے' جس چیز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے

2093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ، قَالَتْ:

2092– إسناده صحيح. سفيان بن وهب: هو الخولاني، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فيما نقله عنه ابنه 4/217: له صحبة، وروى البخاري في تاريخه 4/87–88 من طريق غياث الحبراني، قال: مر بنا سفيان بن وهب، وكانت له صحبة، فسلم علينا، وقال ابن يونس: وفد على النبي صلى الله عليه وسلم، وشهد فتح مصر، وولي إمرة إفريقية في زمن عبد العزيز بن مروان، ومات سنة اثنين وثمانين، وذكره الحافظ في القسم الأول من الإصابة 2/506، وقال في تعجيل المنفعة ص 155: له صحبة ورواية عنه صلى الله عليه وسلم، وعن عمر بن الخطاب، والزبير بن العوام، وعمرو بن العاص، وأبي أيوب الأنصاري وغيرهم ... وروى عنه أبو عشانة المعافري، وأبو الخير اليزني، والمغيرة بن زياد، وبكر بن سوادة وغيرهم، وذكره المؤلف في الثقات 3/183 في قسم الصحابة، وجزم بصحبته، ثم تناقض، فقال في التابعين 4/319: من زعم أن له صحبة، فقد وهم. وأخرجه الطبراني في الكبير "39" و "4077" من طريق أصبغ بن الفرج وأحمد بن صالح، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، وابن خزيمة في صحيحه "1670" عن يونس بن عبد الأعلى، ثلاثتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 5/415، ومسلم "2053" "171" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والطبراني "3984" من طريقين عن ثابت أبي زيد، عن عاصم، عن عبد الله بن الحارث، عن أفلح مولى أبي أيوب، عن أبي أيوب. وعاصم: هو ابن سليمان الأحول، وقد جاء في المطبوع من صحيح مسلم: عن عاصم بن عبد الله بن الحارث، وهو خطأ. وأخرجه أحمد 5/420، وابن أبي شيبة 8/305 من طريق يونس بن محمد، والطحاوي 4/239 من طريق شعيب بن الليث، كلاهما عن اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ الْخَيْرِ، عن أبي رهم السماعي، عن أبي أيوب. وأخرجه أحمد 5/414 من طريق بقية، عن بحير بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نفير، عن أبي أيوب. وسيورده المؤلف برقم "2094" من طريق جابر بن سمرة، عن أبي أيوب، فانظر تخريجه هناك

(متن حدیث): نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ الْبُقُوْلِ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوْا فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ. (1: 6)

سیدہ ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا جس میں یہ سبزیاں بھی تھیں' تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے' (اسے کھا کر) میں اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فِيْهَا ثُوْمٌ، فَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَضَعُ يَدَهُ حَيْثُ يَرٰى يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ، فَلَمَّا لَمْ يَرَ اَثَرَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلْ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّيْ لَمْ اَرَ اَثَرَ يَدِكَ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْهَا رِيْحُ الثُّوْمِ وَمَعِيْ مَلَكٌ. (1: 6)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا پیالہ لایا گیا جس میں لہسن بھی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا۔ آپ نے اس کو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوادیا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ

2093- إسناده حسن في الشواهد . أبو يزيد الراوي عن أم أيوب: هو المكي حليف بني زهرة، لم يرو عنه سوى ابنه عبيد الله، وذكره المؤلف في الثقات، وقال العجلي: مكي تابعي ثقة، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين، فهو يتقوى بالحديث السابق . هو ابن عيينة، وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1671"وأخرجه ابن أبي شيبة 2/511و 8/301، والحميدي "339"، وأحمد 6/433و462، والترمذي "1810"في الأطعمة: باب ما جاء في الرخصة في الثوم مطبوخًا، وابن ماجه "3364" في الأطعمة: باب أكل الثوم والبصل، والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/239، والطبراني في الكبير 25/329 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد

2094- إسناده حسن على شرط مسلم. سماك بن حرب: صدوق لا يرقى حديثه إلى الصحة، وأخرجه الطيالسي "589" عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/95، 96 عن إبراهيم بن الحجاج الناجي، والطبراني "1972" من طريق حجاج بن المنهال وسهل بن بكار، ثلاثتهم عن حماد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/95و416، ومسلم "2053" في الأشربة: باب إباحة أكل الثوم، والترمذي "1807" في الأطعمة: باب ما جاء في كراهية أكل الثوم والبصل، والنسائي في الوليمة من الكبرى كما في التحفة 3/89، والطبراني "1889"، والطحاوي 4/239، والبيهقي 3/77، والطيالسي "589" أيضًا من طريق شعبة، والطبراني "1940" من طريق زهير، و "1986" من طريق أبي الأحوص، و "2047" من طريق عمرو بن أبي قيس، كلهم عن سماك بن حرب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2092" من طريق سفيان بن وهب، عن أبي أيوب، به، فانظره.

اس جگہ رکھتے تھے جہاں انہیں یہ نظر آتا تھا یہاں نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کا نشان ہے جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کا نشان نہیں دیکھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں کھایا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میں نے آپ کے دست مبارک کا نشان اس میں نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں لہسن کی بوتھی اور میرے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ اِسْقَاطِ الْحَرَجِ، عَنْ آكِلِ مَا وَصَفْنَا نِيْئًا مَعَ شُهُوْدِهِ الْجَمَاعَةَ اِذَا كَانَ مَعْذُوْرًا مِنْ عِلَّةٍ يُدَاوِى بِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ ہم نے جن چیزوں کا تذکرہ کیا ہے ان کو کچی (حالت میں) کھا کر جماعت میں شریک ہونے والے شخص سے حرج اس وقت ساقط ہو جاتا ہے جب وہ شخص معذور ہو اس نے کسی علت کی وجہ سے دوا کے طور پر انہیں استعمال کیا ہو

2095 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَكَلْتُ ثُوْمًا ثُمَّ اَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِىْ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا قُمْتُ اَقْضِىْ وَجَدَ رِيحَ الثُّومِ فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِىْ عُذْرًا فَنَاوِلْنِىْ يَدَكَ فَنَاوَلَنِىْ فَوَجَدْتُهُ وَاللّٰهِ سَهْلًا فَاَدْخَلْتُهَا فِىْ كُمِّىْ اِلٰى صَدْرِىْ فَوَجَدَهُ مَعْصُوْبًا، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ عُذْرًا. (1: 6)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا هِىَ الْعُذْرُ الَّذِىْ فِىْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِىْ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ بِهٖ حَالَةٌ مِّنْهَا فِىْ تُخَلُّفِهٖ، عَنْ اَدَاءِ فَرْضِهٖ جَمَاعَةً، وَعَلَيْهِ اِثْمُ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ، لِاَنَّهُمَا فَرْضَانِ اثْنَانِ: الْجَمَاعَةُ، وَاَدَاءُ الْفَرْضِ، فَمَنْ اَدَّى الْفَرْضَ وَهُوَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ، فَقَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ اَدَاءِ الصَّلَاةِ، وَعَلَيْهِ اِثْمُ تَرْكِ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ، وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ

2095- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو بردة: هو ابن أبي موسى الأشعري، قيل: اسمه عامر، وقيل: الحارث، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 2/510 و 8/303، وأخرجه أحمد 4/252، وابن خزيمة في صحيحه "1672"، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 3/77 من طريق يزيد بن هارون، عن سليمان بن المغيرة، به. وأخرجه أبو داؤد "3826" في الأطعمة: باب في أكل الثوم، والطحاوي 4/238، والطبراني 20/ "1003"، والبيهقي 3/77، من طرق عن أبي هلال الراسبي، عن حميد بن هلال، به. وأخرجه الطبراني 20/ "1004" من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، وعمرو بن صالح، وحميد بن هلال، ثلاثتهم عن أبي بردة، به.

يُـجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ[1] أَرَادَ بِهِ: فَلَا صَلَاةَ لَـهُ مِـنْ غَيْـرِ إِثْمٍ يَرْتَكِبُهُ فِي تَخَلُّفِهِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْقَصْدُ فِيهِ ارْتِكَابُ النَّهْيِ، لَا أَنَّ صَلَاتَهُ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ بِمَعْذُورٍ إِذَا لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ، وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ يُرِيْدُ بِهِ: فَلَا جُمُعَةَ لَهُ[2] مِنْ غَيْرِ إِثْمٍ يَرْتَكِبُهُ بِلَغْوِهٖ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے لہسن کھایا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز پر آیا' تو میں نے آپ کو پایا' آپ ایک رکعت ادا کر چکے ہیں جب میں باقی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا' تو آپ کو لہسن کی بو محسوس ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس سبزی کو کھاتا ہے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے جب تک اس سبزی کی بو ختم نہیں ہو جاتی۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری طرف سے معذرت قبول کیجئے اور اپنا دست مبارک میری طرف بڑھائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا تو اللہ کی قسم! میں نے اسے نرم پایا۔ میں نے اسے اپنی آستین میں سے سینے تک داخل کیا' تو آپ کو اس میں پٹی بندھی ہوئی محسوس ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا عذر (قابل قبول ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ اشیاء ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہ عذر ہیں جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں ہے۔ یہ وہ عذر ہیں کہ جب کسی شخص کو ان میں سے کوئی ایک عذر لاحق ہو۔ تو اگر وہ جماعت کے ساتھ اپنے فرض کی ادائیگی میں شریک نہیں ہوتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا البتہ اسے جماعت کی طرف آنے کو ترک کرنے کا گناہ ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو فرض ہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اور فرض (نماز) کو ادا کرنا۔ تو جو شخص فرض ادا کر لیتا ہے۔ حالانکہ وہ اذان کی آواز سنتا ہے۔ تو اس سے نماز کی ادائیگی کا فرض ساقط ہو جائے گا۔ لیکن جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ اس پر ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''جو شخص اذان سنتا ہے۔ اس کا جواب نہیں دیتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ البتہ عذر کا حکم مختلف ہے'' تو اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کی نماز گناہ کے بغیر نہیں ہوتی جس کا اس نے جماعت میں شریک نہ ہو کر ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ اس سے مراد ''نہی'' کا ارتکاب ہو۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایسے شخص کی نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں ہے۔ اگر چہ وہ معذور نہ بھی ہو۔ اس وقت جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے شخص کی دعوت کا جواب نہیں دیتا۔ تو

۱۔ تقدم برقم "2055" من حديث ابن عباس.

۲۔ اخرج مالك 1/103، والبخاری "934" فی الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة، ومسلم "851"، وابو داؤد "1112" فی الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والترمذی "512" فی الصلاة: باب ما جاء فی كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائی 3/103و104 فی الجمعة، من حديث اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قال: إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت والإمام يخطب، فقد لغوت . ولأبی داؤد "347" بسند حسن من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص مرفوعًا: "... ومن لغا وتخطى رقاب الناس، كانت له ظهرًا ." وصححه ابن خزيمة ."1810"ولأحمد 1/93 عن علی رفعه "من قال: صه، فقد تكلم، ومن تكلم فلا جمعة له" وفی سنده مجهولة، وفی تاريخ واسط لبحشل ص125 من حديث ابن عباس ... ومن لغا فلا جمعة له" وفی سنده مجالد بن سعيد، وهو ليس بالقوی.

اس کی مثال نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی طرح ہوگی ''جو شخص لغو حرکت کرتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہوتا'' تو اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ اس کا جمعہ اس گناہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ جس لغو حرکت کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ حُضُوْرِهٖ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالْغَدَاةِ فِيْ جَمَاعَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے کیلئے جو شدید مذمت کا اظہار کیا ہے وہ عشاء اور فجر کی نمازوں کے بارے میں ہے

2096 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ .(3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا' میں لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں انہیں اکٹھا کیا جائے پھر میں نماز کے لئے حکم دوں۔ اس کے لئے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو یہ حکم دوں' وہ

2096- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة "791" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/129-130 في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة على صلاة الفذ .ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في المسند 1/123-124، والبخاري "644" في الأذان: باب وجوب صلاة الجماعة، و "7224" في الأحكام: باب إخراج الخصوم وأهل الريب من البيوت بعد المعرفة، والنسائي 2/107 في الإمامة: باب التشديد في التخليف عن الجماعة، وأبو عوانة 2/6، والبغوي في شرح السنة "791"، والبيهقي 3/55.وأخرجه الحميدي "956"، وأحمد 2/244، وابن الجارود "304"، ومسلم "651" "251" في المساجد: باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، وأبو عوانة 2/6، من طريق ابن عيينة، عن أبي الزناد، به. وصححه ابن خزيمة ."1481"وأخرجه البخاري "2420" في الخصومات: باب إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة، من طريق سعد بن إبراهيم، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/292و319 من طريق ابن أبي ذئب، و 2/376، والدارمي 1/292 من طريق محمد بن عجلان، كلاهما عن عجلان، عن أبي هريرة. وصححه ابن خزيمة ."1481" وأخرجه عبد الرزاق "1985" و "1986"، وأحمد 2/472و539، ومسلم "651" "253"، والترمذي "217" في الصلاة: باب ما جاء فيمن يسمع النداء فلا يجيب، وأبو داوُد "549" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، وأبو عوانة 2/6و7، والبيهقي 3/55، 56 من طرق عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/367 من طريق أبي معشر، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة .وسيورده المؤلف برقم "2097" من طريق شعبة، و "2098" من طريق أبي معاوية، كلاهما عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة.

لوگوں کی امامت کرے اور پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور انہیں ان کے گھر سمیت آگ لگادوں (جو باجماعت نماز شریک نہیں ہوئے) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی ایک کو یہ پتہ چل جائے' اسے ایک گوشت والی ہڈی ملے گی یا دو اچھے پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور شریک ہو"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْعِلَّةَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْعَلَ بِهِمْ مَا وَصَفْنَا لَمْ يَكُنْ لِلتَّخَلُّفِ عَنْ حُضُوْرِ الْعِشَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

کہ ان لوگوں کے بارے میں وہ علت' جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان کے ساتھ وہ سلوک کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' یہ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے نہیں تھا

2097 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ آتِيَ اَقْوَامًا يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي الصَّلَاتَيْنِ الْعِشَاءَ وَالْغَدَاةَ. (3: 84)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں نے یہ ارادہ کیا' میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوئے۔ میں ان لوگوں کو آگ لگا دوں۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جو عشاء اور صبح کی نمازوں میں شریک نہیں ہوئے)"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ دونوں نمازیں منافقین کیلئے سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں

2098 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ

2097- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/479، 480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "1987" عن معمر، وأحمد 2/531 من طريق زائدة، والبخارى "657" فى الأذان: باب فضل العشاء فى جماعة، من طريق حفص بن غياث، وأحمد 2/424، ومسلم "651" "252" فى المساجد: باب فضل الجماعة، وأبو عوانة 2/5، وابن خزيمة "1484" من طريق ابن نمير، وأبو عوانة 2/5 أيضًا، والبغوى فى شرح السنة "792" من طريق محمد بن عبيد، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/377 و416 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، به. وسيرد بعده من طريق أبى معاوية، عن الأعمش، به. فانظره.

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حِزَمُ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ . (3: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافقین کے لئے سب سے زیادہ بوجھل عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے' ان دونوں میں کتنا اجر اور ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے۔ میں نے یہ ارادہ کیا' میں نماز کے بارے میں حکم دوں کسی شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں جن کے ہمراہ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُتَخَوَّفُ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِيْ اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے لوگوں کے بارے میں کس بات کا اندیشہ ہوا کرتا تھا؟

2099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

2098– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سلم بن جنادة، فلم يخرجا له ولا واحد منهما . وأخرجه ابن خزيمة "1484" عن سلم بن جنادة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/424، وابن أبي شيبة 1/332 و 2/191، ومن طريقه مسلم "651" "252" في المساجد: باب فضل الجماعة، وابن ماجة "791" في المساجد باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، و "797": باب صلاة العشاء والفجر في جماعة، وأخرجه أبو داؤد "548" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، عن عثمان بن أبي شيبة، والبيهقي في السنن 3/55 من طريق أحمد بن عبد الجبار، وأبو عوانة، 5/2 عن علي بن حرب، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وتقدم قبله "2097" من طريق شعبة، عن الأعمش، به، و "2096" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

2099– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/332، والحاكم 1/211، وابن خزيمة في صحيحه "1485"، والبزار "463"، والبيهقي 3/59، من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد 2/40: رواه البزار ورجاله ثقات. وأخرجه البزار "462" من طريق خالد بن يوسف، عن أبيه، عن محمد بن عجلان، عن نافع، به . وأخرجه الطبراني في الكبير "13085" من طريق سفيان، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عمر . قال الهيثمي في المجمع 2/40: رواه الطبراني في الكبير والبزار، ورجال الطبراني موثقون.

(متن حدیث): كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الْإِنْسَانَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ ۔(3: 50)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم جب کسی شخص کو صبح یا عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں بدگمانی اختیار کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشَّيْءِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ كَانُوا يُسِيئُونَ الظَّنَّ بِمَنْ وَّصَفْنَا نَعْتَهُ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جس وجہ سے لوگ اس شخص کے بارے میں برا گمان رکھتے تھے جس کی صفت کا ہم نے ذکر کیا ہے

2100 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

(متن حدیث): لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ، وَإِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمُرُّ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَمِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ ۔(3: 50)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' نماز (باجماعت) سے پیچھے صرف وہی شخص رہتا تھا جو منافق ہوتا تھا اور اس کا نفاق معلوم ہوتا تھا' یا پھر بیمار شریک نہیں ہوتا تھا۔ اگر کسی بیمار کو دو آدمیوں کے درمیان چل کر آنا ممکن ہوتا تو وہ نماز (باجماعت) میں شریک ہوا کرتا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی اور ہدایت کے طریقوں میں ایک اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلَى الثَّلَاثَةِ إِذَا كَانُوا فِي بَدْوٍ أَوْ قَرْيَةٍ وَلَمْ يَجْمَعُوا الصَّلَاةَ

2100- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الأحوص واسمه عوف بن مالك الجشمي فإنه من رجال مسلم. وأخرجه مسلم "654" "256" في المساجد: باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، وأبو عوانة 2/7 عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "8608" من طريق يحيى بن زكريا بن أبي زائدة، عن أبيه، به. وأخرجه الطبراني "8609" من طريق شريك، عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطيالسي "313"، وعبد الرزاق "1979"، وأحمد 1/382 و415 و419 و455، ومسلم "654" "257"، وأبو داوُد "550" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/108-109 في الإمامة: باب المحافظة على الصلوات حيث ينادى بهن، وابن ماجة "777" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/7، والطبراني "8596" و "8597" و "9598" و "8599" و "8600" و "8601" و "8602" و "8603" و "8604" و "8605"، والبيهقي في السنن 3/58، 59 من طريق علي بن الأقمر، وإبراهيم بن مسلم الهجري، عن أبي الأحوص، به. وصححه ابن خزيمة "1483" وأخرجه الطبراني "8606" من طريق الحكم، و "8607" من طريق أبي إسحاق، كلاهما عن أبي الأحوص، به.

شیطان کے تین آدمیوں پر غالب آجانے کا تذکرہ جب وہ کسی دیہات یا گاؤں میں رہتے ہوں اور نماز باجماعت کیلئے اکٹھے نہ ہوں

2101 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَنِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قُلْتُ: فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ.

قَالَ السَّائِبُ: اِنَّمَا يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ جَمَاعَةَ الصَّلَاةِ. (1: 78)

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک گاؤں میں انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جس بھی گاؤں یا دیہات میں تین آدمی موجود ہوں اور وہاں نماز قائم نہ جاتی ہو تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے''۔

تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ علیحدہ ہونے والی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

سائب نامی راوی کہتے ہیں: یہاں جماعت سے مراد باجماعت نماز ہے۔
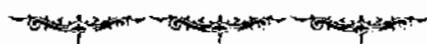
2101– إسناده حسن. السائب بن حبيش: صدوق صالح الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 5/196 و6/446، وأبو داؤد "547" في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة، والنسائي 2/106–107 في الإمامة: باب التشديد في ترك الجماعة، والبغوي في شرح السنة "793"، والحاكم 1/211، والبيهقي في السنن 3/54 من طرق عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة 1476.

بَابُ فَرْضِ مُتَابَعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی متابعت کا فرض ہونا

2102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَحَضَرَتْ صَلَاةٌ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ.

(5:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ نماز کا وقت ہوا تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تم ربنا ولك الحمد پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

2102- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في المصنف 2/325 لابن أبي شيبة. ومن طريقه أخرجه مسلم "411" "77" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام. وأخرجه الحميدي "1189"، وابن أبي شيبة 2/325، وأحمد 3/110، والبخاري "805" في الأذان: باب يهوى بالتكبير حين يسجد، و "1114" في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، ومسلم "411" "77"، والنسائي 2/195-196 في التطبيق: باب ما يقول المأموم، وابن ماجة "1238" في الإقامة: باب ماجاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، وأبو عوانة 2/105 و106، وابن الجارود "229"، والبيهقي في السنن 3/78، والبغوي "850" من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه عبد الرزاق "4078"، ومن طريقه أحمد 3/162، ومسلم "411" "81"، وأبو عوانة 2/106، عن معمر، وعبد الرزاق "4079" ومن طريقه أبو عوانة 2/106، عن ابن جريج، ومسلم "411" "79"، وأبو عوانة 2/106، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403 من طريق يونس، ثلاثتهم برقم عن الزهري، به. وسيورده المؤلف برقم "2103" من طريق مالك، و "2108" من طريق شعيب، و "2113" من طريق الليث، ثلاثتهم عن الزهري، به، وبرقم "2111" من طريق حميد الطويل، عن أنس. وفي الباب عن عائشة سيرد برقم "2104"، وعن أبي هريرة سيرد برقم "2107" و "2115"، وعن ابن عمر سيرد برقم "2109"، وعن جابر برقم "2112" و "2114" و "2122" و "2123".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ صَلُّوْا خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قُعُوْدًا اِتِّبَاعًا لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ان لوگوں نے اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جو بیٹھ کر نماز ادا کی تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کی تھی

2103 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ يَعْنِيْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَصَلّٰى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ. (1: 5)

۞۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِنَّمَا صَلُّوْا خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قُعُوْدًا بِاَمْرِهٖ حَيْثُ اَمَرَهُمْ بِهٖ

2103– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 1/135 في الصلاة: باب صلاة الإمام وهو جالس، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في الأم 1/171، وفي المسند 1/141–142، والبخاري "689" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، ومسلم "411" "80" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو داؤد "601" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، والنسائي 2/98 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدًا، وأبو عوانة 2/107، والدارمي 1/286، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، والبيهقي 3/79، والبغوي في شرح السنة "850". وتقدم قبله من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، به. وأوردت ذكر طرقه في الكتاب هناك.

اس بات کے بیان کا تذکرہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے جب یہ نماز بیٹھ کر ادا کی تھی تو یہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق ادا کی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا تھا

2104 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رسولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَائَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا.(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ السُّنَّةُ رَوَاهَا عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَائِشَةُ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ[1]، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،[2] وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ[3]، وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ. وَهُوَ قَوْلُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ،[4] وَقَيْسِ بْنِ قَهْدٍ،[5] وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،[6] وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ،[7] وَبِهٖ قَالَ جَابِرُ بْنُ

2104– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوى في شرح السنة "851" من طريق احمد بن ابى بكر، بهٰذا الإسناد. وهو في الموطأ 1/135 في الصلاة: باب صلاة الإمام وهو جالس، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في مسنده 1/142، وأحمد 6/148، والبخارى "688" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، و "1113" في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و "1236" في السهو: باب الإشارة في الصلاة، وأبو داوٗد "605" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، وأبو عوانة 2/108، والطحاوى في شرح معاني الآثار 1/404، والبيهقي .3/79وأخرجه ابن أبي شيبة 2/325، وأحمد 6/51 و57 و68 و194، والبخارى "5658" في المرضى: باب إذا عاد مريضًا فحضرت الصلاة فصلى بهم جماعة، ومسلم "412" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام

[1] سيرد حديثه برقمي "2107" و ."2115"

[2] سيرد حديثه بالأرقام "2112" و "2114" و "2122" و ."2123"

[3] سيرد حديث برقم ."2109"

[4] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن هبيرة أن أسيد بن حضير كان يؤم بني عبد الأشهل وانه اشتكى، فخرج إليهم بعد شكواه، فقالوا له: تقدم، قال: لا أستطيع أن أصلي، قالوا: لا يؤمنا أحد غيرك ما دمت، فقال: اجلسوا، فصلى جالوسًا. وإسناده صحيح. ونسبه الحافظ في الفتح /2 176 إلى ابن المنذر، وصحح إسناده .ورواه عبد الرزاق "4085" عن ابن عيينة، عن هشام بن عروة، عن أبيه أن أسيد بن حضير اشتكى، وكان يؤم قومه جالسا.

[5] رواه عبد الرزاق "4084" عن ابن عيينة، وابن أبي شيبة 2/327 عن وكيع، كلاهما عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، قال: أخبرني قيس بن قهد الأنصاري أن إمامهم اشتكى على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فكان يؤمنا جالسًا ونحن جلوس. وإسناده صحيح.

[6] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن عبد الوهاب الثقفي، عن يحيى بن سعيد، قال: أخبرني أبو الزبير أن جابرًا اشتكى عندهم بمكة، فلما أن تماثل خرج، وإنهم خرجوا معه يتبعونه، حتى إذا بلغوا بعض الطريق حضرت صلاة من الصلوات، فصلى بهم جالسًا، وصلوا معه جلوسًا. وإسناده صحيح.

[7] رواه ابن أبي شيبة 2/326 عن وكيع، عن إسماعيل، عن قيس، عن أبي هريرة قال: الإمام أمير، فإن صلى قائمًا، فصلوا قياماً، وإن صلى قاعدًا، فصلوا قعودًا. وإسناده صحيح.

زَيْدٍ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَاَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، وَاَبُوْ خَيْثَمَةَ، وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں نماز ادا کی۔ آپ بیمار تھے آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی تو آپ نے انہیں اشارہ کیا تم لوگ بیٹھ جاؤ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے اٹھ جائے تو تم بھی اٹھ جاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ سنت ہے جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی بات کے قائل ہیں۔

جابر بن زید، امام اوزاعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق، ابوایوب سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابوخیثمہ، ابن ابی شیبہ، محمد بن اسماعیل (امام بخاری) اور ان کے پیروکار محدثین جیسے امام محمد بن نصر اور امام ابن خزیمہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُ فَرِيْضَةٍ وَاِيجَابٍ لَا اَمْرُ فَضِيْلَةٍ وَاِرْشَادٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والا یہ حکم ایک فرض اور لازمی حکم تھا یہ فضیلت اور رہنمائی کیلئے نہیں تھا

2105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِالْاَمْرِ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ . (1: 5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2105– إسناده قوي على شرط مسلم، وتقدم برقم 18، فانظر تخريجه ثمت 2. إسناده قوي أبو صالح السمان. هو ذكوان.

"جن معاملات میں میں تمہیں رہنے دوں تم بھی مجھے رہنے دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کر دوں تو تم لوگ اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کوئی کام کرنے کا حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق اس کو بجالاؤ"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2106 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَمَا، اُمِرْتُمْ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَمَا نُهِيتُ، عَنْهُ فَانْتَهُوا .

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ: وَمَا اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ .(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَلَى الْحَتْمِ وَالْاِيجَابِ حَتّٰى تَقُومَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نُدْبِيَّتِهَا، وَاَنَّ اَوَامِرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ الطَّاقَةِ وَالْوُسْعِ عَلَى الْاِيجَابِ حَتّٰى تَقُومَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نُدْبِيَّتِهَا، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7)، ثُمَّ نَفَى الْاِيمَانَ، عَنْ مَنْ لَمْ يُحَكِّمْ رَسُولَهُ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَجِدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَضَى وَحَكَمَ حَرَجًا وَيُسَلِّمُوا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا بِتَرْكِ الْآرَاءِ الْمَعْكُوسَةِ وَالْمُقَايَسَاتِ الْمَنْكُوسَةِ، فَقَالَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) (النساء: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جن معاملات میں میں تمہیں رہنے دوں تم بھی مجھے رہنے دو تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو جس چیز سے میں تمہیں منع کر دوں اس سے باز آجاؤ۔

ابن عجلان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''جس چیز کے بارے میں' میں تمہیں اطلاع دوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تو وہ اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول نہی کی تمام روایات حتمی اور لازم قرار دینے کے طور پر ہیں جب تک ان کے مستحب ہونے کے بارے میں دلیل ثابت نہیں ہو جاتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام پر عمل کرنا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق لازم ہے۔ جب تک ان کے مستحب ہونے پر دلیل قائم نہیں ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رسول تمہیں جو دیں اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے تمہیں منع کر دیں اس سے باز آ جاؤ۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے ایمان کی نفی کر دی ہے جو اس کے رسول کو آپس کے اختلافی معاملات میں ثالث تسلیم نہیں کرتا۔ اور رسول نے جو فیصلہ دیا ہوا ہو۔ اس کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی الجھن محسوس کرتا ہے۔ اور وہ (اپنے معاملات کو) اللہ اور اس کے رسول کو مکمل طور پر سونپ نہیں دیتا ہے اور معکوس آراء کو ترک نہیں کر دیتا اور منحوس قیاس کو ترک نہیں کر دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تم کو ثالث نہ بنائیں اور پھر وہ اس چیز کے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی حرج محسوس نہ کریں جو تم نے فیصلہ دیا ہے۔ اور وہ اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ هُوَ اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم لازمی تھا استحباب کے طور پر نہیں تھا

2107 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ ـ (1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ زَجَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمَاْمُوْمِيْنَ عَنِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِمَامِهِمْ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا وَهُوَ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِىْ ذَكَرْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَزْجُرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، ثُمَّ يَسْتَثْنِىْ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ فَيُبِيْحُهٗ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَمَا نَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ بِلَفْظٍ مُطْلَقٍ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْضَهَا وَهُوَ الْعَرِيَّةُ فَاَبَاحَهَا بِشَرْطٍ مَعْلُوْمٍ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَكَذٰلِكَ يَاْمُرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ، ثُمَّ

يَسْتَثْنِيَ بَعْضَ ذٰلِكَ الْعُمُومِ فَيَحْظُرُهُ لِعِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ كَمَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاْمُوْمِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ جَمِيْعًا اَنْ يُصَلُّوْا قِيَامًا اِلَّا عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَثْنٰى بَعْضَ هٰذَا الْعُمُوْمِ وَهُوَ اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا فَزَجَرَهُمْ، عَنِ اسْتِعْمَالِهٖ مُسْتَثْنًى مِنْ جُمْلَةِ الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ مِّنَ السُّنَنِ سَنَذْكُرُهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَائَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں ان لوگوں کو منع کیا ہے جو اپنے امام سے مختلف طور پر نماز ادا کرتے ہیں۔ اس وقت جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ یہ وہ قسم ہے جس کا ذکر میں نے اپنی کتاب میں دوسری جگہوں پر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات لفظ کے عموم کے ذریعے کسی چیز سے منع کرتے ہیں اور پھر اس میں سے کچھ حصے کو مستثنیٰ کر لیتے ہیں جس سے منع کیا گیا ہے۔ اور کسی متعین علت کی وجہ سے اس حصے کو مباح قرار دیتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق لفظ کے ذریعے بیع مزابنہ سے منع کیا ہے۔ لیکن پھر آپ نے اس کے کچھ حصے کا استثنیٰ کر دیا۔ اور وہ حصہ عریہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین علت کی وجہ سے متعین شرط کے ہمراہ اسے مباح قرار دیا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لفظ کے عموم کے ذریعے کوئی حکم دیتے ہیں۔ پھر اس عموم کے کچھ حصے کا استثنیٰ کر لیتے ہیں۔ اور کسی متعین علت کی وجہ سے اسے ممنوع قرار دے دیتے ہیں۔ اس طرح

2107– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الحميدي "958"، والبخاري "734" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "414" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو عوانة 2/109، والبيهقي 3/79 من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة "1613" وأخرجه ابن أبي شيبة 2/326، وأحمد 2/341، ومسلم "415" في الصلاة: باب النهي عن مبادرة الإمام بالتكبير وغيره، وأبو داود "603" و "604" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، والنسائي 2/141و142 في الافتتاح: باب تأويل قوله عزو جل: (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) ، وابن ماجه "846" في الإقامة: باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404، وأبو عوانة 2/110، من طرق عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق "4082" ومن طريقه أحمد 2/314، والبخاري "722" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "414"، والبغوي في شرح السنة "852" عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/230و411و475، والطحاوي 1/404، وابن ماجه "1239" في الإقامة: باب ما جاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/376 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هريرة. وأخرجه الطحاوي 1/404، وأبو عوانة 2/109، من طريق يعلى بن عطاء ، عن أبي علقمة، عن أبي هريرة بنحوه . وأخرجه الحميدي "959"، وعبد الرزاق "4083" كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الإمام أمير، فإن صلى قاعدًا، فصلوا قعودًا، وإن صلى قائمًا، فصلوا قيامًا ." وسيورده المؤلف برقم "2115" من طريق أبي يونس مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة.

نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں اور آئمہ سب کو حکم دیا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔ البتہ اگر کوئی شخص قیام سے عاجز ہو تو اس کا حکم مختلف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے عموم کے بعض حصے کا استثنیٰ کیا اور وہ صورت یہ ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو آپ نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا کہ (وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) تو یہ حکم اس عمومی مطلق حکم سے مستثنیٰ ہو گیا۔ اس کی مثالیں احادیث میں بہت ساری ہیں۔ جن کو ہم ان کے مخصوص مقام پر اس کتاب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ وَاِيجَابٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض اور وجوب کے طور پر تھا جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، قَالَ اَنَسٌ: فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ سَلَّمَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ . (1: 5)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے آپ اس سے گر گئے۔ آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ فَرِيضَةٍ لَا فَضِيْلَةٍ

2108- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان وأبيه، وهما ثقتان. وأخرجه البخاري "732" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، وأبو عوانة 2/107، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2102" من طريق سفيان، عن الزهري، به، وذكرت طرقه في الكتاب هناك

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم فرض کے طور پر تھا فضیلت کے طور پر نہیں تھا

2109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتِيْ؟ قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّهٗ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتُكَ، قَالَ: فَاِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ، وَمِنْ طَاعَتِيْ اَنْ تُطِيْعُوْا اُمَرَائَكُمْ، وَاِنْ صَلُّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا .(1: 5)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان موجود تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو جو شخص میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں' جو شخص آپ کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور آپ کی فرمانبرداری کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حصہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم امراء کی اطاعت کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔

2110 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ، بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): وَمِنْ طَاعَتِيْ اَنْ تُطِيْعُوْا اَئِمَّتَكُمْ

اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي الصَّهْبَاءِ فَقَالَ: ثِقَةٌ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ صَلَاةَ الْمَاْمُوْمِيْنَ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِيْ اَمَرَ عِبَادَهٗ وَهُوَ عِنْدِيْ ضَرْبٌ مِّنَ الْاِجْمَاعِ الَّذِيْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اِجَازَتِهٖ، لِاَنَّ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اَفْتَوْا بِهٖ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَقَيْسُ بْنُ قَهْدٍ، وَالْاِجْمَاعُ عِنْدَنَا اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوا هُبُوطَ الْوَحْيِ

2109- إسناده حسن. حوثرة بن أشرس: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 8/215، وأورده ابن أبي حاتم 3/283 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 2/93، والطبراني في الكبير "13238"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/404، من طرق عن عقبة بن أبي الصهباء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في المجمع 2/67، وقال: رواه أحمد والطبراني في الكبير، ورجاله ثقات 2. هو مكرر ما قبله.

وَالتَّنْزِيلِ وَاُعِيذُوا مِنَ التَّحْرِيفِ وَالتَّبْدِيلِ حَتّٰى حَفِظَ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّينَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَصَانَهُ عَنْ ثَلْمِ الْقَادِحِيْنَ،

وَلَمْ يُرْوَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ خِلَافٌ لِهٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ لَا بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ وَلَا مُنْقَطِعٍ، فَكَاَنَّ الصَّحَابَةَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا كَانَ عَلَى الْمَاْمُومِيْنَ اَنْ يُصَلُّوْا قُعُوْدًا وَقَدْ اَفْتَى بِهِ مِنَ التَّابِعِينَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ

وَلَمْ يُرْوَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ التَّابِعِينَ اَصْلًا بِخِلَافِهِ لَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَلَا وَاهٍ فَكَاَنَّ التَّابِعِينَ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَجَازَتِهٖ،

وَاَوَّلُ مَنْ اَبْطَلَ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ صَلَاةَ الْمَاْمُومِ قَاعِدًا إِذَا صَلّٰى إِمَامُهُ جَالِسًا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ صَاحِبُ النَّخَعِيِّ وَاَخَذَ عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، ثُمَّ اَخَذَ عَنْ حَمَّادٍ اَبُوْ حَنِيفَةَ وَتَبِعَهُ عَلَيْهِ مَنْ بَعْدَهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ

وَاَعْلٰى شَيْءٍ احْتَجُّوا بِهِ فِيهِ شَيْءٌ رَوَاهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَؤُمَّنَّ اَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا وَهٰذَا لَوْ صَحَّ إِسْنَادُهُ لَكَانَ مُرْسَلًا

وَالْمُرْسَلُ مِنَ الْخَبَرِ وَمَا لَمْ يُرْوَ سِيَّانِ فِي الْحُكْمِ عِنْدَنَا؛ لِاَنَّا لَوْ قَبِلْنَا إِرْسَالَ تَابِعِيٍّ وَإِنْ كَانَ ثِقَةً فَاضِلًا عَلٰى حُسْنِ الظَّنِّ لَزِمَنَا قَبُوْلُ مِثْلِهِ عَنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِينَ وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا قَبُولُ مِثْلِهِ عَنْ تَبَعِ الْاَتْبَاعِ، وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا قَبُوْلُ مِثْلِ ذٰلِكَ عَنْ تُبَّاعِ التَّبَعِ، وَمَتٰى قَبِلْنَا ذٰلِكَ لَزِمَنَا اَنْ نَقْبَلَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ إِذَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَفِي هٰذَا نَقْضُ الشَّرِيعَةِ، وَالْعَجَبُ مِمَّنْ يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هٰذَا الْمُرْسَلِ وَقَدْ قَدَحَ فِيْ رِوَايَتِهٖ زَعِيمُهُمْ فِيمَا اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَنِيفَةَ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ فِيمَنْ لَقِيتُ اَفْضَلَ مِنْ عَطَاءٍ وَلَا لَقِيتُ فِيمَنْ لَقِيتُ اَكْذَبَ مِنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ مَا اَتَيْتُهُ بِشَيْءٍ قَطُّ مِنْ رَاْيٍ إِلَّا جَائَنِي فِيهِ بِحَدِيْثٍ وَزَعَمَ اَنَّ عِنْدَهُ كَذَا وَكَذَا اَلْفَ حَدِيْثٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْطِقْ بِهَا، فَهٰذَا اَبُوْ حَنِيفَةَ يَجْرَحُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ وَيُكَذِّبُهُ ضِدَّ قَوْلِ مَنِ انْتَحَلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَذْهَبَهُ وَزَعَمَ اَنَّ قَوْلَ اَئِمَّتِنَا فِيْ كُتُبِهِمْ: فُلَانٌ ضَعِيفٌ غِيبَةٌ، ثُمَّ لَمَّا اضْطَرَّهُ الْاَمْرُ جَعَلَ يَحْتَجُّ بِمَنْ كَذَّبَهُ شَيْخُهُ فِيْ شَيْءٍ يَدْفَعُ بِهِ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ فَقَدْ ذَكَرْنَا قِصَّتَهُ فِيْ كِتَابِ الْمَجْرُوحِيْنَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ بِالْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَةِ الَّتِيْ لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِيْ لُبٍّ صِحَّتُهَا فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فِيْ هٰذَا.

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میری اطاعت میں یہ بات شامل ہے' تم اپنی آئمہ کی اطاعت کرو۔''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے عقبہ نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو مقتدیوں کا بیٹھ کر نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا حصہ ہے۔ جس کا اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے اور میرے نزدیک یہ اس اجماع کی ایک قسم ہے۔ جس کو جائز قرار دینے پر سب کا اتفاق ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ۔

ہمارے نزدیک اصل اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوتا ہے جنہوں نے وحی کے نزول کا مشاہدہ کیا اور انہیں تحریف اور تبدیلی سے بچالیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ان کے دین کو محفوظ کر لیا۔ اور انہیں تنقید کرنے والوں کی خرابی سے بچالیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی ایک حوالے سے بھی ان چار حضرات کے خلاف رائے نقل نہیں کی گئی نہ کسی متصل سند کے ذریعے اور نہ ہی کسی منقطع سند کے ذریعے' تو گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' تو مقتدیوں پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

تابعین نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جن میں جابر بن زید، ابوشعثاء شامل ہیں۔ اور تابعین میں سے بھی کسی ایک تابعی کے حوالے سے بھی اس کے برخلاف رائے منقول نہیں ہے۔ نہ ہی کسی صحیح سند کے ہمراہ منقول ہے اور نہ ہی کسی واہی سند کے ہمراہ منقول ہے۔ گویا تابعین کا بھی اس کو جائز قرار دینے پر اتفاق ہو گیا۔

مقتدی کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کو' جبکہ امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ سب سے پہلے اس امت میں مغیرہ بن مقسم نے غلط قرار دیا ہے۔ یہ ابراہیم نخعی کے شاگرد ہیں۔ ان سے یہ حکم حماد بن ابوسلیمان نے حاصل کیا (جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں) پھر حماد سے یہ حکم امام ابوحنیفہ نے اور ان کے بعد ان کے پیروکار اصحاب نے یہ حاصل کیا۔

یہ حضرات اس بارے میں جو دلیل پیش کرتے ہیں ان میں سے سب سے بلند دلیل وہ روایت ہے جسے جابر جعفی نے امام شعبی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے''

اس روایت کی سند کو' اگر مستند بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ روایت مرسل ہے۔ اور وہ روایت جو مرسل ہو۔ اور وہ روایت جو نقل نہیں ہوئی۔ ہمارے نزدیک حکم میں برابر ہوں گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم کسی تابعی کی مرسل روایت کو قبول کر لیں۔ اگرچہ وہ تابعی ثقہ اور فاضل ہو۔ اور ہم حسن ظن کی وجہ سے ایسا کر لیں تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی کہ ہم اس کی مانند کسی تبع تابعی سے بھی (منقول مرسل روایت کو) قبول کر لیں۔ اور جب ہم اس کو قبول کریں گے تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی ہم اس طرح کی روایت تبع تابعی

سے بھی قبول کرلیں۔ جب ہم اسے قبول کرلیں گے تو ہم پر یہ بات لازم آئے گی کہ ہم اسے تبع تابعین کے شاگردوں سے بھی اسے قبول کرلیں۔ اور جب ہم اسے قبول کرلیں گے۔ تو ہمارے لیے یہ بات ضروری ہوگی کہ ہم ہر شخص سے (مرسل روایت) قبول کر لیں۔

جب بھی وہ شخص یہ بات بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

تو اس صورت میں شریعت کالعدم ہوجائے گی اور حیرانگی اس شخص پر ہوتی ہے۔ جو اس طرح کی مرسل روایت کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے حالانکہ اس روایت کے بارے میں ان کے بڑوں نے اعتراضات کیے ہیں۔ حسین بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے۔ ابویحییٰ حمانی بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میری جن لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔ ان میں سے عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا اور میری جن لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی ہے میں نے ان میں سے جابر جعفی سے زیادہ بڑا جھوٹا اور کوئی نہیں دیکھا جب بھی میں اس کے پاس اپنی رائے سے کوئی مسئلہ لے کر آیا۔ تو اس نے اس بارے میں کوئی حدیث سنادی۔ اور اس نے یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے پاس اتنے' اتنے ہزار احادیث ہیں۔ جو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہیں۔ جن کو ابھی اس نے بیان ہی نہیں کیا۔

امام ابن حبان کہتے ہیں: تو یہ امام ابوحنیفہ ہیں جو جابر جعفی پر تنقید کررہے اور جھوٹا قرار دے رہے ہیں' تو یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے۔ جو خود کو امام ابوحنیفہ کے مسلک کا پیروکار ظاہر کرتا ہے۔ اور اس بات کا قائل ہے کہ ہمارے آئمہ کا اپنی کتابوں میں یہ بات کہنا کہ فلاں راوی ضعیف ہے۔ یہ چیز غیبت ہوتی ہے۔ لیکن جب خود اسے ضرورت پیش آئی۔ تو اس نے اس شخص سے استدلال کرنا شروع کردیا جسے اس کے شیخ نے جھوٹا قرار دیا ہے۔ اور اس نے اس شخص سے استدلال ایک ایسی چیز کے بارے میں کیا۔ جس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل ترک ہورہا ہے۔ جہاں تک جابر جعفی کا تعلق ہے۔ تو ہم نے اس کا واقعہ کتاب المجروحین میں واضح براہین کے ہمراہ ذکر کردیا ہے۔ جس کا مستند ہونا کسی بھی سمجھدار سے مخفی نہیں ہوگا۔ تو یہاں اس کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ اَمْرُ فَضِيلَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ حکم' جو ہم نے ذکر کیا ہے' فضیلت کے طور پر تھا فرض کے طور پر نہیں تھا

2111 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی،

2111– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه أحمد 3/200، والبخارى "378" فى الصلاة: باب الصلاة فى السطوح والمنبر والخشب، من طريق يزيد بن هارون، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 1/404 من طريق هشيم، كلاهما عن حميد، بهذا الإسناد. وورد برقم "2102" و "2103" و "2108" و "2113" من طريق الزهرى، عن أنس، فانظرها.

قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ الْقَوْمُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْاُخْرٰى ذَهَبُوا يَقُومُوْنَ فَقَالَ: ائْتَمُّوا بِاِمَامِكُمْ، وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا. (1: 5)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹھ کر نماز پڑھانا شروع کی۔ وہ لوگ کھڑے رہے جب اگلی نماز کا وقت آیا تو وہ لوگ کھڑے ہونے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ فِیْ خَبَرِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی بیان کی ہوئی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس الفاظ کے بارے میں ہے جو حمید طویل کی نقل کردہ روایت میں مذکور ہیں

2112 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَاَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِیْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَتَنَكَّبَ عَنَا، ثُمَّ اَتَيْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّی الْمَكْتُوْبَةَ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوْا كَمَا يَفْعَلُ اَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا. (1: 5)

2112– إسناده قوى على شرط مسلم. ابو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطى، ويقال: المكى صاحب جابر، قال أحمد، والنسائى: ليس به بأس. ابن أبى خيثمة عن ابن معين: ليس بشيء، وقال ابوحاتم: أبو الزبير أحب إلى منه، وقال ابن عدى: أحاديث الأعمش عنه مستقيمة، وقال ابن عيينة: حديثه عن جابر صحيفة، وقال الشعبة: لم يسمع من جابر إلا أربعة أحاديث، وكذا قال ابن المدينى فى العلل عن معلى بن منصور، عن ابن أبى زائدة مثله، اخرج له البخارى اربعة أحاديث، وهو مقرون فيها عنده بغيره، واحتج به الباقون، وقال فى التقريب: صدوق. واخرجه أبو داؤد "602" فى الصلاة: باب الإمام يصلى من قعود، عن عثمان بن أبى شيبة، وابن خزيمة "1615" عن يوسف بن موسى، كلاهما عن وكيع وجرير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البيهقى فى السنن 3/79، 80 من طريق جعفربن عون، عن الأعمش، بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم "2114" من طريق وكيع، عن الأعمش، به، وبرقم "2122" من طريق الليث، وبرقم "2123" من طريق عبد الرحمٰن الرؤاسى، كلاهما عن أبى الزبير، عن جابر، فانظر تخريجها ثمة.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ بَیَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِیْ فِیْ خَبَرِ حُمَیْدٍ حَیْثُ صَلّٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِیَامٌ اِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ سُبْحَةً، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْفَرِیضَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُصَلُّوْا قُعُوْدًا كَمَا صَلّٰی هُوَ فَفِیْ هٰذَا اَوْكَدُ الْاَشْیَاءِ اَنَّ الْاَمْرَ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَا وَصَفْنَا اَمْرُ فَرِیضَةٍ لَا فَضِیلَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے آپ اس سے ایک کھجور کے تنے پر گر گئے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں پایا' آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' تو آپ ہم سے ہٹ گئے پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ کو فرض نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے' جب آپ نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا:

''جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو تم لوگ اس طرح نہ کرو جس طرح' اہل فارس اپنے بادشاہوں کے لئے کرتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ حمید کے حوالے سے منقول روایت کے وہ الفاظ کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی' اور وہ لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ نفل نماز تھی۔ جب فرض نماز کا وقت ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ ہدایت کی کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ تو یہ چیز سب سے زیادہ تاکید والی ہو جائے گی۔ (اور اس بات کو ثابت کر دے گی) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے لازم قرار دینے کے طور پر حکم ہے۔ فضیلت کے اظہار کا حکم نہیں تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاَوَّلَهٗ بَعْضُ النَّاسِ بِمَا یَنْطِقُ عُمُوْمُ الْخَبَرِ بِضِدِّهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس کی تاویل بعض لوگوں نے یوں کی ہے کہ روایت کا عموم اس کے متضاد پر دلالت کرتا

2113 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ مَوْهِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2113– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب، فإنه لم يخرجا له ولا أحدهما، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "773" في الأذان: باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ومسلم "411" "78" في الصلاة: باب إئتمام المأموم بالإمام، والترمذي "361" في الصلاة: باب ما جاء إذا صلى الإمام قاعدًا فصلوا قعودًا، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، وأبو عوانة 2/106 و 107" من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأوردت ذكر طرقه فيما تقدم في تخريج الحديث "2102" فانظره.

(متن حدیث):خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ، فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ .(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ مِمَّنْ كَانَ يَنْتَحِلُ مَذْهَبَ الْكُوفِيِّيْنَ اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَرَادَ بِهٖ، وَاِذَا تَشَهَّدَ قَاعِدًا فَتَشَهَّدُوا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ فَحَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ عُمُوْمِ مَا وَرَدَ الْخَبَرُ فِيْهِ بِغَيْرِ دَلِيْلٍ يَثْبُتُ لَهُ عَلٰى تَاْوِيْلِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے۔ آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے سر) اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سمع الله لمن حمده پڑھے تم لوگ ربنا ولك الحمد پڑھو جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض اہل عراق جو اہل کوفہ کے مسلک کے قائل ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان''جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جب وہ بیٹھ کر تشہد پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر تشہد پڑھو۔ تو اس شخص نے اس روایت کو اس کے اس عمومی مفہوم سے پھیر دیا ہے۔ جس کے بارے میں وہ روایت منقول ہوئی تھی۔ اور اس نے کسی دلیل کے بغیر ایسا کیا ہے جس دلیل سے اس کی بیان کردہ تاویل ثابت ہوتی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل بیان کرنے والے کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس مطلق حکم کی تاویل کی ہے

2114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث):صُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ فَوَقَعَ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهٖ وَنَحْنُ قِيَامٌ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً

2114- إسناده قوي على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/325- 326. وأخرجه أحمد 3/300، وأبو داود "602" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وتقدم برقم 2112 من طريق جرير، عن الأعمش، به. وانظر ما سيرد برقم 2122 و "2123" والمشربة- بضم الراء وفتحها: الغرفة، أو العلية، أو الصفة.

اُخْرٰى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَاَوْمَا اِلَيْنَا اَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا وَلَا تَقُوْمُوْا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا يَصْنَعُ اَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا.(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ قَوْلِ جَابِرٍ: فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ، بَيَانٌ وَاضِحٌ عَلٰى دَحْضِ قَوْلِ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ اِذِ الْقَوْمُ لَمْ يَتَشَهَّدُوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ قِيَامٌ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَاَوْمَا اِلَيْنَا اَنِ اجْلِسُوا اَرَادَ بِهِ الْقِيَامَ الَّذِي هُوَ فَرْضُ الصَّلَاةِ لَا التَّشَهُّدَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے۔ آپ کھجور کے تنے پر گرے تھے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں پر چوٹ آئی ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی شروع کی ہم کھڑے ہوئے تھے پھر جب ہم دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کی ہم اس وقت بھی کھڑے ہوئے تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ وہ بیٹھا ہوا ہو تو تم لوگ کھڑے نہ ہو جس طرح اہل فارس اپنے بادشاہوں کے لئے کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم نے آپ کی نماز کی پیروی کی اور ہم اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ جو تاویل کرنے والے شخص کے موقف کو پرے کر دیتا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قیام کی حالت میں تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اس طرح دوسری نماز کے بارے میں راوی کا یہ کہنا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی اور ہم کھڑے ہوئے تھے۔ تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ اس کے ذریعے ان کی مراد وہ قیام ہے جو نماز میں فرض ہے اس سے مراد تشہد نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ تَاْوِيلِ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے فاسد ہونے پر دلالت کرتی ہے

2115 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ

2115– إسناده قوي على شرط مسلم. أبو يونس: اسمه سليم بن جبير وهو مولى أبي هريرة . وتقدم برقم "2107" من طريق مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هريرة، وأوردت تخريجه من طرقه هناك فانظره.

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ، فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا، وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا، وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ . (5:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فِیْ تَقْرِیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لِلْمَاْمُوْمِیْنَ اَنْ یُصَلُّوْا قِیَامًا اِذَا صَلّٰی اِمَامُھُمْ قَائِمًا بِالْاَمْرِ بِالصَّلَاۃِ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰی اِمَامُھُمْ جَالِسًا اَعْظَمُ الْبَیَانِ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُرِدْ بِہٖ التَّشَھُّدَ فِی الْاَمْرَیْنِ جَمِیْعًا وَاِنَّمَا اَرَادَ الْقِیَامَ الَّذِیْ ھُوَ فَرْضُ الصَّلَاۃِ اَنْ یُؤْتٰی بِہٖ کَمَا یَاْتِی الْاِمَامُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے سر) کو اٹھائے' تو تم بھی اٹھاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پڑھے تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کے لیے حکم کو پختہ کر دینا کہ جب ان کا امام کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔ اور جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ اس بات کا سب سے بڑا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں احکام میں تشہد مراد نہیں لیا بلکہ آپ نے وہ قیام مراد لیا ہے۔ جو نماز میں فرض ہے کہ آدمی اسے اسی طرح بجالائے گا۔ جس طرح امام اسے ادا کرتا ہے۔

ذِکْرُ خَبَرٍ اَوْھَمَ بَعْضَ اَئِمَّتِنَا اَنَّہٗ نَاسِخٌ لِاَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاْمُوْمِیْنَ بِالصَّلَاۃِ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰی اِمَامُھُمْ جَالِسًا

اس روایت کا تذکرہ جس نے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا تھا کہ جب امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو (تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں) یہ روایت اس کی ناسخ ہے

2116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ زَائِدَۃَ، عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ لَھَا: اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰی، ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَصَلَّی النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: لَا ھُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ضَعُوْا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، قَالَتْ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ، قَالَتْ: ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ، وَقَالَ لَهُمَا: اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهِ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ، عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ، فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا.(1: 5)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے گزارش کی: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت خراب ہوگئی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے کسی ٹب میں پانی رکھو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے ہم نے ایسا ہی کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل

2116- إسناده صحيح على شرطهما. زائدة: هو ابن قدامة. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332. وأخرجه أحمد 6/251، والنسائي 101، 102 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدًا، من طريق ابن مهدي، والبخاري "687" في الأذان: باب إنما جعل الإمام ليؤتم به، ومسلم "418" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، وأبو عوانة 2/111، والدارمي 1/287، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/405، والبيهقي 3/80 في السنن و 7/190 في الدلائل من طريق أحمد بن يونس، وأبو عوانة 2/111 من طريق معاوية بن عمرو الأزدي وخلف بن تميم، كلهم عن زائدة بن قدامة، به. وأخرجه مختصرًا الحميدي "233"، وعبد الرزاق "9754"، وأحمد 6/228، والبخاري "198" في الوضوء: باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، و "665" في الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، و "2588" في الهبة: باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها، و "4442" في المغازي: بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ووفاته، و "5714" في الطب: باب 22، ومسلم "418" "91" و "92" و "93"، وابن ماجه "1618" في الجنائز، وأبو عوانة 2/113 و 114، من طريق الزهري، وأبو عوانة 2/114 من طريق يونس، كلاهما عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بن مسعود، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/231، والبخاري "679" في الأذان: باب أهل العلم الفضل أحق بالإمامة، و "683": باب من قام إلى جنب الإمام لعلة، و "716" باب إذا بكى الإمام في الصلاة، و "7303" في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، ومسلم "418" "97"، وأبو عوانة 2/117، والبيهقي في السنن 3/82، وفي الدلائل 7/188، من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. وأخرجه مسلم "418" "94"، وأبو عوانة 2/114، والبيهقي في الدلائل 7/187، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عن عائشة

کیا' پھر آپ اٹھنے لگے' تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی۔ میں نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ (ﷺ)! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے عشاء کی نماز کے لئے نبی اکرم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا' تم لوگوں کو نماز پڑھا دو' پیغام رساں شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اللہ کے رسول نے آپ کو حکم دیا ہے' آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو ایک نرم دل آدمی تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ آپ پیچھے نہ ہٹیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے فرمایا مجھے اس کے پہلو میں بٹھا دو۔ ان دونوں حضرات نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرنے لگے وہ کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔

عبیداللہ نامی راوی کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ حدیث پیش کروں جو نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے وہ حدیث ان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ الْخَبَرَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ہماری پہلے ذکر کردہ روایت کے معارض ہے

2117 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ، عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متنِ حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ .(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَالَفَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ زَائِدَةَ بْنَ قُدَامَةَ فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْخَبَرِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ فَجَعَلَ شُعْبَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاْمُومًا حَيْثُ صَلّٰى قَاعِدًا وَالْقَوْمُ

2117– إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1621" وأخرجه أحمد 6/249، والنسائي 2/83–84 في الإقامة: باب الائتمام بمن يأتم بالإمام، وأبو عوانه 2/112، 113، من طريق أبي داؤد الطيالسي، عن شعبه، بهذا الإسناد. ولفظه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر ابا بكر أن يصلي بالناس في مرضه الذي مات فيه، فكان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يدي أبي بكر، يصلي بالناس قاعدًا، وابو بكر يصلي بالناس، والناس خلفه لفظ احمد.

قِيَامٌ وَجَعَلَ زَائِدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامًا حَيْثُ صَلَّى قَاعِدًا وَالْقَوْمُ قِيَامٌ وَهُمَا مُتْقِنَانِ حَافِظَانِ فَكَيْفَ يَجُوزُ اَنْ تُجْعَلَ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَضَادَّتَا فِي الظَّاهِرِ فِيْ فِعْلٍ وَاحِدٍ نَاسِخًا لِاَمْرٍ مُطْلَقٍ مُتَقَدِّمٍ، فَمَنْ جَعَلَ اَحَدَ الْخَبَرَيْنِ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ الْاٰخَرَ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ يَثْبُتُ لَهُ عَلٰى صِحَّتِهٖ سَوَّغَ لِخَصْمِهٖ اَخْذَ مَا تَرَكَ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَتَرْكَ مَا اَخَذَ مِنْهُمَا، وَنَظِيْرُ هٰذَا النَّوْعِ مِنَ السُّنَنِ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ [1] وَخَبَرُ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ [2] فَتَضَادَّ الْخَبَرَانِ فِيْ فِعْلٍ وَاحِدٍ فِي الظَّاهِرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا تَضَادٌّ عِنْدَنَا فَجَعَلَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رُوِيَا فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ مُتَعَارِضَيْنِ وَذَهَبُوا اِلٰى خَبَرِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ [3] فَاَخَذُوا بِهٖ اِذْ هُوَ يُوَافِقُ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رُوِيَتَا فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ وَتَرَكُوا خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا لَزِمَهُ اَنْ يَقُوْلَ تَضَادَّ الْخَبَرَانِ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهٖ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ فَيَجِبُ اَنْ نَجِيءَ اِلَى الْخَبَرِ الَّذِي فِيْهِ الْاَمْرُ بِصَلَاةِ الْمَاْمُوْمِيْنَ قُعُوْدًا اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا فَنَاْخُذُ بِهٖ اِذْ هُوَ يُوَافِقُ اِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رُوِيَتَا فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِلَّتِهٖ وَنَتْرُكَ الْخَبَرَ الْمُنْفَرِدَ عَنْهُمَا كَمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ نِكَاحِ مَيْمُوْنَةَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ وَلَا نَاسِخٌ وَلَا مَنْسُوْخٌ بَلْ مِنْهَا مُخْتَصَرٌ وَمُتَقَصًّى وَمُجْمَلٌ وَمُفَسَّرٌ اِذَا ضُمَّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بَطَلَ التَّضَادُّ بَيْنَهُمَا وَاسْتُعْمِلَ كُلُّ خَبَرٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ عَلٰى مَا سَنُبَيِّنُهُ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے صف میں موجود تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شعبہ بن حجاج نے اس روایت کا متن نقل کرنے میں زائدہ بن قدامہ کی مخالفت کی ہے انہوں نے اسے موسیٰ بن ابوعائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ تو شعبہ نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ تو آپ مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے اور لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ زائدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے تو آپ امام کے طور پر نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

---

[1] أخرجه البخاري "1837" و "4258" و "4259" و "5114"، ومسلم "1410"، وسيرد عند المصنف.

[2] أخرجه أحمد 6/393، والترمذي "841"، والدارمي 2/38، والطحاوي 2/270، والبغوي "1982" من طريق حماد بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ... وقال الترمذي: حديث حسن، كذا قال مع أن مطرًا الوراق كثير الخطأ، وخالفه الإمام مالك، فرواه 1/348 مرسلاً، وسليمان بن يسار لا يمكن سماعه من أبي رافع.

[3] رواه مالك في الموطأ 1/348–349، ومن طريقه مسلم "1409"، وسيرد عند المصنف.

یہ دونوں راوی متقی ہیں اور دونوں حافظ ہیں تو یہ بات کیسے جائز ہو سکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی نقل کردہ روایت کو قبول کر لیا جائے حالانکہ یہ دونوں روایات ایک ہی فعل کے بارے میں منقول ہیں۔ اور بظاہر ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ اور یہ پہلے موجود مطلق حکم کو ناسخ قرار دینے والی روایت بنتی ہیں تو جو شخص ان دونوں روایات میں سے کسی ایک کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے موجود حکم کی ناسخ قرار دیتا ہے اور دوسری روایت کو ترک کر دیتا ہے اور کسی دلیل کے بغیر ایسا کرتا ہے جو دلیل اس کے صحیح ہونے کو ثابت کرتی ہو۔ تو وہ اپنے مدمقابل کو اس طرف جانے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس دوسری روایت کو قبول کر لے جس روایت کو اس نے ان دونوں روایات میں سے ترک کیا ہے۔ اور اس کا مدمقابل اس روایت کو ترک کر دے جسے اس نے قبول کیا ہے۔

احادیث میں اس نوعیت کی ایک مثال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ جبکہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ اس وقت آپ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

تو یہ دونوں روایات ایک ہی فعل کے بارے میں ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ حالانکہ ہمارے نزدیک بھی ان دونوں کے درمیان کوئی بھی تضاد نہیں ہے۔ محدثین کی ایک جماعت نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں منقول ان دونوں روایات کو ایک دوسرے کے متارج قرار دیا ہے۔ اور ان لوگوں نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''احرام والا شخص نہ تو نکاح کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح پڑھوا سکتا ہے''

محدثین نے اس روایت کو قبول کر لیا کیونکہ یہ ان دونوں روایات میں سے ایک روایت کے موافق ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے بارے میں نقل کی گئی ہیں اور محدثین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کو ترک کر دیا۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

جو شخص ایسا کرتا ہے۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی کہ وہ یہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کے بارے میں اس کی علت کے حوالے سے یہ دونوں روایات ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ تو اب یہ بات ضروری ہوگی۔ کہ ہم اس روایت کی طرف رجوع کریں۔ جس میں مقتدیوں کو اس وقت بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ تو اب ہم اس روایت کے مطابق فتویٰ دے دیں گے۔ کیونکہ یہ ان دو روایات میں سے ایک روایت کے موافق ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نقل کی گئی ہیں۔ جس میں اس کی علت کا تذکرہ ہے اور ہم اس روایت کو ترک کر دیں جو ان دونوں میں سے منفرد ہیں۔ جس طرح سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں روایت کے بارے میں کیا گیا ہے۔

ہمارے نزدیک ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے اور نہ کوئی روایت ان میں سے ناسخ ہے۔ اور نہ ہی منسوخ ہے۔ بلکہ ان میں سے ایک روایت مختصر ہے۔ اور دوسری تفصیلی ہے۔ ایک مجمل ہے۔ اور دوسری وضاحتی ہے۔ جب اس کے ایک حصے کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا۔ تو ان دونوں کے درمیان موجود تضاد ختم ہو جائے گا۔ اور ان میں سے ہر ایک روایت کو اس

کے مخصوص موقع ومحل پر محمول کرلیا جائے گا۔ جیسا کہ ہم عنقریب آگے چل کر یہ بات بیان کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا۔

ذِكْرُ طَرِيْقٍ آخَرَ بِخَبَرِ عَائِشَةَ اَوْهَمَ جَمَاعَةً مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ نَاسِخٌ لِلْاَمْرِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کی دوسری سند کا تذکرہ جس نے بہت سے محدثین کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ پہلے ذکر شدہ حکم کی ناسخ ہے

2118 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ *، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، -قَالَ عَاصِمٌ: وَالْاَسِيْفُ الرَّقِيْقُ الرَّحِيْمُ- قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ اَرُدُّ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهِ فَخَرَجَ بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى نَعْلَيْهِ تَخُطَّانِ فِي الْحَصَا وَاَنْظُرُ اِلٰى بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمٌ يُصَلِّيْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ .(1: 5)

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کرلی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔

2118– إسناده حسن عاصم: هو ابن بهدلة، حسن الحديث، أخرجا له في الصحيحين مقرونًا، وباقي السند رجاله رجال الشيخين غير زائدة وهو ابن قدامة الثقفي – فإنه من رجال البخاري. وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة 2/331 عن حسين بن علي، بهذا الإسناد. وسيرد بعده "2119" و "2124" من طريق نعيم بن أبي هند عن شقيق، به. وبرقم "2120" و "2121" من طريق الأسود، عن عائشة. وفي الباب عن سالم بن عبيد، أخرجه ابن خزيمة 1624 من طرق، عن سلمة بن نبيط، عن نعيم بن أبي هند، عن نبيط بن شريط، عن سالم بن عبيد. وأخرجه الترمذي في الشمائل 378، وابن ماجه "1234" من طريق نصر بن علي الجهضمي، عن عبد الله بن داود، عن سلمة بن نبيط، به. قال البوصيري في مصباح الزجاجة ورقة 78 هذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

عاصم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''اسیف'' سے مراد نرم دل اور مہربان ہونا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ کہی اور ہر مرتبہ میں نے بھی وہی جواب دیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ بریرہ اور نوبہ (نامی کنیزوں) کے درمیان (یعنی ان کے ساتھ ٹیک لگا کر چلتے ہوئے) تشریف لے گئے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ کے نعلین شریفین کنکریوں پر لکیر بنا رہے تھے اور میں آپ کے پاؤں کے تلوے کو دیکھ رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: تم مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور ان دونوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ فِي الظَّاهِرِ خَبَرَ اَبِيْ وَائِلٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر ابووائل کے حوالے سے منقول روایت کی معارض ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں

2119 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا.

(5:1)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَالَفَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَاصِمَ بْنَ اَبِي النَّجُوْدِ فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْخَبَرِ فَجَعَلَ عَاصِمٌ اَبَا بَكْرٍ مَاْمُوْمًا وَجَعَلَ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ اَبَا بَكْرٍ اِمَامًا وَهُمَا ثِقَتَانِ حَافِظَانِ مُتْقِنَانِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُجْعَلَ خَبَرُ اَحَدِهِمَا نَاسِخًا لِاَمْرٍ مُتَقَدِّمٍ، وَقَدْ عَارَضَهُ فِي الظَّاهِرِ مِثْلُهُ؟ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَتَوْفِيْقِهِ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كُلَّهَا صِحَاحٌ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِّنْهَا يُعَارِضُ الْاٰخَرَ وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ عِلَّتِهِ صَلَاتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً لَا صَلَاةً وَاحِدَةً فِيْ اِحْدَاهُمَا كَانَ مَاْمُوْمًا وَفِي الْاُخْرٰى كَانَ اِمَامًا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّهُمَا كَانَتَا صَلَاتَيْنِ لَا صَلَاةً وَاحِدَةً اَنَّ فِيْ خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

2119– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم وحده. وهو في مصنف ابن أبي شيبة 2/332، ومن طريقه أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406. وأخرجه أحمد 6/159، والترمذي "362" في الصلاة، والبيهقي في السنن 3/83، وفي دلائل النبوة 7/191 من طرق عن شبابة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/159، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، وابن خزيمة في صحيحه "1620" من طريق بكر بن عيسى، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 6/159 عن شبابة، عن شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُرْوَةَ بن الزبير، عن عائشة، وانظر ما قبله و "2124" وانظر أيضًا "2120" و "2121"

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يُرِيْدُ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسَ وَالْاٰخَرَ عَلِيًّا وَفِيْ خَبَرِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّهَا كَانَتْ صَلَاتَيْنِ لَا صَلَاةً وَاحِدَةً

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جس بیماری کے دوران آپ کا وصال ہوا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نعیم بن ابوہند نامی راوی نے اس روایت کے متن میں عاصم بن ابونجود سے مختلف رائے نقل کی ہے۔ عاصم نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے جبکہ نعیم نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے۔ یہ دونوں راوی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور ''متقن'' ہیں۔

تو یہ بات کیسے جائز ہوسکتی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک خبر کو پہلے سے موجود حکم کی ناسخ بنا دیا جائے۔ جبکہ اسی کی مانند ایک روایت بظاہر اس کے مقابلے میں موجود ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی توفیق کے ہمراہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام روایات مستند ہیں اور ان میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو دوسری کے مدمقابل ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران مسجد میں جماعت کے ساتھ دو مرتبہ نماز ادا کی۔ ایک نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دو میں سے ایک مرتبہ آپ مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ میں آپ امام کے طور پر شریک ہوئے تھے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے دو نمازوں میں شرکت کی تھی۔ ایک نماز میں نہیں کی تھی۔ ایک یہ روایت ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ جبکہ مسروق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ اور نوبہ (نامی کنیزوں) کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ تو یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ادا کی تھیں ایک نماز ادا نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِيْهَا الْاَخْبَارُ الْمُخْتَصَرَةُ الْمُجْمَلَةُ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس نماز کا تذکرہ جس کے بارے میں یہ مختصر اور مجمل روایت نقل کی گئی ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2120 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا

2120– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير سلم بن جنادة، وهو ثقة. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم "1616". وأخرجه ابن أبي شيبة 2/329، وأحمد 6/210، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه "1232" في الإقامة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، والبيهقي في السنن 3/81، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "664" في الأذان: باب حد المريض أن يشهد الجماعة، وأبو عوانة 2/116، من طريق حفص بن غياث، والبخاري "712" في الأذان: باب من أسمع الناس تكبير الإمام، من طريق عبد الله بن داوُد، ومسلم "418" "96"، وأبو عوانة 2/115 من طريق علي بن مسهر، ومسلم "418" "96" أيضًا من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي في السنن 3/82 من طريق شعبة، كلهم عن الأعمش، به. وسيرد بعده "2121" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به، فانظره.

سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَائَهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ وَمَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، فَلَمَّا حَسَّ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَكَانَكَ قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّونَ بِاَبِيْ بَكْرٍ.(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ مُجْمَلٌ فَاَمَّا اخْتِصَارُهُ، فَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي جَلَسَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى يَمِيْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَوْ عَنْ يَسَارِهِ؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو رونے لگ جائیں گے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کریں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں (تو یہ مناسب ہوگا)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے۔ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگا کر تشریف لے گئے۔ آپ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آہٹ محسوس ہوئی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے رہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت مختصر اور مجمل ہے جہاں تک اس کے مختصر ہونے کا تعلق ہے تو اس میں اس مقام کا ذکر نہیں ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھے تھے یا بائیں طرف بیٹھے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس راویت کا تذکرہ جس نے ہماری ذکر کردہ مختصر روایت کے الفاظ کی وضاحت کی ہے

2121 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا .(5:1).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاَمَّا اِجْمَالُ الْخَبَرِ فَاِنَّ عَائِشَةَ حَكَتْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ وَآخِرُ الْقِصَّةِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ اَيْضًا فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَمَا اَمَرَهُمْ بِهِ عِنْدَ سُقُوطِهِ عَنْ فَرَسِهِ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر (نماز پڑھا رہے تھے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جہاں تک اس روایت کے مجمل ہونے کا تعلق ہے۔ تو اس میں اجمال یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس نماز کا تذکرہ کیا ہے۔ جو اس مقام کے بارے میں ہے جبکہ دوسرا واقعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ وہ بھی اسی نماز کے بارے میں ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وقت حکم دیا تھا۔ جب آپ گھوڑے سے گر گئے تھے۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس روایت کو ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے

2122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

2121- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه بأطول مما هنا: البخاري "713" في الأذان: باب الرجل يأتم بالإمام ويأتم بالمأموم، عن قتيبة بن سعيد، ومسلم "418" "95" في الصلاة: باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر، وابن ماجه "1232" في الإقامة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه، والبيهقي في السنن 3/81 عن أبي بكر بن أبي شيبة، والنسائي 2/99، 100 في الإمامة: باب الائتمام بالإمام يصلي قاعدًا، عن محمد بن العلاء، وابن خزيمة في صحيحه "1616" عن سلم بن جنادة، وأحمد 6/224، خمستهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وتقدم قبله مطولاً من طريق وكيع، عن الأعمش، به، فانظره.

(متن حدیث): اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: كِدْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلٰى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِاِمَامِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا .(1: 5)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَعَدَ عَنْ يَسَارِ اَبِي بَكْرٍ وَتَحَوَّلَ اَبُو بَكْرٍ مَاْمُومًا يَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ، وَيُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ لِيَقْتَدُوا بِصَلَاتِهِ اَمَرَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ بِالْقُعُودِ حِينَ رَآهُمْ قِيَامًا وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اَمَرَهُمْ اَيْضًا بِالْقُعُودِ اِذَا صَلّٰى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا وَقَدْ شَهِدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَكَانَ سُقُوطُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْفَرَسِ فِي شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ آخِرَ سَنَةِ خَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَشَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِي عِلَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدّٰى كُلَّ خَبَرٍ بِلَفْظِهِ، اَلَا تَرَاهُ يَذْكُرُ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ رَفْعَ اَبِي بَكْرٍ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ لِيَقْتَدِيَ النَّاسُ بِهِ وَتِلْكَ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ سُقُوطِهِ عَنْ فَرَسِهِ لَمْ يَحْتَجْ اَبُو بَكْرٍ اِلٰى اَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ عَلٰى صِغَرِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِنَّمَا رَفْعُهُ بِالصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِلَّتِهِ، فَلَمَّا صَحَّ مَا وَصَفْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ عَلٰى حَسْبِ مَا وَصَفْنَاهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو آپ نے ہمیں کھڑے ہوئے ملاحظہ کیا آپ نے اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے بیٹھ کر وہ نماز ادا کی آپ نے سلام پھیرا اور ارشاد فرمایا: قریب تھا کہ تم وہ عمل کرتے جو اہل فارس اور اہل روم کرتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں تم ایسا نہ کرو تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وضاحتی روایت اس بات کا واضح بیان ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

2122– إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، وباقي السند من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وأخرجه أبو داوُد "606" في الصلاة: باب الإمام يصلي من قعود، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد. مختصرًا. وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم "413" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، وأبو داوُد "606" أيضًا، والنسائي 3/9 في السهو: باب الرخصة في الالتفات يمينًا وشمالًا، وابن ماجه "1240" في الإقامة: باب ما جاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، وأبو عوانة 2/108، والبيهقي 3/79 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد.

کے بائیں طرف بیٹھے تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی بن گئے تھے۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کررہے تھے۔ وہ تکبیر کہتے ہوئے تکبیر کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ تاکہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیام کی حالت میں دیکھا تو آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر آپ نے ان کو یہی حکم دیا کہ جب ان کا امام بیٹھ کر نماز ادا کررہا ہو تو وہ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز میں شریک ہوئے تھے۔ جب آپ اپنے گھوڑے سے گر کر زخمی ہوگئے تھے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ذی الحج کے مہینے میں پیش آیا تھا۔ جو سن پانچ ہجری کے آخر میں پیش آیا تھا۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران ادا کی جانے والی نماز میں بھی شریک ہوئے تھے۔ تو انہوں نے دونوں میں سے ہر ایک روایت اپنے لفظوں میں بیان کردی۔ کیا آپ نے یہ بات نوٹ نہیں کی کہ انہوں نے اس نماز کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ تاکہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نماز ادا کریں جہاں تک اس نماز کا تعلق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے سے گرنے کے بعد اپنے گھر میں ادا کی تھی۔ تو اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ تاکہ لوگوں تک اپنی تکبیر کی آواز پہنچائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ چھوٹا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں تکبیر مسجد میں کہی تھی جو بڑی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران نماز ادا کی تھی تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے۔ اس سے وہ بات مستند طور پر ثابت ہوگئی ہے اب یہ بات جائز نہیں ہوگی۔ کہ ان روایات میں سے کسی ایک کو پہلے سے موجود حکم کی ناسخ قرار دیا جائے' جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

2123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ اَبُوْ عَوْفٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَهُوَ جَالِسٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهُ، فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُنَا، قَالَ: فَنَظَرَنَا قِيَامًا فَقَالَ: اجْلِسُوا اَوْمَا بِذٰلِكَ اِلَيْهِمْ قَالَ: فَجَلَسْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: كِدْتُمْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمِ ائْتَمُّوا بِاَئِمَّتِكُمْ، فَاِنْ

2123- الحسن بن سهل الجعفري: روى عنه الحسن بن سفيان، وأبو زرعة وغيرهما، وذكره ابن أبي حاتم 3/17 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وأورده المؤلف في الثقات 8/177، ونسبه الجعفي، ويغلب على الظن أنه تحريف من النساخ، وباقي رجال الصحيح .وأخرجه مسلم "413" "85" في الصلاة: باب ائتمام المأموم بالإمام، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/403، والبيهقي 3/79 من طريق يحيى بن يحيى، والطحاوي 1/403 أيضًا، وأبو عوانة 2/109، من طريق محمد بن سعيد، كلاهما عن حميد بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد .وتقدم قبله "2122" من طريق الليث، عن أبي الزبير، به، و "2112" و "2124" من طريق الأعمش عن أبي سفيان، عن جابر.

صَلُّوْا جُلُوْسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَاِنْ صَلُّوْا قِيَامًا فَصَلُّوْا قِيَامًا .(1: 5)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں تکبیر کہی تاکہ ہم تک آواز آئے۔ راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑا ہوا دیکھا تو فرمایا تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ آپ نے لوگوں کی طرف اس کا اشارہ کیا (کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ) راوی کہتے ہیں: ہم بیٹھ گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا طرز عمل اختیار کرنے لگے تھے جو اہل فارس اور اہل روم اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں تم لوگ اپنے آئمہ کی پیروی کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں' تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔

ذِكْرُ الصَّلَاةِ الْاُخْرَى الَّتِيْ تُوهِمُ اَكْثَرَ النَّاسِ اَنَّهَا مُعَارِضَةٌ الْاَخْبَارَ الْاُخَرَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس دوسری نماز کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دیگر روایات کے معارض ہے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں

2124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، اَحْسَبُهُ عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقُلْنَا: لَا فَقَالَ: مُرِيْ بِلَالًا فَلْيُبَادِرْ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْمَ مَقَامَكَ قَالَتْ: فَنَظَرَ اِلَيَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ كَلَامِهِ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا قَالَ: مُرِيْ بِلَالًا فَلْيُنَادِ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ: فَاَوْمَاَتْ اِلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقْرَاَ اِلَّا يَبْكِيْ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهَا حِيْنَ فَرَغَتْ مِنْ كَلَامِهَا، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: هَلْ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: مُرِيْ بِلَالًا فَلْيُنَادِ بِالصَّلَاةِ وَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ، ثُمَّ اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ اَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِنُوْبَةَ، وَبَرِيْرَةَ فَاحْتَمَلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ قَدَمَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

2124- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير نعيم بن أبي هند، فإنه من رجال مسلم وحده . وأخرجه البيهقي 3/82 من طريق يعقوب بن سفيان، عن عبيد الله بن معاذ بهذا الإسناد. وانظر "2119".

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخُطُّ فِي الْاَرْضِ قَالَتْ: فَلَمَّا اَحَسَّ اَبُوْ بَكْرٍ بِمَجِيءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَاْخِرَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ قَالَتْ: وَجِيءَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بِحِذَاءِ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الصَّفِّ.(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ يُوْهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ وَلَا يَفْقَهُ فِي صَحِيْحِ الْاٰثَارِ اَنَّهُ يُضَادُّ سَائِرَ الْاَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا وَلَيْسَ بَيْنَ اَخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ وَلَا يُكَذِّبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَلَا يُنْسَخُ بِشَيْءٍ مِنْهَا الْقُرْآنُ بَلْ يُفَسِّرُ عَنْ مُّجْمَلِ الْكِتَابِ وَمُبْهَمِهٖ وَيُبَيِّنُ عَنْ مُّخْتَصَرِهٖ وَمُشْكِلِهٖ وَقَدْ دَلَّلْنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الَّتِي رُوِيَتْ كَانَتْ فِي صَلَاتَيْنِ لَا فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰى حَسْبِ مَا وَصَفْنَاهُ، فَاَمَّا الصَّلَاةُ الْاُوْلٰى فَكَانَ خُرُوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا اِمَامًا وَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا وَاَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ كَانَ خُرُوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا بَيْنَ بَرِيْرَةَ وَنُوْبَةَ وَكَانَ فِيْهَا مَاْمُوْمًا وَصَلّٰى قَاعِدًا فِي الصَّفِّ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان دے دی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو' وہ نماز کے لئے جلدی کرے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں وہ آپ کی جگہ پر کھڑے نہیں ہوسکیں گے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا جب آپ کلام کر کے فارغ ہوئے تو' پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان ہوگئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو' نماز کے لئے اذان دے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے حفصہ کی طرف اشارہ کیا' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ وہ قرأت نہیں کرسکیں گے اور روتے رہیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات ختم ہونے پر ان کی طرف دیکھا پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی جب آپ کو ہوش آیا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا نماز کے لئے اذان دے دی گئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو نماز کے لئے اذان دے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا دے تم حضرت یوسف کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے لئے اقامت کہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ نوبہ اور بریرہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ان دونوں نے آپ کو ٹیک دی ہوئی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کی انگلیوں کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' وہ زمین پر نشان بنا رہی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد محسوس ہوئی تو انہوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صف میں بٹھادیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہے۔ جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ دیگر تمام روایات کے برخلاف ہے۔ جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اور نہ ان میں سے کوئی ایک کسی دوسری کی تکذیب کرتی ہے۔ اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک روایت کے ذریعے قرآن کے حکم کو منسوخ قرار دیا جاسکتا ہے بلکہ اس کے ذریعے کتاب کے مجمل اور مبہم حکم کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اور اس کے مشکل اور مختصر حکم کو بیان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم اس بات کی طرف رہنمائی کر چکے ہیں کہ یہ تمام روایات جو نقل کی گئی ہیں۔ یہ دو نمازوں کے بارے میں ہے۔ ایک نماز کے بارے میں نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے یہ بات نقل کی ہے۔ جہاں تک پہلی نماز کا تعلق ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کی ادائیگی کے لیے دو صاحبان کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ اور آپ امام کے طور پر اس نماز میں شامل ہوئے تھے۔ آپ نے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی تھی۔ اور آپ نے اس نماز میں بھی لوگوں کو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ وہ نماز ہے جس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ نوبہ رضی اللہ عنہا (نامی کنیزوں کے درمیان چلتے ہوئے) تشریف لے گئے تھے۔ آپ اس میں مقتدی کے طور پر شریک ہوئے تھے۔ اور آپ نے اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف میں بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ آخِرَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ان دو نمازوں میں سے آخری نماز ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2125 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا

2125– إسناده صحيح. إسحاق بن إبراهيم بن سويد الرملي، ثقة، روى له أبو داؤد والنسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين، وأبو بكر بن أبي أويس: هو عبد الحميد بن عبد الله الأصبحي . وأخرجه الترمذي "363" في الصلاة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/406، والبيهقي في دلائل النبوة 7/192 من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/159و216و243و262، والنسائي 2/79 في الإمامة: باب صلاة الإمام خلف رجل من رعيته، والبيهقي في الدلائل 7/192 من طريق حميد، عن أنس. لم يذكر ثابت، وفي رواية البيهقي تصريح حميد بسماعه من أنس.

بِهٖ يُرِيْدُ قَاعِدًا خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ .(1: 5)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يَنْفِي الِارْتِيَابَ عَنِ الْقُلُوْبِ اَنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ يُضَادُّ مَا عَارَضَهَا فِي الظَّاهِرِ وَلَا يَتَوَهَّمَنَّ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الْاَخْبَارِ عَلٰى حَسْبِ مَا جَمَعْنَا بَيْنَهَا فِيْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ اَنْوَاعِ السُّنَنِ يُضَادُّ قَوْلَ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ اَصْلٍ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ فِيْ كُتُبِنَا اَوْ فَرْعٍ اسْتَنْبَطْنَاهُ مِنَ السُّنَنِ فِيْ مُصَنَّفَاتِنَا هِيَ كُلُّهَا قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَهُوَ رَاجِعٌ عَمَّا فِيْ كُتُبِهٖ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَشْهُوْرَ مِنْ قَوْلِهٖ وَذَاكَ اَنِّيْ سَمِعْتُ ابْنَ خُزَيْمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: اِذَا صَحَّ لَكُمُ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذُوا بِهٖ وَدَعُوْا قَوْلِيْ، وَلِلشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ كَثْرَةِ عِنَايَتِهٖ بِالسُّنَنِ وَجَمْعِهٖ لَهَا وَتَفَقُّهِهٖ فِيْهَا وَذَبِّهٖ عَنْ حَرِيْمِهَا وَقَمْعِهٖ مَنْ خَالَفَهَا زَعَمَ اَنَّ الْخَبَرَ اِذَا صَحَّ فَهُوَ قَائِلٌ بِهٖ رَاجِعٌ عَمَّا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِيْ كُتُبِهٖ وَهٰذَا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْمُبَيِّنِ اَنَّ لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ مَا تَكَلَّمَ بِهَا اَحَدٌ فِي الْاِسْلَامِ قَبْلَهٗ وَلَا تَفَوَّهَ بِهَا اَحَدٌ بَعْدَهٗ اِلَّا وَالْمَاخَذُ فِيْهَا كَانَ عَنْهُ، اِحْدَاهَا مَا وَصَفْتُ وَالثَّانِيَةُ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: مَا نَاظَرْتُ اَحَدًا قَطُّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ يُخْطِءَ، وَالثَّالِثَةُ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّيْلَمِيَّ بِاَنْطَاكِيَّةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: وَدِدْتُ اَنَّ النَّاسَ تَعَلَّمُوْا هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَمْ يَنْسِبُوْهَا اِلَيَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ جو آخری نماز ادا کی تھی وہ آپ نے ایک کپڑے میں ادا کی تھی جسے آپ نے توشیح کے طور پر اوڑھا ہوا تھا۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت دلوں سے شک کو ختم کر دیتی ہے کہ ان روایات میں بظاہر کوئی تضاد پایا جاتا ہے اور کوئی بھی شخص اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم نے ان روایات کے درمیان جو تطبیق دی ہے وہ امام شافعی کے اس قول کے برخلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ بنیادی اصول جس کے بارے میں ہم نے اپنی کتابوں میں کلام کیا۔ اور ہر وہ فروعی مسئلہ جس کے بارے میں ہم نے احادیث سے استنباط کیا اور ان سب کو اپنی تصنیفات میں ذکر کیا۔ وہ سارے کے سارے امام شافعی کے اقوال ہی ہوں گے۔ اور وہ اس بارے میں اس چیز کی طرف لوٹیں گے۔ جو ان کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگرچہ یہ بات ان کے مشہور قول کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے امام ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے امام مزنی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی مستند حدیث تمہارے سامنے ثابت ہو جائے تو تم اس کو اختیار کر لو اور میرے قول کو چھوڑ دو۔''

امام شافعی رٹائنڈ نے احادیث کے بارے میں بڑی کوشش کی انہیں جمع کیا اوران کا فہم حاصل کیا اور جس شخص نے ان کے خلاف رائے پیش کی اس کی بھرپور مخالفت کی وہ یہ کہتے ہیں۔ اگر کوئی روایت مستند طور پر ثابت ہو جائے وہ بھی اس حدیث کے مطابق مسئلے کے قائل ہوں گے اوراس چیز سے رجوع کرنے والے شمار ہونگے۔ جو (حدیث میں مذکور مسئلے کے خلاف ہو) اوراس سے پہلے ان کی کتابوں میں تحریر ہو چکا ہو۔ ہم اس سے پہلے کتاب ''المبین'' میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ امام شافعیؒ کے تین کلمات ایسے ہیں۔ جو ان سے پہلے اسلام میں کسی بھی شخص نے بیان نہیں کیے اور نہ ہی ان کے بعد کسی شخص نے کہے ہیں۔ اگر بعد میں بھی کسی نے بیان کیے ہوں۔ تو اس کا ماخذ امام شافعیؒ ہی ہوں گے۔

ان میں سے ایک قول وہ ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔

دوسرا قول وہ ہے جسے محمد بن منذر نے حسن بن محمد کے حوالے سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے جب بھی کسی کے ساتھ بحث کی تو میں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ وہ غلطی کر جائے۔

تیسرا قول وہ ہے جو موسیٰ بن محمد نے ربیع بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

''میری یہ خواہش ہے کہ لوگ ان کتابوں کا علم حاصل کریں لیکن ان کو میری طرف منسوب نہ کریں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالِازْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْآنِ عَلَى الْقَوْمِ وَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَحْسَبُ وَأَشْرَفُ مِنْهُ

اس شخص کے امامت کا مستحق ہونے کا تذکرہ، جس کو باقی لوگوں سے زیادہ قرآن یاد ہوا گرچہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں جو حسب کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں یا اس سے زیادہ معزز ہوں

2126 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلٰى اَبِىْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

2126– عطاء مولى أبي احمد أو ابن ابي احمد: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَرْوِ عنه غير سعيد المقبرى، وقال الإمام الذهبى في "الميزان" و"المغني": لا يعرف. وباقي رجاله رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فهو من رجال مسلم وحده. أبو عمار: هو الحسين بن حريث، وقد تحرف في المطبوع من "صحيح ابن خزيمة" إلى "الحسين." وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1509". وأخرجه الترمذى "2876" في فضائل القرآن: باب ما جاء في فضل سورة البقرة وآية الكرسي، عن الحسن الحلوانى، عن أبي أسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال: هذا حديث حسن. وأخرجه النسائي في السير كما في "التحفة" 10/280 من طريق المعافى بن عمران، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه ابن ماجة "217" في المقدمة: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، مختصرا من طريق أبي اسامة، عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه الترمذى بإثر الحديث "2876" عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن سعيد المقبرى، عن عطاء مولى أبي أحمد، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا، لم يذكر فيه عن أبي هريرة.

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ نَفَرٌ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَاسْتَقْرَاَهُمْ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَفِهِمْ وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَاقْرَاْهُ وَارْقُدْ، فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيحُهُ عَلٰى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِئَ عَلٰى مِسْكٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی وہ کچھ افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تلاوت سنی یہاں تک کہ آپ ایسے شخص کے پاس سے گزرے جوان میں سب سے کم سن تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے۔ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں اور فلاں سورۃ اور سورۃ البقرہ بھی آتی ہے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ البقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ تم ان لوگوں کے امیر ہو تو اس گروہ کے معزز افراد میں سے ایک آدمی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس میں یہ یہ خوبی ہے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا' مجھے یہ اندیشہ تھا' میں نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کرو اور سو بھی جایا کرو جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے اس کی تلاوت کرتا ہے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے۔ اس کی مثال ایک ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو۔ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے سو یا رہتا ہے' لیکن وہ قرآن اس کے ذہن میں ہوتا ہے اس کی مثال ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ بند ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ يَجِبُ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ مَنْ كَانَ اَعْلَمَ بِالسُّنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں' تو یہ بات لازم ہے کہ ان کی امامت وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو

2127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ الرَّمَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا

يُجْلَسَ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْذَنَ لَهٗ .(2: 3)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جوان میں سے اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کی حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ سنت کے علم کے حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔ کسی شخص کی سربراہی کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور اس کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھا جائے جب تک وہ شخص اس کی اجازت نہیں دیتا''۔

2128 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَّابُ بْنُ صَالِحٍ الْمُعَدِّلُ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

قَالَ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ.(1: 14)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا اَرَادَ بِهٖ اَحَدَهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

2127– إسناده صحيح. عبد اللّٰه بن عمر بن ميمون: ذكره ابن أبي حاتم 5/111، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/357، وقال: مستقيم الحديث إذا حدث عن الثقات، وقال الإمام الذهبي في "السير" 11/12–13: كان صاحب سمة، وصدع بالحق، وثّقه الذهلي، وباقي رجال السند ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 5/272، ومسلم "673" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، عن أبي كريب، والترمذي "235" في الصلاة: باب ما جاء من أحق بالإمامة، و "2772" في الأدب، عن هناد ومحمود بن غيلان، وابن خزيمة "1507" عن يعقوب الدورقي، والطبراني في "الكبير" /17 "609" من طريق عبد اللّٰه بن يوسف، كلهم عن أبي معاوية، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3808" و "3809"، والحميدي "457"، ومسلم "673"، وأبو داوٗد "584" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، والترمذي "235" أيضا، والنسائي 2/76 في الإمامة: باب من أحق بالإمامة، وابن جارود "308"، والدارقطني 1/280، وأبو عوانة 2/35 و36، والطبراني في "الكبير" /17 "600" و "601" و "602" و "603" و "604" و "605" و "606" و "607" و "608" و "610" و "612"، والبيهقي في "السنن" 3/90 و119، والبغوي في "شرح السنة" "832"، من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1507" أيضا، والحاكم 1/243، ووافقه الذهبي. وأخرجه الدارقطني 1/279–280، والطبراني /17 "614" و "615" و "617" و "619" و "621"، والبغوي "833" من طرق عن إسماعيل بن رجاء، به. وصححه الحاكم 1/243. وسيورده المؤلف برقم "2133" من طريق أبي خالد الأحمر، عن الأعمش، به، وبرقم "2144" من طريق شعبة، عن إسماعيل بن رجاء، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

2128– إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران، وأبو قلابة: هو عبد اللّٰه بن زيد الجرمي. وأورده المؤلف برقم "1658" في باب الأذان، من طريق أيوب، عن أبي قلابة، به، وتقدم تفصيل طرقه في تخريجه هناك، فانظره.

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم دونوں نماز ادا کرو تو اذان دو اور اقامت کہو تم دونوں میں سے جو بڑی عمر کا ہو وہ امامت کرے۔

راوی کہتے ہیں: وہ دونوں ہم عمر تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "کہ تم دونوں اذان دینا اور تم دونوں اقامت کرنا" اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص ایسا کرے ایسا نہیں کہ وہ دونوں ایسا کریں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ اِنَّمَا هُوَ كَلَامُ اَبِىْ قِلَابَةَ اَدْرَجَهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ فِى الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ روایت کے یہ الفاظ "دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں" یہ الفاظ ابو قلابہ نامی راوی کے ہیں جنہیں خالد طحان نامی راوی نے روایت میں درج کیا ہے

2129 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَهٗ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا.

قَالَ خَالِدٌ: فَقُلْتُ لِاَبِىْ قِلَابَةَ: فَاَيْنَ الْقِرَاءَةُ؟ قَالَ: اِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ. (1: 14)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے اور ان کے ساتھی فرمایا "جب نماز کا وقت ہو تو تم دونوں اذان دو اور تم دونوں اقامت کہو پھر تم دونوں میں سے جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

خالد نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابو قلابہ نامی راوی سے دریافت کیا: قرأت کا حکم کہاں گیا تو اس نے جواب دیا: وہ دونوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا اَرَادَ بِهٖ اَحَدَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "تم دونوں اذان دینا، تم دونوں اقامت کہنا" اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ایسا کرے

2129- إسناده صحيح على شرط البخاري. مسدد بن مسرهد: من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر "1658".

2130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ، مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي وَلِصَاحِبٍ لِي: اِذَا خَرَجْتُمَا فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمَا وَلْيُقِمْ وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا .(1: 14)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا:

''جب تم روانہ ہو جاؤ تو تم دونوں میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور وہ اقامت کہے اور تم دونوں میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

2131 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِيْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَقَالَ: ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ .

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ لَفْظَةُ اَمْرٍ تَشْتَمِلُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَعْمِلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ خَصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّقْلِ فَهُوَ لَا حَرَجَ عَلٰى تَارِكِهِ فِيْ صَلَاتِهِ وَمَا لَمْ يَخُصَّهُ الْاِجْمَاعُ اَوِ الْخَبَرُ بِالنَّقْلِ فَهُوَ اَمْرٌ حَتْمٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ كَافَّةً لَا يَجُوْزُ تَرْكُهُ بِحَالٍ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے ہم نوجوان ہم عمر لوگ تھے۔ ہم نے آپ کے پاس بیس دن قیام کیا جب آپ کو یہ اندازہ ہو گیا' ہمارے لئے ہمارے گھر والوں سے علیحدگی دشواری کا باعث ہو رہی ہے' تو آپ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ انہیں تعلیم دو انہیں حکم دو اور تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جب نماز کا وقت آ جائے' تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

2130- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر "1658".

2131- إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر "1658".

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" یہ لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے جو ہر اس چیز پر مشتمل ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے دوران عمل کیا کرتے تھے اور ان میں سے دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو اجماع نے خاص کر دیا ہے۔ یا روایت نقل ہونے کے حوالے سے وہ خاص ہو گئی ہیں تو نماز کے دوران اسے ترک کرنے والے شخص کو کوئی حرج نہیں ہوگا: اور جسے اجماع نے یا کسی منقول حدیث نے خاص نہیں کیا۔ تو وہ لازمی حکم ہوگا جو تمام مخاطب لوگوں کے لیے ضروری ہوگا اور اسے ترک کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الثَّلَاثَةِ وَاَكْثَرَ فِي الْإِمَامَةِ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ امامت کے بارے میں تین یا اس سے زیادہ آدمیوں اور دو آدمیوں کا حکم برابر ہے

2132 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فِيْ سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاَحَقُّكُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُكُمْ .(1: 14)

⊛⊛ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم تین آدمی سفر کر رہے ہو تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے اور تم میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا' جو زیادہ تلاوت جانتا ہو"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّنْ يَسْتَحِقُّ الْاِمَامَةَ لِلنَّاسِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ لوگوں کی امامت کا مستحق کون ہے؟

2133 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2132– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة –واسمه المنذر بن مالك– فإنه من رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/24 عن يحيى بن سعيد، عن شعبة وهشام، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة ."1508"وأخرجه الطيالسي "2152"، ومسلم "672" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والنسائي 3/119 في الإمامة: باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء، والبيهقي في "السنن" 3/119 من طريق هشام، به .وأخرجه أحمد 3/34، وابن أبي شيبة 1/343، ومسلم "672"، والنسائي 2/103–104: باب الجماعة إذا كانوا ثلاثة، والدارمي 1/286، والبغوي "836"، والبيهقي 3/119 من طرق عن قتادة، به.وأخرجه أحمد 3/48، ومسلم "672" من طريق أبي نضرة، به.

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ. (3: 10)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ سنت کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی سربراہی کی جگہ پر اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے۔ البتہ اس کی اجازت ہو تو حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى بِالْمَأْمُومِيْنَ اِذَا لَمْ يَكُوْنُوا عُمَاةً

نابینا شخص کیلئے لوگوں کی امامت کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ لوگ نابینا نہ ہوں

2134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ (5: 10)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں نائب مقرر کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے۔

2133- إسناده حسن. أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان، روى له جماعة، إلا أن البخاري روى له متابعة، وهو صدوق يخطء، كما في "التقريب"، وقد تابعه أبو معاوية عند المؤلف برقم "2127" وغيره. وهو في "مصنف بن أبي شيبة" 1/343، ومن طريقه أخرجه مسلم "673" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، والبيهقي في "السنن" 3/125. وقد تقدم برقم "2118" "2127" من طريق أبي معاوية، عن الأعمش، به، وسيرد برقم "2141" من طريق شعبة، عن إسماعيل بن رجاء، به، فانظره 2134.- إسناده صحيح على شرطهما. وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/65، وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط" وقال: استخلف ابن أم مكتوم على المدينة مرتين يصلي بالناس. ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن أنس رضي الله عنه عند أبي داوٗد "595" في الصلاة: باب إمامة الأعمى، و "2931" في الخراج والإمارة: باب في الضرير يولى، وابن الجارود "310"، والبيهقي 3/88، من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عن قتادة، عن أنس. وهذا إسناد حسن من أجل عمران بن داوٗد، فإنه صدوق يهم. وهو في "المسند" 3/192 من طريق بهز، عن أبي العوام القطان، عن أبيه عمران، به. وأخرجه عبد الرزاق "3828" عن سفيان الثوري، عن أبي خالد وجابر، عن الشعبي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سافر استخلف ابن أم مكتوم على المدينة. وفيه "3830" عن ابن جريج قال: أخبرني من أصدق أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج مخرجا، فأمر عبد الله بن أم مكتوم أن يؤم أصحابه، ومن تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم من الزمناء، ومن لا يستطيع خروجا.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَؤُمَّ بِالنَّاسِ وَهُوَ اَعْمَى اِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يَتَعَاهَدُهُ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ لوگوں کی امامت کرے جبکہ وہ نابینا ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اس کو نماز کے اوقات کے بارے میں کوئی بتانے والا ہو

2135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَمَّ النَّاسَ بِالتَّخْفِيفِ لِوُجُوْدِ اَصْحَابِ الْعِلَلِ خَلْفَهُ

جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے اسے مختصر نماز پڑھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس کے پیچھے بیمار لوگ بھی موجود ہوتے ہیں

2136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے' کیونکہ لوگوں میں کمزور' بیمار اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

2135- هو مكرر ما قبله.

2136- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم، وأخرجه البيهقي في "السنن" 3/115-116 من طريق محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "467" "185" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3713" عن معمر، عن الزهري، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هريرة، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/271، وأبو داود "795" في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة. وأخرجه أحمد 2/502 عن يزيد بن هارون، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سلمة، به. وأورده المؤلف برقم "1760" من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، وتقدم تخريجه هناك.

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا

2137 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ. (1: 95)

⊛⊛ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں صبح کی نماز میں اس لئے شریک نہیں ہوتا' کیونکہ فلاں صاحب ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے (راوی کہتے ہیں) وعظ کرتے ہوئے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس دن سے زیادہ شدید غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (دوسروں کو) متنفر کرتے ہیں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے کیونکہ لوگوں میں کمزور عمر رسیدہ اور بوسیدہ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهُ بِالْقَوْمِ خَفِيفَةً فِيْ تَمَامٍ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ لوگوں کو پڑھانے والی اس کی نماز مختصر لیکن مکمل ہو

2138 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ،

2137– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/54–55، من طريقه مسلم "466" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/131، 132، والحميدي "453"، والطيالسي "607"، وعبد الرزاق "3726"، وأحمد 4/118، 119 و5/273، والبخاري "90" في العلم: باب الغضب في الموعظة والتعليم إذا رأى ما يكره، و "702" في الأذان: باب تخفيف الإمام في القيام وإتمام الركوع والسجود، و "704": باب من شكا إمامه إذا طول، و "6110" في الأدب: باب ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، و "7159" في الأحكام: باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، ومسلم "466"، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 7/338، وابن ماجه "984" في الإقامة: باب من أم قوما فليخفف، والدارمي 1/288، وابن الجارود "326"، والطبراني في "الكبير" 17/ "555" و "556" و "557" و "558" و "559" و "560" و "561" و "562" و "563"، والبيهقي في "السنن" 3/115، والبغوي في "شرح السنة" "844"

2138– إسناده على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهو من أثبت الناس في قتادة . وأخرجه مسلم "470" "192" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف

قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا اَتَمَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (5: 4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکمل نماز ادا کرتا ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّخَفِّفَ صَلَاتَهٗ اِذَا عَلِمَ اَنَّ خَلْفَهٗ مَنْ لَّهٗ شُغْلٌ يَّحْتَاجُ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مختصر نماز ادا کرے جب اسے علم ہو کہ اس کے پیچھے ایسے لوگ موجود ہوں گے جن کی مصروفیت ہوتی ہے انہوں نے واپس جانا ہوتا ہے

2139 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَاُخَفِّفُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میں نماز شروع کرتا ہوں تو بعض اوقات میرا ارادہ ہوتا ہے' میں طویل نماز ادا کروں گا لیکن پھر میں کسی بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں' تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے' اس کی وجہ سے اس کی والدہ کو کتنی پریشانی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّطَوِّلَ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاتِهٖ وَيُقَصِّرَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی نماز کی پہلی دو رکعات

2139– إسناده على شرطهما. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وهو من أثبت الناس في قتادة. وأخرجه مسلم "470" "192" في الصلاة: باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، والبيهقي في "السنن" 2/393 عن محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "709" في الأذان: باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، والبيهقي 2/393 من طريق يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 3/109، والبخاري "710"، وابن ماجة "989" في الإقامة: باب الإمام يخفف الصلاة إذا حدث أمر، والبغوي "845"، والبيهقي 2/393 من طرق عن سعيد، به. وصححه ابن خزيمة "1610". وأخرجه البيهقي 3/118 من طريق أبان عن قتادة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/57، والترمذي "376" في الصلاة: باب ما جاء أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إني لأسمع بكاء الصبي في الصلاة فأخفف"، والبغوي "846" من طريقين عن حميد، عن أنس.

طویل ادا کرے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرے

2140 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: قَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اُطِيلُ الْاُولَيَيْنِ وَاَحْذِمُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

اَبُوْ عَوْنٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ. (5: 8)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اہل کوفہ نے ہر معاملے میں آپ کی شکایت کی ہے' یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

ابوعون نامی راوی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِهِ وَيُطَوِّلَ صَلَاتَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دوسرے کو نماز پڑھا رہا ہو' تو نماز کو طول دے

2141 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قَالَ: قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهُ. (1: 4)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے طویل نماز ادا کی' یہاں تک کہ میں نے ایک برا خیال دل میں سوچ لیا۔ راوی کہتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا' میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ کو نماز ادا کرنے دیتا ہوں۔

2140- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر "1937" وانظر "1859".

2141- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم "773" في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، والترمذي في الشمائل "272"، وابن خزيمة "1135"، من طريق عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/385 و396 و415 و440، والبخاري "1135" في التهجد: باب طول القيام في الصلوات، من طرق عن الأعمش، به. وصححه ابن خزيمة "1154" أيضا.

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَاْمُوْمِيْنَ اِذَا اَرَادَ تَعْلِيْمَ الْقَوْمِ الصَّلَاةَ

امام کی ایسی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ' جس میں امام مقتدیوں سے بلند مقام پر نماز ادا کرے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگوں کو نماز کا طریقہ تعلیم دے

2142 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ،

(متنِ حدیث):اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ؟ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ اَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ - امْرَاَةٌ سَمَّاهَا سَهْلٌ - اَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَعْمَلَ لِي اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهَا اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِهَا فَوَضَعَتْ هَاهُنَا، ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَرَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَرَفَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا وَتَوَلَّى الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ وَرَقٰى عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ . (5: 8)

ابوحازم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے درمیان منبر کے بارے میں بحث ہوگئی تھی کہ وہ کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں' یہ کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور میں اس دن دیکھ رہا تھا جب آپ پہلی مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کی طرف پیغام بھجوایا تھا۔ حضرت سہل نے اس خاتون کا نام بھی بیان کیا تھا۔ (بعد کا کوئی راوی اس کا نام بھول گیا) پیغام یہ تھا' تم اپنے بڑے لڑکے سے کہو وہ ہمارے لئے لکڑیوں سے کوئی

2142– إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم: هو سلمة بن دينار. وأخرجه البخاري "917" في الجمعة: باب الخطبة على المنبر، ومسلم "544" "45" في الصلاة: باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة، وأبو داوُد "1080" في الصلاة: باب اتخاذ المنبر، والنسائي 2/57 في المساجد: باب الصلاة على المنبر، والبيهقي 3/108 في "سننه"، و 2/554 في "دلائل النبوة"، والطبراني "5992" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/138، والحميدي "926"، وأحمد 5/339، والبخاري "377" في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، و "448": باب الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، و "2094" في البيوع: باب النجار، و "2569" في الهبة: باب من استوهب من أصحابه شيئا، ومسلم "544" "44" و "45"، وابن ماجة "1416" في الإقامة: باب ما جاء في بدء شأن المنبر، وابن جارود "311" و "312"، والطبراني "5752" و "5790" و "5881" و "5977"، والبيهقي في "السنن" 3/108، وفي "دلائل النبوة" 2/554–555، والبغوي في "شرح السنة" "497" من طرق عن أبي حازم، به. وصححه ابن خزيمة "1779".

چیز بنا دے جس پر میں بیٹھ جایا کروں۔ اس وقت جب میں نے لوگوں سے کلام کرنا ہوتا ہے تو اس خاتون نے اس لڑکے کو یہ ہدایت کی اس نے جنگل کی لکڑیوں سے اسے بنا دیا پھر وہ اس کو لے کر آیا۔ اس خاتون نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے وہاں رکھا گیا پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اس پر نماز ادا کی۔ آپ نے تکبیر کہی۔ آپ اس وقت اس پر موجود تھے جب آپ رکوع میں گئے تو آپ اس پر موجود تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ اس پر موجود تھے پھر آپ الٹے قدموں پیچھے ہٹے اور آپ نے (زمین پر) سجدہ کیا پھر آپ منبر پر چڑھ گئے پھر آپ نے اسی طرح کیا اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور تم میری نماز (کے طریقے) کے بارے میں جان لو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ الْإِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِيْنَ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑا ہونا جائز نہیں ہے

2143 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلٰى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَجَبَذَهُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟! فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَرَنِيْ قَدْ تَابَعْتُكَ؟ (5: 8)

2143- إسناده صحيح على شرط مسلم. إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وهمام: هو ابن الحارث النخعي. وهو في "الصحيح ابن خزيمة" "1523"، وفي "مسند" الشافعي 1/137-138، ومن طريق الربيع بن سليمان عن الشافعي أخرجه البيهقي 3/108، والبغوى . "831"وأخرجه أبو داوُد "597" في الصلاة: باب الإمام يقوم مكانا أرفع من مكان القوم، وابن الجارود "313" من طريقين عن الأعمش، به . وصححه الحاكم 1/210 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وفي "مصنف ابن أبي شيبة" 2/262 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام قال: صلى حذيفة على دكان وهم أسفل منه، قال: فجذبه سلمان حتى أنزله، فلما انصرف قال له: أما علمت ان أصحابك كانوا يكرهون ان يصلي الإمام على الشيء، وهم أسفل منه، فقال حذيفة: بلى قد ذكرت حين مددتني. وأخرجه البيهقي 3/108 من طريق يعلى بن عبيد، عن الأعمش، به . إلا أنه قال: فجبذ أبو مسعود .وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "3905" من طريق معمر، عن الأعمش، عن مجاهد أو غيره -شك أبو بكر- أن ابن مسعود أو قال: أبا مسعود -انا أشك- وسليمان وحذيفة صلى بهم أحدهم، فذهب يصلي على دكان، فجبذه صاحباه، وقالا: انزل عنه .وفي ابن أبي شيبة 2/263 من طريق وكيع، عن ابن عون، عن إبراهيم قال: صلى حذيفة على دكان بالمدائن أرفع من أصحابه، فمده أبو مسعود، قال له: أما علمت أن هذا يكره، قال: ألم تر أنك لما ذكرتني ذكرت .وفي "المصنف" "3904" عن الثوري، عن حماد، عن مجاهد قال: رأى سليمان حذيفة يؤمهم على دكان من جص، فقال: تأخر، فإنما أنت رجل من القوم، فلا ترفع نفسك عليهم، فقال: صدقت. وانظر "سنن البيهقي" 3/109.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا كَانَ الْمَرْءُ اِمَامًا وَاَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ بِقَوْمٍ حَدِيْثٍ عَهْدُهُمْ بِالْاِسْلَامِ، ثُمَّ قَامَ عَلٰى مَوْضِعٍ مُرْتَفِعٍ مِنَ الْمَاْمُوْمِيْنَ لِيُعَلِّمَهُمْ اَحْكَامَ الصَّلَاةِ عِيَانًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَاِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ مَعْدُوْمَةً لَمْ يُصَلِّ عَلٰى مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِ الْمَاْمُوْمِيْنَ عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ

ہمام بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز ایک بلند چبوترے پر پڑھائی۔ انہوں نے اس پر سجدہ کیا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بات مان لی اور نماز مکمل کی جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے مجھے دیکھا نہیں' میں نے آپ کی بات مان لی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب آدمی امام ہو اور وہ لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کرے وہ لوگ جنہوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہو۔ پھر وہ شخص کسی ایسی جگہ پر کھڑا ہو جائے جو مقتدیوں سے بلند ہو۔ اور اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کو واضح طور پر نماز کے احکام کی تعلیم دے۔ تو یہ بات جائز ہو گی۔ جیسا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ لیکن جب یہ علت معدوم ہو' تو پھر امام مقتدیوں کی جگہ سے بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے۔ اس طرح ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف باقی نہیں ہو گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّؤُمَّ الزَّائِرُ الْمَزُوْرَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مہمان' میزبان کے گھر میں اس کی امامت کرے البتہ اس کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے

2144 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانَتْ قِرَائَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ

2144- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وابن كثير: هو حفص بن عمر. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 17/ "613" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "582" في الصلاة: باب من أحق بالإمامة، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "618"، وأحمد 4/118 و121-122، ومسلم "673" "291" في المساجد: باب من أحق بالإمامة، وأبو داؤد "583"، والنسائي 2/77 في الإمامة: باب اجتماع القوم وفيهم الوالي، وابن ماجة "980" في الإقامة: باب من أحق بالإمامة، والطبراني 17/ "613"، وأبو عوانة 2/36، والبيهقي 3/125، من طرق عن شعبة، به. وصححه ابن خزيمة "1516"وتقدم برقم "2127" من طريق أبي معاوية، وبرقم "2133" من طريق أبي خالد الأحمر، كلاهما عن الأعمش، به. فانظرهما.

كَـانُـوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ بَيْتِهِ وَلَا فِيْ فُسْطَاطِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

قَـالَ شُـعْبَةُ: فَـقُـلْـتُ لِاِسْـمَـاعِيـلَ بْـنِ رَجَـاءٍ: مَا تَكْرِمَتُهُ؟ قَالَ: فِرَاشُهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ الْحَوْضِيُّ: فَقُلْتُ لِاِسْمَاعِيْلَ. (2: 3)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ قرأت کے حوالے سے برابر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو اس کی امامت وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے گھر میں یا خیمے میں اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے البتہ اس کی اجازت کا حکم مختلف ہیں''۔

شعبہ کہتے ہیں اسماعیل سے دریافت کیا: لفظ تقرمہ سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اس کا بچھونا حوضی نامی راوی نے یہ بات نقل نہیں کی ہے میں نے اسماعیل سے دریافت کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ لِمَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ وَقَضَاءِ مَا فَاتَهُ مِنْهَا

جو شخص نماز کیلئے مسجد میں جاتا ہے اس کیلئے سکون کے ساتھ چل کر آنے کا تذکرہ اور جو نماز پہلے گزر جائے اسے بعد میں مکمل کرنے کے حکم کا تذکرہ

2145 - (سندِ حدیث): اَخْبَـرَنَا اَحْـمَـدُ بْنُ عَـلِـيِّ بْـنِ الْـمُـثَـنّٰـى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا اَتَيْـتُـمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَاْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَائْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا. (1: 78)

2145- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/358، والحميدي "935"، وأحمد 2/238، ومسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة والنهي عن إتيانها سعيا، والترمذي "329" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والنسائي 2/114-115 في الإمامة: باب السعي إلى الصلاة، وابن الجارود "305"، والطحاوي في "السنن" 2/297 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3404"، ومن طريقه أحمد 2/270، والترمذي "328"، وابن الجارود "306"، والبغوي "441" عن معمر، عن الزهري، به . وأخرجه عبد الرزاق "3402"، ومن طريقه: أحمد 2/318، ومسلم "602" "153"، وأبو عوانة 1/413 و2/83، والبيهقي 2/295 و298 عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/427، ومسلم "602" "154"، والطحاوي 1/396، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي 2/298 من طريق ابن سيرين، وأحمد 2/489 من طريق أبي رافع، كلاهما عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "602" "152"، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/298، والبغوي "442"، من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر ما بعده.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ تم اس حالت میں آؤ' تم پُر سکون ہو جتنی نماز تمہیں ملے اتنی ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اس کو بعد میں پوری کرلو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا اَرَادَ بِهِ فَاقْضُوا عَلَى الْاِتْمَامِ لَا عَلَى التَّعْكِيسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو گزر جائے اس کو مکمل کرلو' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے مکمل ادا کرو' اس کے برعکس مراد نہیں ہے

2146 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ

2146– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/145–146، وأحمد 2/532، والبخاري "636" في الأذان: باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار، و "908" في الجمعة: باب المشي إلى الجمعة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/396 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "602" "151" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار والسكينة، وابن ماجة "775" في المساجد: باب المشي إلى الصلاة، وأبو عوانة 2/83، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طريق إبراهيم بن سعد، وأبو داوُد "572" في الصلاة: باب السعي إلى الصلاة، من طريق يونس، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/239 و452، والبخاري "908" أيضا، ومسلم "602" أيضا، والترمذي "327" في الصلاة: باب ما جاء في المشي إلى المسجد، والبيهقي في "السنن" 2/297 من طرق عن الزهري، عن أبي سلمة، به . وأخرجه الطيالسي "2350"، وأحمد 2/386، وأبو داوُد "573"، والطحاوي 1/396 من طريق سعد بن إبراهيم، والطحاوي 1/396، والبيهقي 2/297 من طريق محمد بن عمرو، كلاهما عن أبي سلمة، به .وأخرجه عبد الرزاق "3405"، وابن أبي شيبة 2/358، وأحمد 2/282 و472، من طريق سعد بن إبراهيم، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة . وسقط من سند إحدى روايات أحمد مدينة وكورة واسعة بما وراء النهر متاخمة لبلاد تركستان بينها وبين سمرقند خمسون فرسخا، وتقع اليوم في تركستان الروسية على نهر سرداريا في الاتحاد السوفيتي، قدم أصبهان، وحدث ببغداد، ثم سكن دمشق، وتوفي بها سنة 306 هـ، وثقه الخطيب، وقال الدارقطني: ليس به بأس. مترجم في "سير أعلام النبلاء " 14/258–259، وأحمد بن عبد الرحمٰن: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد توبع الوليد بن مسلم عليه .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" 18/ "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح .وأخرجه النسائي 2/92–93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني 18/ "637" من طريق إسماعيل بن عياش،، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد "، عن خالد بن معدان، به . وهذا سند قوي .وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني 18/ "639"، وابن خزيمة "1558"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102–103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض .قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير .قلت: في المطبوع من سنن ابن ماجة لم يذكر جبير بن نفير، لكن ذكره المزي في "تحفة الأشراف" 7/287 من رواية ابن ماجة، بإثبات ابن نفير .وقال البيهقي في "سننه" 3/102

بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَائْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَصَلُّوْا مَا اَدْرَكْتُمْ وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوْا . (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کھڑی ہو جائے' تو تم سکون سے اس کی طرف چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں ملے اسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو''۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

2147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلّٰى دَعَاهُمْ فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا تَسْتَعْجِلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوْا . (1: 78)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے کچھ لوگوں کی تیز آہٹ سنی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے انہیں بلوایا اور دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نماز کی طرف جلدی آنا چاہ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو تم نماز کی طرف آؤ تو سکون سے چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں ملے اسے ادا کرلو اور جو پہلے گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو۔

2148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

2147- إسناده صحيح على شرطهما . حسين بن محمد "وقد تحرف في "الإحسان" و"التقاسيم" إلى "خير بن محمد"": هو ابن بهرام التميمي المؤدب، أبو محمد المروذي، وشيبان: هو ابن عبد الرحمٰن النحوي . وأخرجه أحمد 5/306 عن حسين بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/306، وأبو عوانة 2/83 عن حسن بن موسى، والبخاري "635" في الأذان: باب قول الرجل: فاتتنا الصلاة، وأبو عوانة 2/83 عن أبي نعيم، ومسلم "603" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بسكينة ووقار، من طريق معاوية بن هشام، والبيهقي 2/298 من طريق أبي نعيم، ثلاثتهم عن شيبان، به . وأخرجه مسلم "603" من طريق معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به. وانظر "1755".

2148- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "الموطأ" 1/68-69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، ومن طريق مالك أخرجه: الشافعي في "مسنده" 1/122، وأحمد 2/237 و460 و532، وأبو عوانة 1/413، والبغوي في "شرح السنة" "442"، والبيهقي في "السنن" .2/298وأخرجه مسلم "602" "152" في المساجد: باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة، من طريق إسماعيل بن جعفر، وأبو عانة 1/413 و2/83 من طريق مالك، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وانظر "2145" و "2146".

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاِسْحَاقِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلَاةِ .(2: 94)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: 9) وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ فَالسَّعْيُ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِهٖ هُوَ الْمَشْيُ اِلَى الصَّلَاةِ عَلٰى هَيْئَةِ الْاِنْسَانِ، وَالسَّعْيُ الَّذِيْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ هُوَ الْاِسْتِعْجَالُ فِي الْمَشْيِ ،لِاَنَّ الْمَرْءَ تُكْتَبُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلَاةِ حَسَنَةٌ فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ، يَعْنِيْ فِيْ تَرْجَمَةِ نَوْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى اَنَّ الْعَرَبَ تُوْقِعُ فِيْ لُغَتِهَا الْاِسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفِي الْمَعْنٰى فَيَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مَاْمُوْرًا بِهٖ وَالْاٰخَرُ مَزْجُوْرًا عَنْهُ.

اِسْحَاقُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى زَائِدَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَالَهٗ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے' تو تم دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ بلکہ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جتنی نماز تمہیں مل جائے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکی ہو اسے (بعد) میں مکمل کرلو کیونکہ جب کوئی شخص نماز کی طرف جاتا ہے' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔''

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ کہ تم لوگ دوڑتے ہوئے اس کی طرف نہ آؤ تو وہ تیزی جس سے حکم اللہ نے دیا ہے۔ اس سے مراد آدمی کا سکون کی حالت میں نماز کی طرف چل کر جانا ہے اور وہ تیزی جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ اس سے مراد تیز رفتاری سے چلنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے ہر ایک قدم کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے یعنی اس نوعیت کی احادیث کی وضاحت میں یہ بات ذکر کی ہے۔ کہ جب عرب اپنی زبان میں کسی ایک اسم کو دو مختلف چیزوں کے لیے استعمال کریں۔ تو ان دونوں میں سے کوئی ایک مامور بہ بھی ہو سکتا اور دوسرا ممنوع ہو سکتا ہے۔

اسحاق ابوعبداللہ جو زاہدہ کا غلام ہے وہ تابعین سے تعلق رکھتا ہے یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

2149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

2149- إسناده حسن. ابن عجلان -واسمه محمد-: صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله على شرط مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "440" وبسطت تخريجه من طرقه فيما تقدم برقم "2036" فانظره. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِكَ .(2: 7)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''جب تم وضو کر کے مسجد میں داخل ہو جاؤ تو تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف سعید مقبری نے نقل کیا ہے اور اس شخص کے گمان کے مطابق اس راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے

2150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجْتَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَا تُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ فَاِنَّكَ فِيْ صَلَاةٍ .(2: 87)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور پھر تم مسجد کی طرف جاؤ اور (اس دوران) تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ جَمَاعَةً فِيْ فَضَاءٍ اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کھلی جگہ پر کسی دیوار کی طرف رخ کیے بغیر لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائے

2151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

2150– إسناده حسن. سليمان بن عبيد الله: هو أبو أيوب الرقي الحطاب، ذكره المؤلف في "الثقات"، وسمع منه أبو حاتم، وقال: صدوق، ما رأيت إلا خيرا، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال أبو داوٗد عن ابن معين: ليس بشيء، وقد تابعه عمرو بن قسيط عند البيهقي 3/230– 231، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن معدان، وهو ثقة. وقد تقدم تخريجه برقم "2036".

(متن حدیث): اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ. (4: 5)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں اس وقت قریب البلوغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر میں اس سے اترا اور میں نے اس گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور خود صف میں آ کر شامل ہو گیا تو کسی نے میری (اس حرکت پر) اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ فِيْ مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ

باجماعت نماز والی مسجد میں نمازی کیلئے ستون کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2152 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَاْتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اِلٰى سُبْحَةِ الضُّحٰى فَيَعْمِدُ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ، فَيُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَقُوْلُ لَهُ: لَا تُصَلِّ هَا هُنَا وَاُشِيْرُ لَهُ اِلٰى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

2151- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "548" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/155-156 في الصلاة: باب الرخصة في المرور بين يدي المصلي، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/68 وأحمد 1/342، والبخاري "76" في العلم: باب متى يصح سماع الصبي، و "493" في الصلاة: باب سترة الإمام سترة من خلفه، و "861" في الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعيدين والجنائز وصفوفهم، و "4412" في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم "504" "254" في الصلاة: باب سترة المصلي، وأبو داؤد "715" في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، وأبو عوانة 2/55، والبيهقي في "السنن" 2/273 و277، وصححه ابن خزيمة "834". وأخرجه الشافعي 1/68، وابن أبي شيبة 1/278 و280، والحميدي "475"، وعبد الرزاق "2359"، وأحمد 1/219 و264 و365، والبخاري "1857" في جزاء الصيد: باب حج الصبيان، و "4412" في المغازي: باب حجة الوداع، ومسلم "504" "255" و "256" و "257"، وأبو داؤد "715" أيضا، والترمذي "337" في الصلاة: باب ما جاء لا يقطع الصلاة شيء، والنسائي 2/64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، وابن ماجه "947" في الإقامة: باب ما يقطع الصلاة، وابن الجارود "168"، وأبو عوانة 2/54 و55، والبيهقي في "السنن" 2/276، 277 من طرق عن الزهري، به. وصححه ابن خزيمة "833". وسيعيده المؤلف في اخر باب ما يكره للمصلي وما لا يكره. وقوله: "ناهزت الاحتلام" أي: قاربت البلوغ. وروى البخاري "5036" في فضائل القرآن، عن ابن عباس قال: توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا ابن عشر سنين وقد قرأت المحكم ...وروى أيضا "6299" في الاستئذان من وجه اخر أن ابن عباس سئل: مثل من أنت حين قبض النبي صلى الله عليه وسلم؟ قال: أنا يومئذ مختون، قال: وكانوا لا يختنون الرجل حتى يدرك. وعنه أيضا أنه كان عند موت النبي صلى الله عليه وسلم ابن خمس عشرة سنة. وانظر في الجمع بين هذه الروايات "الفتح" 9/84.

2152- إسناده صحيح على شرط مسلم. أحمد بن عبدة من شرط مسلم وحده، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر "1763" فانظر تخريجه هناك.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى هٰذَا الْمَقَامَ . (3 :61)

❁❁ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: وہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے جایا کرتے تھے' تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بطور خاص ایک مخصوص ستون کی طرف جاتے تھے اور اس کے قریب نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہاں نماز ادا نہ کریں۔ میں نے مسجد کے دوسرے گوشوں کی طرف اشارہ کر کے کہا (کہ آپ وہاں نماز ادا کرلیں) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ اہتمام کے ساتھ اس جگہ (نماز ادا کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُبَادَرَةِ فِي اللُّحُوقِ بِالصَّفِّ الْاَوَّلِ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّهْجِيرِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

نماز کی پہلی صف میں شامل ہونے کیلئے لپکنے کا حکم ہونے کا تذکرہ (نماز کیلئے) جلدی جانا اور صبح وعشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

2153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .

(63:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے' اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز ادا کرنے) میں کیا اجر وثواب ہے اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرلیں گے اور اگر انہیں نماز کے لئے جلد جانے (کے اجر وثواب) کا پتہ چل جائے' تو وہ اس کی طرف سبقت لے جائیں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے' عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے' تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر چل آنا پڑے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ اِذِ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ اسْتِعْمَالُ الْمَلَائِكَةِ مِثْلَهُ

2153- إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم "1659" في باب الأذان . والنداء : هو الأذان . والاستهام: الاقتراع . والتهجير: التبكير إلى الصلوات، أي صلاة كانت، وخصها بعضهم بصلاة الظهر لأن التهجير مشتق من الهاجرة، وهو شدة الحر نصف النهار، وهو أول وقت الظهر. والعتمة: العشاء . وحبوا: أي: مشيا على اليدين والركبتين، أو على مقعدته.

پہلی صف کو مکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھر اس کی بعدوالی کو (مکمل کرنا) کیونکہ یہ عمل کرنا فرشتوں کے عمل کرنے کے مانند ہوگا

2154 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ. (1: 84)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس طرح صف کیوں نہیں بناتے ہو؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور پھر باقی صف کے درمیان خلا نہیں رہنے دیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثُمَّ الْوُقُوْفُ فِي الَّذِي يَلِيهِ

آگے والی صف کو مکمل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ پھر اس کے بعد والی میں وقوف کیا جائے گا

2155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2154- إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه عبد الرزاق "2432" عن سفيان الثوري، وأحمد 5/101، وابن خزيمة في "صحيحه" "1544"، وابن أبي شيبة 1/353، ومن طريقه مسلم "430" في الصلاة: باب الأمر بالسكون في الصلاة ... وإتمام الصفوف الأول والتراص فيها، من طريق أبي معاوية، ومسلم "430" أيضا، وابن ماجة "992" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وابن خزيمة "1544"، من طريق وكيع، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، وفي التفسير من الكبرى كما في "التحفة" 2/146 من طريق الفضيل بن عياض، وأبو عوانة 2/39 من طريق محاضر وابن نمير، ومسلم "430"، وابن خزيمة "1544" من طريق عيسى بن يونس، وابن خزيمة "1544" أيضا من طريق يحيى بن سعيد، كلهم عن الأعمش، بهذا الإسناد وسيورده المؤلف برقم "2162" من طريق زهير بن معاوية، عن الأعمش، به، فانظره.

2155- رجاله ثقات رجال الشيخين، وابن أبي عدي -واسمه محمد- وإن كان سماعه من سعيد -وهو ابن أبي عروبة- بعد الاختلاط، فقد رواه غير واحد من الثقات ممن سمعوا منه قبل الاختلاط، فالحديث صحيح. وهو في "مسند أبي يعلى" 155/ ب. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1546" عن أبي موسى محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/132 و215 من طريق محمد بن بكر البرساني، وأحمد 3/233، وأبو داؤد "671" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، والبيهقي 3/102، والبغوي "820" من طريق عبد الوهاب بن عطاء، والنسائي 2/93 في الإمامة: باب الصف المؤخر من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، فَاِنْ كَانَ نُقْصَانٌ فَلْيَكُنْ فِي الْمُؤَخَّرِ . (1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلی صف کو مکمل کرو اگر کوئی کمی ہو' تو وہ سب سے پیچھے والی صف میں ہونی چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخَلُّفِ الْمَرْءِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں پہلی صف سے آدمی کے پیچھے رہ جانے کی ممانعت کا تذکرہ

2156 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُخَلِّفَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ . (2: 62)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ پہلی صف سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں انہیں پیچھے کر دے گا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُصَلِّي فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ

اللہ تعالیٰ کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ اور فرشتوں کا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا

2157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

2156- حسين بن مهدي: صدوق، ومن فوقه ثقات إلا أن عكرمة بن عمار في روايته عن يحيى بن أبي كثير اضطراب، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "2453"، و"صحيح ابن خزيمة" "1559"ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داوُد "679" في الصلاة: باب مقام الصبيان من الصف، والبيهقي 3/103.وله شاهد من حديث أبي سعيد الخدري عند مسلم "438"، وابو داوُد "680"، والنسائي 2/83، وأبو عوانة 2/42، والبغوي "814"، والبيهقي 3/103، بلفظ: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناسا في مؤخر المسجد، فقال: " لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم الله، ادنوا مني، فأتموا بي، وليأتم بكم من بعدكم " لفظ أبي عوانة. وصححه ابن خزيمة " 1560". وانظر ما يأتي.

2157- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد الرحمٰن بن عوسجة، وهو ثقة، روى له أصحاب السنن. وأخرجه الطيالسي "741"، وأحمد "4/304"، وابن ماجة "997" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/289، وابن الجارود "316"، وابن خزيمة في "صحيحه" "1551"، والبيهقي 3/103 من طريق شعبة، وابن أبي شيبة 1/378 من طريق ابن فضيل، والبغوي في "شرح السنة" "817"، ثلاثتهم عن طلحة بن مصرف، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/297، وابن أبي شيبة 1/378، وابن خزيمة "1552"، من طريقين عن أبي إسحاق الهمداني، عن عبد الرحمٰن بن عوسجة، به. وسيورده المؤلف برقم "2161" من طريق منصور، عن طلحة بن مصرف، به، فانظره.

حَازِمٍ، سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْإِيَامِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:
(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفْ صُفُوفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. (2:1)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ آپ ہماری گردنوں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''اپنی صفوں میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْفِرَةِ ثَلَاثًا لِلْمُصَلِّيْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی صف میں نماز ادا کرنے والے کیلئے تین مرتبہ دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2158 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَرْكِيْنَ الْحَافِظُ الْفَرْغَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِيْ مَرَّةً. (2:1)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کیا کرتے تھے۔

2158- حديث صحيح. وحاجب بن أركين: هو المحدث الثقة، أبو العباس، حاجب بن مالك الفرغاني نزيل دمشق، أصله من فرغانة -وهي مدينة وكورة واسعة بما وراء النهر متاخمة لبلاد تركستان بينها وبين سمرقند خمسون فرسخا، وتقع اليوم في تركستان الروسية على نهر سرداريا في الاتحاد السوفيتي، قدم أصبهان، وحدث ببغداد، ثم سكن دمشق، وتوفي بها سنة 306 هـ، وثقه الخطيب، وقال الدارقطني: ليس به بأس. مترجم في "سير أعلام النبلاء " 14/258-259، وأحمد بن عبد الرحمٰن: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين، وقد توبع الوليد بن مسلم عليه. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، وأحمد 4/128، والدارمي 1/290 من طريق الحسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" /18 "637" من طريق آدم بن أبي إياس، ثلاثتهم عن شيبان النحوي، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح. وأخرجه النسائي 2/92-93 في الإمامة: باب فضل الصف الأول على الثاني، والبيهقي 3/102 من طريق بقية بن الوليد، والطبراني /18 "637" من طريق إسماعيل بن عياش،، كلاهما عن بحير بن سعد "وقد تحرف في المطبوع من الطبراني والبيهقي إلى يحيى بن سعيد "، عن خالد بن معدان، به. وهذا سند قوي. وأخرجه الطيالسي "1163"، وأحمد 4/126 و127، وابن ماجة "996" في الإقامة: باب فضل الصف المقدم، والدارمي 1/290، والطبراني /18 "639"، وابن خزيمة "1558"، والحاكم 1/214 و217، والبيهقي 3/102-103 من طرق عن هشام الدستوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم، عن خالد بن معدان، عن العرباض. قال الطبراني بإثره: ولم يذكر هشام في الإسناد جبير بن نفير.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس گمان کا شکار ہے کہ محمد بن ابراہیم نے یہ روایت خالد بن معدان سے نہیں سنی ہے

2159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، حَدَّثَهُ - وَكَانَ الْعِرْبَاضُ، مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ - قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِىْ وَاحِدَةً. (1: 2)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ اہل صفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعاء رحمت کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُصَلِّىْ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے والے نمازی کیلئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2160 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ

2159- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة العجلي مولاهم الكوفي، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/379 عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد.

2160- إسناده حسن كما قال الحافظ في "الفتح" 2/213. أسامة بن زيد: هو الليثي مولاهم أبو زيد المدني، استشهد به البخاري ومسلم، وهو مختلف فيه، وأعدل الأقوال فيه أنه حسن الحديث. وأخرجه ابن ماجة "1005" في الإقامة: باب فضل ميمنة الصف، وأبو داؤد "676" في الصلاة: باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف وكراهية التأخير، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/103، والبغوي في "شرح السنة" "819"، كلاهما عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. لكن المحفوظ بهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ: "إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف" كما سيرد عند المؤلف برقم "2163". انظر "سنن البيهقي" 3/103. وأخرج أبو داؤد "615" في الصلاة: باب الإمام ينحرف بعد التسليم، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب المكان الذي يستحب من الصف من حديث البراء قال: كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم، أحببنا أن نكون عن يمينه. وإسناده صحيح كما قال الحافظ في "الفتح" 2/213.

بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ .(1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُبْتَرَةِ اِذَا كَانَتْ مُقَدَّمَةً

صف جب سیدھی ہو اور پہلی ہو تو اللہ تعالیٰ کا ان کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2161 - (سند حدیث): حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْاِيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُقَدَّمَةِ .(1: 2)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''(صف بنانے میں) تم آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ اِتْمَامِ الصُّفُوْفِ فِي الصَّلَوَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ نماز میں صفوں کو مکمل کرے

2162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو

2161- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن عوسجة وهو ثقة . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، ومنصور: هو ابن المعتمر، وطلحة الإيامي: هو طلحة بن مصرف. وأخرجه النسائي 2/89، 90 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، عن قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "664" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "818"، عن هناد بن السري وأبي عاصم بن جواس الحنفي، عن أبي الأحوص، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2449" عن معمر، وابن خزيمة في "صحيحه" "1556" من طريق جرير، كلاهما عن منصور، بهٰذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "2157" من طريق زبيد اليامي، عن منصور، به، فانظره.

الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْاَعْمَشَ، عَنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَصُفُّونَ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ .(3: 53)

زہیر بن معاویہ بیان کرتے ہیں: میں نے اعمش سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: جو پہلی صفوں کے بارے میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے‘ تو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے ہو‘ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگے کی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور پیچھے کی صفوں میں کشادگی رکھتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ اسْتِغْفَارِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ يَّصِلُ الصُّفُوفَ الْمُبْتَرَةَ

جو شخص منتشر صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کی مغفرت کرنے اور فرشتوں کا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ

2163 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا هُوَ اللَّيْثِيُّ مَوْلًى لَهُمْ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُسْتَقِيْمُ الْاَمْرِ

2162– إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي، سئل عنه أبو زرعة كما في "الجرح والتعديل" 5/267، فقال: شيخ، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/380، وأرخ وفاته سنة 230 هـ، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أبو داوٗد "661" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "809" عن عبد اللّٰه بن محمد النفيلي، عن زهير بن معاوية، بهٰذا الإسناد. وتقدم برقم "2154" من طريق جرير، عن الأعمش، به، وسبق تخريجه من طرقه هناك، فانظره.

2163– إسناده حسن. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1550"، والحاكم 1/214 ومن طريقه البيهقي في "السنن" 1/101 من طريق الربيع بن سليمان المرادي، والبيهقي 1/101 أيضا من طريق بحر بن نصر، كلاهما عن عبد اللّٰه بن وهب، بهٰذا الإسناد. وأورده المؤلف برقم "2160" من طريق سفيان الثوري، عن أسامة بن زيد، به، لكن بلفظ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ." وانظر ما بعده.

صَحِيْحُ الْكِتَابِ، وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مَدَنِيٌّ وَاهٍ وَكَانَا فِيْ زَمَنٍ وَاحِدٍ اِلَّا اَنَّ اللَّيْثِيَّ اَقْدَمُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسامہ بن زید نامی راوی لیثی ہے یہ ان کا آزاد کردہ غلام ہے۔ جو اہل مدینہ سے تعلق رکھتا ہے مستقیم الامر ہے۔ اس کی روایات مستند ہیں۔ جبکہ اسامہ بن زید بن اسلم مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے لیکن وہ واہی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن لیثی نامی راوی کی عمر زیادہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو صرف اسامہ بن زید نامی راوی نے نقل کیا ہے

2164 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِءُ اَبُو الْقَاسِمِ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ رُسْتَةُ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ. (2:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ حَذَرَ مُخَالَفَةِ الْوُجُوْهِ عِنْدَ تَرْكِهِ

صفوں کو درست رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ اس کے ترک کی وجہ سے آپس میں پیدا ہونے والے اختلاف سے بچا جا سکے

2165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّى الصَّفَّ حَتّٰى يَجْعَلَهُ مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرُّمْحِ

2164- إسناده قوى. عبد الرحمن بن عمر: هو ابن يزيد بن كثير الزهرى، أبو الحسن الأصبهانى الأزرق المعروف برستة، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: صدوق، وذكره المؤلف فى "الثقات" 8/381-382، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حسين بن حفص، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه ابن ماجة "995" فى الإقامة: باب إقامة الصفوف، عن هشام بن عمار، عن إسماعيل بن عياش، عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقى 3/103

فَرَاٰی صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِبَادَ اللّٰهِ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ . (1: 73)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کو درست کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اسے تیر یا نیزے کی مانند بنا دیتے تھے۔ جب آپ کسی شخص کے سینے کو آگے نکلا ہوا دیکھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو درست رکھو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔‘‘

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

2166 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، وَشُعْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا، قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2165- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، فإنه صدوق، وهو من رجال مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه ابن ماجة "994" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/277 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه علي بن الجعد في "المسند" "581"، ومن طريقه البغوي "806"، وأخرجه الطيالسي "791"، وأحمد 4/277، وأبو عوانة 2/41، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/351، ومسلم "436" "128" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والبيهقي في "السنن" 3/100، والنسائي 2/89 في الإمامة: باب كيف يقوم الإمام الصفوف، من طريق أبي الأحوص، وعبد الرزاق "2429"، وأحمد 4/276، وأبو عوانة 2/40، من طريق سفيان الثوري، ومسلم "436" "128"، والبيهقي في "السنن" 2/21، من طريق أبي خيثمة، والطيالسي "791"، وأبو داؤد "663" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، من طريق حماد بن سلمة، ومسلم "436"، والترمذي "227" في الصلاة: باب ما جاء في إقامة الصفوف من طريق أبي عوانة، وأحمد 4/272 من طريق زائدة، وأبو داؤد "665" ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "810" من طريق حاتم بن أبي صغيرة، كلهم عن سماك بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا أحمد 4/277، والبخاري "717" في الأذان: باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها، ومسلم "436" "127"، وأبو عوانة 2/40، والبيهقي 3/100 من طرق عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبي الجعد، عن النعمان بن بشير. وسيرد برقم "2175" من طريق معاذ بن معاذ، عن شعبة، به، وبرقم "2176" من طريق أبي القاسم الجدلي، عن النعمان بن بشير.

2166- محمد بن عبد الرحمٰن شيخ ابن حبان: هو الحافظ المجود شيخ خرسان، أبو العباس مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عبد الله السرخسي الدغولي أحد أئمة عصره بخراسان في اللغة والفقه والرواية. مترجم في "السير" 14/557-562. وشيخه محمد بن الأزهر: لم أتبينه، وجاء في "ثقات المؤلف" 9/123 في هذه الطبقة محمد بن الأزهر، شيخ من أهل الجوزجان ... ، يروي عن يحيى القطان، وابن مهدي، روى عنه أحمد بن سيار، كثير الحديث، يتعاطى الحفظ من جلساء أحمد، وقد توبع عليه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. أبان: هو ابن يزيد العطار. وأخرجه أبو داؤد "667" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "813"، والبيهقي 3/100 عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1454". وأخرجه أحمد 3/260 و283، والنسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، من طرق عن أبان، به.

(متن حدیث): رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْاَكْتَافِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ .(1: 73)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنی صفوں کو درست رکھو۔ ایک دوسرے کے قریب رہو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو دیکھا ہوں' وہ صف کے درمیان خالی جگہ میں یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَاِقَامَتِهَا عِنْدَ الْقِيَامِ اِلَى الصَّلَاةِ

نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت صفوں کو درست رکھنے اور انہیں قائم رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2167 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟ فَلَمَّا قَضَى الْاَشْعَرِيُّ صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا كَذَا؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ: وَاللّٰهِ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ خِفْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَنَا قُلْتُهَا وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ: اَمَا تَعْلَمُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلَاتِكُمْ؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاَقِيمُوْا صُفُوفَكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: (وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ فَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2167– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . يحيى: هو ابن سعيد القطان، وهشام: هو ابن عبد الله الدستوائي . وأخرجه أحمد 4/409، ومن طريقه أبو داؤد "972" في الصلاة: باب التشهد، وأخرجه النسائي 2/241–242 في التطبيق: باب نوع آخر من التشهد، عن عبيد الله بن سعيد، و 3/41، 42 في السهو: باب نوع آخر من التشهد، عن محمد بن بشار، ومحمد بن المثنى، أربعتهم عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة "1584" مختصرا .وأخرجه الطيالسي "517"، ومن طريقه أبو عوانة 2/128، والبيهقي في "السنن" 2/141، وأخرجه مسلم "404" "63" في الصلاة: باب التشهد في الصلاة، من طريق معاذ بن هشام، وابن ماجة "901" في الإقامة: باب ما جاء في التشهد، من طريق ابن أبي عدي، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 1/252، 253 و293 و352،وعبد الرزاق "3065"، ومسلم "404" "62" و "63"، وأبو داؤد "972" و "973"، والنسائي 2/96، 97 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، و 2/196، 197 في التطبيق: باب قوله: ربنا ولك الحمد، و 2/242: باب نوع آخر من التشهد، وابن ماجة "901"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/264 و265، والدارمي 1/315، وأبو عوانة 2/129 و132 و133، والبيهقي 2/96 و140، 141 و 377 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد.

وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ـ (1: 78)

حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: اشعری نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جب وہ نماز میں بیٹھے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ہمراہ قرار دیا گیا ہے' جب اشعری نے اپنی نماز مکمل کی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: فلاں بات تم میں سے کس نے کہی ہے' تو لوگ خاموش رہے۔ اشعری نے کہا: اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی ہے۔ حطان نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نہیں کہی لیکن مجھے اندیشہ تھا' آپ اس حوالے سے مجھے مجرم قرار دیں گے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا تو اشعری نے کہا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے؟ تمہیں اپنی نماز کے درمیان کیا پڑھنا چاہئے۔ بے شک اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سنت کی تعلیم دی اور آپ نے نماز کا طریقہ ہمارے سامنے بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب نماز قائم کی جائے' تو تم اپنی صفوں کو درست کرو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ والاالضالین کہے' تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ امام کو تم سے پہلے رکوع میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے (رکوع سے سر کو) اٹھانا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ یوں ہو جائے گا' جب وہ سمع اللّٰه لمن حمده پڑھے تو تم لوگ اللّٰهم ربنا ولك الحمد پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی زبانی یہ بات ارشاد فرمائی ہے' پھر جو شخص اس کی حمد بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سن لیتا ہے' پھر جب امام تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے' تو تم بھی تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہئے اور تم سے پہلے اٹھنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ یوں ہو جائے گا' پھر جب قعدہ آئے' تو تم یہ پڑھو۔

''تمام زبانی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

2168– إسناده ضعيف. مصعب بن ثابت: ضعفه أحمد، وابن معين، وأبو حاتم، والنسائي، وقال المؤلف في "المجروحين" 3/29: منكر الحديث، ممن ينفرد بالمناكير عن المشاهير، فلما كثر ذلك منه، استحق مجانبة حديثه، ولما ذكره في "الثقات" 7/478 قال: وقد أدخلته في الضعفاء، وهو ممن استخرت الله فيه. ومحمد بن مسلم بن السائب بن خباب المدني: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/373. وأخرجه أبو داؤد "670" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "811"، والبيهقي في "السنن" 2/22 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/254، وأبو داؤد "669"، والبغوي "811"، والبيهقي 2/22 من طريق حاتم بن إسماعيل، عن مصعب بن ثابت، به. وسيعيده المؤلف برقم "2170" من طريق بشر بن السري، عن مصعب بن ثابت، به.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّاْمُرَ الْمَامُوْمِيْنَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ عِنْدَ قِيَامِهِمِ اِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ نماز کیلئے کھڑے ہوں تو وہ مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی ہدایت کرے

2168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جِئْتُ فَقَعَدْتُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ خَبَّابٍ:

(متن حدیث): جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَعَدَ مَكَانَكَ هٰذَا فَقَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا الْعُوْدُ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَخَذَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْتَدِلُوْا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ اَخَذَ بِيَسَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اعْتَدِلُوْا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ فُقِدَ فَالْتَمَسَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ قَدْ اَخَذَهُ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَجَعَلُوهُ فِيْ مَسْجِدِهِمْ فَانْتَزَعَهُ فَاَعَادَهُ (5: 8)

مصعب بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں آیا اور آ کر بیٹھ گیا تو محمد بن مسلم نے بتایا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تمہاری اس جگہ پر آ کر بیٹھ گئے انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو' یہ لکڑی کیا ہے ہم نے جواب دیا: جی نہیں' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تھے' تو آپ اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے پکڑ لیتے تھے' پھر آپ متوجہ ہوتے اور ارشاد فرماتے: اعتدال اختیار کرو اور اپنی صفوں کو درست کرو پھر آپ اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے اور ارشاد فرماتے: اعتدال اختیار کرو اور اپنی صفوں کو درست کرو' پھر جب مسجد منہدم ہوگئی تو یہ لکڑی گم ہوگئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تلاش کیا' تو انہیں یہ لکڑی مل گئی۔ یہ لکڑی بنو عمرو بن عوف نے حاصل کر لی تھی اور انہوں نے اسے اپنی مسجد میں رکھ لیا تھا۔ حضرت عمر نے اسے وہاں سے واپس لا کر اس کی (پہلے والی مخصوص) جگہ پر رکھ دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ خَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصُّفُوفَ كَاَنَّمَا بِهَا الْقِدَاحُ. (5: 8)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفیں یوں درست کرتے تھے جیسے تیر ہو۔

2169– إسناده حسن، وقد تقدم برقم "2165"، وسيرد برقم "2175" وانظر "2176".

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّأْمُرَ الْمَأْمُومِيْنَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَاعْتِدَالِهَا عِنْدَ قِيَامِهِ اِلَى الصَّلَاةِ

امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت مقتدیوں کو صفیں درست کرنے اور انہیں سیدھا رکھنے کی ہدایت کرے

2170 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ، لَمَّا زَادَ فِي الْمَسْجِدِ غَفَلُوْا عَنِ الْعُوْدِ الَّذِي كَانَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ اَنَسٌ: اَتَدْرُوْنَ لِاَيِّ شَيْءٍ جُعِلَ ذٰلِكَ الْعُوْدُ؟ فَقَالُوْا: لَا فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ اَخَذَ الْعُوْدَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْدِلُوْا صُفُوفَكُمْ وَاسْتَوُوا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: اعْدِلُوْا صُفُوفَكُمْ. (1: 78)

۞۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں توسیع کی تو لوگ اس لکڑی سے غافل ہوگئے جو قبلہ کی سمت میں موجود تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو اس لکڑی کو کیوں رکھا گیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اقامت کہے جانے کے بعد اس لکڑی کو اپنے دائیں دست اقدس میں لیتے تھے اور پھر (دائیں طرف) متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: تم اپنی صفوں کو ٹھیک اور برابر کرو پھر آپ اسے اپنے بائیں دست اقدس میں لے کر (پھر بائیں طرف) متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: تم اپنی صفوں کو ٹھیک کرو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے صفوں کو درست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے

2171 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

2170– إسناده ضعيف، وهو مكرر "22168"

2171– إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد بن عبد الأعلى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه ابن خزيمة "1543" عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1982"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 3/177 و254 و274 و279 و291، ومسلم "433" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وابن ماجة "933" في الإقامة: باب إقامة الصفوف، وأبو عوانة 2/38، والدارمي 1/289، وأبو يعلى "2997"، و"3055" و"3137" و"3212"، والبغوي في "شرح السنة" "812"، والبيهقي 3/99–100، وابن خزيمة "1543" أيضا، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق "2426"، ومن طريقه أبو يعلى "3188" عن معمر، عن قتادة، به. وسيرد برقم "2174" من طريق أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، به، فانظره. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم . "2177"

اَلْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَتِمُّوْا صُفُوْفَكُمْ، فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ . (1: 78)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی صفوں کو مکمل کرو کیونکہ صفوں کو درست کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ بِمَسْحِ مَنَاكِبِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَبْلَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ

امام کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز قائم ہونے سے پہلے اہل ایمان کے کندھوں پر ہاتھ پھیرے

2172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا . (1: 112)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (شروع کرنے سے) پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: تم (صفوں کو) درست رکھو اور آپس میں اختلاف نہ رکھو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں اور پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تمہارے درمیان شدید اختلاف پائے جاتے ہیں۔

2172– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عمار: هو حسين بن حريث الخزاعي المروزي، وأبو معمر: هو عبد الله بن سخبرة الأزدي .وأخرجه أحمد 4/122، وأبو عوانة 2/41، وابن خزيمة "1542"، وابن أبي شيبة 1/351، ومن طريقه مسلم "432" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والطبراني 17/ "596"، أربعتهم من طريق وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "612"، وابن أبي شيبة 1/351، وأحمد 4/122، ومسلم "432"، والنسائي 2/87–88 في الإمامة إذا تقدم في تسوية الصفوف، وابن الجارود "315"، والطبراني في "الكبير" 17/ "587" و "589" و "590" و "592" و "593" و "595" و "596"، وأبو عوانة 2/41، والبيهقي 3/97 من طريق أبي معاوية وابن إدريس وجرير وشعبة ومحمد بن عبيد عن الأعمش، به . وأخرجه بنحوه الطبراني 17/ "597" من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن عمارة بن عمير، به . وصححه الحاكم 1/219. وأخرجه الطبراني 17/ "598" من طريق عمرو بن مرة، عن أبي معمر، به. وسيورده المصنف برقم "2178" من طريق سفيان الثوري، عن الأعمش، به. فانظره.

ذِكْرُ مَا يَأْمُرُ الْإِمَامُ الْمَأْمُومِينَ بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام نماز سے پہلے صفوں کو قائم کرنے کیلئے مقتدیوں کو کیا ہدایت کرے گا

2173 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. (5: 24)

ⓘⓘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف رُخ کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: صفیں قائم کرو اور ان کے درمیان خلا نہ چھوڑو' کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ لِلْمَأْمُومِينَ إِذِ اسْتِعْمَالُهُ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ عمل نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

2174 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

2173– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب، فإنه من رجال مسلم . وأخرجه النسائي 2/92 في الإمامة: باب حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها، عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/351 عن هشيم، والشافعي 1/138 عن عبد الوهاب الثقفي، وعبد الرزاق "2462" عن عبد الله بن عمر، وأحمد 3/103 من طريق ابن أبي عدي، و 3/125 و 229 من طريق أبي خالد الأحمر سليمان بن حيان، و 3/182 من طريق يحيى بن سعيد، و 3/263 من طريق عبد الله بن بكر، و 3/286، وأبو عوانة 2/39 من طريق حماد، وأحمد 3/263، والبخاري "719" في الأذان: باب إقبال الإمام على الناس عند تسوية الصفوف، والبيهقي في "السنن" 2/21 من طريق زائدة بن قدامة، والبخاري "725": باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، من طريق زهير، والبيهقي 2/21 أيضا، والبغوي في "شرح السنة" "807" من طريق يزيد بن هارون، كلهم عن حميد الطويل، بهذا الإسناد. وزاد البخاري وغيره: وكان أحدنا يلزق منكب بمنكب صاحبه، وقدمه بقدمه .وأخرجه عبد الرزاق "2427" و "2463" عن معمر، وأحمد 3/286، والنسائي 2/91 في الإمامة: باب كم مرة يقول استووا، وأبو عوانة 2/39، والبغوي في " شرح السنة" "808"، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن ثابت، عن أنس . وأخرجه البخاري "718" في الأذان: باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها، ومسلم "434" "125" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو عوانة 2/39، والبيهقي 3/100 من طرق عن عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . 2174– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلي مولاهم . وأخرجه البخاري "723" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، وأبو داوُد "668" في الصلاة: باب تسوية الصفوف ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/99، وأخرجه البيهقي 3/100 أيضا من طريق عثمان بن سعيد، ثلاثتهم عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "668" أيضا، ومن طريقه البيهقي 3/99، 100 عن سليمان بن حرب، عن شعبة، به . وتقدم برقم "2171" من طريق خالد بن الحارث، عن شعبة، به. فانظره.

قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ. (1: 95)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صفوں کو درست کرو کیونکہ صفیں درست کرنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُتَوَقَّعُ فِي الْمَأْمُومِينَ عِنْدَ تَرْكِهِمْ لِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کا تذکرہ کہ اگر مقتدی نماز کے دوران صفوں کو درست کرنا ترک کرتے ہیں تو پھر ان کے بارے میں کیا توقع کی جاتی ہے

2175 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ بْنِ اَخِي الْحَجَّاجِ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصَّفَّ حَتّٰى يَدَعَهُ مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرُّمْحِ، فَرَاَى صَدْرَ رَجُلٍ نَاتِئًا مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. (1: 95)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف درست کروایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اسے تیر یا نیزے کی مانند کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کے سینے کو صف سے آگے نکلا ہوا دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ یا تو صفیں درست رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ وُجُوهِكُمْ اَرَادَ بِهِ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: ''تمہارے چہروں کے درمیان'' اس سے مراد یہ ہے: تمہارے دلوں کے درمیان

2176 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: اَقِيمُوْا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثًا -

---

2175- إسناده حسن. سماك: هو ابن حرب: صدوق من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وتقدم برقم "2165" من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به، وبرقم "2169" من طريق مسعر بن كدام، عن سماك، به مختصرا، فانظرهما.

وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ: فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ. (1: 95)

اَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هٰذَا اسْمُهُ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوفِيِّينَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہماری طرف رُخ کرتے اور ارشاد فرماتے: اپنی صفیں درست کرو۔ یہ بات آپ تین مرتبہ ارشاد فرماتے (پھر فرماتے:) یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا' ہر شخص ساتھ والے کے ٹخنے کے ساتھ اپنے ٹخنے کو ملاتا تھا اور اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملاتا تھا۔ ابوالقاسم الجدلی نامی راوی کا نام حسین بن حارث ہے۔ یہ جدیلہ قیس سے تعلق رکھتے ہیں اور کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوفِ لِلصَّلَاةِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران صف کو قائم کرنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے

2177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ. (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نماز میں اپنی صفوں کو درست رکھو کیونکہ صف کو درست رکھنا نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے۔''

2176– إسناده قوي. ابن أبي غنية: هو عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ، وأبو القاسم الجدلي: هو حسين بن الحارث. وأخرجه أبو داوُد "662" في الصلاة: باب تسوية الصفوف، ومن طريقه البيهقي 3/100–101 من طريق وكيع، والدارقطني 1،282–283 من طريق يحيى بن سعيد الأموي، والدولابي في "الكنى والأسماء " 2/86 من طريق يعلى بن عبيد، ثلاثتهم عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري في الأذان: باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف، فقال: وقال النعمان بن بشير: رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه، ووصله الحافظ في "تغليق التعليق " 2/302 من طريق الدارقطني، ونسبه إلى أبي داوُد، وابن خزيمة، وحسن إسناده، وقال: وأصل الحديث دون الزيادة في آخره من حديث النعمان في "صحيح مسلم" "436"، وغيره من هذا الوجه. وانظر ما قبله و ."2165"

2177– حديث صحيح. ابن أبي السرى: متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" برقم "2424"، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/314، والبخاري "722" في الأذان: باب إقامة الصف من تمام الصلاة، ومسلم "435" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، والبيهقي في "السنن" 3/99، وأبو عوانة 2/39. وتقدم طرفه برقم ."2107"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِلَافِ الْمَأْمُومِ فِي صَلَاتِهِ عَلٰى اِمَامِهٖ

مقتدی کا نماز کے بارے میں اپنے امام سے اختلاف کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَلْيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. (2: 43)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز شروع کرنے سے پہلے) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: (صف سیدھی کرنے میں) ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم میں سے میرے قریب سمجھدار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں۔"

ذِكْرُ وَصْفِ خَيْرِ صُفُوفِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَشَرِّهَا

مردوں اور خواتین کی سب سے بہتر صف اور سب سے کم بہتر صف کی صفت کا تذکرہ

2179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ

2178- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو داوُد "674" في الصلاة: باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2430"، ومن طريقه الطبراني 17/ "586" و "591" عن سفيان الثوري، به. وأخرجه الحميدي "456"، ومن طريقه الطبراني "17" "588" و "594"، وأخرجه الدارمي 1/290 عن محمد بن يوسف، كلاهما عن سفيان، عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم "432"، وابن ماجة "976" في الإقامة: باب من يستحب أن يلي الإمام، من طريق ابن عيينة، عن الأعمش، به. وقد تحرف في "الإحسان" "أبو مسعود" إلى "ابن مسعود". وأورده المؤلف برقم "2172" من طريق وكيع، عن الأعمش، به، فانظره.

2179- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن ماجة "1000" في الإقامة: باب صفوف النساء، وابن خزيمة في "صحيحه" "1561" كلاهما عن أحمد بن عبدة، عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/485 عن عبد الرحمٰن بن مهدي وأبي عامر العقدي، عن زهير بن محمد الخراساني، عن العلاء، به. وأخرجه الطيالسي "2408"، وابن أبي شيبة 2/385، وأحمد 2/336 و 354 و 367، ومسلم "440" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داوُد "678" في الصلاة: باب وصف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول، والترمذي "224" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصف الأول، والنسائي 2/93-94 في الإمامة: باب ذكر خير صفوف النساء، وشر صفوف الرجال، وابن ماجة "1000"، وأبو عوانة 2/37، والبغوي في "شرح السنة" "815"، والبيهقي في "السنن" 3/97 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/385، 386، والحميدي "1001"، وأحمد 2/340، والدارمي 1/291، والبيهقي 3/98 من طريق محمد بن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/247 عن سفيان، عن ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/139، والحميدي "1000"، من طريق سفيان، عن ابن عجلان، عن أبيه أو عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَحْسِنُوا اِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِى الصَّلَاةِ، وَخَيْرُ صُفُوفِ الْقَوْمِ فِى الصَّلَاةِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ فِى الصَّلَاةِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا. (1: 70)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز میں صف قائم کرنے میں خوبصورتی کو اختیار کرو اور نماز میں لوگوں کی سب سے بہترین صف پہلے والی ہوتی ہے اور سب سے کم بہترین آخری ہوتی ہے اور خواتین کی صفوں میں سے سب سے بہتر صف' سب سے آخر والی ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف پہلے والی ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَامُومِيْنَ اَنْ يَّقِفَ مِنْهُمْ وَرَاءَ الْاِمَامِ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

مقتدیوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ان میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

2180 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلٰى بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):لِيَلِيَنِّى مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ. (1: 85)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ مَعْشَرٍ هٰذَا زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ كُوْفِىٌّ ثِقَةٌ وَلَيْسَ هٰذَا بِاَبِىْ مَعْشَرٍ السِّنْدِيِّ، فَاِنَّهُ مِنْ ضُعَفَاءِ الْبَغْدَادِيِّيْنَ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اس کے بعد ان کے بعد والے مرتبے کے لوگ ہوں پھر اس کے بعد ان کے بعد کے مرتبے کے لوگ ہوں (تم لوگ صف سیدھی کرنے میں) آپس میں اختلاف نہ کرو'

2180– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير أبي معشر –واسمه زياد بن كليب– فإنه من رجال مسلم وحده. خالد الحذاء : هو خالد بن مهران، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي .وأخرجه الترمذي "228" في الصلاة: باب ما جاء ليليني منكم أولو الأحلام والنهى، وابن خزيمة في "صحيحه" "1572"، والبغوي في "شرح السنة" "821" من طريق نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/475، ومسلم "432" "123" في الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها، وأبو داؤد "675" في الصلاة: باب من يستحب أنيلي الإمام في الصف، والدارمي 1/290، وأبو عوانة 2/42، وابن خزيمة "1572" أيضاً، والطبراني "10041"، والبيهقي 3/96–97 من طرق، عن يزيد بن زريع، به.

ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور بازاروں کے شوروغوغا سے بچنے کی کوشش کرو۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو معشر نامی یہ راوی زیاد بن کلیب ہے جو کوفہ کا رہنے والا ہے اور "ثقہ" ہے۔ یہ ابو معشر سندی نہیں ہے کیونکہ وہ بغداد سے تعلق رکھنے والا "ضعیف" راوی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَاْخِيْرِ الْاَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عِنْدَ حُضُوْرِ اُولِي الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

سمجھدار اور تجربہ کار لوگوں کی موجودگی میں کمسن لوگوں کا پہلی صف سے پیچھے ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2181 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السَّدُوْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ اُصَلِّيْ فَجَذَبَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَذْبَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ (مَقَامِي) فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعَهْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قَالَ: قُلْتُ: مَنْ يَعْنِيْ بِهٰذَا؟ قَالَ: الْاُمَرَاءَ. (4: 16)

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں ایک مسجد میں پہلی صف میں موجود تھا اور کھڑا ہوا نماز ادا کر رہا تھا۔ میرے پیچھے سے موجود ایک شخص نے مجھے کھینچا اور مجھے ایک طرف ہٹا کر میری جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اپنی نماز

2181– إسناده صحيح . محمد بن عمر: أخرج له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يوسف بن يعقوب السدوسي، فإنه من رجال البخاري. أبو مجلز: هو لاحق بن حميد السدوسي . وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1573". وأخرجه النسائي 2/88 في الإمامة: باب من يلي الإمام ثم الذي يليه، عن مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بن مقدم، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "2460" عن محمد بن راشد، عن خالد، عن قيس بن عباد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/140 عن سليمان بن داوُد، ووهب بن جرير، والطيالسي "555"، ثلاثتهم عن شعبة، عن أبي حمزة، عن إياس بن قتادة، عن قيس بن عباد، به 2182.– إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه البيهقي في "السنن" 2/432 من طريق سليمان بن شعيب الكيساني، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "655" في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة "301"، وأخرجه الحاكم 1/260، كلاهما من طريق عبد الوهاب بن نجدة الحوطي، حدثنا بقية وشعيب بن إسحاق، عن الأوزاعي. بهذا الإسناد . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/418 من طريقين عن ابن أبي ذئب، عن سعيد المقبري. بهذا الإسناد . وسيورده المؤلف بعده "2183" و "2187" من طريق عياض بن عبد الله، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، وبرقم "2188" من طريق يوسف بن ماهك، عن أبي هريرة، به . فانظره . وله طريقان أخران ضعيفان عند ابن ماجة "1432" في الإقامة: باب ما جاء في أين توضع النعل إذا خلعت في الصلاة، والطبراني في "الصغير" "783".

کا خیال ہی نہیں رہا۔ پھر جب اس نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برا نہ کرے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے ساتھ عہد ہے ہم آپ کے (یعنی امام کے قریب) کھڑے ہوں۔ پھر انہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور ارشاد فرمایا: عہد والے لوگ رب کعبہ کی قسم ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر افسوس نہیں ہے۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے انہیں گمراہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس سے مراد کون لوگ ہیں' تو انہوں نے جواب دیا: حکمران۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ اَوْ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيِ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى

جوتے پہن کر یا نماز کے دوران جوتے اتار کر انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2182 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا اَحَدًا وَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا.

(26:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اپنے جوتے اتار دے تو وہ اس کے ذریعے کسی کو تکلیف نہ دے بلکہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے یا پھر انہیں پہن کر نماز ادا کرلے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيْ نَعْلَيْهِ وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے' یا اتار کر یا انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھ کر نماز ادا کرے

2183 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2183- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1009" وأخرجه الحاكم 1/259 من طريق بحر بن نصر الخولاني، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1519" من طريق عبد بن زياد بن سمعان، أخبرني سعيد المقبري، به. وانظر ما قبله و "2187" و "2188".

وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهُ. (1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو یا تو جوتے پہن کر رکھے یا انہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھے وہ اس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ فِيْ نَعْلَيْهِ مَا لَمْ يَعْلَمْ فِيْهِمَا اَذًى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کرے جبکہ اسے جوتوں میں کسی گندگی کا علم نہ ہو

2184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ طَالُوتَ بْنِ عَبَّادٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ نَعْلٌ مَخْصُوفَةٌ. (1: 4)

ابوالعلاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ پیوند لگا ہوا جوتا پہنے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ نَعْلَيْهِ وَيَمْسَحَ الْاَذٰى عَنْهُمَا اِنْ كَانَ بِهِمَا

جو شخص نماز ادا کرنے کیلئے مسجد آتا ہے اس کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتوں کا

2184- حديث صحيح، عثمان بن طالوت بن عباد: ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/454، فقال: عثمان بن طالوت بن عباد الجحدري من أهل البصرة يروي عن عبد الوهاب الثقفي، وأبي عاصم وأهل بلده، وكان أحفظ من أبيه، حدثنا عنه مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ غُلَامُ طَالُوتَ بْنِ عباد، مات وهو شاب ولم يتمتع بعلمه في سنة أربع وثلاثين ومائتين . قلت: وأبوه طالوت محدث ثقة، له ترجمة في "السير" 11/25، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير أن صحابيه لم يخرج له البخاري، أبو العلاء: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير. وأخرجه عبد الرزاق "1500"، ومن طريقه أحمد 4/25، عن معمر، عن سعيد الجريري، عن أبي العلاء يزيد بن عبد الله بن الشخير، به. وهذا إسناد صحيح على شرطهما، ومعمر روى عن سعيد الجريري قبل الاختلاط. وأخرجه البزار "603" من طريق يزيد بن زريع "وهو ممن سمع من سعيد قبل الاختلاط أيضا" عن سعيد الجريري بلفظ: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صلى في نعليه، ثم بزق، ثم دلكها بنعله. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم" ص 135 من طريق شعبة، عن حميد بن هلال، عن مطرف بن عبد الله بن الشخير، عن أبيه، به. وفي الباب عن عمرو بن حريث عند عبد الرزاق "1505"، وابن أبي شيبة 2/415، وغيره. أنظر مصنف ابن أبي شيبة 2/415-417، وعبد الرزاق 1/384-387.

جائزہ لے اور اگر ان پر گندگی لگی ہو تو اس کو صاف کرے

2185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلّٰى خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهِ فَخَلَعَ الْقَوْمُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: مَا لَكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اَخْلَعْهُمَا مِنْ بَاْسٍ وَلٰكِنَّ جِبْرِيلَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا، فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فِيْ نَعْلَيْهِ، فَاِنْ كَانَ فِيْهِمَا اَذًى فَلْيَمْسَحْهُ. (1: 78)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ نے نماز ادا کی تو اپنے جوتے اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیے۔ حاضرین نے بھی اپنے جوتے اتار لئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے جوتے کیوں اتارے ہیں' تو لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا' آپ نے جوتے اتار دیئے' تو ہم نے بھی اتار دیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی خرابی کی وجہ سے انہیں نہیں اتارا بلکہ جبرائیل نے مجھے بتایا تھا' ان پر گندگی لگی ہوئی ہے' جب کوئی شخص مسجد میں آئے' تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے اگر اس میں گندگی لگی ہوئی ہو' تو وہ اسے صاف کر لے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ وَالنِّعَالِ اِذْ اَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَفْعَلُوْنَهُ

موزے اور جوتے پہن کر نماز ادا کرنے کا حکم کیونکہ اہل کتاب ایسا نہیں کرتے ہیں

2186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

2185--- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو نعامة السعدي: اسمه عبد ربه، وقيل: عمرو، وأبو نضرة: اسمه المنذر بن مالك قُطَعَةَ العبدي البصري. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1017" عن محمد بن يحيى، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/417، والطيالسي "2154"، وأحمد 3/20 و92، وأبو داؤد "650" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/431، وأبو يعلى "1194"، وابن خزيمة "1017" أيضاً، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. "وما وقع في بعض النسخ أبي داؤد أنه حماد بن زيد، فهو خطأ من النساخ." وصححه الحاكم 1/260 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق "1516" عن معمر، عن أيوب، عن رجل حدثه عن أبي سعيد الخدري ...

2186-- حديث صحيح، أحمد بن أبان: ذكره المؤلف في "ثقاته" 32/؟، فقال: أحمد بن أبان القرشي من ولد خالد بن أسيد من أهل البصرة، يروى عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه بن قحطبة وغيره، مات سنة خمسين ومئتين، وفي "الوافي بالوفيات" للصفدي 6/197: أحمد بن أبان: أصله بصري، كان ببغداد، حدث عن عبد العزيز الداروردي، وإبراهيم بن سعد الزهري، مات سنة اثنتين وأربعين ومئتين. قال محب الدين بن النجار: ذكره محمد بن إسحاق بن مندة الأصبهاني في تاريخه. وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داؤد "652" في الصلاة: باب الصلاة في النعل، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "534"، وأخرجه الحاكم 1/260، ومن طريقه البيهقي 2/432، من طريق محمد بن شاذان، كلاهما عن قتيبة بن سعيد، عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وهذا سند حسن. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. ولفظه عندهم: "خالفوا اليهود، فإنهم لا يصلون في خفافهم ولا نعالهم" ولم يرد عندهم لفظ: "والنصارى" وقد انفرد بها المؤلف. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "7165".

مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ يَعْلَى بْنُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ خِفَافِهِمْ وَلَا فِيْ نِعَالِهِمْ.

ابوثابت یعلیٰ بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''یہودیوں اور عیسائیوں کے برخلاف کرو وہ لوگ موزوں اور جوتوں میں نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَاْمُوْمِ عِنْدَ خَلْعِهٖ نَعْلَيْهِ بِوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

مقتدی کو اس بات کے حکم کا تذکرہ کہ جب وہ جوتے اتارے تو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے

2187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلَا يُؤْذِ بِهِمَا غَيْرَهُ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے جوتے اتارے تو انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے اور اسے ان کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَّضْعِ الْمَاْمُوْمِ نَعْلَهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ عَنْ يَّسَارِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی اپنے جوتے کو نماز کے دوران اپنے دائیں یا بائیں طرف رکھے

2188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2187- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر "2183"

2188- إسناده حسن في الشواهد. أبو عامر الخزاز -واسمه صالح بن رستم- وإن كان من رجال مسلم فهو كثير الخطأ. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1016" عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد "654" في الصلاة: باب المصلي إذا خلع نعليه أين يضعهما، وممن طريقه البيهقي في "السنن" 2/432، والبغوي في "شرح السنة" "302"، عن الحسن بن علي، وأخرجه الحاكم 1/259 ومن طريقه البيهقي 2/432 أيضا من طريق الحسن بن مكرم، وابن خزيمة "1016" أيضا عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، ثلاثتهم عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. وتقدم برقم "2182" من طريق سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة، وبرقم "2183" و "2187" من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعْ نَعْلَهُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَّسَارِهٖ، فَيَكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِ غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَنْ يَّسَارِهٖ اَحَدٌ وَّلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ .(2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنے جوتے کو اپنے دائیں طرف یا اپنے بائیں طرف نہ رکھے ورنہ وہ کسی دوسرے شخص کے دائیں طرف ہو جائے گا البتہ اگر اس کے بائیں طرف کوئی شخص موجود نہ ہو' تو پھر (وہ اس طرف رکھ سکتا ہے) یا پھر اسے (جوتوں کو) اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لینا چاہیے۔''

ذِكْرُ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ اِذَا اَرَادَ الصَّلَاةَ

نمازی جب نماز ادا کرنے لگے تو اس کا جوتے رکھنے کا تذکرہ

2189 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدِيْثًا يَرْفَعُهُ اِلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَصَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ، ثُمَّ افْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيْسٰى اَوْ مُوْسٰى اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ .(5: 8)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے خانہ کعبہ میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے بائیں طرف رکھ لیا پھر آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی' جب آپ حضرت عیسیٰ یا شاید حضرت موسیٰ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آ گئی تو آپ رکوع میں چلے گئے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِنْشَاءِ الْمَرْءِ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْمُؤَذِّنِ فِي الْاِقَامَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب مؤذن اقامت شروع کر دے تو آدمی نماز شروع کرے

2190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

2190– زياد بن عبد الله: هو ابن الطفيل العامرى البكّائى، أبو محمد الكوفى، صاحب ابن إسحاق، وأثبت الناس فيه، مختلف فيه، روى له البخارى حديثا واحدا مقرونا بغيره، واحتج به مسلم. وقال ابن عدى: وما أرى بروايته بأسا. وباقى رجال السند رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله فإنه من رجال مسلم . وأخرجه أبو عوانة 2/33، 34 من طرق عن زياد بن عبد الله البكائى، بهذا الإسناد، بلفظ: "إذا أقيمت الصلاة ... " وبهذا اللفظ سيورده المؤلف برقم "2193" من طريق زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، به، فانظر تخريجه هناك. 2191– إسناده صحيح. عبد الله بن معاوية لم يخرجا له، وهو ثقة، ون فوقه من رجال الشيخين غير صحابيه، فإنه من رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/83، ومسلم "712" فى صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع فى نافلة بعد شروع المؤذن، وأبو داوُد "1265" فى الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتى الفجر، والنسائى 2/117 .

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. (2: 89)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مؤذن اقامت کہنا شروع کرے تو (اس کے بعد) صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔''

2191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَمَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ الصَّفَّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِاَيَّتِهِمَا اعْتَدَدْتَ، اَوْ بِاَيَّتِهِمَا احْتَسَبْتَ؟ اَلَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ؟. (2: 89)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے دو رکعات ادا کی پھر اس کے بعد صف میں شامل ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ نے دریافت کیا: تم نے ان دونوں میں سے کس کو شمار کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں میں سے کس کے ذریعے ثواب کی امید رکھی ہے۔ وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے یا وہ نماز جو تم نے تنہا ادا کی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

اس نماز کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے

2192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ،

(متن حدیث): وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ لِلرَّجُلِ: اَيُّهُمَا جَعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ اَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا؟. (2: 89)

حضرت عبداللہ بن سرجس جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اس نے آپ کے پیچھے دو رکعت ادا کی پھر وہ حاضرین کے ساتھ (باجماعت نماز) میں شامل ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے اس سے فرمایا: تم نے کون سی نماز کو اپنی نماز قرار دیا ہے۔ وہ نماز جو تم نے تنہا ادا کی تھی یا وہ نماز جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحُكْمَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي هٰذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر کی نماز کا حکم اور دیگر نمازوں کا حکم اس ممانعت کے بارے میں برابر ہے

2193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. (2: 88)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو صرف فرض نماز ادا کی جاسکتی ہے۔''

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ اَنْ يَّبْتَدِءَ صَلَاتَهٗ مُنْفَرِدًا ثُمَّ يَلْحَقَ بِالصَّفِّ عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَيَتَّصِلَ بِهٖ

2193– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه النسائي 2/116 في الإمامة: باب ما يكره من الصلاة عند الإقامة، عن نصر بن سويد، عن عبد الله بن مبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/517، ومسلم "710" "64" في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن، والترمذي "421" في الصلاة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وابن ماجة "1151" في الإقامة: باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، وأبو عوانة 1/32، والبيهقي 2/482، من طريق روح بن عبادة، وأحمد 2/531، وابن ماجة "1151" من طريق أزهر بن القاسم، ومسلم "710" "64"، وأبو داؤد "1266" في الصلاة: باب إذا أدرك الإمام ولم يصل ركعتي الفجر، والبيهقي 2/482 من طريق عبد الرزاق، والدارمي 1/337، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/371 من طريق أبي عاصم، كلهم عن زكريا بن إسحاق، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/331 و455، ومسلم "710"، وأبو عوانة 2:32–33، وأبو داؤد "1266"، والنسائي 2/116، 117، والدارمي 1/338، والبيهقي 2/482، والبغوي في "شرح السنة" "804"، والطبراني في "الصغير" "21" و "529"، والخطيب في "تاريخ بغداد" 5/197 و7/195 و12/213 و13/59 من طرق عن عمرو بن دينار، به . وصححه ابن خزيمة برقم ."1123" وأخرجه عبد الرزاق "3987" عن ابن جريج، والثوري، عن عمرو بن دينار، أن عطاء بن يسار أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول: إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا المكتوبة . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/77، ومسلم من طريق ابن عيينة، وأيوب، عن عمرو بن دينار، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة موقوفا عليه . قلت: والمرفوع أصح كما قال الترمذي، لأنه زيادة، وهي مقبولة من الثقات، ويعضد المرفوع طريق اخر عن أبي هريرة، أخرجه أحمد 2/352، والطحاوي 1/372 من طريقين عن عياش بن عباس القتباني، عن أبي تميم الزهري، عن أبي هريرة مرفوعا: "إذا أقيمت الصلاة، فلا صلاة إلا التي أقيمت." وأبو تميم الزهري: لا يعرف .وتقدم برقم "2190" من طريق مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، به، بلفظ: "إذا أخذ المؤذن في الإقامة ... فانظره.

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کیلئے اس بات کی رخصت کا تذکرہ کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو تو وہ انفرادی طور پر نماز کا آغاز کرے اور پھر رکوع کی حالت میں صف کے پاس آ کر اس میں شامل ہو جائے

2194 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَحْمَرِ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْاَعْوَرِ، عَنِ الْحَسَنِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ، ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى لَحِقَ بِالصَّفِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ.

حسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع میں تھے‘ تو وہ بھی رکوع میں چلے گئے اور پھر چلتے ہوئے آ کر صف میں شامل ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْبَسَةُ عَنِ الْحَسَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو حسن کے حوالے سے نقل کرنے میں عنبسہ نامی راوی منفرد ہے

2195 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2194– عنبسة الأعور: هو عنبسة بن أبي رائطة الغنوي، ذكره المؤلف في "ثقاته" 7/290، وقال ابن أبي حاتم 6/400: سألت أبي عن عنبسة الأعور، فقال: هو عنبسة بن أبي رائطة الأعور، وهو عنبسة الغنوي، شيخ روى عنه عبد الوهاب الثقفي أحاديث حسانا، وروى عنه وهيب، وليس بحديثه بأس. وترجم له البخاري في "تاريخه" 7/38، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وأما علي ابن المديني، فقد ضعفه في "العلل" ص 86، وقد تابعه عليه زياد الأعلم في الرواية الآتية عند المصنف. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "1030" من طريق العباس بن الوليد النرسي، بهٰذا الإسناد. وقوله: "ولا تعد" قال الحافظ في "الفتح": أي: إلى ما صنعت من السعي الشديد، ثم الركوع دون الصف، ثم من المشي إلى الصف. وانظر تمام كلامه فيه.

2195– إسناده صحيح على شرط البخاري. يزيد بن زريع سمع من ابن أبي عروبة قبل الاختلاط. زياد الأعلم: هو زياد بن حسان بن قرة الباهلي، وقد صرح الحسن بالتحديث في رواية النسائي وأبي داوٗد وغيرهما. وأخرجه أبو داوٗد "683" في الصلاة: باب الرجل يركع دون الصف، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 3/106 وأخرجه النسائي 2/118 في الإمامة: باب الركوع دون الصف، من طريق حميد بن مسعدة، وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/395 من طريق يحيى بن عبد الحميد الحماني، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/39 و45، والبخاري "783" في الأذان: باب إذا ركع دون الصف، وأبو داوٗد "684"، وابن الجارود "318"، والطحاوي 1/395، والبغوي في "شرح السنة" "822" و "823"، والبيهقي 3/106 من طرق عن زياد الأعلم، به. وأخرجه الطيالسي "876" عن أبي حرة، وعبد الرزاق "3376"، ومن طريقه أحمد 5/46، من طريق قتادة، كلاهما عن الحسن، به. وأخرجه أحمد 5/42 و50 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي بكرة، عن أبيه ...

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّـهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ، قَالَ: فَرَكَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ. (1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ فُصُولِ السُّنَنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهٰى عَنْ شَيْءٍ فِي فِعْلٍ مَعْلُومٍ وَيَكُوْنُ مُرْتَكِبُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مَاْثُوْمًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَالْفِعْلُ جَائِزٌ عَلٰى مَا فَعَلَهُ كَنَهْيِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ اَوْ يَسْتَامَ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ، فَاِنْ خَطَبَ امْرُؤٌ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ بَعْدَ عِلْمِهِ بِالنَّهْيِ عَنْهُ كَانَ مَاْثُوْمًا، وَالنِّكَاحُ صَحِيحٌ، فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرَةَ: زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ، فَاِنْ عَادَ رَجُلٌ فِي هٰذَا الْفِعْلِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ وَكَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ النَّهْيِ كَانَ مَاْثُوْمًا فِي ارْتِكَابِهِ الْمَنْهِيَّ، وَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ، وَلِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ هٰذَا الْقَدْرَ لِاَبِي بَكْرَةَ مُسْتَثْنًى مِنْ جُمْلَةِ مَا نَهَاهُ عَنْهُ فِي خَبَرِ وَابِصَةَ[1] كَالْمُزَابَنَةِ وَالْعَرِيَّةِ وَلَوْ لَمْ تَجُزِ الصَّلَاةُ بِهٰذَا الْوَصْفِ لِاَبِي بَكْرَةَ لَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ، وَقَوْلُهُ: وَلَا تَعُدْ اَرَادَ بِهِ لَا تَعُدْ فِي اِبْطَاءِ الْمَجِيءِ اِلَى الصَّلَاةِ[2] لَا اَنَّهُ اَرَادَ بِهِ اَنْ لَّا تَعُوْدَ بَعْدَ تَكْبِيرِكَ فِي اللُّحُوقِ بِالصَّفِّ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع کی حالت میں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں صف سے پیچھے ہی رکوع میں چلا گیا (اور پھر صف میں آ کر شامل ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جس کے بارے میں نے کتاب اصول سنن میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی متعین فعل کے حوالے سے کسی چیز سے منع کرتے ہیں۔ اور اس ممنوعہ فعل کا مرتکب

---

[1] سيورده المصنف بالأرقام "2198" و "2199" و "2200" و "2201".

[2] قال الإمام الشافعي فيما نقله عنه البيهقي في "السنن" 2/90: قوله: "ولا تعد": يشبه قوله: لا تأتوا للصلاة تسعون . يعني -والله أعلم: ليس عليك أن تركع حتى تصل إلى موقفك لما في ذلك من التعب، كما ليس عليك أن تسعى إذا سمعت الإقامة . وقال الإمام الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 1/396 : فإن قال قائل: ما معنى قوله: "ولا تعد"؟ قيل له: ذلك عندنا يحتمل معنيين: يحتمل: ولا تعد أن تركع دون الصف حتى تقوم في الصف، كما قد روى عنه أبو هريرة: حدثنا ابن أبي داؤد قال: حدثنا المقدمي، قال: حدثني عمر بن علي، قال: حدثنا ابن عجلان، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا أتى أحدكم الصلاة، فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من الصف". "قلت: وأخرجه ابن أبي شيبة 1/256-257 من طريق أبي خالد الأحمر، عن محمد بن عجلان، به موقوفا بلفظ: "لا تكبر حتى تأخذ مقامك من الصف ." "وأخرجه أيضا 1/257 من طريق يحيى بن سعيد، عن ابن عجلان، به. بلفظ: " لا تكبر حتى تأخذ مقامك من الصف." "ويحتمل قوله: "ولا تعد" أي: ولا تعد أن تسعى إلى الصلاة سعيا يحفزك فيه النفس كما قد جاء عنه في غير هذا الحديث . ثم ذكر حديث أبي هريرة مرفوعا: " إذا أقيمت الصلاة، فلا تأتوها تسعون، وائتوها وأنتم تمشون وعليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فأتموا."

شخص اس کے سرانجام دینے پر گناہگار شمار ہوتا ہے۔ جبکہ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو۔ لیکن آدمی کا کیا ہوا وہ فعل جائز ہوتا ہے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیج دے۔ یا اپنے بھائی کی بولی پر بولی لگا دے۔ تو جو شخص نبی اکرم ﷺ کی اس حوالے سے ممانعت کا علم ہونے کے باوجود اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیج دیتا ہے تو وہ گناہگار ہوتا ہے۔ لیکن (اس پیغام کے نتیجے میں کیا جانے والا) نکاح درست شمار ہو گا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا۔

''اللہ تعالیٰ تمہاری حرص میں اضافہ کرے تو تم دوبارہ ایسا نہ کرنا'' تو اگر کوئی شخص دوبارہ اس ممنوعہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور وہ اس کی ممانعت سے واقف بھی ہو تو وہ اس ممنوعہ فعل کے ارتکاب پر گناہگار شمار ہوگا۔ لیکن اس کی نماز جائز ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اتنی مقدار کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لیے مباح قرار دیا تھا کہ یہ اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہو جائے گا جو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا تھا۔ جس کا ذکر حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں ہے۔ اس کی مثال مزابنہ اور عریہ کی مانند ہو جائے گی۔ اگر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لیے اس صفت کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ تو نبی اکرم ﷺ ان کو نماز دہرانے کا حکم دیتے تاہم نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم ''تم دوبارہ ایسا نہ کرنا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ نماز کے لیے آتے ہوئے تم دوبارہ تیزی نہ دکھانا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ تم تکبیر کہنے کے بعد صف میں آ کر شامل نہ ہونا۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقِفُ فِيهِ الْمَأْمُومُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ مِنَ الْإِمَامِ فِي صَلَاتِهِ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نماز ادا کرنے کے دوران مقتدی کھڑا ہوگا جب وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو

2196 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُمْتُ أُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (5: 8)

2196– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأشعث –واسمه أحمد بن المقدام– فإنه من رجال البخاري . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه البخاري "699" في الأذان: باب إذا لم ينو الإمام أن يؤم ثم جاء قوم فأمهم، ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" "826" عن مسدد، والنسائي 2/87 في الإمامة: باب موقف الإمام والمأموم صبي، عن يعقوب بن إبراهيم، كلاهما عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد "611" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقوما، عن عمرو بن عون، عن هشيم، عن أبي بشر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/308 من طريق الحكم، كلاهما عن سعيد بن جبير، به .وأخرجه مسلم "763" 192" و "193" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد "610" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه، وأبو عوانة 2/76، والبيهقي في "السنن" 3/99، من طرق عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس .وأخرجه الترمذي "232" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل، من طريق عمرو بن دينار، عن كريب، عن ابن عباس .وتقدم مطولا برقم "1190" من طريق سالم بن أبي الجعد، ومختصرا برقم "1445" من طريق سلمة بن كهيل، كلاهما عن كريب، عن ابن عباس، فانظر تخريجهما ثمة.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے تو میں بھی نماز ادا کرنے کے لئے اٹھا میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ مِنَ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً

مقتدی کا امام کے ہمراہ کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ باجماعت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے

2197 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا عَشِيَّةً وَدَنَوْنَا مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَرِدُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا؟ قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ؟ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ، ثُمَّ مَدَرْنَاهُ، ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ، فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَأْذَنَانِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ، ثُمَّ شَنَقَ لَهَا فَبَالَتْ، ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ، وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، وَكُنْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا مِنْ خَلْفِهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ فَقَالَ: هٰكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ شُدَّ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا جَابِرُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِذَا كَانَ ثَوْبُكَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ. (5:5)

2197– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو "صحيحه" "3010" في الزهد: باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر، عن هارون بن معروف ومحمد بن عباد قالا: حدثنا حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "643" في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا يتزر به، وابن الجارود في "المنتقى" "172"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/307، والبيهقي في "السنن" 2/239، والبغوي في "شرح السنة" "827"، والحاكم 1/254 من طرق عن حاتم بن إسماعيل، به. وأخرجه مسلم "766" "196" في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو عوانة 2/76 من طريق ورقاء، عن محمد بن المنكدر، عن جابر.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ جب شام کا وقت ہوا تو ہم پانی کے علاقے کے قریب پہنچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض پر پہنچے گا اور خود بھی پانی پیئے گا اور ہمیں بھی پلائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا۔ میں نے عرض کی: یہ شخص یارسول اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر کے ساتھ کون شخص ہوگا' تو حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر ہم دونوں چلتے ہوئے کنوئیں کے پاس آئے آپ نے اس میں سے ایک یا شاید دو ڈول نکالے پھر ہم نے اسے بھر دیا' پھر ہم نے اس میں سے پانی نکالا' یہاں تک کہ ہم نے اسے بھر دیا۔ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے آئے آپ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اجازت دیتے ہو ہم نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو پانی پلانا شروع کیا۔ اس نے پانی پی لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موقع دیا' تو اس نے پیشاب کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باندھ دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس سے وضو کیا' پھر میں کھڑا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے میں نے بھی وضو کیا' پھر حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے مجھ پر ایک چادر تھی جسے میں نے مخالف سمت میں اوڑھا ہوا تھا وہ مجھے پوری نہیں آتی تھی۔ اس کے کچھ کنارے تھے جنہیں میں نے باندھ لیا مخالف سمت میں اوڑھ لیا۔ پھر میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے گھما کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پھر حضرت جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے وضو کیا' پھر وہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو دونوں ہاتھوں کے ذریعے پکڑا اور ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا جائزہ لیتے رہے مجھے اس کا اندازہ نہیں ہو سکا پھر مجھے اندازہ ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح آپ نے اشارہ کر کے بتایا' اسے باندھ لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا کپڑا کشادہ ہو' تو تم اسے مخالف سمت میں اوڑھ لو لیکن جب وہ تنگ ہو' تو پھر اسے تہبند کے طور پر باندھ لو''

2198 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ وَالرَّافِقَةِ جَمِيعًا، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَسَدِيِّ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصُّفُوفِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

2198– إسناده حسن . حكيم بن سيف: صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح غير عمرو بن راشد الكوفي، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه اثنان، وتابعه عليه زياد بن أبي الجعد عند المؤلف "2200"، وقول ابن حزم في "المحلى" 4/54: وثقه أحمد بن حنبل وغيره وهم منه. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/ "372" من طريق عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 22/ "373" من طريق عمرو بن مرة، به. وأخرجه أحمد 4/228، والطبراني 22/ "383" من طريق شمر بن عطية، عن هلال بن يساف، عن وابصة. وأخرجه الطبراني 22/ "388" و "390" و "391" من طريق سالم بن أبي الجعد، و "392" و "393" و "398" من طريق حنش بن المعتمر، ثلاثتهم عن وابصة، به.

❀❀ حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صفوں کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْمُصَلِّيَ الْمُنْفَرِدَ خَلْفَ الصُّفُوفِ اَعَادَ صَلَاتَهٗ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ صفوں کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص نے اپنی نماز کو دہرایا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا

2199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ فَاَعَادَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

❀❀ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اسے حکم دیا' وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ؛ لِاَنَّهٗ لَمْ يَتَّصِلْ بِمُصَلٍّ مِثْلِهٖ حَيْثُ كَانَ مَاْمُوْمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ جب وہ مقتدی تھا تو اس نے اپنے جیسے کسی نمازی کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کی تھی

2200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ بِيَدِيْ زِيَادُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ، فَاَقَامَنِيْ عَلٰى شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ، يُقَالُ لَهٗ

2199- إسناده كالذى قبله. وأخرجه الطيالسي "1201"، وأحمد 4/228، وأبو داود "682" في الصلاة: باب الرجل يصلي وحده خلف الصف، والترمذي "231" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/393، والطبراني 22/ "371"، والبيهقي 3/104، والبغوي في "شرح السنة" "824" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وما بعده.

وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ لَمْ يَتَّصِلْ بِاَحَدٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ . (1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَسَمِعَهُ مِنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ وَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ .

ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ پکڑا ہم اس وقت ''رقہ'' میں موجود تھے۔انہوں نے مجھے بنو اسد سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کے پاس لا کر کھڑا کیا۔ان کا نام حضرت وابصہ بن معبد تھا۔زیاد نے یہ بتایا' اس بزرگ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی وہ کسی دوسرے کے ساتھ (صف میں) کھڑا نہیں ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ہلال بن یساف نے عمرو بن راشد کے حوالے سے وابصہ بن معبد سے سنی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت زیاد کے حوالے سے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ہلال بن یساف نامی راوی منفرد ہے

2201 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

2200- إسناده حسن في الشواهد، رجاله ثقات غير زياد بن أبي الجعد، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه اثنان، وحصين: هو ابن عبد الرحمٰن السلمي .وأخرجه الحميدي "884"، وابن أبي شيبة 2/192، 193، وأحمد 4/228، والترمذي "230" في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة خلف الصف وحده، وابن ماجة "1004" في الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والدارمي 1/294، والطبراني في "الكبير" 22/ "376" و "377" و "378" و "379" و "380" و "381"، والبيهقي 3/104-105 من طرق عن حصين، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2482"، ومن طريقه ابن الجارود "319"، والطبراني 22/ "375" عن الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده. وعند الترمذي وغيره بعد قوله: "وحده": "والشيخ يسمع"، قال الشيخ أحمد شاكر -رحمه الله- في تعليقه على "سنن الترمذي" 1/445: قوله: "والشيخ يسمع" جملة معترضة. يريد به هلال أن زيادا حدثه بالحديث عن وابصة بن معبد بحضرته وسماعه، فلم ينكره عليه، فيكون من باب القراءة على العالم، وكأن هلالا سمعه من وابصة، ولذلك كان هلال يرويه في بعض أحيانه عن وابصة بدون ذكر زياد، وهي رواية متصلة، ليس فيها تدليس، وإلى هذا يشير قول الترمذي ... : وفي حديث حصين ما يدل على أن هلالا قد أدرك وابصة.

2201- رجاله ثقات غير زياد بن أبي الجعد، فلم يوثقه غير المؤلف كما مر . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/ "374" عن محمد بن إسحاق بن إبراهيم، عن أبيه، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/228 عن وكيع، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 1/295، والبيهقي 3/105 من طريق عبد الله بن داوٗد، والطبراني في "الكبير" "384" من طريق محمد بن ربيعة الكلابي، كلاهما عن يزيد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 22/ "385" و "386" من طريقين عن عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عبيد بن أبي الجعد، به.

وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيهِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

(33:1)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا' وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ تَاْوِيلَ مَنْ حَرَّفَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهِ

وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ هٰذَا الْمُصَلِّيَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ لِشَيْءٍ عَلِمَهُ مِنْهُ مَا لَا نَعْلَمُهُ نَحْنُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کی تاویل کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس روایت کے حقیقی مفہوم

کو غلط بیان کیا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازی کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم (کسی دوسری خرابی کی وجہ سے) دیا تھا' جس خرابی کا علم آپ کو ہوا تھا اور ہم کو نہیں ہو سکا

2202 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلٌ فَرْدٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضَى الرَّجُلُ صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ؛ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ.(33 :1)

عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو وفد میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ایک شخص نے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اس شخص نے اپنی نماز مکمل کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نئے سرے سے نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ التَّاْكِيدِ فِي الْاَمْرِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ

2202- إسناده صحيح، رجاله ثقات كما قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 19. وأخرجه ابن سعد 5/551، وابن أبي شيبة 2/193، وأحمد 4/23، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/394، وابن ماجة "1003" في الإقامة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده، والبيهقي 3/105 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1569". وهو شاهد قوي لحديث وابصة بن معبد.

اس معاملے کے بارے میں تاکید کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى السَّرِيّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلِيّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَانَ وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَفَدُوا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ حَنِيفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعِدْ صَلَاتَكَ، فَاِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ .(1: 33)

❀❀ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو اس وفد میں شامل تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنوحنیفہ کی طرف سے حاضر ہوا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم نے اسی طرح نماز پڑھی ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز کو دہراؤ کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَقَامِ الْمَرْاَةِ خَلْفَ الصَّفِّ

صف کے پیچھے عورت کے کھڑے ہونے کے طریقے کا تذکرہ

2204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ قَزَعَةَ، مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّىْ مَعَنَا، وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّىْ مَعَهٗ .(1: 33)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتی رہیں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا۔

2203- هو مكرر ما قبله، وابن أبي السرى متابع، وباقي رجاله ثقات.

2204- إسناده صحيح. قزعة مولى عبد القيس، وثقه أبو زرعة، والمؤلف 7/347، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 1/302 عن حجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، والبيهقي 3/107 من طريق محمد بن إسحاق وعباس الدوري، ثلاثتهم عن حجاج، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "1537".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا كَانَتْ وَحْدَهَا لَهَا اَنْ تَنْفَرِدَ بِالصَّلَاةِ خَلْفَ صُفُوفِ الرِّجَالِ تَقْتَدِى بِاِمَامِهَا لَا تَقَدُّمَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت جب تنہا ہو تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ مردوں کی صف کے پیچھے کھڑی ہو کر اکیلی نماز ادا کرے اور اپنے امام کی اقتداء کرے وہ اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے

2205 – (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّىَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ: فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لِىْ قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (1: 33)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی نانی سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اس کھانے کے لیے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھو تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اٹھ کر چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے پانی کے ساتھ دھویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے میں نے اور دوسرے لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھانے کے بعد نماز ختم کر دی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْعَجُوْزَ فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ مُّنْفَرِدَةً وَكَانَ مَعَهَا امْرَاَةٌ اُخْرٰى

2205– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في "شرح السنة" "828" من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو في "الموطأ" 1/153 في الصلاة: باب جامع سبحة الضحى، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند" 1/137، وأحمد 3/131 و149 و164، والبخاري "380" في الصلاة: باب الصلاة على الحصير، و "860" في الأذان: باب وضوء الصبيان، و "1164" في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم "658" في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، وأبو داوُد "612" في الصلاة: باب إذا كانوا ثلاثة كيف يقفومون، والترمذي "234" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه الرجال والنساء، والنسائي 2/85، 86 في الإمامة: باب إذا كانوا ثلاثة وامرأة، والدارمي 1/295، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/307، والبيهقي في "السنن" 3/96. وأخرجه الحميدي "1194"، والبخاري "727" في الأذان: باب المرأة وحدها تكون صفا، و "871" و "874": باب صلاة النساء خلف الرجال، وأبو عوانة 2/75، والبيهقي 3/106، والبغوي في "شرح السنة" "829"، من طرق عن سفيان، عن إسحاق بن عبد الله، به. وصححه ابن خزيمة برقم "1539" و "1540".

اس روایت کا تذکرہ جس نے ہمارے بعض آئمہ کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس نماز میں شرکت کرنے والی بوڑھی خاتون نہیں تھی بلکہ ان کے ساتھ ایک دوسری خاتون بھی تھی

2206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُخْتَارِ، يُحَدِّثُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَاُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا .(1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ جَعَلَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَبَرَ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ خَبَرًا مُخْتَصَرًا، وَخَبَرَ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ هٰذَا مُتَقَصًّى لَهُ، وَزَعَمَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَانَ مَعَهَا مِثْلُهَا خَالَةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا كَذٰلِكَ؛ لِاَنَّهُمَا صَلَاتَانِ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ لَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ

⊛⊛ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور ان کی خالہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے بعض آئمہ نے اسحاق بن ابوطلحہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو مختصر روایت قرار دیا ہے اور موسیٰ بن انس کی روایت اس کی وضاحت کرتی ہے۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس موقع پر سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ بھی موجود تھیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ دو مختلف نمازیں ہیں۔ جو مختلف موقعوں پر ادا کی گئیں یہ ایک ہی نماز کا واقعہ نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَتْ اُمُّ اَنَسٍ وَخَالَتُهُ اصْطَفَّتَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةٌ اُخْرٰى غَيْرُ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَحْدَهَا تُصَلِّيْ

2206– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 2/86 في الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/258، ومسلم "660" "269" في المساجد: باب جواز الجماعة في نافلة، وأبو داوٗد "609" في الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، والنسائي 2/86 في الإمامة: باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة، وابن ماجة "975" في الإقامة: باب الاثنان جماعة، وأبو عوانة 2/75، والبيهقي 3/106–107 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة ."1537"

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور خالہ موجود تھیں

اورانہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف قائم کی تھی یہ دوسری نماز تھی اور یہ اس نماز کے علاوہ تھی جس میں صرف سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی

2207 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِسَاطٍ فَأَقَامَنِي، عَنْ يَمِينِهِ، وَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا. (1: 33)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوحَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ أَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ خِلَافُ الصَّلَاةِ الَّتِي حَكَاهَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، لِأَنَّ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ قَامَ أَنَسٌ وَالْيَتِيمُ مَعَهُ خَلْفَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجُوزُ وَحْدَهَا وَرَاءَهُمْ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ تِلْكَ عَلٰى حَصِيرٍ وَهٰذِهِ الصَّلَاةُ قَامَ أَنَسٌ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَهُمَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ عَلٰى بِسَاطٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمَا صَلَاتَانِ لَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چٹائی پر نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا اور سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے۔ کہ یہ اس نماز سے مختلف تھی۔ جس کا تذکرہ اسحاق بن ابوطلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کیا ہے کیونکہ اس نماز میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور یتیم لڑکا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ جبکہ بوڑھی خاتون اکیلی ان حضرات کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔ اور ان لوگوں نے چٹائی پر نماز ادا کی تھی۔ جبکہ یہ نماز جس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ جبکہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں یہ نماز بچھونے پر ادا کی گئی تھی۔ تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دو مختلف موقعوں پر ادا کی جانے والی نمازیں تھیں یہ ایک ہی نماز کا واقعہ نہیں ہے۔

2208 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2207- حديث صحيح. إسناده ضعيف. عمر بن موسى الحادى: ذكره المؤلف فى "ثقاته" 8/445-446، وقال: ربما أخطأ، وقال ابن عدى فى "الكامل" 5/1710: ضعيف يسرق الحديث، ويخالف فى الأسانيد، وقال ابن نقطة فى "الاستدراك" 1/96/2: بصرى يُعَدّ فى الضعفاء. ولم ينفرد به، فقد تابعه عليه موسى بن إسماعيل عند أبى داؤد "608" فى الصلاة: باب الرجلين يؤم أحدهما صاحبه كيف يقومان، عن حماد، به. وهذا سند صحيح. وأخرجه الطيالسى "2027"، ومن طريقه أبو عوانة 2/76، 77، وأخرجه مسلم "660" فى المساجد: باب جواز الجماعة فى النافلة، من طريق هاشم بن القاسم، والنسائى 2/86 فى الإمامة: باب إذا كانوا رجلين وامرأتين، من طريق عبد الله بن المبارك، ثلاثتهم عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

(متن حدیث): إِذَا اسْتَأْذَنَكُمُ النِّسَاءُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ . (1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب خواتین تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو تم انہیں اجازت دے دو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ خواتین کو نماز کیلئے مسجد میں آنے سے منع کیا جائے

2209 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ . (1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2208- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/151 عن عبد الرزاق، عن معمر، وأبو داوُد "566" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/59 عن سليمان بن حرب، عن حماد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1678" عن نصر بن علي، عن أبيه، عن شعبة، كلهم عن أيوب بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "1335" من طريق عبد الله بن سعيد، عن نافع، به.وأخرجه عبد الرزاق "5107" و "5122"، والشافعي في "المسند" 1/127، والحميدي "612"، وأحمد 2/7 و9 و151، والبخاري "873" في الأذان: باب استئذان المرأة زوجها بالخروج إلى المسجد، و "5238" في النكاح: باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد، ومسلم "442" "134" و "135" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة وأنها لا تخرج مطيبة، وابن ماجة "16" في المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والتغليظ على من عارضه، والدارمي 1/293، وأبو عوانة 2/56 و57، والبيهقي في "السنن" 3/132، وابن خزيمة "1677" من طريق الزهري، وابن أبي شيبة 2/383، وأحمد 2/143 و156، والبخاري "865" في الأذان: باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، ومسلم "442" "137"، وأبو عوانة 2/58، 59، والبيهقي 3/132، والبغوي في "شرح السنة" "862" من طريق حنظلة بن أبي سفيان، كلاهما عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/76، 77، وأبو داوُد "567" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وابن خزيمة "1684"، والبيهقي 3/131، والبغوي "864" من طرق عن العوام بن حوشب، عن حبيب بن أبي ثابت، عن ابن عمر، وزاد في آخره: "وبيوتهن خير لهن."وأخرجه الطيالسي "1903"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58 عن هشام الدستوائي، عن عمرو بن دينار، عن ابن عمر .وأخرجه أحمد 2/90، وأبو عوانة 2/58، ومسلم "442" "140"، من طريق بلال بن عبد الله بن عمر، عن أبيه.وأخرجه الطبراني "13255" من طريق محمد بن علي بن الحسين، عن ابن عمر .وسيورده المؤلف برقم "2209" من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، وبرقم "2210" من طريق مجاهد، وبرقم "2213" من طريق عبد الله بن عبد الله بن عمر، كلاهما عن ابن عمر .وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم "2114"، وعن زيد بن خالد سيرد برقم "2211".

2209- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/16 عن يحيى القطان، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة 2/383 عن عبدة، و 2/383 أيضا، والبخاري "900" في الأذان، والبيهقي 3/137 من طريق أبي أسامة، ومسلم "442" "136" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، من طريق ابن نمير، وابن إدريس، أربعتهم عن عبيد الله بن عمر، به . وانظر ما قبله و "2210" و "2213". 2 تحرف في "الإحسان" إلى: "عن".

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو۔''

ذِكْرُ اَحَدِ الشَّرْطَيْنِ الَّذِى اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ بِهِمَا

جن دو شرائط کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک کا تذکرہ

2210 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، وَعِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيهِ: لَا تَاْذَنْ لَّهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا، قَالَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا تَاْذَنْ .(1: 62)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین کو رات کے وقت مساجد کی طرف جانے کی اجازت دو۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحب زادے نے کہا: آپ ان عورتوں کو اجازت نہ دیں ورنہ وہ اس کو خرابی کا ذریعہ بنا دیں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے میں یہ کہہ رہا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اور تم یہ کہتے ہو آپ اجازت نہ دیں۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّانِى الَّذِى اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ بِهِ

اس دوسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

2211 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2210– إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه أبو داوُد "568" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، ومن طريقه أبو عوانة 2/58، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "442" "138" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، عن علي بن خشرم، والترمذي "570" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المساجد، عن نصر بن علي، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/49، وعبد الرزاق "5108"، ومن طريقه أحمد 2/145، وأبو عوانة 2/57،58، والطبراني في "الكبير" "13471"، من طريق سفيان الثوري، ومسلم "442" "138"، وأبو داوُد "568" من طريق أبي معاوية، والطبراني "13472"، والطيالسي "1894"، ومن طريقه أبو عوانة 2/58، والبيهقي في "السنن" 3/132 عن شعبة، وأحمد 2/127 من طريق زائدة، و 2/143 من طريق ابن نمير، كلهم عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 2/49، وعبد الرزاق "5108"، ومن طريقه أحمد 2/145، والطبراني "13471" من طريق ليث، والطيالسي "1862"، وأحمد "899" في الأذان، ومسلم "442" "139"، والطبراني "13570" من طريق عمرو بن دينار، ثلاثتهم عن مجاهد، به. وانظر "2207" و "2209" و "2213".

(متن حدیث):لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ . (1: 62)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو وہ خوشبو لگائے بغیر (اپنے گھر سے) نکلیں گی''۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّالِثِ الَّذِى اُبِيحَ مَجِىءُ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ بِهِ

اس تیسری شرط کا تذکرہ جس کی وجہ سے رات کے وقت خواتین کے مسجد میں آنے کو مباح قرار دیا گیا ہے

2212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، امْرَاَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّيْنَ طِيبًا . (62:1)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاِسْنَادَانِ جَمِيعًا مَحْفُوْظَانِ وَهُمَا طَرِيْقَانِ اثْنَانِ مَتْنَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا

2211- إسناده حسن كما قال الهيثمي في "المجمع" 2/32-33، رجاله رجال الصحيح غير محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان، وهو صدوق .وأخرجه الطبراني "5239" عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار "445" من طريق عمر بن علي، والطبراني "5239" من طريق غسان بن المفضل الغلابي، كلاهما عن بشر بن المفضل، به .وأخرجه أحمد 5/192 و193 من طريق إسماعيل، وربعي بن إبراهيم، والطبراني "5240" من طريق خالد بن عبد الله الأسدى، ثلاثتهم عن عبد الرحمٰن بن إسحاق، به.

2212- إسناده حسن. محمد بن عبد الله بن عمرو بن هشام: روى عنه جمع، وذكره ابن أبي حاتم 7/301 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/23، وقد توبع عليه، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فإنه من رجال مسلم.وأخرجه النسائي 8/155 في الزينة: باب النهي للمرأة أن تشهد الصلاة إذا أصابت من البخور، عن أبي بكر بن علي، عن منصور بن أبي مزاحم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1652"، ومن طريقه النسائي 8/155، وأخرجه الطبراني 24/ "722" من طريق يعقوب بن حميد، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، عن محمد بن عبد الله بن عمرو، به، ولم يذكرا فيه "عن أبيه."وأخرجه أحمد 6/363، وأبو عوانة 2/16 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وسعد بن إبراهيم بن سعد، عن أبيهما إبراهيم بن سعد، عن صالح بن كيسان، عن محمد بن عبد الله بن عمرو، به .وأخرجه الطبراني 24/ "721" من طريق إبراهيم بن سعد، عن عبد الله بن مسلم أخي الزهرى، عن بكير بن الأشج، به .وأخرجه مسلم "443" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، من طريق مخرمة بن بكير بن عبد الله بن الأشج، والنسائي 8/155 من طريق الليث، والطبراني 24/ "717" من طريق ابن جريج، ثلاثتهم عن بكير، به .وأخرجه الطبراني أيضا 24/ "723"، وأبو عوانة 2/59، من طريق الليث، عن عبيد بن أبي جعفر، عن بكير، به .وأخرجه النسائي 8/154 من طريق يعقوب بن عبد الله بن عبد الله الأشج، والطبراني 24/ "724" من طريق الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ، كلاهما عن بسر بن سعيد، به.وسيورده المؤلف برقم "2215" من طريق ابن عجلان، عن بكير، به، فانظره.

''جب تم عشاء کی نماز کے لئے (اپنے گھر سے) نکلو تو اس وقت تم نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں اور اس کے دونوں طرق کے متن ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ عَنْ شُهُودِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي الْمَسَاجِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی اپنی بیوی کو عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے سے منع کرے

2213 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ، قَالَ: فَسَبَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَسْوَاَ مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ قَطُّ، وَقَالَ: سَمِعْتَنِيْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا قُلْتَ: وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ؟! (2: 5)

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں انہوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اس کو منع نہ کرے۔

اس پر بلال بن عبداللہ بن عمر نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان خواتین کو ضرور منع کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے برا کہا میں نے انہیں کبھی بھی کسی کو اس سے زیادہ برا کہتے ہوئے نہیں سنا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے سنا ہے' میں نے یہ کہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اس کو منع نہ کرے اور تم پھر بھی یہ کہہ رہے ہو' اللہ کی قسم! ہم تو انہیں ضرور منع کریں گے۔

ذِكْرُ وَصْفِ خُرُوجِ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اُبِيحَ لَهَا شُهُودُ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

2212– ابن نمير –وقد تحرف في "الإحسان" إلى نمر: هو الوليد بن نمير بن أوس الأشعري الشامي، لا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم في "التاريخ الكبير" 8/156، و"الجرح والتعديل" 9/19، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/555، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم –وهو الملقب بدحيم– فإنه من رجال البخاري وحده. وقوله: "فسبه عبد الله بن عمر أسوأ ما سمعته سبه ..": قال الحافظ في "الفتح" 2/348: وفسر عبد الله بن هبيرة في رواية الطبراني السبب المذكور باللعن ثلاث مرات، وفي رواية زائدة عن الأعمش، فانتهره، وقال: أف لك، وله عن ابن نمير، عن الأعمش: فعل الله بك وفعل، ومثله للترمذي من رواية عيسى بن يونس، ولمسلم من رواية أبي معاوية: فزبره، ولأبي داوُد من رواية جرير: فسبه وغضب عليه. قال الحافظ: وأخذ من إنكار عبد الله على ولده تأديب المعترض على السنن برأيه، وعلى العالم بهواه، وتأديب الرجل ولده وإن كان كبيرا إذا تكلم بما لا ينبغي له. وقد تقدم برقم "2210".

اس عورت کے (گھر سے) نکلنے کی حالت کا تذکرہ جس کے لئے عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کو مباح قرار دیا گیا ہے

2214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ . (2: 5)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو البتہ وہ خواتین خوشبو لگائے بغیر (اپنے گھروں سے) نکلیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْمَرْاَةِ الطِّيبَ اِذَا اَرَادَتْ شُهُودَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي الْجَمَاعَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جب عورت عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے نکلے تو وہ خوشبو لگائے

2215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا . (2: 5)

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

2214- وأخرجه ابن خزيمة "1679" عن ابندار، وأحمد 2/438 و475، كلاهما عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/127، وعبد الرزاق "5121"، والحميدى "978"، والبغوى "760" من طريق سفيان، وابن أبى شيبة 2/383 من طريق عبدة بن سليمان، وأحمد 2/528 من طريق محمد بن عبيد، وأبو داؤد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، وأبو داؤد "565" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد، من طريق حماد، والدارمي 1/293 من طريق يزيد بن هارون، وابن خزيمة "1679" أيضا من طريق ابن إدريس، وابن الجارود "332" من طريق عيسى بن يونس، والبيهقي 3/134 من طريق معاذ العنبرى، كلهم عن محمد بن عمرو، به. وفي الباب عن زيد بن خالد تقدم برقم. "2211"

2215- إسناده حسن. ابن عجلان -واسمه محمد-: صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن حكيم، وهو ثقة حافظ. وقد تصحف "بسر" في "الإحسان" إلى "بشر." وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم. "1680" وأخرجه مسلم "443" "142" في الصلاة: باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة، والبيهقي 3/133، والطبراني 24/ "720" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، وأبو عوانة 2/59 عن يزيد بن سنان، وأحمد 6/363، ثلاثتهم عن يحيى القطان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 24/ "718" و "719"، والبيهقي 3/133 من طرق عن محمد بن عجلان، به. وأورده المؤلف برقم "2212" من طريق محمد بن عبد الله بن عمرو بن هشام، عن بكير، به، فانظره.

ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم خواتین میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں شریک ہو تو اس نے خوشبو نہ لگائی ہو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِمَنْ شَهِدَتِ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فِي الْجَمَاعَةِ اَنْ تَرْفَعَ رَاْسَهَا قَبْلَ اَخْذِ الرِّجَالِ مَقَاعِدَهُمْ اِذَا كَانَ فِيْ ثِيَابِهِمْ قِلَّةٌ

جو عورت عشاء کی باجماعت نماز میں شریک ہوتی ہے اس کیلئے اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ وہ مردوں کے اپنی جگہ پر بیٹھ جانے سے پہلے (سجدے سے) سر اٹھائے جبکہ مردوں کے پاس کپڑے کم ہوں

2216 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ حَتّٰى يَاْخُذَ الرِّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنَ الْاَرْضِ مِنْ ضِيقِ الثِّيَابِ .

قَالَ بِشْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ (2: 7)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کو نماز کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا تھا' وہ اپنے سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد اپنی جگہ پر بیٹھ نہیں جاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے ان مردوں کے کپڑے تنگ ہوتے تھے۔''

بشر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوحازم سے بھی سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْاَةِ كُلَّمَا كَانَتْ اَسْتَرَ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کی جو نماز زیادہ پردے میں ہوگی وہ اس کیلئے زیادہ اجر کا باعث ہوگی

2217 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

2216– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة "1695" عن بشر بن معاذ، والطبراني "5763" من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/53، 54، وأحمد 3/433 و 5/331، والبخاري "362" في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقا، و "814" في الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و "1215" في العمل في الصلاة: باب إذا قيل للمصلي: تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم "441" في الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال، وأبو داوٗد "630" في الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي، والنسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الإزار، وأبو عوانة 2/60، 61، والبيهقي 2/241 من طرق عن سفيان، عن أبي حازم،

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ حُمَيْدٍ، امْرَاَةِ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِی، وَصَلَاتُكِ فِیْ بَيْتِكَ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِیْ حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِیْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِیْ دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِیْ دَارِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِیْ مَسْجِدِی قَالَ: فَاَمَرَتْ فَبُنِیَ لَهَا مَسْجِدٌ فِیْ اَقْصَى شَیْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ وَكَانَتْ تُصَلِّیْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا. (2:1)

عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی سیّدہ ام حمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا پسند ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا پتہ ہے تم میری اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہو تاہم تمہارا گھر (کے اندرونی حصے) میں نماز ادا کرنا تمہارے اپنے حجرے (باہر کے قریب والے کمرے) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارے اپنی بیٹھک میں نماز ادا کرنا تمہارا اپنی بیٹھک میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: اس خاتون کی ہدایت کے تحت اس کے لئے گھر کے سب سے دور دراز کے اور تاریک ترین کونے میں نماز کے لئے جگہ مخصوص کی گئی اور وہ خاتون زندگی بھر اسی جگہ پر نماز ادا کرتی رہی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِی جَمَاعَةً

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کی جائے

2218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَيْنَ السَّوَارِی، فَقَالَ: كُنَّا نَتَّقِی هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2: 96)

2217– حديث قوى. عبد الله بن سويد الأنصارى ترجمة البخارى 5/109، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، ذكره المؤلف في "الثقات" 5/95، وقد توبع، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 6/371 عن هارون بن معروف، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1689" عن عيسى بن إبراهيم، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 2/33، 34: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن سويد الأنصارى، وثقه ابن حبان. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/384–385، والطبراني 25/ "356"، والبيهقي 3/132–133 من طريقين عن عبد الحميد بن المنذر بن حميد الساعدى، عن أبيه، عن جدته أم حميد.

عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم اس چیز سے بچا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِهٰذَا الزَّجْرِ الْمُطْلَقِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس مطلق ممانعت کی صراحت کرتی ہے

2219 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ هَارُوْنَ اَبِى مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِى وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا . (2: 96)

معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔

''ہمیں ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا جاتا تھا ہمیں ان سے پرے کیا جاتا تھا''۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الْمُضَادَّ لَهُ فِي الظَّاهِرِ

نبی اکرم ﷺ کا اس فعل پر عمل کرنا جو بظاہر اس روایت کے متضاد ہے

2220 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ بِلَالًا: اَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ ، قَالَ: وَنَسِيتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلَّى. (1: 96)

2218– إسناده صحيح. بندار: هو محمد بن بشار، ويحيى بن هانء: هو ابن عروة المرادي، وعبد الحميد بن محمود: هو المعولي. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" "1568" عن ابندار، عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "673" في الصلاة: باب الصفوف بين السواري، عن ابندار، عن ابن مهدي، عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 3: 131 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، وابن أبي شيبة 2/369، والترمذي "229" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية الصف بين السواري، من طريق وكيع، والنسائي 2/94 في الإمامة: باب الصف بين السواري، من طريق أبي نعيم، والبيهقي 3/104 من طريق قبيصة بن عقبة، وعبد الرزاق "2489"، كلهم عن سفيان، به. وصححه الحاكم 1/210 و218 من طريق أبي حذيفة، عن سفيان، به، ووافقه الذهبي.

2219– إسناده حسن. هارون أبو مسلم: هو ابن مسلم، وأبو مسلم كنيته، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقاته" 7/581، وباقي رجاله ثقات. أبو قتيبة: هو سلم بن قتيبة الشعيري الخراساني الفريابي وقد تحرف في الطبراني "39" إلى مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1567". وأخرجه ابن ماجة "1002" في الإقامة: باب الصلاة بين السواري في الصف، عن زيد بن أخزم، والطبراني 19/ "39"، والحكام 1/218، من طريق عقبة بن مكرم، كلاهما عن أبي قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1073"، ومن طريقه ابن ماجة "1002" أيضا، والبيهقي 3/104، والدولابي 2/113، عن هارون أبي مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 19/ "39" و "40" من طريق يحيى بن حماد، عن هارون أبي مسلم، به. وقد تحرف فيه "هارون بن مسلم" إلى: "هارون بن إبراهيم"، ووافقه الذهبي.

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : هٰذَا الْفِعْلُ يُنْهٰى عَنْهُ بَيْنَ السَّوَارِي جَمَاعَةً، وَاَمَّا اسْتِعْمَالُ الْمَرْءِ مِثْلَهُ مُنْفَرِدًا فَجَائِزٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے تو آپ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: سامنے والے دوستونوں کے درمیان۔

راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا' میں ان سے یہ سوال کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وہ فعل یہ ہے کہ ستونوں کے درمیان باجماعت نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں تک آدمی کے انفرادی طور پر ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کا تعلق ہے۔ تو یہ جائز ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِمَامَةِ الَّتِي تَكُوْنُ لِلْمَأْمُومِ وَالْإِمَامِ مَعًا

امامت کی اس صفت کا تذکرہ جس میں مقتدی اور امام ساتھ ہوتے ہیں

2221 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

2220– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، وهو الرمادي، وهو مع كونه حافظا له أوهام، لكنه توبع . وأخرجه الحميدي "692"، ومسلم "1329" "390" في الحج: باب استحباب دخول الكعبة للحج وغيره، من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1329" "389" من طريق عن حماد بن زيد، عن أيوب السختياني، به.وأخرجه مالك 1/354 في الحج: باب الصلاة في البيت وقصر الصلاة وتعجيل الخطبة بعرفة، ومن طريقه الشافعي في "المسند" 1/65، والبخاري "505" في الصلاة: باب الصلاة بين السواري في غير جماعة، ومسلم "1329" "388"، وأبو داوُد "2023" و "2024" في المناسك: باب الصلاة في الكعبة، والنسائي 2/63 في القبلة: باب مقدار ذلك "يعني الدنو من السترة "، والبيهقي 2/326 و327 عن نافع، به .وأخرجه الطيالسي "1849"، وأحمد 2/33 و55، والبخاري "504"، ومسلم "1329" "391" و "392"، وأبو داوُد "2025"، والبيهقي 2/327، من طرق عن نافع، به .وأخرجه مسلم "1329" "393" و "394"، والنسائي 2/33، 34 في المساجد: باب الصلاة في الكعبة، والبيهقي 2/328 من طريق الزهري عن سالم، عن ابن عمر.

2221– إسناده حسن على شرط مسلم. يحيى بن أيوب: هو أبو العباس الغافقي فيه كلام ينزل به رتبة الصحيح، وكذا شيخه عبد الرحمٰن بن حرملة . أبو علي الهمداني: هو ثمامة بن شفي، وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1513".وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 3/54 من طريق يونس بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داوُد "580" في الصلاة: باب في جماع الإمامة وفضلها، عن سليمان بن داوُد المهري، والحاكم 1/210 من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، به . وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي.وأخرجه الطبراني 17/ "910"، والبيهقي 3/127 من طريق سعيد بن أبي مريم، عن يحيى بن أيوب، به.وأخرجه أحمد 4/145 و201، وابن ماجة "983" في الإقامة: باب ما يجب على الإمام، والطبراني 17/ "909" و "910" من طرق عن عبد الرحمٰن بن حرملة الأسلمي، به .وأخرجه الطبراني 17/ "907" و "908" من طريق عبد الله بن عامر الأسلمي، عن أبي علي الهمداني، به.وأخرجه الطيالسي "1004" من طريق الفرج بن فضالة، عن رجل عن أبي علي الهمداني، به .

(متن حدیث):مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَاَصَابَ الْوَقْتَ وَاَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ . (3: 16)

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرے اور وقت پر نماز ادا کرے اور مکمل نماز ادا کرے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور لوگوں کو بھی ثواب ملے گا اگر اس میں سے وہ کوئی کمی کرے تو اس شخص پر اس کا وبال ہوگا۔ لوگوں پر اس کا وبال نہیں ہوگا''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَامِ الْمَأْمُومِينَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى يَرَوْا اِمَامَهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی نماز کیلئے کھڑے ہوں جب تک وہ اپنے امام کو دیکھ نہیں لیتے

2222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ . (2: 9)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصِي لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

2223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

2222- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فإنه من رجال البخاري . يحيى: هو ابن سعيد القطان .وأخرجه مسلم "604" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، عن محمد بن حاتم، وعبيد الله بن سعيد، وابن خزيمة في "صحيحه" "1526" من طريق بندار، وأحمد بن سنان الواسطي، أربعتهم عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/304، ومسلم "604"، والدولابي في "الكنى" 1/49، وأبو نعيم في "الحلية" 8/ 391، من طرق عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد .وأخرجه الدولابي 1/49، وابن خزيمة "1526" من طريق حجاج الصواف، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، وعبد الله بن أبي قتادة، به.وتقدم برقم "1755" .

2223- إسناده صحيح .محمد بن مشكان: ترجمه المؤلف في "ثقاته" 9/127، فقال: محمد بن مشكان السرخسي يروى عن يزيد بن هارون وعبد الرزاق، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمٰن الدغولي وغيره، مات سنة تسع وخمسين وثلاثمائة مئة، وكان ابن حنبل -رحمه الله- يكاتبه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "1932"، ومن طريقه أخرجه مسلم "604" في المساجد، والبيهقي في "السنن" 2/20، .21وأخرجه الحميدي "427"، وابن أبي شيبة 1/405، وأبو داوٗد "540" في الصلاة: باب في الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، والترمذي "592" في الصلاة: باب كراهية أن ينتظر الناس الإمام وهم قيام عند افتتاح الصلاة، والنسائي 2/31 في الصلاة: باب إقامة المؤذن عند خروج الإمام، والبغوي في "شرح السنة" "440" من طرق عن معمر، بهذا الإسناد.وتقدم قبله من طريق حجاج الصواف، وبرقم "1755" .

مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ اِلَيْكُمْ . (2: 9)

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے کہ میں تمہاری طرف آ گیا ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا لَمْ يَنْتَظِرْهُ الْمُؤَذِّنُ وَالْقَوْمُ عِنْدَ اِتْيَانِهِ الصَّلَاةَ اَنْ لَّا يَجِدَ فِىْ نَفْسِهِ عَلَيْهِمْ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب مؤذن اور دیگر لوگ اس کے نماز کیلئے آنے کا انتظار نہیں کرتے تو اس حوالے سے ان کے خلاف ناگواری محسوس نہ کرے اگرچہ وہ ان سب لوگوں سے افضل ہو

2224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ، عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَائَنِىْ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ جُبَّتِهِ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ فَاَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ فِى الصَّلَاةِ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ حِيْنَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ لِاَنَّهُمْ سَبَقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ:

2224- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو داؤد "149" في الطهارة: باب المسح على الخفين، عن أحمد بن صالح، عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/144، وعبد الرزاق "748"، ومن طريقه أحمد 4/251، وأبو عوانة 2/215، والطبراني 20/ "880"، والبيهقي 1/274 و 2/295-296 عن ابن جريج، وأحمد 4/249، وأبو عوانة 2/215، من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهري، به.وأورد المؤلف طرفا من الحديث في باب المسح على الخفين برقم "1326"، وتقدم استقصاء تخريجه هناك، فانظره

اَحْسَنْتُمْ اَوْ قَدْ اَصَبْتُمْ. (5:4)

ﷺ عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر فجر سے پہلے راستے سے ہٹ گئے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی ہٹ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ نے اپنی کلائی کو باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن جبے کی آستین تنگ تھی' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اندر داخل کئے اور جبے کے نیچے سے باہر نکالے پھر آپ نے انہیں کہنیوں تک دھویا۔ آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر وضو کیا (یعنی مسح کیا) پھر آپ سوار ہوئے کچھ ہی دور چلنے کے بعد ہم لوگوں تک پہنچ گئے جو نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اس وقت جب نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ ہم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ایسی حالت میں پایا' وہ ان لوگوں کو فجر کی نماز کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فجر کی نماز کی دوسری رکعت ادا کی جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم ﷺ اپنی نماز مکمل کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مسلمان اس پر گھبرا گئے انہوں نے بکثرت سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے آگے نکلنے کی کوشش کی تھی جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَوْمِ اِذَا احْتَبَسَ عَنْهُمْ اِمَامُهُمْ اَنْ يُقَدِّمُوْا رَجُلًا يُصَلِّيْ بِهِمْ

لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب ان کا امام نہ آسکے تو وہ اپنے میں سے کسی شخص کو آگے کریں تاکہ وہ ان کو نماز پڑھا دے

2225 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، وَعُرْوَةَ، ابْنَيِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِمَا الْمُغِيْرَةِ، قَالَ:

(متن حدیث): تَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ جُبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صُوْفٌ رُوْمِيَّةٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فُرُوْجٍ كَانَ فِيْ خَصْرِهَا فَغَسَلَهُمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَنَا مَعَهُ فَوَجَدَ

2225– حديث صحيح، رجاله ثقات إلا أن جعفر بن برقان –وإن كان ثقة– يضطرب في روايته عن الزهري، ويختلف فيه، وسيذكر المؤلف بإثر الحديث أنه قصر في سند هذا الخبر، فلم يذكر عباد بن زياد مع أن الزهري رواه عنه، عن حمزة وعروة. وانظر ما قبله و "1326".

النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ فَاَدْرَكْنَاهُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَةً فَصَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّانِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: قَدْ اَصَبْتُمْ وَاَحْسَنْتُمْ اِذَا احْتَبَسَ اِمَامُكُمْ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدِّمُوْا رَجُلًا يَؤُمُّكُمْ. (1: 78)

قَصَّرَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ فِيْ سَنَدِ هٰذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبَّادَ بْنَ زِيَادٍ فِيْهِ؛ لِاَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَسَمِعَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَهُ: اَبُوْ حَاتِمٍ

❀❀ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ تشریف لائے' تو میں نے برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ اپنی کلائیاں باہر نکالنے لگے' تو جبے کی آستین تنگ تھی۔ وہ اون کا بنا ہوا رومی جبہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس جگہ سے باہر نکالا جو کھلی تھی اور آپ کے پہلو کے پاس تھی۔ آپ نے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے آپ نے اپنے سر کا مسح کیا' اور دونوں موزوں پر مسح کیا' پھر آپ تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کی حالت میں پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صف میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا' وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دوسری رکعت ادا کی جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز مکمل کی تو لوگ اس بات سے گھبرا گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ تم نے اچھا کیا ہے' جب تمہارا امام نہ آ سکے اور نماز کا وقت ہو جائے' تو تم کسی شخص کو آگے کر دو جو تمہیں نماز پڑھائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جعفر بن برقان نے اس روایت کی سند کو مختصر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں عباس بن زیاد کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زہری نے یہ روایت عباس بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عروہ بن مغیرہ کے حوالے سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت حمزہ بن مغیرہ کے حوالے سے ان کے والد سے بھی سنی ہے۔ یہ بہت امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَأْمُوْمِ وَهُوَ قَائِمٌ انْتِظَارُ سُجُوْدِ اِمَامِهٖ ثُمَّ يَتْبَعُهُ بِالسُّجُوْدِ بَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ مقتدی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ قیام کی حالت میں ہو' تو امام کے سجدے میں جانے کا انتظار کرے اور پھر اس کے بعد اس کی پیروی کرتے ہوئے سجدے میں جائے

2226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: اَخْبَرَنِيْ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ،

يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ، ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ .(4: 50)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اور انہوں نے غلط بیانی نہیں کی وہ کہتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے (تو رکوع) سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے رہتے تھے' یہاں تک کہ جب وہ آپ کو دیکھتے' آپ سجدے میں چلے گئے ہیں' تو پھر وہ لوگ سجدے میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اور اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2227 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، وَكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ ، وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ، ثُمَّ نَسْجُدُ .(4: 50)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب نماز ادا کرتے تھے' تو (رکوع سے سر اٹھانے) کے بعد اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک آپ کو سجدے میں گیا ہوا نہیں دیکھ لیتے تھے' پھر ہم سجدے میں جاتے تھے۔

2226- إسناده صحيح على شرطهما . أبو إسحاق هو السبيعي، وشعبة سمع منه قديما، وقد تحرف "ابن يزيد" في "الإحسان" إلى: "ابن مرثد." وعبد الله بن يزيد هذا: هو ابن يزيد بن حصين الأنصاري الخطمي، صحابي صغير، ولي الكوفة لابن الزبير، روى له الستة. وأخرجه أبو داؤد "620" في الصلاة: باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام، عن حفص بن عمر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "718"، وأحمد 4/284 عن محمد بن جعفر، و 4/285 عن عفان، و 4/285، 286، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، من طريق ابن علية، والبخاري "747" في الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، عن حجاج، كلهم عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وسيورده المؤلف بعده من طريق حماد بن سلمة، عن شعبة، به. وأخرجه البخاري "690" في الأذان: باب متى يسجد من خلف الإمام، ومسلم "474" "198" في الصلاة: باب متابعة الإمام والعمل بعده، والترمذي "281" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية أن يبادر الإمام بالركوع والسجود، من طريق سفيان، والبخاري "811" في الأذان: باب السجود على سبعة أعظم، ومن طريقه البغوي "847" من طريق إسرائيل، ومسلم "474" "197"، والبيهقي 2/92 من طريق أبي خيثمة، وزهير، أربعتهم عن أبي إسحاق، به. وأخرجه بنحوه مسلم "474" "199"، وأبو داؤد "622"، والبيهقي 2/92، من طريق أبي إسحاق الشيباني، عن محارب بن دثار، عن عبد الله بن زيد، عن البراء .

2227- إسناده صحيح، وتقدم قبله "2226" من طريق أبي الوليد الطيالسي، ومحمد بن كثير العبدي، وحفص بن عمر الحوضي، قالوا: حدثنا شعبة، بهٰذا الإسناد. فانظره.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِصَلَاةِ اِمَامِهٖ وَاِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِيْ بَعْضِ حَقَائِقِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے امام کی نماز کی پیروی کرے اگرچہ وہ امام نماز کے بعض حقائق میں کوتاہی کرنے والا ہو

2228 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيْقِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَيَاْتِيْ اَقْوَامٌ اَوْ يَكُوْنُ اَقْوَامٌ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ، فَاِنْ اَتَمُّوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَاِنْ نَقَصُوْا فَعَلَيْهِمْ وَلَكُمْ. (3: 66)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيْقِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) ایسے لوگ ہوں گے' جو نماز ادا کریں گے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کریں گے تو تمہیں بھی ثواب ملے گا انہیں بھی ملے گا اور اگر وہ اس میں کمی کریں گے تو اس کا وبال ان پر ہو گا اور تمہیں ثواب مل جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوایوب افریقی نامی راوی کا نام عبداللہ بن علی ہے اور یہ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُبَادِرَ الْمَاْمُوْمُ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مقتدی شخص امام سے پہلے رکوع اور سجود میں چلا جائے

2229 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ

2228– إسناده حسن. ابو ايوب: هو عبد الله بن على الأزرق، مختلف، وقال الحافظ: صدوق يخطء، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر بن أبان، فإنه من رجال مسلم وحده. وأخرجه أحمد 2/355 و536، 537، والبخارى "693" فى الأذان: باب إذا لم يتم الإمام وأتم من خلفه، والبيهقى 3/127، والبغوى فى "شرح السنة" "839" من طريق حسن بن موسى الأشيب، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُبَادِرُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا سَجَدْتُ وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ. (2: 43)

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میں تم سے پہلے جتنی دیر کے لئے رکوع میں جاؤں گا تم مجھے اس وقت اس حالت میں پالو گے جب میں سجدے میں جاؤں گا اور تم سے پہلے سجدے میں جتنی دیر پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے' میرا وزن زیادہ ہو چکا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ مقتدی شخص رکوع اور سجود میں پہلے چلا جائے

2230 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، فَإِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ وَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ حِيْنَ أَرْكَعُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ حِيْنَ أَرْفَعُ وَمَا سَبَقْتُكُمْ بِهِ حِيْنَ أَسْجُدُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ حِيْنَ أَرْفَعُ. (2: 3)

❁❁ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میرا وزن زیادہ ہو گیا ہے۔ رکوع میں جاتے ہوئے میں تم سے پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں گا اور تم سے پہلے' جب میں سجدے میں جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے۔ جب میں (سجدے سے سر کو) اٹھاؤں گا''۔

2229- إسناده حسن. ابن محيريز: اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 4/92، وأبو داؤد "619" في الصلاة: باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الإمام، وابن ماجة "963" في الإقامة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن الجارود "324"، والبغوي "848" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "1594"وأخرجه الحميدي "603"، وأحمد 4/94، وابن ماجة "963" أيضا من طريق سفيان، والطبراني 19/ "862" من طريق سليمان بن بلال ووهيب وبكر بن مضر، أربعتهم عن ابن عجلان، به. وسيورده المؤلف بعده "2230" من طريق ليث بن سعد، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الطبراني 19/ "863" من طريق أسامة بن زيد، عن محمد بن يحيى بن حبان، به.

2230- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم في المتابعات، وهو صدوق. وأخرجه الدارمي 1/301، 302 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/92 من طريق عاصم بن علي، عن الليث، به. وتقدم قبله من طريق يحيى القطان، عن ابن عجلان، به.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے غلط ثابت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن محیریز نامی راوی منفرد ہے

2231 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ اَوْ بَدُنْتُ فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلٰكِنِّي اَسْبِقُكُمْ، اِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ مَا فَاتَكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے لوگو! میرا وزن زیادہ ہوگیا ہے تو تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں نہ جاؤ بلکہ میں تم سے پہلے جاؤں گا تم لوگ وہاں تک پہنچ جاؤ گے جو پہلے گزر جائے گا۔"

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَكْبِيرِ الْمَاْمُوْمِيْنَ عِنْدَ فَرَاغِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مقتدیوں کے تکبیر کہنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2232 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ:

2231– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . عبد الله بن سعد: ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وقال ابو حاتم الرازي: يكتب حديثه، ووثقه الخطيب، وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري، والذي ذكره الكلاباذي وغيره: عبيد الله بن سعد، وهو أخو عبد الله، وقال ابن عساكر: في نسختي بالجامع في موضع عبد الله، وفي موضع عبيد الله، فيحتمل أن يكون روى عنهما جميعا. عم عبد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عم عبد الله بن سعد، بهذا الإسناد.

2232– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . عبد الله بن سعد: ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وقال ابو حاتم الرازي: يكتب حديثه، ووثقه الخطيب، وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري، والذي ذكره الكلاباذي وغيره: عبيد الله بن سعد، وهو أخو عبد الله، وقال ابن عساكر: في نسختي بالجامع في موضع عبد الله، وفي موضع عبيد الله، فيحتمل أن يكون روى عنهما جميعا. عم عبد الله بن سعد: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، عم عبد الله بن سعد، بهذا الإسناد. 2 إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو معبد: هو نافذ مولى ابن عباس . وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/94، والحميدي "480"، وأحمد 1/222، والبخاري "842" في الأذان: باب الذكر بعد الصلاة، ومسلم "583" "120" و "121" في المساجد: باب الذكر بعد الصلاة، وأبو داؤد "1002" في الصلاة: باب التكبير بعد الصلاة، والنسائي 3/67 في السهو: باب التكبير بعد تسليم الإمام، وأبو عوانة 2/243، والطبراني في "الكبير" "12200"، والبيهقي في "السنن" 2/184، والبغوي في "شرح السنة" "712"

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے تکبیر (کی آواز) کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کا پتہ چل جاتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَخَلْفَهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَنْ يَّلْبَثَ فِيْ مَقَامِهِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے اور اس کے پیچھے مرد اور خواتین موجود ہوں' تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے تاکہ خواتین اپنے گھروں کو چلی جائیں

2233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ. (5: 94)

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین سلام پھیرنے کے ساتھ ہی اٹھ جاتی تھیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مرد حضرات' جب تک اللہ کو منظور ہوتا تھا' بیٹھے رہتے تھے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے' تو مرد حضرات بھی اٹھتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الرِّجَالِ اِذَا سَلَّمَ اِمَامُهُمُ التَّرَبُّصُ لِانْصِرَافِ النِّسَاءِ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ لِحَوَائِجِهِمْ

2233- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه النسائي 3/67 في السهو: باب جلسة الإمام بين التسليم والانصراف، عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "3227"، ومن طريقه أحمد 6/310، وأبو داؤد "1040" في الصلاة: باب انصراف النساء قبل الرجال من الصلاة، والبيهقي في "السنن" 2/183 عن معمر، والشافعي في "المسند" 1/92، 93، والطيالسي "1604"، والبخاري "837" في الأذان: باب التسليم، و "849": باب مكث الإمام في مصلاه بعد التسليم، و "870": باب صلاة النساء خلف للرجال، وابن ماجة "932" في الإقامة: باب الانصراف من الصلاة، وابن خزيمة في "صحيحه" "1719"، والبيهقي 2/182، 183، من طريق إبراهيم بن سعد، والبخاري "850" باب مكث الإمام في مصلاه بعد التسليم، من طريق جعفر بن ربيعة، ثلاثتهم عن الزهري، به. وسيورده بعده من طريق عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، به، فانظره.

اس بات کا تذکرہ کہ مردوں پر یہ بات لازم ہے کہ جب ان کا امام سلام پھیر لے تو وہ خواتین کے جانے تک ٹھہرے رہیں پھر اپنے کام کاج کیلئے اٹھیں

2234 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنَّ النِّسَاءُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى خَلْفَهُ مِنَ الرِّجَالِ، فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ . (5:4)

سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین اس وقت اٹھ جاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے والے مرد حضرات بیٹھے رہتے تھے، پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے، تو مرد حضرات بھی اٹھ جاتے تھے۔

2234– إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 6/316، والبخاري "866" في الأذان: باب انتظار الناس قيام الإمام العالم، وابن خزيمة في "صحيحه" "1718"، والبيهقي 2/192 من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد.

بَابُ الْحَدَثِ فِي الصَّلَاةِ

نماز کے دوران حدث لاحق ہونا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا أَحْدَثَ أَنْ يَتْرُكَ تَوْلِيَةَ الْإِمَامَةِ لِغَيْرِهِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ الطَّهَارَةَ لِحَدَثِهِ

امام کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ (نماز کے دوران) بے وضو ہو جائے تو وہ وضو کیلئے جاتے وقت کسی دوسرے کو امامت کا نگران مقرر نہ کرے

2235 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمًا، ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاغْتَسَلَ، فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُ أَبِي بَكْرَةَ: فَصَلَّى بِهِمْ، أَرَادَ بَدَأَ بِتَكْبِيرٍ مُحْدَثٍ، لَا أَنَّهُ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى صَلَاتِهِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَذْهَبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ وَيَبْقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ قِيَامًا عَلَى حَالَتِهِمْ مِنْ غَيْرِ إِمَامٍ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنِ احْتَجَّ بِهَذَا الْخَبَرِ فِي إِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ، لَزِمَهُ أَنْ لَا يُفْسِدَ وُقُوفَ الْمَأْمُومِ بِلَا إِمَامٍ مِقْدَارَ مَا ذَهَبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلَ إِلَى أَنْ رَجَعَ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ تَكُونُ مِنْهُمْ، وَلَمَّا صَحَّ نَفْيُهُمْ جَوَازَ مَا وَصَفْنَا صَحَّ أَنَّ الْبِنَاءَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ، وَيَلْزَمُهُمْ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى أَنْ يُوجِبُوا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، لِأَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُجِيزُوا وُقُوفَ الْمَأْمُومِينَ فِي

2235- حديث صحيح بطرقه وشواهده، رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة الحسن وهو البصري، وأخرج البخاري في "صحيحه" عدة أحاديث من رواية الحسن عن أبي بكرة . أبو خليفة شيخ المؤلف: هو الفضل بن الحباب، وأبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" /1 لوحة 264 من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد. وقال: هذا إسناد صحيح. وأخرجه الشافعي في "الأم" 1/167 في إمامة الجنب، وأحمد 5/ 41و 45، وأبو داؤد "233" و "234" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، والطحاوي في "مشكل الآثار" /1 257- 258، والبيهقي في "السنن" 2/397و 3/94، وفي "المعرفة" /1لوحة 264 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1629" إلى: سعيد، والتصويب من "التقاسيم" /4 لوحة 245.

صَلَاتِهِمْ بِلَا قِرَائَةٍ وَّلَا اِمَامٍ مُدَّةَ مَا وَصَفْنَا، اَوْ لِيُسَوِّغُوا لِلْمَأْمُومِيْنَ الَّذِيْنَ وَصَفْنَا نَعْتَهُمُ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ قُدَّامَهُمْ اِمَامٌ قَائِمٌ - (5: 8)

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز میں تکبیر کہی پھر آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ ٹھہرے رہیں) پھر آپ تشریف لے گئے۔ آپ نے غسل کیا۔ آپ تشریف لائے تو آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے سرے سے تکبیر کہہ کر ایسا کیا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس تشریف لا کر پہلے والی نماز پر بناء قائم کی کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا کر غسل کریں۔ اور لوگ سارے کے سارے اپنی حالت میں کسی امام کے بغیر قیام کی حالت میں کھڑے رہیں یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ جائیں۔ جس شخص نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز پر بناء قائم کرنا مباح ہے۔ اس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ امام کے بغیر مقتدی کے کھڑے ہونے کو فاسد قرار نہ دے۔ جس کی مقدار اتنی ہو۔ جتنی دیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے آپ نے غسل کیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ واپس تشریف لے آئے تھے اور اس دوران مقتدیوں نے قرأت بھی نہ کی ہو۔ تو جب اس کا ہماری ذکر کردہ چیز کے جائز ہونے کی نفی کرنا درست ہوگا تو یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ نماز کے دوران بناء قائم کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ان لوگوں پر نئے سرے سے یہ بات لازم ہوگی کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کو لازم قرار دیں۔ کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی ایک معاملہ ضروری ہوگا۔ یا تو وہ مقتدیوں کے نماز کے دوران کسی قرأت اور امام کے بغیر کھڑے رہنے کو جائز قرار دیں گے۔ جس کی مدت اتنی ہو۔ جتنی ہم نے ذکر کی ہے۔ یا پھر ایسا ہے کہ ان مقتدیوں کو وہ اس طرف لے کر جائیں گے۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ انہیں امام کے پیچھے قرأت کرنی پڑے گی۔ اگرچہ ان کے آگے امام کھڑا نہ ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ بَكْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ اس روایت کی متضاد ہے جو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2236 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، وَانْتَظَرْنَا اَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ، وَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمْ، وَدَخَلَ بَيْتَهُ، وَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْئَتِنَا حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا يَنْطِفُ رَاْسُهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: ھٰذَانِ فِعْلَانِ فِیْ مَوْضِعَیْنِ مُتَبَایِنَیْنِ، خَرَجَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً فَکَبَّرَ، ثُمَّ ذَکَرَ اَنَّہٗ جُنُبٌ فَانْصَرَفَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَاْنَفَ بِھِمُ الصَّلَاۃَ، وَجَاءَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا وَقَفَ لِیُکَبِّرَ ذَکَرَ اَنَّہٗ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ یُکَبِّرَ فَذَھَبَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَقَامَ بِھِمُ الصَّلَاۃَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ الْخَبَرَیْنِ تَضَادٌّ وَّلَا تَھَاتُرٌ. (5: 8)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ صفیں درست ہو چکی تھیں' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے اور ہم آپ کے تکبیر کہنے کے منتظر تھے' تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہے' پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے غسل کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں فعل دو مختلف مواقع پر سرانجام پائے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے تکبیر کہہ دی تھی۔ پھر آپ کو یہ یاد آیا کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں۔ پھر آپ باہر چلے گئے پھر آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ تشریف لائے۔ اور آپ نے نئے سرے سے ان کو نماز پڑھائی۔ جبکہ دوسری مرتبہ آپ تشریف لائے۔ جب آپ تکبیر کہنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو آپ کو یہ بات یاد آئی کہ آپ جنابت کی حالت میں ہیں یہ آپ کو تکبیر کہنے سے پہلے یاد آیا تھا آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے غسل کیا۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ اور آپ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس صورت میں ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی اختلاف باقی نہیں رہے گا۔

ذِکْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَحْدَثَ فِیْ صَلَاتِہٖ مُتَعَمِّدًا اَوْ سَاھِیًا بِاِعَادَۃِ الْوُضُوْءِ، وَاسْتِقْبَالِ الصَّلَاۃِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ عَلَیْہِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے

خواہ وہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر ہو وہ دوبارہ وضو کرے گا اور قبلہ کی طرف رخ کرے گا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے بنا کرنے کا حکم دیا ہے

2237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَۃَ، حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ، عَنْ عَاصِمٍ

2236- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: اسمه زهير بن حرب، وصالح: هو ابن كيسان . وأخرجه البخاري "639" في الأذان: باب هل يخرج من المسجد لعلة؟ من طريق إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/ 518، والبخاري "275" في الغسل: باب إذا ذكر في المسجد أنه جنب خرج كما هو ولا يتيمم، و "640" في الأذان: باب إذا قال الإمام: مكانكم، حتى رجع انتظروه، وأبو داؤد "235" في الطهارة: باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس، ومسلم "605" في المساجد: باب متى يقوم الناس للصلاة، والنسائي 2/ 81- 82 في الإمامة: باب الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه أنه على غير طهارة، و 2/ 89 باب إقامة الصفوف قبل خروج الإمام، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/258 و 259، والبيهقي 2/398 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1628".

الْاَحْوَلِ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي اَدْبَارِهِنَّ.

(توضیح مصنف): لَمْ يَقُلْ: وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ اِلَّا جَرِيرٌ، قَالَهُ اَبُو حَاتِمٍ: وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّ الْبِنَاءَ عَلَى الصَّلَاةِ لِلْمُحْدِثِ غَيْرُ جَائِزٍ (1: 78)

حضرت علی بن طلق حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کی نماز کے دوران ہوا خارج ہو جائے تو وہ واپس جائے پھر وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے اور تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو"

راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ "پھر وہ اپنی نماز کو دہرائے" صرف جلیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ بے وضو ہونے والے شخص کے لیے نماز پر بناء قائم کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ انْصِرَافِ الْمُحْدِثِ عَنْ صَلَاتِهِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ مَأْمُومًا

(نماز کے دوران) بے وضو ہو جانے والے شخص کے اپنی نماز سے اٹھ کر جانے کے طریقے کا تذکرہ جبکہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو

2238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِنَصِيبِينَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2237- إسناده ضعيف، مسلم بن سلام لم يرو عنه غير عيسى بن حطان، ولم يوثقه غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات. وهو في "ثقات المؤلف " 3/ 262- 263 بإسناده ومتنه، وقال ابن القطان فيما نقله عنه صاحب "نصب الراية " 2/ 62: وهذا حديث لا يصح، فإن مسلم بن سلام الحنفي أبا عبد الملك مجهول الحال. وأخرجه أبو داوُد "205" في الطهارة: باب من يحدث في الصلاة، و"1005" في الصلاة: باب إذا أحدث في صلاته يستقبل، والدارقطني 1/ 153، والبيهقي 2/ 255، والبغوي في "شرح السنة " "752" من طريق جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1164" في الرضاع: باب ما جاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن، وحسنه، من طريق أبي معاوية، والدارمي 1/ 260 من طريق عبد الواحد بن زياد، كلاهما عن عاصم الأحول، به. وأخرجه أحمد 1/ 86، والترمذي "1166" من طريق وكيع، عن عبد الملك بن مسلم بن سلام، عن أبيه، عن علي، به. وعلي هذا: هو ابن طلق كما قال الترمذي بإثره، وأخطأ الإمام أحمد رحمه الله فجعله من مسند علي بن أبي طالب، نبه على ذلك الحافظ ابن كثير في "تفسير " 1/ 385 "طبعة دار الشعب." وأخرجه كذلك عبد الرزاق في "المصنف" "529" عن معمر، عن عاصم بن سليمان، عن مسلم بن سلام، عن عيس بن حطان، عن قيس بن طلق، بهذا الحديث. ولعل هذا من خطأ الناسخ، وأن صوابه "عيسى بن حطان، عن مسلم بن سلام، عن علي بن طلق"، وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" لوحة 73 من مسند قيس بن طلق، والله أعلم.

(متن حدیث): اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَاْخُذْ عَلٰى اَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .(1: 78)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے' تو اسے اپنی ناک کو پکڑ لینا چاہئے اور پلٹ آنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَفَعَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا الْمُقَدَّمِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف مقدمی نامی راوی نے نقل کیا ہے

2239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَاْخُذْ عَلٰى اَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ . (1: 87)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے' تو اسے اپنی ناک پکڑ لینی چاہئے اور پھر واپس جانا چاہئے''۔

2238– إسناده صحيح، عمر بن شبة ثقة صاحب تصانيف، روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وعمر بن علي قد صرح بسماعه عند الدارقطني، فانتفت شبهة تدليسه، وقد توبع عليه عند المؤلف وغيره .وأخرجه ابن ماجه "1222" في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أحدث في الصلاة كيف ينصرف، والدارقطني 1/ 157 من طريق عمر بن شبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "1018"، وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة: إسناده صحيح رجاله ثقات.وأخرجه أبو داوُد "1114" في الصلاة: باب استئذان المحدث الإمام، والدارقطني 1/ 158 من طريق ابن جريج، أخبرني هشام، به، وصححه الحاكم 1/ 184 على شرطهما، ووافقه الذهبي.وأخرجه ابن ماجه بإثر الحديث "1222" من طريق عمر بن قيس –وهو ضعيف– والدارقطني 1/ 158 من طريق محمد بن بشر العبدي، كلاهما عن هشام، به.

2239– إسناده صحيح على شرطهما.وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "222"، والدارقطني 1/ 158، والبيهقي 2/ 254 من طرق عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/ 184و 260 على شرطهما ووافقه الذهبي.

بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَلِّيْ، وَمَا لَا يُكْرَهُ

باب: نمازی کیلئے کیا بات مکروہ ہے اور کیا چیز مکروہ نہیں ہے

2240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ يَزِيدَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَاْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَهَلَّا اَذْكَرْتُمُوْنِيهَا.

حضرت مسور بن یزید اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نماز کے دوران تلاوت کر رہے تھے۔ آپ نے درمیان میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیا جس کی آپ نے تلاوت نہیں کی۔ (نماز کے بعد) ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فلاں فلاں آیت کو چھوڑ دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے مجھے یاد کیوں نہیں کروایا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا لَمْ يَذْكُرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْآيَةَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ آیت یاد نہیں آئی تھی

2241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوفِيُّ - شَيْخٌ لَهُ قَدِيمٌ -، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصَّلَاةِ، فَتَعَايَى فِيْ آيَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَرَكْتَ آيَةً، قَالَ: فَهَلَّا اَذْكَرْتَنِيهَا، قَالَ: ظَنَنْتُ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ، قَالَ: فَاِنَّهَا لَمْ تُنْسَخْ. (1:84)

2240- إسناده ضعيف، يحيى بن كثير الكاهلي ضعفه النسائي، وقال الحافظ في "التقريب": لين الحديث، وباقي رجاله ثقات، ويتقوى بحديث ابن عمر الآتي وبغيره. وأخرجه الطبراني في "الكبير" /20 "34"، والبيهقي /3 211 من طريق الحميدي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابو دواد "907" في الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة، وعبد الله بن أحمد في "زوائد المسند" /4 74 من طريق مروان بن معاوية، به.

حضرت مسور بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے نماز کے دوران قرأت کرتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا (نماز کے بعد) ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے ایک آیت کو چھوڑ دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے یاد کیوں نہیں کروایا۔ اس نے عرض کی: میں نے یہ گمان کیا' شاید یہ منسوخ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِمَعْنٰى مَا اَشَرْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کی صراحت کرتی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

2242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّازُ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لِاَبِي: اَشَهِدْتَ مَعَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَفْتَحَهَا عَلَيَّ؟ (1: 84)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز ادا کر رہے۔ اس دوران آپ کو شبہ لاحق ہوا جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ (نماز میں) شریک تھے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا؟

2243 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا - يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ - فَلَمَّا اَنْ جِئْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَ (مَا) بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضَى الصَّلَاةَ،

2243– إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن أبي النجود. وأخرجه الشافعي في "سننه" 1/ 119 بترتيب السندي، وأحمد 1/ 377، وابن أبي شيبة 2/ 73، والحميدي "94"، وعبد الرزاق "3594"، والنسائي 3/ 19 في السهو: باب الكلام في الصلاة، والطبراني في "الكبير" "10122"، والبيهقي 2/ 356، والبغوي في "شرح السنة" "723"، من طريق سفيان بن عيينة، به. وأخرجه أحمد 1/ 435 و463، والطيالسي "245"، وأبو داؤد "924" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/ 455، والطبراني "10120" و "10121" و "10123"، والبيهقي 2/ 248 من طرق عن عاصم، به. وعلقه البخاري جزمًا عن ابن مسعود في "صحيحه" 13/ 496 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ). وأخرجه أحمد 1/ 376 و409 و415، وابن أبي شيبة 2/ 73– 74، وعبد الرزاق "3591" و "3592" و "3593"، والبخاري "1199" و "1216" و "3875"، ومسلم "538"، وأبو داؤد "923"، والنسائي 3/ 19، والطحاوي 1/ 455، والطبراني "10124" و "10125" و "10126" و "10127" و "10128" و "10129" و "10130" و "10131" و "10545"، وابن خزيمة في "صحيحه" "855" و "858"، والدارقطني 1/ 341، والبيهقي 2/ 248 و 356، والبغوي "724"، من طرق عن ابن مسعود بألفاظ مختلفة.

قُلْتُ لَهُ: اِنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ (مِنْ اَمْرِهِ) مَا شَاءَ، وَقَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ قَضَاءً اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ (نماز کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے' تو آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی نماز کے دوران ایسا ہوتا تھا' پھر جب ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے نماز پڑھنے کے دوران) سلام کیا' تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: پہلے' تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا فیصلہ دے سکتا ہے اور اس نے اس بارے میں نیا فیصلہ یہ دیا ہے' تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔"

2244 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، اَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّكَ كُنْتَ تَرُدُّ عَلَيْنَا)، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَقَدْ اَحْدَثَ اَنْ لَّا نَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے۔ اس وقت جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے' تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے یہ ہمارے حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آنے سے پہلے کی بات ہے۔ جب ہم نجاشی کی طرف سے واپس آئے' تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ مجھے طرح طرح کے اندیشے آنے لگے۔ میں آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا جب آپ نے نماز مکمل کی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ کو سلام کیا تھا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) پہلے آپ سلام کا جواب دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا فیصلہ دے سکتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے' ہم نماز کے دوران کلام نہیں کریں گے۔"

2244– رجاله ثقات. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13216"، والبيهقي 3/ 212، من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد "907" في الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة، ومن طريقه البغوي "665" عن يزيد بن محمد الدمشقي، عن هشام بن إسماعيل الحنفي الفقيه، عن محمد بن شعيب، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ لَا بِمَكَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا مدینہ منورہ میں ہوا تھا مکہ میں نہیں ہوا تھا

2245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ فِي حَاجَتِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) ، فَاُمِرْنَا حِينَئِذٍ بِالسُّكُوتِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: كُنَّا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ، قَدْ تُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، لِاَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِمَكَّةَ عِنْدَ رُجُوعِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاَصْحَابِهِ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَلِخَبَرِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ مَعْنَيَانِ اَحَدُهُمَا: اَنَّهُ الْمُحْتَمِلُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ حَكٰى اِسْلَامَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَيْثُ كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يُعَلِّمُهُمُ الْقُرْاٰنَ وَاَحْكَامَ الدِّينِ، وَحِينَئِذٍ كَانَ الْكَلَامُ مُبَاحًا فِي الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ سَوَاءٌ، فَكَانَ بِالْمَدِينَةِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ يُكَلِّمُ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِيهَا، فَحَكٰى زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلَاتَهُمْ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ، لَا اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: اَنَّهُ اَرَادَ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْاَنْصَارَ وَغَيْرَهُمُ الَّذِينَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا يَقُولُ الْقَائِلُ فِي لُغَتِهِ، فَقُلْنَا: كَذَا يُرِيدُ بِهِ بَعْضَ الْقَوْمِ الَّذِينَ فَعَلُوا لَا الْكُلَّ. (5: 19)

2245– إسناده صحيح على شرطهما . أبو عمرو الشيباني: اسمه سعد بن إياس، وعبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد 4/368، ومسلم "539" في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، وأبو داؤد "949" في الصلاة: باب النهي عن الكلام في الصلاة، والترمذي "405" في الصلاة: باب ما جاء في نسخ الكلام في الصلاة، و"2986" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري في "تفسيره" "5524"، والطبراني في "الكبير" "5063" و"5064"، والبيهقي 2/ 248، والخطابي في "غريب الحديث" 1/691، والبغوي "722"، من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وصححه ابن خزيمة "856"، وسيرد عند المصنف برقم "2246" و."2250"وانظر "نيل الأوطار " 2/361 -363. والإعتبار ص 142- 149. وانظر الجوهر النقي 2/360 وما بعدها.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کر لیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''نمازوں کی اور بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول یہ الفاظ ''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یوں ہوتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی سے بات چیت کر لیتا تھا'' اس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کے دوران کلام کے منسوخ ہونے کا واقعہ مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ کیونکہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے نماز کے دوران بات چیت کے منسوخ ہونے کا واقعہ مکہ میں پیش آیا تھا اس وقت جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حبشہ سے واپس آئے تھے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ ہو سکتا ہے کہ اس میں اس بات کا احتمال موجود ہو کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر کیا ہو۔ جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو قرآن اور دینی احکام کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس وقت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں جگہوں پر نماز کے دوران بات چیت کرنا مباح تھی۔ تو اس وقت مدینہ منورہ میں کچھ انصار اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے کی بات ہے اس وقت ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے ساتھی کے ساتھ نماز کے دوران بات چیت کر لیتا تھا۔ یہ نماز کے دوران بات چیت کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان ایام کے دوران ان لوگوں کی نماز کا واقعہ ذکر کیا۔ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کا واقعہ مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ اس کا دوسرا احتمال یہ ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ کے ذریعے ان کی مراد انصار اور دیگر حضرات ہوں۔ جو نماز کے دوران کلام منسوخ ہونے سے پہلے اس طرح کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنی زبان میں یہ کہتا ہے کہ تو ہم نے یہ کیا حالانکہ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ بعض لوگوں نے ایسا کیا تھا۔ سب لوگوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُفَصِّلُ بِهِ اِشْكَالُ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ خَبَرِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

اس روایت کا تذکرہ جن کے ذریعے ان الفاظ کے اشکال کی وضاحت ہو جاتی ہے جن الفاظ کا تذکرہ ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے

2246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ

2246- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "4534" في التفسير: باب (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) أي: مطيعين، عن مسدد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/18 في السهو: باب الكلام في الصلاة، من طريق يحيى القطان، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة برقم "856".

اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نَزَلَتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) (البقرة: 238) الآية (5: 19)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ اپنے کسی کام کے سلسلے میں بات چیت کرلیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

''نماز کی حفاظت کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ اِنَّمَا نُسِخَ مِنْهُ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْاٰدَمِيِّيْنَ دُوْنَ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران کلام کا منسوخ ہونا اس حوالے سے منسوخ ہوا تھا کہ آدمی دوسرے لوگوں کو مخاطب نہ کرے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب نہیں کرسکتا

2247 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ، وَلَا يَضُرُّهُمْ قُلْتُ: وَرِجَالًا مِنَّا يَاْتُوْنَ الْكَهَنَةَ؟ قَالَ: فَلَا تَاْتُوْهُمْ.

قُلْتُ: وَرِجَالًا مِنَّا يَخُطُّوْنَ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ قَالَ: ثُمَّ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمَّاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ؟ قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِيْ سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ دَعَانِيْ، فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ، وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِيْ، وَلَا كَهَرَنِيْ، وَلَا سَبَّنِيْ، وَلٰكِنْ قَالَ

2247– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم –ولقبه: دحيم– فمن رجال البخاري، وغير صحابي الحديث فقد خرج حديثه مسلم، ولم يخرج له البخاري . وقد تقدم هذا الحديث عند المؤلف في الجزء الأول برقم "165".وأزيد هنا أنه اخرجه مسلم 4/1749، وابن أبي شيبه 8/33، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/446، والبيهقي 2/249 و250 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . مطولاً ومختصرًا. واخرجه مسلم "1748"/4" "121" من طرق عن ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن معاوية بن الحكم، بقصة الكهانة. وأخرجه من طرق مالك، عن الزهري، به، بقصة الطيرة.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

قَالَ: وَاَطْلَقْتُ غُنَيْمَةً لِي تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِي قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَاْسَفُونَ، وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ، فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَظَّمَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ اَعْلَمُ اَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ لَاَعْتَقْتُهَا، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِهَا، فَجِئْتُ بِهَا، فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ، فَاَعْتِقْهَا . (5: 19)

❀❀ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہم میں سے کچھ لوگ فال نکالا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ ایک ایسی چیز ہے جو صرف ان کا گمان ہے یہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ رمل کا عمل کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک صاحب یہ علم جانتے تھے تو (ہمارے زمانے میں) جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہو جائے تو وہ (بات درست ثابت ہوتی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ اسی دوران حاضرین میں سے کسی صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا۔ میں نے کہا: تم لوگوں کا ستیاناس ہو تم میری طرف گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو تو کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا' وہ مجھے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں' تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے مجھے بلوایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جتنا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے ڈانٹا نہ جھڑکا نہ برا کہا بلکہ آپ نے ارشاد فرمایا: ہماری اس نماز کے دوران لوگوں کے کلام میں سے کوئی چیز مناسب نہیں ہے۔ یہ (نماز) تسبیح وتکبیر اور قرآن کی تلاوت (پر مشتمل ہوتی ہے)''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی کچھ بکریاں کھلی چھوڑیں جنہیں ایک کنیز اور پہاڑ اور جوانیہ کی طرف چرا رہی تھی۔ میں نے یہ صورت حال پائی' کوئی بھیڑیا ان میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے۔ میں بھی آخر ایک انسان ہوں۔ مجھے بھی اسی طرح افسوس ہوتا ہے' جس طرح دوسروں کو ہوتا ہے۔ مجھے بھی اسی طرح غصہ آتا ہے' جس طرح دوسروں کو آتا ہے۔ میں نے اس کنیز کو مکا رسید کیا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر مجھے یہ پتہ چل جائے' یہ کنیز مومن ہے' تو میں اسے آزاد کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے لے کر میرے پاس آؤ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ مومن ہے تم اسے آزاد کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي زُجِرَ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ اِنَّمَا هُوَ مُخَاطَبَةُ الْاٰدَمِيِّينَ وَكَلَامِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا دُوْنَ مَا يُخَاطِبُ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس کلام سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے

اس سے مراد انسانوں کا ایک دوسرے کو مخاطب کرنا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بلائیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پروردگار کو مخاطب کرے

2248 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَاَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَضُرُّهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنَّا رِجَالٌ يَاْتُونَ الْكَهَنَةَ، قَالَ: فَلَا تَاْتُوهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّونَ، قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ: وَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ؟ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلَى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لِكَيْ اَسْكُتَ سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَبِاَبِي هُوَ وَاُمِّي، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي، وَلَا كَهَرَنِي، وَلَا شَتَمَنِي، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ. (2: 181)

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ زمانہ جاہلیت سے زیادہ دور نہیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہم میں سے کچھ لوگ فال نکالتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ یہ انہیں کوئی نقصان نہیں دیتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی:

2248- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن خزيمة: هو محمد بن إسحاق، وأبو خليفة: هو الفضل بن الحباب، ويحيى القطان: هو يحيى بن سعيد بن فروخ، وحجاج الصواف: اسمه حجاج بن أبي عثمان الصواف. وانظر ما قبله.

ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم رمل کا عمل کرتے ہیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک نبی لکیریں لگایا کرتے تھے' تو (ہمارے زمانے میں) جس شخص کی لکیر اس کے موافق ہو (اس کی بات درست ثابت ہوتی ہے)

راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔ حاضرین میں سے کسی صاحب کو چھینک آ گئی تو میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کے دیکھا میں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم لوگ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو' تو لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانو پر مارے جب میں نے انہیں دیکھا' وہ لوگ مجھے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے ہیں' تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے اچھا معلم اور کوئی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا نہ جھڑکا نہ برا کہا بلکہ یہ ارشاد فرمایا:

''ہماری اس نماز میں لوگوں کے کلام کی مانند بات چیت کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ تکبیر تسبیح اور قرآن کی تلاوت (پر مشتمل ہوتی ہے)''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَحْتَجُّ بِهِ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ وَزَعَمَ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ نَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے' جسے نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے والی روایت نے منسوخ کیا ہے

2249 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَشِيِّ، فَقَامَ اِلَيْهِ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. (2: 101)

2249-إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "موطأ مالك" 1/93 برواية يحيى بن يحيى الليثي . وأخرجه من طريق مالك: الشافعي 1/121 بترتيب السندي، والبخاري "714" في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و "1228" في السهو: باب من لم يتشهد في سجدتي السهو، و "7250" في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، وأبو داوٗد "1009" في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والترمذي "399" في الصلاة: باب ما جاء الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر، والنسائي 3/22 في السهو: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيًا وتكلم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 1/444، والبيهقي 2/356. وأخرجه مسلم "573" "98"، وأبو داوٗد "1008" و"1011"، والطحاوي 1/444، والبيهقي 2/357، من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، به.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ حَيْثُ كَانَ الْكَلَامُ مُبَاحًا فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ هٰذَا الْخَبَرُ بِتَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِمَكَّةَ عِنْدَ رُجُوْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَرَاوِي هٰذَا الْخَبَرِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ سَنَةَ خَيْبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ، عَلٰى اَنَّ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ سَوَاءً، فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْخَبَرُ الْمُتَاخِّرُ مَنْسُوْخًا بِالْخَبَرِ الْمُتَقَدِّمِ.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا۔ ایسا ہی ہے' جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کیا' پھر آپ نے سلام پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں نماز کے دوران کلام کرنا مباح تھا۔ پھر اس روایت کو منسوخ کر دیا گیا۔ جو نماز کے دوران کلام کرنے کے حرام ہونے والی روایت کے ذریعے منسوخ ہوا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نماز کے دوران کلام کرنا مکہ میں منسوخ ہوا تھا۔ اس وقت جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین سے واپس آئے تھے۔ اور یہ بات ہجرت سے تین سال پہلے کی ہے۔ جبکہ اس روایت کو نقل کرنے والے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سن سات ہجری میں غزوہ خیبر کے سال میں اسلام قبول کیا تھا۔ جیسا کہ میں یہ بات پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا واقعہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کے دس سال بعد پیش آیا تھا۔ تو بعد والی روایت پہلی والی روایت کے ذریعے کیسے منسوخ ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ فَزَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الْقِصَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا صَلّٰى مَعَهٗ هٰذِهِ الصَّلَاةَ

اس روایت کا تذکرہ جس کے ذریعے اس شخص نے استدلال کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس واقعے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے اور نہ ہی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نماز ادا کی تھی

2250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2250- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه، انظر رقم "2245".

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) ، فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ . (2: 101)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِينَةِ، وَاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَذَاكَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَقَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ، وَلَيْسَ مِمَّا يَذْهَبُ اِلَيْهِ الْوَاهِمُ فِيهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِينَ اَسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ، وَصَلَّوْا بِهَا قَبْلَ هِجْرَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا، وَكَانُوا يُصَلُّونَ بِالْمَدِينَةِ كَمَا يُصَلِّي الْمُسْلِمُونَ بِمَكَّةَ فِي اِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ لَهُمْ، فَلَمَّا نُسِخَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ نُسِخَ كَذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ، فَحَكٰى زَيْدٌ مَا كَانُوا عَلَيْهِ، لَا اَنَّ زَيْدًا حَكٰى مَا لَمْ يَشْهَدْهُ

❁❁ حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں: پہلے ہم ضرورت کے پیش نظر نماز کے دوران کلام کرلیا کرتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران کلام کرنے کے منسوخ ہونے کا حکم مدینہ منورہ میں آیا تھا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار سے ہے۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں پہلے ہم نماز کے دوران کوئی ضرورت کی بات چیت کرلیا کرتے تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے جس غلط فہمی کا شکار یہ شخص ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا تعلق ان انصار سے ہے جنہوں نے مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مدینہ منورہ میں نمازیں ادا کرتے رہے تھے۔ یہ لوگ مدینہ منورہ میں اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔ جس طرح مسلمان مکہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ اور اس وقت ان لوگوں کے لیے نماز کے دوران بات چیت کرنا مباح تھا۔ جب یہ حکم مکہ میں منسوخ ہوا تو اسی طرح مدینہ میں منسوخ ہوگیا۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے وہ چیز بیان کی ہے جس پر وہ پہلے عمل کیا کرتے تھے۔

ایسا نہیں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی ایسی چیز کے بارے میں بیان کیا ہو' جس میں وہ خود شریک نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُصَرِّحَةِ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا اَنَّهُ حَكَاهُمَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ حَيْثُ لَمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِيْ مُتُوْنِ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں موجود تھے اور انہوں نے ان دونوں روایات کو حکایت کے طور پر بیان کیا تھا جیسا کہ وہ شخص غلط فہمی کا شکار ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور روایات کے متون میں غور و فکر نہیں کرتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا

2251 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(2: 101)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2252 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2253 - وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

2251– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" برواية الليثي 1/94. وبرقم "137" برواية محمد بن الحسن . وفيهما: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العصر . وليس فيهما: صلى لنا، وهي في المصادر المخرج منها عن مالك سوى عبد الرزاق وإحدى روايتي البيهقي.وأخرجه من طريق مالك: عبد الرزاق في "مصنفه" "3448"، والشافعي 1/121، ومسلم "573" "99" في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 3/22– 23 في السهو، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/335 و358– 359، وصححه ابن خزيمة "1037".

2253– إسناده قوي على شرط مسلم، حرملة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه النسائي 3/25، وأبو داوُد "1013" من طريق صالح –وهو ابن كيسان–، والدارمي 1/352، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه النسائي 3/24 من طريق أبي ضمرة، عن يونس، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هريرة، ومن طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن وأبي بكر بن سليمان بن ابي حثمة، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "715" في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و"1227" في السهو: باب إذا سلم في الركعتين أو في ثلاث فسجد سجدتين مثل سجود الصلاة أو أطول، وابن أبي شيبة 2/37، وأبو داوُد "1014"، والنسائي 3/23، والطحاوي 1/445، والبيهقي 2/357

الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2254 - وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2255 - وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

2256 - وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: سَمَّاهَا لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَنَسِيْتُ اَنَا - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَاتَّكَاَ عَلٰى خَشَبَةٍ كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ، قَالَ: وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ - قَالَ النَّضْرُ: يَعْنِيْ اَوَائِلَ النَّاسِ - فَقَالُوْا: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ؟ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ،

2254- إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى: وهو الصنعاني فمن رجال مسلم . ابن عون: اسمه عبد الله بن عون بن أرطبان. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" برقم "1035" عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/234- 235، والنسائي 3/20، وابن ماجه "1214" في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وأبو داوٗد "1011"، والدارمي 1/351، والبيهقي 2/354 من طرق عن ابن عون، به. وأخرجه البخاري "1229" و "6051"، وأبو داوٗد "1011"، والطحاوي 1/444 و 445، والبيهقي 2/346 و 353 من طرق عن ابن سيرين، به.

2255- إسناده صحيح على شرطهما. يعقوب بن إبراهيم: هو الدورقي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1035"، وأخرجه أبو داوٗد "1010" عن مسدد، عن بشر بن المفضل، به.

2256- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "573" "97" عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والحميدي "983"، وابن خزيمة "1035"، وابن الجارود في "المنتقى" "243"، والبيهقي 2/354 من طريق سفيان، به.

فَصَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَهٗ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ

قَالَ: فَرُبَّمَا سَاَلُوْا مُحَمَّدًا: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ.

لَفْظُ الْخَبَرِ لِلنَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔

ابن سیرین نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے (اس نماز کا) نام لیا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر دیا۔ آپ نے غضب کے عالم میں اس لکڑی کے ساتھ ٹیک لگائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جلد باز لوگ (مسجد سے) نکل گئے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ حاضرین میں ایک صاحب موجود تھے جن کے ہاتھ کچھ لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو نماز مختصر ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے' جسے ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کی جو آپ نے چھوڑ دی تھی' پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں جتنا یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور اسی کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی کہتے ہیں: (ہمارے استاد سے) بعض لوگ یہ کہتے تھے (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) پھر انہوں نے سلام پھیر دیا' تو وہ یہ فرماتے تھے۔ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی گئی ہے' انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں'' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔''

روایت کے یہ الفاظ نضر بن شمیل کے ابن عون کے حوالے سے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بُكَاءِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَسْبَابِ الدُّنْيَا

آدمی کیلئے نماز کے دوران رونے کا مباح ہونا جبکہ وہ کسی دنیاوی سبب کی وجہ سے نہ ہو

2257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ:

---

[1] إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي.

2257- وأخرجه البخاري "482" في الصلاة: باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره، ومن طريقه البغوي "760" عن إسحاق بن منصور، عن النضر بن شميل، به. وانظر "2665" وسرعان الناس، بفتح السين والراء: أوائل الناس الذين يتسارعون إلى الشيء، ويقبلون عليه بسرعة، ويجوز تسكين الراء. "النهاية" 2/361.

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا فِينَا قَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَيَبْكِيْ حَتّٰى اَصْبَحَ. (1:4)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر مقداد کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور مجھے یاد ہے' ہم میں سے ہر شخص کھڑا ہوا تھا۔ (یہاں روایت کا لفظ غلط نقل ہوا ہے اصل لفظ یہ ہے' ہم میں سے ہر شخص سویا ہوا تھا) صرف نبی اکرم ﷺ (جاگتے رہے تھے) آپ ایک درخت کے نیچے نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے' یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالْاِشَارَةِ دُوْنَ النُّطْقِ بِاللِّسَانِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' تو اسے سلام کیا جائے تو وہ اشارے کے ذریعے سلام کا جواب دے گا زبان کے ذریعے نہیں دے گا

2258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ - يَعْنِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ - فَدَخَلَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا - وَكَانَ مَعَهُ -: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ اِذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ؟ فَقَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ. (1:4)

2257- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير حارثة بن مضرب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، ورواية شعبة عن أبي إسحاق السبيعي قبل اختلاطه، وابن مهدي: هو عبد الرحمٰن. وهو في "صحيح ابن خزيمة". "899" وأخرجه أحمد 1/ 125، وأبو يعلى ورقة "412" عن عبد الرحم نبن مهدي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/ 138، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/358 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به.

2258- إسناده قوي، إبراهيم بن بشار الرمادي حافظ مستقيم من أهل الصدق، لكن تقع له أوهام، وقد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الشافعي 1/119، وابن أبي شيبة 2/74، والحميدي "148"، وعبد الرزاق "3597"، والدارمي 1/316، والنسائي 3/5 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، وابن ماجه "1017" في إقامة الصلاة: باب المصلي يسلم عليه كيف يرد، والطبراني "7291"، والبيهقي 2/259 من طريق عن سفيان، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة. "888" وأخرجه الطبراني "7292" من طريق روح بن القاسم، عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/454، والبيهقي 2/259 من طريق ابن وهب، عن هشام، عن نافع، عن ابن عمر، مثله، غير أنه قال: فقلت لبلال أو صهيب. وأخرجه أبو داوُد "927" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، والترمذي "368" في الصلاة: باب ما جاء في الإشارة في الصلاة، والطحاوي 1/454، وابن الجارود "215"، والبيهقي 2/259 من طرق عن هشام بن سعد.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لائے (راوی کہتے ہیں) یعنی مسجد قبا میں تشریف لائے تو کچھ انصار مسجد میں آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ یہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے دوران سلام کیا گیا تو پھر آپ نے کیا کیا تھا تو حضرت صہیب نے بتایا: آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارے (کے ذریعے جواب دیا تھا)

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمُصَلِّيْ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو ایسے وقت میں سلام کیا جائے تو اسے سلام کا جواب دیتے ہوئے کیا کہنا چاہئے

2259 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً، وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: بِاِصْبَعِهِ. (5:8)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے اشارے سے جواب دیا:

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ ''آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ، اِذَا حَزَبَهُمْ اَمْرٌ فِيْ صَلَاتِهِمْ

اگر نماز کے دوران لوگوں کو (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آجاتی ہے تو مردوں کیلئے سبحان اللہ کہنے کا اور خواتین کیلئے تالی بجانے کا حکم ہونا

2260 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2259– إسناده حسن في الشواهد، نابل صاحب العباء ذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه النسائي في رواية، وقال في اخرى: ليس بالمشهور، وذكره مسلم في الطبقة الأولى من تابعي أهل المدينة، وفي سؤالات البرقاني للدارقطني: نابل صاحب العباء ثقة؟ فأشار بيده أن لا، وباقي رجاله ثقات . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب .وأخرجه أبو داوُد "925" في الصلاة: باب رد السلام في الصلاة، عن يزيد بن موهب وقتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/332، والدارمي 1/316، والترمذي "367" في الصلاة: باب ما جاء في الإشارة في الصلاة، والنسائي 3/5 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، والطبراني "7293"، والطحاوي 1/454، وابن الجارود "216"، والبيهقي 2/258 من طرق عن الليث بن سعد، به.

عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَتُصَلِّیْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِی الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِی الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّیَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِیْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ؟ مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ، فَاِنَّهٗ اِنْ سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ، وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. (1: 78)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے کے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کروائیں۔ اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بولے: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے۔ تو میں اقامت کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا) تم اپنی جگہ پر رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ کے رسول نے انہیں جو یہ حکم دیا تھا۔ اس میں

2260- إسناده صحيح على شرطهما. أبو حازم بن دينار: هو سلمة، والخبر في "الموطأ" 1/163- 164. وأخرجه من طريق مالك: أحمد 5/337، والشافعي في "مسنده" بترتيب السندي 1/117 و118، والبخاري "684" في الأذان: باب من دخل ليؤم الناس فجاء الإمام الأول، ومسلم "421" "102" في الصلاة: باب تقديم، الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام، ولم يخافوا مفسدة بالتقديم، وأبو داوُد "940" في الصلاة: باب التصفيق في الصلاة، والطبراني "5771"، والبيهقي 2/246 و248، والبغوي "749". وأخرجه الحميدي "927"، وعبد الرزاق "4072"، وأحمد 5/330 و331 و335- 336 و336 و338، والدارمي 1/317، والبخاري "1201" و"1204" و"1234" و"2690" و"2693"، ومسلم "421"، والنسائي 2/77- 79، وابن ماجه "1035"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/447، وابن خزيمة "853" و"854"، وابن الجارود "211"، والطبراني "5742" و"5794" و"5765" و"5824" و"5843" و"5844" و"5857" و"5882" و"5909" و"5914" و"5926" و"5930" و"5958" و"5966" و"5976" و"5978" و"5979" و"5994" و"6008"، والبيهقي 2/246 من طرق عن ابي حازم، به – مختصراً ومطولاً. وأخرجه الطبراني "5693" من طريق الوليد بن محمد المقرىء، عن الزهري، عن سهل بن سعد، به.

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے' یہاں تک کہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھانا شروع کی جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: اے ابوبکر جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو تم اپنی جگہ پر ٹھہرے کیوں نہیں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' وہ اللہ کے رسول کے آگے نماز ادا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' میں نے تمہیں دیکھا' تم نے بکثرت تالیاں بجائی تھیں جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) کوئی ضرورت پیش آ جائے اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے اگر وہ سبحان اللہ کہے گا' تو اس کی طرف توجہ مبذول ہو جائے گی (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بِلَالًا قَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تھا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا تھا

2261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وَقَدْ صَلَّى الظُّهْرَ، فَقَالَ لِبِلَالٍ: اِنْ حَضَرَتِ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِ، فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، اَذَّنَ بِلَالٌ وَاَقَامَ، وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ تَقَدَّمْ، فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُقُّ الصُّفُوفَ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ صَفَّحُوا، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ، فَلَمَّا رَاَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَاَوْمَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ امْضِ، فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيَّةً، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنِ امْضِ، ثُمَّ مَشٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبِهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالْقَوْمِ صَلَاتَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ

2261- إسناده صحيح على شرط مسلم، خلف بن هشام ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني "5932" عن عبد الله بن الإمام أحمد، حدثنا خلف بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/332، والبخاري "7190" في الأحكام: باب الإمام يأتي قومًا فيصلح بينهم، وأبو داوُد "941"، والنسائي 2/82- 83 في الإمامة: باب استخلاف الإمام إذا غاب، والطبراني "5932"، وابن خزيمة "853" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخرجه أحمد 5/332- 333، والطبراني "5739" من طريق حماد بن زيد، عن عبيد الله بن عمر، عن أبي حازم، به.

قَالَ لِلنَّاسِ: اِذَا نَابَكُمْ فِيْ صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ، فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْتُصَفِّقِ النِّسَاءُ . (1: 78)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اگر عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آپاؤں' تو ابوبکر سے کہنا لوگوں کو نماز پڑھا دے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی اور بولے: اے ابوبکر آپ آگے بڑھئے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے تشریف لے آئے جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے' تو ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا' مسلسل تالیاں بج رہی ہیں' تو انہوں نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نظر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' تم نماز جاری رکھو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل الٹے چلتے ہوئے پیچھے آگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ آگے بڑھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر کیا وجہ ہے' جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تھا تو تم نے نماز کو جاری کیوں نہیں رکھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: جب تمہیں نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) ضرورت پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور خواتین کو تالی بجانی چاہئے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ فِيْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ حَاجَةٍ اِنْ بَدَتْ لَهٗ فِيْهَا

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اگر نماز کے دوران (امام کو) متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس کے ذریعے اس کی بات سمجھ آجائے

2262 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ . (1: 82)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔''

2262– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب الوزان وهو ثقة. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي. وشيخه القطان: هو الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ. وأخرجه أحمد 2/432 و492، والنسائي 3/12 في السهو: باب التسبيح في الصلاة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/448 من طرق عن عوف، به.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِمَا أُبِيحَ لِلْمَرْءِ فِعْلُهُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوبُهُ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں کہ نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر آدمی کون سے فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے؟

2263 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ . (4:10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُشِيرَ فِي صَلَاتِهِ لِحَاجَةٍ تَبْدُو لَهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آنے پر اشارہ کر سکتا ہے

2264 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث):أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ . (4:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر لیتے تھے۔

2263-- حديث صحيح، وابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل العسقلاني، قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه البيهقي 2/246 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وهو في "المصنف" "4068" لكن وقع في النسخة المطبوعة منه ابن المسيب بدل "أبي سلمة."وأخرجه الشافعي 1/117، وأحمد 2/241، والحميدى "948"، والدارمي 1/317، والبخارى "1203" في العمل في الصلاة: باب التصفيق للنساء ، ومسلم "422" "106" في الصلاة: باب تسبيح الرجل وتصفيق المراة، وابو داؤد "939" في الصلاة: باب التصفيق في الصلاة، والترمذى "369" في الصلاة: باب ما جاء أن التسبيح للرجال والتصفيق للنساء ، والنسائي 3/11 في السهو: باب التصفيق في الصلاة، وابن ماجه "1034"، وابن الجارود "210"، والطحاوى في "شرح معاني الآثار" 1/447، والبيهقي 2/246، والبغوى "748" من طرق عن سفيان، عن الزهرى، به .وأخرجه أحمد 2/261 و317 و376 و440 و479، وعبد الرزاق "4069" و"4070"، ومسلم "422" "107"، والترمذى "369"، والنسائي 3/11-12، والطحاوى 1/448، والبيهقي 2/247 من طرق عن أبي هريرة.

2264- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" "3276"، و"مسند أبي يعلى" "الورقة /172ب." وأخرجه أحمد 3/138، وابو يعلى "الورقة /173ب"، وابو داؤد "943" في الصلاة: باب الإشارة في الصلاة، والبيهقي 2/262 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "885". وأخرجه الطبراني في "الصغير" "695"من طريق الأوزاعي، عن الزهرى، عن أنس. 2 في الأصل: رحمك الله أتصلي، والمثبت من "التقاسيم" /1 الوحة 508.

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلَا تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے

2265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ، وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ، فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، تُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَهٰذَا رِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ؟! فَقَالَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ: اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ اَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ، فَيَصْنَعُ بِمِثْلِهٖ، اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا، وَفِيْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ، فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَخَشَعْنَا، ثُمَّ قَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقُلْنَا: لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا - وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ - اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا، فَقَامَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ، فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ، فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ، وَلَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ: فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ .(1: 78)

عبادہ بن ولید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ان کی مسجد میں حاضر ہوئے۔ وہ اس وقت ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ان کے اور قبلہ کے درمیان آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی بڑی چادر آپ کے پہلو میں موجود ہے تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے سینے پر مارا اور بولے: میں یہ چاہتا تھا' تم جیسا احمق آدمی میرے پاس آ کر مجھے دیکھے' میں کیا کر رہا ہوں اور پھر وہ اس کی مانند عمل کرے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ اس کی

2265- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "3008" في الزهد: باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، وأبو داؤد "485" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، والبيهقي 2/294 من طرق عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

طرف گئے اور اسے چھڑی کے ذریعے کھرچ دیا' پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیرے۔ راوی کہتے ہیں: ہم گھبرا گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص جب کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے اور اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے۔ اسے اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر بلغم تیزی سے آ رہا ہو' تو وہ اپنے کپڑے میں اس طرح کرے' آپ نے اسے مل دیا تم لوگ مجھے کوئی خوشبو دو تو اس قبیلے کا ایک نوجوان تیزی سے اپنے گھر گیا' اور اپنی ہتھیلیوں میں کچھ خوشبو لے کر آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے لیا اور اس چھڑی کے کنارے پر رکھا اور اس کے ذریعے بلغم کے نشان پر مل دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہیں سے لوگوں نے مسجدوں میں خوشبو رکھنا شروع کی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَزْقِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ قُدَّامَهٗ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے

2266 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ *، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى. (4:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَنَخُّمِ الْمُصَلِّيْ فِيْ قِبْلَتِهٖ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبلہ کی طرف یا دائیں طرف تھوکے

2267 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2266– رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة اَبِيْ الزُّبير محمد بن مسلم بن تَدْرُس. وأخرجه احمد 3/324 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/337 و 396 من طريقين عن ابى الزبير، به

(متن حدیث): إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. (2: 43)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَرَادَ بِهِ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''یا اپنے پاؤں کے نیچے'' اس سے مراد آدمی کا بایاں پاؤں ہے

2268 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولَانِ:

2267- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 3/176 و273 و278 و291، والبخاري "412" في الصلاة: باب لا يبصق عن يمينه في الصلاة، و"413" باب لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى، و"1214" في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من البصاق والنفخ في الصلاة، ومسلم "551" في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/191- 192 و245، والبخاري "531" و"532" في المواقيت: باب المصلي يناجي ربه عز وجل، وأبو يعلى "الورقة 157/أ"، والبغوي "492" من طرق عن قتادة، به. وأخرجه عبد الرزاق "1692" وأحمد 3/188 و199- 200، وابن أبي شيبة 2/364، والبخاري "405" في الصلاة: باب حك البزاق باليد من المسجد، و"417" باب إذا بدرة البزاق فليأخذ بطرف ثوبه، والدارمي 1/324، والحميدي "1219"، والبيهقي 1/255 و2/292، والبغوي "491" من طرق عن حميد الطويل، عن أنس بنحوه.

2268- إسناده صحيح على شرط مسلم، وحرملة قد توبع. حميد بن عبد الرحمٰن: هو ابن عوف الزهري المدني. وأخرجه مسلم "548" في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد، عن أبي الطاهر وحرملة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/341 عن أبي الطاهر بن السرح والحارث بن مسكين، والبيهقي 2/293 من طرق بحر بن نصر، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/58 و88 و93، والدارمي 1/325، والبخاري "408" و"409" في الصلاة: باب حك المخاط بالحصى من المسجد، و"410" و"411" باب لا يبصق عن يمينه في الصلاة، ومسلم "548"، وابن ماجه "761" في المساجد: باب كراهية النخامة في المسجد، من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الطيالسي "2227"، وأحمد 3/6، والحميدي "728"، وابن أبي شيبة 2/364، والبخاري "414" في الصلاة: باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى، ومسلم "548"، والنسائي 2/51- 52 في المساجد: باب ذكر نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن أن يبصق الرجل بين يدي او عن يمينه وهو في صلاته، وأبو يعلى "975" بنحوه، والبغوي "493" من طرق عن سفيان، عن الزهري، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبي سعيد الخدري. وأخرجه عبد الرزاق "1681" عن معمر، عن الزهري، عن حميد بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة.

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ نے ایک کنکری لے کر اس کے ذریعے اس کو کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکے اور اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے۔ اسے اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ تَنَخُّمِ الْمَرْءِ اَمَامَهٗ، اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي صَلَاتِهٖ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکنے سے منع کیا گیا ہے

2269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ، فَاِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهٖ، فَيَدْفِنَهٗ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی سمت میں نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے اسے اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر اسے دفن کر دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ اِذَا بَدَرَتْهُ بَادِرَةٌ وَلَمْ يَدْفِنْ بَزْقَتَهٗ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى لَهٗ اَنْ يَّدْلُكَ بِهَا ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی کو زور سے تھوک آ جائے اور وہ اپنے تھوک کو اپنے بائیں

2269– إسناده صحيح على شرطهما. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو في "مصنف عبد الرزاق" "1686"، ومن طريقه أخرجه البخاري "416" في الصلاة: باب دفن النخامة في المسجد، والبغوي "490"، والبيهقي 2/293. 2270– إسناده حسن. ابن عجلان: هو محمد، صدوق أخرجه له مسلم متابعة والبخاري تعليقًا، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما. عياض بن عبد الله: هو ابن سعد بن أبي سرح القرشي المكي، وهو عند أبي يعلى "993"وأخرجه أحمد 3/9 و24 من طريق يحيى بن سعيد، وابن أبي شيبة 2/363 من طريق أبي خالد الأحمر، وأبو داؤد "480" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، من طريق خالد بن الحارث، ثلاثتهم عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة "880"، والحاكم 1/251 على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وصححه ابن خزيمة "926"، وأبو يعلى الورقة /64ب– /65أ.

پاؤں کے نیچے دفن نہیں کرتا تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے ذریعے مل سکتا ہے

2270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الْعَرَاجِينُ يُمْسِكُهَا بِيَدِهِ، فَدَخَلَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَفِيْ يَدِهِ مِنْهَا وَاحِدَةٌ، فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَتَّهَا بِهٖ حَتّٰى اَنْقَاهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَهُ الرَّجُلُ فَيَبْصُقَ فِيْ وَجْهِهٖ، اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ بِهٖ رَبَّهُ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا، وَتَفَلَ فِيْ ثَوْبِهٖ وَرَدَّ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ. (2: 43)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ میں چھڑی رکھنا پسند تھا ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک چھڑی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے مسجد کی قبلہ کی سمت (والی دیوار) پر بلغم لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے کھرچ کر اچھی طرح صاف کیا' پھر آپ غضب کی حالت میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات کو پسند کرے گا' کوئی شخص اس کے سامنے آئے' اور اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے جب آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کے مدمقابل ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہئے بلکہ اپنے بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور اگر تھوک تیزی سے آ جائے' تو اسے اس طرح کرنا چاہئے یعنی اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل دے۔

2271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ هٰذِهِ الْعَرَاجِينُ، وَيُمْسِكُهَا فِيْ يَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيْ يَدِهٖ مِنْهَا قَضِيبٌ، فَحَكَّهَا بِهٖ - يُرِيْدُ: بَزْقَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ - وَنَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَجْعَلْهَا فِيْ ثَوْبِهٖ، وَلْيَقُلْ بِهَا هٰكَذَا، وَاَشَارَ سُفْيَانُ يَدْلُكُ طَرَفَ كُمِّهٖ بِاِصْبَعِهٖ. (4: 6)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑی رکھنا پسند تھا۔ آپ اسے اپنے دست اقدس میں رکھتے تھے۔ ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی۔ آپ نے اس کے ذریعے اسے کھرچ دیا۔ راوی کی مراد یہ ہے' مسجد میں قبلہ کی سمت میں لگے ہوئے بلغم کو کھرچ دیا اور آپ نے اس بات سے منع کیا' آدمی اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف تھوکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے اور

2271- إسناده حسن. وأخرجه الحميدي "729" عن سفيان، بهذا الإسناد.

اگر تھوک تیزی سے آ رہا ہو تو اسے اپنے کپڑے میں پھینک دینا چاہئے اور پھر اس طرح کر دینا چاہئے۔

سفیان نے اپنی انگلیوں کے ذریعے آستین کے کنارے کو مل کر اشارہ کر کے بتایا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ فِيْ نَعْلَيْهِ اَوْ يَتَنَخَّعَ فِيْهِمَا

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے جوتے میں تھوکے یا کھنکار دے

2272 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ، فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى . (1:4)

ابوالعلاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ انہوں نے تھوک پھینکا تو اسے اپنے بائیں جوتے کے ذریعے مل دیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْمُصَلِّيْ الْحَصَاةَ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ نمازی نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرے

2273 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى، فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ. (2: 43)

2272– إسناده صحيح على شرطهما، غير صحابي الحديث فلم يخرج له البخاري، وإسماعيل بن عُلَيَّة سمع من الجريري وهو سعيد بن إياس– قبل الاختلاط. أبو العلاء بن الشخير: هو يزيد بن عبد الله بن الشخير . وأخرجه عبد الرزاق "1687"، وأحمد 4/25، ومسلم "554" "59" في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد، وأبو داوُد "483" في الصلاة: باب في كراهية البزاق في المسجد، والبيهقي 2/293 من طرق عن سعيد الجريري، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "554" "58" من طريق كهمس، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، به. وأخرجه أحمد 4/25 –26، وأبو داوُد "482" من طريق حماد بن سلمة، عن أبي العلاء بن الشخير، عن أخيه مطرف بن الشخير، عن أبيه عبد الله بن الشخير، به.

2273– حديث حسن أبو الأحوص: هو مولى بني ليث، وقيل: مولى بني غفار لم يرو عنه غير الزهري، ذكره المؤلف في "الثقات" ولم يذكر فيه ابن أبي حاتم 9/335 جرحًا ولا تعديلًا، وأخرج ابن خزيمة حديثه هذا في "صحيحه"، وذكره الذهبي في جزء "من تكلم فيه وهو موثق" وقال ابن معين: ليس بشيء، وقال أبو أحمد الحاكم: ليس بالمتين عندهم، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 5/150، وابن أبي شيبة 2/410 –411، والحميدي "128"، والترمذي "379" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، وأبو داوُد "945" في الصلاة: باب في مسح الحصى في الصلاة، والنسائي 3/6 في السهو: باب النهي عن مسح الحصى في الصلاة، وابن ماجه "1027" في إقامة الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة، وابن الجارود في "المنتقى" "219"، والبغوي "662"، والبيهقي 2/284 من طرق عن سفيان بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث أبي ذر حديث حسن، وصححه ابن خزيمة "913" و "914" وأخرجه أحمد 5/163 و179، والطيالسي "476"، والبغوي "663" من طرق عن الزهري، به.

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مد مقابل ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الزُّهْرِيَّ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، لَا مِنْ اَبِي الْاَحْوَصِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ زہری نے یہ روایت سعید بن مسیّب سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت ابواحوص سے نہیں سنی ہے

2274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ مَوْلٰى بَنِي لَيْثٍ حَدَّثَهُ، فِيْ مَجْلِسِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ - وَابْنُ الْمُسَيِّبِ جَالِسٌ - اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ، فَلَا يُحَرِّكِ الْحَصٰى، اَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصٰى . (2: 43)

❁❁ ابواحوص نے سعید بن مسیّب کی محفل میں یہ بات بیان کی۔ اس وقت سعید بن مسیّب بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابواحوص نے بتایا: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت اس کے مد مقابل ہوتی ہے۔ اس لئے (نماز ادا کرتے ہوئے) وہ کنکریوں کو حرکت نہ دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کنکریوں کو چھوئے نہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ اُبِيحَ بَعْضُهُ لِلضَّرُوْرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ممنوع قرار دیئے جانے والا

2274- هو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 5/150 عن هارون -وهو ابن معروف- عن ابن وهب بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/163، وابن أبي شيبة 2/411، وابن خزيمة "916" من طريق محمد بن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن كل شيء حتى سألته عن مسح الحصى في الصلاة، فقال: "واحدة أو دع" وعبد الرحمٰن بن أبي ليلى سيء الحفظ، وحديثه حسن في الشواهد . وفي الباب عن معيقيب وهو الآتي عند المؤلف .وعن جابر قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى، فقال: "واحدة، ولأن تمسك عنها خير لك من مئة بدنة، كلها سود الحدقة" أخرجه أحمد 3/300 و328 و384 و393، وابن أبي شيبة 2/411 -412، وابن خزيمة "897" وفي سنده عندهم شرحبيل بن سعد وهو ضعيف .وعن حذيفة عند أحمد 5/385، وابن أبي شيبة 2/411 قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن كل شيء حتى عن مسح الحصى، فقال: "واحدة أو دع" وفي سنده مجهول.

یہ فعل بعض اوقات ضرورت کے پیش نظر مباح قرار دیا گیا ہے

2275 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ، قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً .(2: 43)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہو تو صرف ایک مرتبہ ایسا کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ تَبْرِيْدَ الْحَصَى بِيَدِهِ لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ گرمی کی شدت میں وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کنکریوں کو ٹھنڈا کر سکتا ہے

2276 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، فَيَعْمِدُ اَحَدُنَا اِلٰى قَبْضَةٍ مِنَ

2275– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري، وقد صرح الوليد وهو ابن مسلم بالتحديث عند ابن ماجه، فانتفت مشبهة تدليسه .وأخرجه الترمذي "380" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، وابن ماجه "1026" في إقامة الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة من طرق عن الوليد بن مسلم، به.وأخرجه النسائي 3/7 في السهو: باب الرخصة فيه مرة، من طريق عبد الله بن المبارك عن الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد 3/426 و5/425 و426، والطيالسي "1187"، وابن أبي شيبة 2/411، والبخاري "1207" في العمل في الصلاة: باب مسح الحصى في الصلاة، ومسلم "546" في المساجد: باب كراهية مسح الحصى وتسوية التراب في الصلاة، وأبو داوٗد "946" في الصلاة: باب في مسح الحصى في الصلاة، وابن خزيمة "895" و"896"، وابن الجارود "218" والبغوي "664" من طريقين عن يحيى بن أبي كثير، به.

2276– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو –وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– وأخرجه أحمد 3/327، وأبو داوٗد "399" في الصلاة: باب في وقت صلاة الظهر، والنسائي 2/204 في التطبيق: باب تبريد الحصى للسجود عليه، وأبو يعلى /104"ب"، والبيهقي 1/439 و2/105، والبغوي "359" من طريق عباد، عن مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كنت اصلي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فآخذ قبضة من الحصى لتبرد في كفي أضعها لجبهتي أسجد عليها لشدة الحر .وأخرجه كذلك أحمد 3/327 من طريق محمد بن بشر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/184– 185 من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن عمرو، به.

الْحَصٰی، فَيَجْعَلُهَا فِي كَفِّهٖ هٰذِهٖ، ثُمَّ فِي كَفِّهٖ هٰذِهٖ، فَإِذَا بَرَدَتْ سَجَدَ عَلَيْهَا .(3: 50)

ﷺﷺ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شدید گرمی کے موسم میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے، تو ہم میں سے کوئی ایک شخص مٹھی میں کنکریاں رکھ لیتا تھا۔ وہ اپنے اس ہاتھ میں انہیں رکھتا تھا' پھر اس ہاتھ میں رکھتا تھا جب وہ ٹھنڈی ہو جاتی تھیں' تو ان پر سجدہ کرتا تھا۔

2277 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ فِي الصَّلَاةِ: عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ، وَعَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرَ .(2: 80)

ﷺﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ نے نماز کے دوران تین کام کرنے سے منع کیا ہے۔ کوے کی ٹھونگا مارنے سے درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے اور یہ' آدمی اپنے بیٹھنے کے لئے کسی جگہ کو یوں مقرر کرلے جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو مقرر کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنْ اِيطَانِ الْمَرْءِ الْمَكَانَ الْوَاحِدَ فِي الْمَسْجِدِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں کسی ایک جگہ کو بیٹھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت اس حوالے سے ہے کہ آدمی جب نماز یا اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے ایسا کرے

2277– إسناده ضعيف، تميم بن محمود لين الحديث، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/428 و444، والدارمي 1/303، وابن أبي شيبة 2/91، وابن ماجه "1429" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه، والحاكم 1/229، وابن خزيمة "1319"، وابن عدي في "الكامل" 2/515، والعقيلي في "الضعفاء" 1/170، والبيهقي 2/118 و3/238– 239 "وقد تحرف فيه تميم بن محمود إلى: عثمان بن محمود" و239، والبغوي "666" من طرق عن عبد الحميد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 3/428، وأبو داؤد "862" في الصلاة: باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، والنسائي 2/214– 215 في التطبيق: باب النهي عن نقرة الغراب، والبيهقي 2/118 من طرق عن جعفر بن عبد الله –وهو والد عبد الحميد– به. وفي الباب عن أبي سلمة عند أحمد 5/446– 447 وفي سنده مجهولان، فلعله يتقوى به. وأخرجه أحمد 2/265 و311 من حديث أبي هريرة قال: أوصاني خليلي بثلاث، ونهاني عن ثلاث: نهاني عن نقرة كنقرة الديك، وإقعاء كإقعاء الكلب، والتفات كالتفات الثعلب. وذكره الهيثمي في "المجمع" 2/80، وزاد نسبته إلى أبي يعلى والطبراني في "الأوسط" وقال: وإسناده أحمد حسن. وأخرجه البخاري "822"، ومسلم "439"، وأبو داؤد "897"، والترمذي "276" من حديث أنس مرفوعًا "اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب."

2278 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُوطِنُ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ اَوْ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ غَائِبُهُمْ . (2: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے یا اللہ کا ذکر کرنے کے لئے مسجد میں ٹھہر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر یوں خوش ہوتا ہے جس طرح (طویل عرصے سے) غائب شخص کے گھر والے اس کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ وَهُوَ غَارِزٌ ضَفْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس نے بالوں کا جوڑا بنایا ہو

2279 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ رَاٰى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُصَلِّيْ غَرَزَ ضَفِيْرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ، فَحَلَّهَا اَبُوْ رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ الْحَسَنُ اِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: اَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ) ، يَقُوْلُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ مَغْرَزَ ضَفْرَتِهٖ.

2278- إسناده صحيح على شرطهما. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبيدي، وابن أبي ذئب: هو محمد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ ذئب، وسعيد بن أبي سعيد: هو المقبري. وأخرجه أحمد 3/328 و453، والطيالسي "2334"، والبغوي في "مسند ابن الجعد" "2939"، وابن ماجه "800" في المساجد: باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، من طرق عن ابن أبي ذئب، به، وصححه ابن خزيمة "1503"، والحاكم 1/213 على شرطهما ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 54: هذا إسناد صحيح، وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة ومسدد وأحمد بن منيع. وهو مكرر "1607" وأخرجه أحمد 2/307 و340 من ثلاث طرق.

2279- إسناده حسن، عمران بن موسى ذكره المؤلف في "ثقاته"، ولم يذكر فيه ابن أبي حاتم جرحًا ولا تعديلًا، وروى عنه اثنان، وأخرج حديثه أبو داود والترمذي وابن خزيمة في "صحيحه"، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين. حجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "911"، وأخرجه البيهقي 2/109 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "2991"، ومن طريقه الترمذي "384" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية كف الشعر في الصلاة، وأبو داود "646" في الصلاة: باب الرجل يصلي عاقصًا شعره، والبيهقي 2/109 عن ابن جريج، به. وأخرجه ابن ماجه "1042" في إقامة الصلاة: باب كف الشعر والثوب في الصلاة.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی هُوَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، اَخُو اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی ۔ (2: 43)

سعید بن ابوسعید مقبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے بالوں کو گدی پر باندھا ہوا تھا تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان بالوں کو کھول دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافع نے کہا: آپ اپنی نماز جاری رکھئے اور غصہ نہ کیجئے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (یا حضرت ابورافع نے یہ فرمایا) یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یعنی وہ جگہ جہاں بال باندھے گئے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمران بن موسیٰ نامی راوی عمران بن موسیٰ بن عمرو بن سعید العاص ہے۔ یہ ایوب بن موسیٰ کا بھائی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ كَرَاهِيَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ وَشَعَرُهُ مَعْقُوصٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ جو اس بارے میں ہے کہ بالوں کا جوڑا بنا کر نماز ادا کرنا آدمی کیلئے مکروہ ہے

2280 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، (اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ) ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَاَی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ وَشَعَرُهُ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَّرَائِهِ، فَقَامَ مِنْ وَّرَائِهِ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَاْسِي؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا كَمَثَلِ الَّذِی يُصَلِّیْ وَهُوَ مَكْتُوفٌ .

حضرت عبداللہ بن عباس کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا انہوں نے اپنے

2280– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير حرملة فإنه من رجال مسلم . عمرو بن الحارث: هو المصرى، وقد سقطت جملة "أن بكيرًا حدثه" من الأصل و "التقاسيم" /3لوحة 92، واستدركت من موارد الحديث . وأخرجه مسلم "492" في الصلاة: باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة، وابو داؤد "646" في الصلاة: باب الرجل يصلي عاقصًا شعره، والنسائي 2/215– 216 في التطبيق: باب مثل الذى يصلي ورأسه معقوص، وابن خزيمة "910"، والبيهقي 2/108– 109 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 1/320– 321 من طريق بكر بن مضر، وأحمد 1/304 من طريق رشدين، كلاهما عن عمرو بن الحارث، به .وأخرجه أحمد 1/316 من طريق الليث، عن عمرو بن الحارث، عن بكير بن عبد الله، عن شعبة مولى ابن عباس و كريب مولى ابن عباس، أن ابن عباس، فذكره. وأخرجه أحمد أيضًا 1/316 عن موسى بن داؤد، عن ابن لهيعة، عن بكير، عن كريب مولى ابن عباس، عن ابن عباس، بالنص المرفوع ولم يذكر فيه قصة.

پیچھے اپنے بال باندھے ہوئے تھے تو وہ ان کے پیچھے آکر کھڑے ہوئے اور انہیں کھولنے لگے دوسرے صاحب انہیں پہلی حالت پر برقرار رکھنے لگے جب انہوں نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''اس شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا ہو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْمُصَلِّيْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ مَخَافَةَ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ کہیں اس کی نگاہ کو اچک نہ لیا جائے

2281 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْفَعُوْا اَبْصَارَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ اَنْ تُلْتَمَعَ يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ. (2: 43)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(نماز کے دوران) اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ ایسا نہ ہو اسے اُچک لیا جائے۔''

(راوی کہتے ہیں) یعنی نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

2281– إسماعيل بن أبي أويس في حفظه شيء، لكنه متابع، وباقي السند رجاله رجال الشيخين، وأخرجه الطبراني "13139" عن محمد بن نصر بن الصائغ، عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1043" في إقامة الصلاة: باب الخشوع في الصلاة، عن عثمان بن أبي شيبة، عن طلحة بن يحيى –وهو ابن أبي عياش الزرقي، عن يونس، به.

2282– إسناده صحيح، وأحد طرقه –وهو عبيد الله القواريري، عن حماد– على شرطهما. محمد بن زياد: هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني. وأخرجه مسلم "427" "114" في الصلاة: باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما، والترمذي "582" في الصلاة: باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع رأسه قبل الإمام، والنسائي 2/96 في الإمامة: باب مبادرة الإمام، وابن ماجه "961" في إقامة الصلاة: باب النهي أن يسبق الإمام بالركوع والسجود، وابن خزيمة "1600"، والبيهقي 2/93 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/260 و456 و469 و472 و504، والطيالسي "2490"، والدارمي 1/302، والبخاري "691" في الأذان: باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام، ومسلم "427"، وأبو داود "623" في الصلاة: باب التشديد فيمن يرفع قبل الإمام أو يضع قبله، والبيهقي 2/93 من طرق عن محمد بن زياد، به– وبعضهم قال "رأس"، وبعضهم قال "صورة"، وبعضهم قال "وجه". قال الحافظ في "الفتح" 2/183: والظاهر أنه من تصرف الرواة. قال عياض: هذه الروايات متفقة، لأن الوجه في الرأس ومعظم الصورة فيه. قلت "القائل ابن حجر": لفظ الصورة يطلق على الوجه أيضًا، وأما الرأس فرواتها أكثر وهي أشمل فهي المعتمدة. وأخرجه البيهقي 2/93 من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أيوب عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة.

2282 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الشَّافِعِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ .(2: 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدے) سے اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا' اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کردے گا۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ حَذَرَ اَنْ يُحَوَّلَ رَاْسُهُ رَاْسَ كَلْبٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل سے اس لیے روکا گیا ہے تا کہ اس بات سے بچا جا سکے کہ آدمی کا سر کتے کے سر میں تبدیل نہ ہو جائے

2283 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ الْكَلْبِ .(2: 91)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر کو اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا' اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کردے گا۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ الْمَرْءِ اِلَى السَّمَاءِ بَصَرَهُ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے

2284 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

2283– إسناده صحيح الهيثم شيخ المؤلف، ترجمة الذهبي في "السير" 14/261 – 262 وقال: كان من أوعية العلم، ومن أهل التحري والضبط، وذكره في "تذكرة الحفاظ" 2/765– 766، والربيع بن ثعلب، ذكره المؤلف في "الثقات"، وابن أبي حاتم 3/456، وأورد فيه عن علي بن الحسين بن الجنيد أنه قال عنه: ثقة شيخ صالح. ونقل توثيقه عن غير واحد الخطيب في "تاريخه" 8/418. وأبو إسماعيل المؤدب: هو إبراهيم بن سليمان بن رزين الأردني: ثقة، ومحمد بن ميسرة: أبو سلمة البصري مع كونه من رجال الشيخين فقد قال الحافظ في "التقريب": صدوق يخطيء. قلت: قد تابعه عليه حماد بن زيد في الرواية المتقدمة.

(متن حدیث):مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ ، (فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ) حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ . (2: 62)

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' وہ نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کر لیتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں شدید تاکید کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''لوگ یا تو سے باز آجائیں' یا ان کی نگاہ کو اُچک لیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِصَارِ الْمَرْءِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران آدمی کا اپنی کوکھ (یعنی پہلو) پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ

2285 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا .(2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اپنی کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے۔

2284– إسناده صحيح على شرطهما . سعيد – وهو ابن أبي عروبة – قد سمع منه يزيد بن زريع قبل اختلاطه . وأخرجه ابن خزيمة "475" من طريق مُحَمد بن عبد الأعلى الصنعاني، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/140، والدارمي 1/298، والبخاري "750" في الأذان: باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، وأبو داؤد "913" في الصلاة: باب النظر في الصلاة، والنسائي 3/7 في السهو: باب النهي عن رفع البصر إلى السماء في الصلاة، وابن ماجه "1044" في إقامة الصلاة: باب الخشوع في الصلاة، وابن خزيمة "476"، وأبو يعلى /147 "أ– ب" و/149 "أ" والبيهقي 2/282، والبغوي "739" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة. به.

2285– إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك، وهشام: هو حسان، ومحمد: هو ابن سيرين.وأخرجه مسلم "545" في المساجد: باب كراهة الاختصار في الصلاة، من طريق الحكم بن موسى، والنسائي 2/127 في الافتتاح: باب النهي عن التخصر في الصلاة، من طريق سويد بن نصر، والبيهقي 2/287 من طريق الحسن بن سفيان، ثلاثتهم عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/232 و290 و295 و331 و399، والدارمي 1/332، وابن أبي شيبة 2/47 و48، والبخاري "1220" في العمل في الصلاة: باب الخصر في الصلاة، ومسلم "545"، وأبو داؤد "947" في الصلاة: باب الرجل يصلي مختصرًا، والترمذي "383" في الصلاة: باب ما جاء في النهي عن الاختصار في الصلاة، والنسائي 2/127، وابن الجارود في "المنتقى" "220"، وابن خزيمة "908"، والحاكم 1/264، والبيهقي 2/287، والبغوي "730"، من طرق عن هشام، به . واستدرك الحاكم هذا الحديث على الشيخين، وقوله بإثره: إنهما لم يخرجاه، وهم منه رحمه الله.وأخرجه الطيالسي "2500"، والبخاري "1219"، والبيهقي 2/287 من طريق أيوب، والبيهقي 2/288 من طريق ابن عون، كلاهما عن محمد بن سيرين، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

2286 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ.

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ: يَعْنِيْ فِعْلَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَهُمْ اَهْلُ النَّارِ. (2: 43)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا اہل جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طرز عمل ہے اور وہ لوگ اہل جہنم ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَصْدِ اِتْمَامِ صَلَاتِهٖ بِتَرْكِ الْاِلْتِفَاتِ فِيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے کہ وہ نماز کے دوران وہ اِدھر اُدھر دیکھنے کو ترک کر کے اپنی نماز کو مکمل کرنے کا قصد کرے

2287 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. (3: 65)

2286– هو فی "صحیح ابن خزیمة " . "909" علی بن عبد الرحمٰن، قال الحافظ: صدوق، وقد روی له النسائی . أبو صالح الحرانی: هو عبد الغفار بن داوٗد، نزیل مصر ثقة من رجال البخاری، ومن فوقه من رجال الشیخین .وأخرجه البیهقی 2/287– 288 من طریق ابن خزیمة، بهٰذا الإسناد .وفی سند هٰذا الحدیث علة قادحة، وهی سقوط راو من إسناده بین عیس بن یونس وهشام، هو عبد اللّٰه بن الأزور، فقد أخرجه الطبرانی فی "الأوسط" 1/45/1 من طریق محمد بن سلام المنبجی، عن عیسی بن یونس، عن عبد اللّٰه بن الأزور، عن هشام القردوسی –وهو ابن حسان– به . وقال: لم یروه عن هشام إلا ابن الأزور، تفرد به عیسی . وقال الإمام الذهبی فی "المیزان" 2/391: عبد اللّٰه بن الأزور، عن هشام بن حسان بخبر منکر . قال الأزدی: ضعیف جدًا، له عن هشام عن محمد عن أبی هریرة مرفوعًا "الاختصار فی الصلاة استراحة أهل النار "، والمنبجی ذکره ابن حبان فی "الثقات" وقال: ربما أغرب، وقال ابن منده: له غرائب .وقد أخرجه ابن أبی شیبة 2/47، وعبد الرزاق "3342" من طریق سفیان الثوری، عن ابن جریج، عن إسحاق بن عویمر، عن مجاهد أنه قال ... فذکره موقوفًا علیه . وإسحاق بن عویمر مجهول، أورده ابن أبی حاتم 2/231

مِنْ حَدِيْثِ الْبَصْرَةِ، عَنْ مِسْعَرٍ. (3: 65)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر اُدھر توجہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: شیطان اس طرح سے بندے کی نماز کو اُچک لیتا ہے۔

یہ روایت مسعر کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ لَهُ الِالْتِفَاتُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فِيْ صَلَاتِهِ لِحَاجَةٍ تَحْدُثُ مَا لَمْ يُحَوِّلْ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ضرورت پیش آنے پر اِدھر یا اُدھر التفات کر لیتے تھے لیکن آپ اپنے چہرہ مبارک کو قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرتے تھے

2288 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ، قَالَ

2287- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن خلاد فمن رجال مسلم. أبو الشعثاء: هو سليم بن أسود بن حنظلة المحاربي. وأخرجه أحمد 6/106، والبخاري "751" في الأذان: باب الالتفات في الصلاة، و "3291" في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، وأبو داوُد "910" في الصلاة: باب الالتفات في الصلاة، والترمذي "590" في الصلاة: باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، والنسائي 3/8 في السهو: باب التشديد في الالتفات في الصلاة، وابن خزيمة "484" و"931"، والبيهقي 2/281، والبغوي "732" من طرق عن أشعث بن أبي الشعثاء، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 2/281 من طريق أحمد بن عبيد، عن زكريا الساجي، عن محمد بن خلاد الباهلي، عن يحيى بن سعيد القطان، عن مسعر، عن أشعث بن أبي الشعثاء، عن أبي وائل، عن مسروق، عن عائشة. وقد حكم الحافظ في "الفتح" 2/235 على هذه الرواية بالشذوذ، لأنه لا يعرف من حديث أبي وائل، والله أعلم. وأخرجه النسائي 3/8، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 2/327 من طريق إسرائيل، عن أشعث بن أبي الشعثاء، عن أبي عطية - وهو مالك بن عامر - عن مسروق، عن عائشة. وأخرجه النسائي 3/8 - 9 وأبي داوُد "909"، والنسائي 3/8، وابن خزيمة "482" من حديث أبي ذر مرفوعًا "لايزال الله مقبلًا على العبد في صلاته ما لم يلتفت، فإذا صرف وجهه عنه انصرف." وله شاهد من حديث الحارث الأشعري بلفظ "وآمركم بالصلاة، فإن الله عز وجل ينصب وجهه لعبده ما لم يلتفت، فإذا صليتم فلا تلتفتوا" رواه أحمد 4/202، والطيالسي "1161" وصححه ابن خزيمة "930"، وقال الترمذي بإثره "2863": حديث حسن صحيح غريب.

2288- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "صحيح ابن خزيمة" "485" و "871" وقد تحرف في الموضع الثاني من المطبوع "ثور بن زيد" إلى ثور بن يزيد. وأخرجه النسائي 3/9 في السهو: باب الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينًا وشمالًا، عن الحسين بن الحريث، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/236 - 237 ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/275 و306، والترمذي "587" في الصلاة: باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة، وأبو داوُد في رواية أبي الطيب الأشناني كما في "التحفة" 5/117، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة"، والبغوي "737" من طرق عن الفضل بن موسى، به. وقع في المطبوع من الترمذي: ويلوى عنقه، وهو من تحريف الطبع، فقد جاء على الصواب عند البغوي الذي أخرجه من طريقه. وأخرجه أحمد 1/275، والترمذي "588" من طريق وكيع، عن عبد الله بن سعيد بن أبي هند، عن بعض أصحاب عكرمة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلحظ في الصلاة من غير ان يلوي عنقه. وأخرجه أبو داوُد في رواية أبي الطيب عن هناد، عن وكيع، عن عبد الله بن سعيد، عن رجل، عن عكرمة، عن النبي صلى الله عليه وسلم.. قال: وهذا أصح.

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فِیْ صَلَاتِهٖ، وَلَا يَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ . (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں اور بائیں طرف توجہ کرلیا کرتے تھے البتہ آپ گردن موڑ کر پشت کے پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔

2289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلَاةِ . (2: 108)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل (یعنی کپڑا لٹکانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِمَالِ الْمَرْءِ الصَّمَّاءَ وَهُوَ فِیْ صَلَاتِهٖ

نماز کے دوران اشتمال صماء (کے طور پر کپڑے کو اوڑھنے) کی ممانعت کا تذکرہ

2290 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ . (2: 108)

2289- إسناده ضعيف، عسل بن سفيان ضعفوه. وأخرجه أحمد 2/341 و345، والترمذي "378" في الصلاة: باب ما جاء في كراهية السدل في الصلاة، ومن طريقه البغوي "518" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/341 من طريق وهيب، و2/348، والدارمي 1/320، والبيهقي 2/242 من طريق سعيد بن أبي عروبة وشعبة، ثلاثتهم عن عسل بن سفيان، به. وعلقه أبو داوٗد بعد الحديث "643" فقال: عسل، فذكره. وللحديث طريق آخر يتقوى به سيذكره المؤلف برقم "2353".

2290- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن عمار وهو ثقة حافظ احتج به النسائي. عبد الوهاب الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد المجيد بن الصلت، وعبيد الله بن عمر: هو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب العمري. وأخرجه البخاري "5819" في اللباس: باب اشتمال الصماء، عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب الثقفي، بإسناده عن أبي هريرة قال: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الملامسة والمنابذة، وعن صلاتين: بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، وبعد العصر حتى تغيب الشمس، وان يحتبي بالثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء بينه وبين السماء، وأن يشتمل الصماء. وأخرجه أحمد 2/496 و510، والبخاري "584" في مواقيت الصلاة: باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، و"588" باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، وابن ماجه "3560" في اللباس: باب ما نهي عنه من اللباس، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

﷽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک ہی کپڑے میں کئی نمازیں ادا کرلے

2291 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ . (1:4)

﷽ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

جب آدمی ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرتا ہے تو نماز کی کیفیت کا تذکرہ

2292 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهِ . (1:4)

﷽ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

2291– إسناده صحيح على شرطهما. نصر بن علي: هو الجهضمي. وأخرجه أحمد 4/26 من طريق سفيان، والترمذي "339" في الصلاة: باب ما جاء في الثوب الواحد، من طريق الليث، كلاهما عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وعندهما "مشتملًا به" بدل: متوشحًا به.

2292– إسناده قوي، يعقوب بن حميد صدوق لا بأس به، وباقي السند رجاله رجال الشيخين. ابن أبي حازم: هو عبد العزيز بن أبي حازم سلمة بن دينار. وأخرجه أحمد 4/26 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "517" في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، وابن ماجه "1049" في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، من طريقين عن وكيع، به. وزادا بعد قوله "في ثوب واحد": متوشحًا به. وأخرجه مالك 1/140، والبخاري "355" و"356" في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به، والنسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد، والبغوي "512" و"513" من طرق عن هشام عن عروة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ وَضْعِ الْمَرْءِ طَرَفَ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ اِذَا صَلّٰى فِيْهِ

جب آدمی (ایک کپڑا اوڑھ کر) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے کنارے کو کندھے پر رکھنے کے طریقے کا تذکرہ

2293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ . (1:4)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جس کے کناروں کو آپ نے مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ بَعْدَ اَنْ يَزُرَّهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک قمیض پہن کر نماز ادا کرلے جبکہ اس نے اس پر بٹن لگایا ہوا ہو

2294 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ فَاُصَلِّيْ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا قَمِيصٌ وَاحِدٌ، قَالَ:

2293- إسناده صحيح على شرط البخاري . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/379 من طريق أبي داوُد، عن شعبة، بهٰذا الإسناد . ولم يقل: قد خالف بين طرفيه . وأخرجه البخاري "354" عن عبيد الله بن موسى، ومسلم "517" "279" من طريق حماد بن زيد، وعبد الرزاق "1365" عن معمر والثوري، أربعتهم عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أحمد 4/27، ومسلم "517" "280"، وأبو داوُد "628" في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلي فيه، والطحاوي 1/379 من طريق الليث، عن يحيى بن سعيد، عن أبي أمامة أسعد بن سهل، عن عمر بن أبي سلمة.

2294- إسناده حسن، موسى بن إبراهيم ذكره البخاري في "تاريخه" 7/279، وروى عنه عبد الرحمن بن أبي الموال، وعطاف بن خالد، وعبد العزيز الدراوردي، وذكره المؤلف في "الثقات" وأخرج ابن خزيمة حديثه في "صحيحه"، وقال ابن المديني: وسط، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الشافعي 1/63 - 64، وأبو داوُد "632"، وابن خزيمة "777" و"778"، والحاكم 1/250، والبغوي "517" من طرق عن عبد العزيز بن محمد -وهو الدراوردي، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الشافعي، وأحمد 4/49 و54، والنسائي 2/70، والبغوي من طرق عن عطاف بن خالد المخزومي، عن موسى بن إبراهيم، به . وقد جاء في رواية عطاف التصريح بسماع موسى بن إبراهيم من سلمة. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/380 من طريق يحيى بن أبي قبيلة، عن الدراوردي، فقال: عن موسى بن محمد بن إبراهيم، عن أبيه، عن سلمة.

فَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ. (4: 3)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض اوقات میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں اور میں ایسی حالت میں نماز ادا کرتا ہوں' میرے جسم پر صرف ایک قمیض ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کا بٹن لگالو اگرچہ کانٹے کے ذریعے ہی لگاؤ۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرے

2295 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ. (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلَّذِيْ سَاَلَهُ: اَتَعْرِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ، هُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ

2295- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/140. ومن طريق مالك أخرجه: البخاري "358" في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به، ومسلم "515" "275" في الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، وأبو داوُد "625" في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلي فيه، والنسائي 2/69- 70 في القبلة: باب الصلاة في الثوب الواحد. والبيهقي 2/236- 237، والبغوي "511". وأخرجه أحمد 2/285 و345، وعبد الرزاق "1364"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/379 من طرق عن ابن شهاب، عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/501 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، به.

2296- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/238- 239، والحميدي "937"، وابن ماجه "1047" في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، وابن الجارود "170" من طريق سفيان، بهٰذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة "758". والمشجب: خشبات موثقة تنصب، فينشر عليها الثياب.

وَاحِدٍ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ. (4: 33)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے یہ فرمایا جس نے ان سے یہ سوال کیا تھا' کیا تم ابوہریرہ کو جانتے ہو؟ بعض اوقات وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کررہا ہوتا ہے حالانکہ اس کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

2297 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الطَّاحِيُّ الْعَابِدُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا تَرٰى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ. (4: 33)

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو ہوتے ہیں؟

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ اَبَاحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس سبب پر دلالت کرتی ہے جس کی وجہ سے

2297- إسناده صحيح وأخرجه أحمد 4/22، وأبو داؤد "629"، والطبراني "8245"، والطحاوي 1/379، والبيهقي 2/240 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد -وذكر بعضهم فيه قصة. وأخرجه أحمد 4/23 من طريق محمد بن جابر، عن عبد الله بن بدر، به. وأخرجه أحمد 4/22، والطحاوي 1/379 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن عيسى بن خيثم "وقد تحرف في المطبوع من الطحاوي إلى: عثمان بن خيثم" والطيالسي "1098" من طريق أيوب بن عتبة، كلاهما عن قيس بن طلق، به. ولفظ الطيالسي: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم: أيصلي الرجل في ثوب واحد؟ فسكت حتى حضرت الصلاة، فصلى في ثوب واحد طارق بن كتفيه.

نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے

2298 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، وَاَيُّوبُ، وَحَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوا، رَجُلٌ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى فِي اِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي اِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي اِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ.

(33 :4)

قَالَ هِشَامٌ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَتُبَّانٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کرے تو تم لوگ کشادگی کو اختیار کرو۔ آدمی اپنے کپڑے کو جمع کرے (یعنی دو مختلف چیزوں کو پہن کر نماز ادا کرے) وہ تہبند اور چادر میں' یا تہبند اور قمیض میں' یا تہبند اور قباء میں' یا شلوار اور چادر میں' یا شلوار اور قمیض میں' یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے پاجامے کا ذکر بھی کیا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُصَلِّي بِثَوْبِهِ الْوَاحِدِ اِذَا صَلَّى فِيهِ

اس طریقے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کو (کیسے لپیٹے گا؟)

2299 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ فَلْيَعْطِفْ عَلَيْهِ

2298- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وهشام: هو ابن حسان القردوسي. وأخرجه البخاري (365) في الصلاة: باب الصلاة في القميص والسراويل والتُّبان والقباء، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/282 من طريق يزيد بن زريع، عن هشام، به. وأخرج المرفوع منه أحمد 2/230، ومسلم (515) (276) من طريق إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب، وأحمد 2/495، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/378 من طريق أبي معاوية محمد بن خازم عن عاصم، وأحمد 2/498 من طريق يزيد بن هارون عن هشام، والطحاوي 1/379 من طريق عبد الله بن بكير عن هشام، وأحمد 2/499 من طريق خالد الحذاء، أربعتهم عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے اسے اس کو اپنے اوپر اوڑھ لینا چاہیے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَطْفِ الَّذِي يَعْمَلُهُ الْإِنْسَانُ بِثَوْبِهٖ إِذَا صَلّٰى فِيهِ

اوڑھنے کے اس طریقے کا تذکرہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے گا تو اس کے ساتھ ایسا کرے گا

2300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ فَضَالَةَ الشَّعِيرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ. (4: 33)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح نماز پڑھائی ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ إِزَارٍ وَاحِدٍ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الثِّيَابِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ دوسرا کپڑا میسر نہ ہونے کی صورت میں ایک تہہ بند میں نماز ادا کرے

2301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2299– رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى القطعي فمن رجال مسلم. محمد بن بكر: هو ابن عثمان البُرساني. وأخرجه أحمد 3/324 عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد. والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/381 من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، به. ولفظه عندهما "فليعطّف به." (3) تحرفت هذه النسبة في الأصل إلى: السعرى، والتصحيح من "التقاسيم" 4/لوحة 37. والشَّعيرى نسبة إما لبيع الشعير، أو إلى باب الشعير محلة معروفة بالكرخ من غربي بغداد، واسمه عمران بن موسى بن فضالة، قال الخطيب في "تاريخه" 12/268: كان ناسكًا، تاركًا للدنيا وكان ثقة، سكن الموصل فنسب إليها، وبلغني أنه مات بها في سنة سبع وثلاث مئة. قلت: روى له ابن حبان حديثين، هذا أحدهما، والآخر سيرد برقم (7397) وفيه التصريح بأنه سمعه منه بالموصل.

2300– إسناده صحيح على شرطهما. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل.

يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي اُزُرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، فَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُ وسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ. (4: 50)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے بچوں کی طرح اپنے تہبند گردن میں باندھے ہوئے ہوتے تھے' تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا' تم اس وقت تک (سجدے سے) سر کو نہ اٹھانا جب تک مرد سیدھے (ہو کر بیٹھ نہیں جاتے)

ذِكْرُ جَوَازِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

آدمی کیلئے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ. (5: 8)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے آپ نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِتِّشَاحِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اِذَا صَلَّى الْمَرْءُ فِيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو اسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے

2303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

2301- إسناده صحيح على شرطهما. سفيان: هو الثوري، وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (763). وأخرجه النسائي 2/70 في القبلة: باب الصلاة في الإزار، عن عُبيد الله بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (362) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقاً، عن مسدد، عن يحيى، به. وأخرجه أحمد 5/331، والبخاري (814) في الأذان: باب عقد الثياب وشدها، و (1215) في العمل في الصلاة: باب إذا قيل للمصلي تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس، ومسلم (441) في الصلاة: باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال، وأبو داوُد (630) في الصلاة: باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي، والطبراني (5964) من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الطبراني (5937) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن مبشر بن مكسر، عن أبي حازم، به مختصرًا. إسناد حسن مبشر بن مكسر: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لا بأس به.

2302- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2291) و (2292) و (2293).

2303- إسناده صحيح، عبد الرحمن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحَيم، وهو ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين

حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُصَلِّیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: لِیَتَوَشَّحْ بِهٖ، ثُمَّ لِیُصَلِّ فِیْهِ .(1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے توشیح کے طور پر اسے لپیٹ لے اور پھر اس میں نماز ادا کرلے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ بِالْمُخَالَفَةِ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقِهٖ اِذِ الْاِتِّشَاحُ فِیْهِ مِنْ غَیْرِ الْمُخَالَفَةِ بَیْنَ طَرَفَیْهِ لَا یَخْلُو مِنَ السَّدْلِ اَوِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ ایک کپڑا پہن کے نماز ادا کرے تو اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لے کیونکہ مخالف سمت میں کندھے پر کنارے ڈالے بغیر توشیح کے طور پر لپیٹنے میں یا تو ''سدل'' کی صورت پائی جائیگی یا اشتمال صماء کی صورت پائی جائے گی (اور یہ دونوں ممنوع ہیں)

2304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقِهٖ .(1: 78)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے تو اسے اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھ لینے چاہئیں۔''

ذِكْرُ مَا یَعْمَلُ الْمَرْءُ عِنْدَ صَلَاتِهٖ اِذَا كَانَ مَعَهٗ ثَوْبٌ وَاحِدٌ غَیْرُ وَاسِعٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کے پاس صرف ایک کپڑا ہو اور وہ بڑا نہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

2304- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (1374)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/266. وأخرجه أحمد 2/255 و427 و520، وأبو داؤد (627) في الصلاة: باب جماع أبواب ما يصلى فيه، والطحاوي 1/381 من طريق هشام الدستوائي ويحيى القطّان، والبخاري (360) في الصلاة: باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه، ومن طريقه البغوي (516) من طريق شيبان، ثلاثتهم عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد.

2305- إسناده حسن، فليح -وهو ابن سليمان الخزاعي- فيه كلام، مع أنه من رجال الشيخين، وباقي رجال السند ثقات على شرط الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (767)، وقد تحرف فيه "سريج بن النعمان" إلى: شريح عن النعمان. وفي أوله عنده قصة. وأخرجه البخاري (361) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا، عن يحيى بن صالح، عن فليح، به. وأخرج مسلم (3010) في الزهد: باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، وأبو داؤد (634) في الصلاة: باب إذا كان الثوب ضيقًا يتزر به.

2305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ جَابِرٌ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِيْ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اشْتَمَلْتُ بِهٖ، وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَيِّقًا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ

(78:1)

سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ ایک رات میں کسی معاملے کے بارے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میرے جسم پر ایک کپڑا تھا جسے میں نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا کام ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! یہ تم نے اشتمال کے طور پر کس طرح کپڑا پہنا ہوا ہے' جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یہ ایک تنگ کپڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے لگو اور تمہارے جسم پر ایک کپڑا ہو' تو اگر تو وہ کشادہ ہو' تو تم اسے التحاف کے طور پر پہن لو اگر وہ تنگ ہو' تو تم اس کا تہبند باندھ لو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ عِنْدَ الْعَدَمِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ (اضافی کپڑے کی) عدم موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا آدمی کیلئے جائز ہے

2306 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلُ، وَاَيُّوْبُ، وَحَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَوَسِّعُوْا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ فَصَلَّى الرَّجُلُ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيْصٍ، فِيْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ، فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ.

2306- إسناده صحيح. وهو مكرر (2298).

قَالَ هِشَامٌ نَحْسَبُهُ قَالَ: وَتُبَّانٍ .(3: 65)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت آیا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے گنجائش عطا کردی ہے' تو تم لوگ گنجائش کو اختیار کرو۔ آدمی اپنے کپڑوں کو جمع کرلے (یعنی دو مختلف طرح کی چیزیں پہنے) آدمی تہبند اور چادر میں' یا تہبند اور قمیض میں' یا تہبند اور قباء میں نماز ادا کرے یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے یا شلوار اور قمیض میں' یا شلوار اور قباء میں نماز ادا کرے۔

ہشام نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں یا جانگیہ (میں نماز ادا کرے)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَصِيرِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی پر نماز ادا کرے

2307 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ . (1:4)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس پر سجدہ کررہے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْبُسُطِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کے وہ بچھونے پر نماز ادا کرے

2308 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

2307– رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان –وهو طلحة بن نافع– فقد قرنه البخاري بآخر واحتج به مسلم . نصر بن علي: هو الجهضمي، عيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي .وأخرجه الترمذي (332) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الحصير، عن نصر بن علي، بهذا الإسناد. ولفظه عنده "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلّى على حصير."وأخرجه مسلم (519) (284) في الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، من طريقين عن عيسى بن يونس، به –بلفظ المؤلف وزاد: ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحًا به . وأخرجه برقم (661) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير، عن إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس– بقصة الصلاة على الحصير .وأخرجه أحمد 3/59، ومسلم (519) (285)، و (661)، وابن ماجه (1029) في إقامة الصلاة: باب الصلاة على الخمرة، وابن خزيمة (1004)، والبيهقي 2/421 من طرق عن الأعمش، به – لفظ مسلم كلفظ المؤلف، ولفظ البقية كالترمذي.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِي صَغِيْرٍ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے یہ فرمایا کرتے تھے: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے۔

ہم نے اپنی چٹائی آپ کے لئے بچھادی تو آپ نے اس پر نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كَانَتْ بِعَقِبِ طَعَامٍ طَعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نمازیں اس کھانے کے بعد تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ہاں کھایا تھا

2309 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلٰى بِسَاطٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ. (1:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے گھر میں ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے ہاں کھانا کھایا جب آپ نے وہاں سے واپس آنے کا ارادہ کیا' تو آپ کے حکم کے تحت گھر کے ایک حصے میں آپ کے لئے چٹائی بچھائی گئی۔ آپ نے اس پر نماز ادا کی اور ان (گھر والوں کے لئے) دعا کی۔

ذِكْرُ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْءِ عَلَى الْخُمْرَةِ

اوڑھنی پر آدمی کی نماز کے جائز ہونے کا تذکرہ

2308- إسناده صحيح على شرطهما. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (335) عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد- ولم يذكر فيه قصة الصلاة على البساط. وأخرجه كما عند المؤلف أحمد 3/119، والترمذي (333) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، من طريق وكيع، به. وأخرجه كذلك أحمد 3/171 عن محمد بن جعفر، عن شعبة و190 من طريق موسى بن سعيد، كلاهما عن أبي التياح، به. وأخرجه أحمد 3/212، والبخاري (6203) في الأدب: باب الكنية للصبي وقبل أن يولد للرجل، ومسلم (659) في المساجد: باب جواز الجماعة في النافلة، و (2150) في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته..، والبيهقي 5/203.

2309- إسناده صحيح على شرطهما غير سوار العنبري وهو ثقة. وأخرجه البخاري (6080) في الأدب: باب الزيارة ومن زار قومًا فطعِمَ عندهم، ومن طريقه البغوي (3005) عن محمد بن سلام، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد. وأهل البيت من الأنصار: هم أهل عتبان بن مالك، كما حققه الحافظ في "الفتح" 10/500.

2310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَیْبٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ .(5: 10)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ یُصَلِّیَ الصَّلَاةَ عَلَى الْخُمْرَةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اوڑھنی پر نماز ادا کرے

2311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَیْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ .(1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ یُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسَى بْنِ السَّكَنِ الْبَلَدِیُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِیَّا بْنُ

2310– إسناده حسن في الشواهد . أبو الأحوص: هو سلام بن سُليم، وسماك: وهو ابنُ حرب، حسن الحديث إلا أن في روايته عن عكرمة اضطرابًا، وباقي رجاله ثقات . وأخرجه أبو يعلى (2357) عن خلف بن هشام، عن أبي الأحوص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/269 و309 و320 و358، وأبو يعلى (2703) ، والبيهقي 2/421 من طريق زائدة، عن سماك، به. والخُمرة، بضم الخاء وسكون الميم: قال الطبراني: هو مصلى صغير يُعمل من سعف النخل، سُميت بذلك لسترها الوجه والكفين من حر الأرض وبردها، فإن كانت كبيرة سميت حصيرًا.

2311– هو مكرر ما قبله. وأخرجه الترمذي (331) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الخمرة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وقال: حديث ابن عباس حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 1/232 و273، وابن خزيمة (1005) ، والبيهقي 2/436–437 من طريق زمعة بن صالح، عن سلمة بن وهرام، عن عكرمة، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلّى على بساط.

2312– حديث صحيح، زكريا بن الحكم الرسعني، ذكره ابن حبان في "الثقات" 8/255 وقال: هو من أهل رأس عين، يروى عن يزيد بن هارون وعبد الله بن بكر السهمي وأهل العراق، حدثنا عنه أبو عروبة، مات برأس عين سنة ثلاث وخمسين ومئتين، وكان يخضب رأسه ولحيته . وذكره السمعاني في "الأنساب" 6/119، ومن فوقه ثقات رجال الشيخين، أبو حَصين: هو عثمان بن عاصم الأسدي، وأبو عبد الرحمٰن السُّلمي: هو عبد الله بن حبيب بن رُبَيّعة .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 23/ (482) عن عبيد الله بن عمر القواريري، وأبو يعلى 131/1 عن أبي خيثمة زهير بن حرب، كلاهما عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد . وهاتان متابعتان قويتان لزكريا الرّسعني، فالحديث عن أم حبيبة صحيح . وفي الباب عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أخرجه البخاري (333) و (379) و (381) ، ومسلم (513) ، وأبو داؤد (656) ، والنسائي 2/57، وابن ماجه (1028) من طريق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ خالته مَیْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يصلي على الخمرة.

الْحَكَمِ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ .(1:4)

سیدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا طَاهِرَةٌ يَّجُوْزُ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ تمام زمین پاک ہے آدمی کیلئے اس پر نماز ادا کرنا جائز ہے

2313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ .(4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالے سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع تعلیم کلمات عطا کئے گئے ہیں رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز ادا کرنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الْاَرْضِ لَا الْكُلَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''میرے لیے

2313- إسناده صحيح على شرط مسلم . موسى بن إسماعيل: هو أبو سلمة التبوذكي، والعلاء : هو العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الحُرَقي . وأخرجه مسلم (523) (5) في أول كتاب المساجد، والترمذي 4/123 في السير : باب ما جاء في الغنيمة، والبيهقي 2/433 و9/5، والبغوي (3617) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/411-412 عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، عن العلاء ، به . وأخرجه ابن ماجه (567) في الطهارة: باب ما جاء في السبب، من طريق عبد العزيز بن أبي حازم وإسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء ، به مختصرًا بلفظ "جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا."

زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور نماز ادا کرنے کی جگہ بنادیا گیا ہے'' اس سے آپ کی مراد زمین کا کچھ حصہ ہے ساری زمین مراد نہیں ہے

2314 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِيْ اَعْطَانِ الْإِبِلِ . (4: 39)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو لیکن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ التَّخْصِيصِ الْاَوَّلِ الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس پہلی تخصیص کی صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے ان الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے جن الفاظ کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

2315 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَاَبُوْ مُوْسَى الزَّمِنُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى بَيْنَ الْقُبُوْرِ . (3: 29)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِى الَّذِىْ يَخُصُّ عُمُوْمَ اللَّفْظَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کو خاص کیا گیا ہے

2316 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

2314- إسناده صحيح على شرطهما . هشام بن حسان، ومحمد: هو ابن سيرين، وقد تقدم تخريجه برقم (1386) و (1701) و (1702) .

2315- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الحسن، وقد تقدم تخريجه برقم (1699) . ونزيد هنا: وأخرجه أبو يعلى (2888) من طريق محمد بن المثنى أبي موسى الزمن، بهذا الإسناد.

الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ. (3: 29)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حمام اور قبرستان کے علاوہ تمام روح زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔''

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّالِثِ الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا

اس تیسری تخصیص کا تذکرہ جس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عموم کو خاص کیا گیا ہے ''میرے لیے تمام روئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے''

2317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ تَجِدُوا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ، فَصَلُّوْا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ. (3: 29)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہیں (نماز ادا کرنے کے لئے) صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ملتی ہے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز ادا نہ کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ يَخُصُّ عُمُومَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

2318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ. (4: 39)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

2316- إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (1700)، وسيأتي برقم (2321). وهو في "صحيح ابن خزيمة" (791).

2317- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر (2314).

2318- رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد بن السري، وهو ثقة من رجال مسلم، وقد تقدم برقم (2315).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اشعث بن عبدالملک کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حفص بن غیاث نامی راوی منفرد ہے

2319 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الشَّيْخُ الصَّالِحُ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ . (4: 39)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2320 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا . (4: 39)

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔''

2319– رجاله ثقات إلا أن فيه عنعنة الأعمش وابن جريج، علي بن زياد اللحجي نسبه إلى لحج من بلاد اليمن، روى عن جمع وروى عنه جمع، وهو مستقيم الحديث. انظر "اللباب" 3/129، وأبو قرة: هو موسى بن طارق الزبيدي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما .وفي الباب عن ابن عمر عند الترمذي (346) ، وابن ماجه (746) وفي سنده زيد بن جبيرة، وهو ضعيف جدًا، وأخرجه ابن ماجه (747) عن ابن عمر، عن عمر مرفوعًا، وفيه أبو صالح كاتب الليث وهو ضعيف، وانظر الحديث (2316) .

2320– إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرطهما غير صحابي الحديث فقد خرج له مسلم . واسم أبي مرثد: كنّاز بن حصين بن يربوع بن طريف بن خرشة بن عبيد بن سعد بن عوف بن كعب بن جلان بن غنم بن غني بن أعصر بن سعد بن قيس عيلان، وهو حليف حمزة بن عبد المطلب، وكان تربه، شهد هو وابنه مرثد بدرًا، توفي في خلافة أبي بكر الصديق رضي الله عنه سنة إحدى عشرة .

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِتَخْصِيصِ عُمُومِ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ الفاظ کے عموم کے خاص ہونے کی صراحت کرتی ہے

2321 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِـمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ .(4: 39)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ بَيْنَ الْقُبُورِ

قبروں کے درمیان' قبرستان میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2322 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى بَيْنَ الْقُبُوْرِ .(2: 3)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَشْعَثُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں اشعث نامی راوی منفرد ہے

2323 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ هُذَيْلٍ الْقَصَبِيُّ بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ بِنْتِ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ اَشْعَثَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ اِلَى الْقُبُوْرِ .(2: 3)

2322– إسناده صحيح، أبو كامل الجحدري. هو فضيل بن حسين بن طلحة، وهو ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وقد تقدم برقم (2316).

2323– تقدم تخريجه برقم (2315). والقصبي: نسبة إلى القصب، ويقال لواسط: واسط القصب، لأنها كانت قبل أن يبنيها الحجاج قصبًا.

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا

قبروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے اور ان پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2324 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا. (2: 3)

❁❁ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قبروں پر بیٹھو نہیں اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ فِيهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی قبروں کو مساجد بنالے اور نماز ادا کرے

2325 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ، وَمَنْ يَتَّخِذِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ. (2: 76)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں سے سب زیادہ برے وہ لوگ ہیں' جنہیں قیامت پالے گی (یعنی جن پر قیامت قائم ہوگی) اور وہ لوگ ہیں جو قبروں کو مساجد بنالیتے ہیں''۔

2324– رجاله ثقات، وقد تقدم برقم (2320).

2325– إسناده حسن، عاصم: وهو ابن أبي النجود صدوق، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي رجال السند على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفي. وأخرجه أحمد 1/405 و435، والطبراني (10413)، والبزار (3420) من طرق عن زائدة، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (789)، وزادوا بعد قوله "تدركه الساعة": وهم أحياء. وعلق البخاري في "صحيحه" 13/14 القسم الأول منه، عن أبي عوانة، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مسعود. وأخرجه أحمد 1/454 عن عفان، والبزار (3421) عن أبي داوُد الطيالسي، كلاهما عن قيس بن الربيع، عن الأعمش، عن إبراهيم النخعي، عن عَبيدة السلماني، عن ابن مسعود

ذِكْرُ بَعْضِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقُبُورِ

اس بعض علت کا ذکر جس کی وجہ سے قبروں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے

2326 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .(2: 76)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔''

ذِكْرُ لَعْنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنِ اتَّخَذَ قُبُورَ الْاَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا

2327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .(1: 8)

2326- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" (321) برواية محمد بن الحسن. وأخرجه من طريق مالك: البخاري (437) في الصلاة، ومسلم (530) (20) في المساجد: باب النهي عن ابناء المساجد على القبور ..، وأبو داوُد (3227) في الجنائز: باب في البناء على القبر، والنسائي في الوفاة كما في "التحفة" 10/40، وأحمد 2/518، والبيهقي 4/80. لفظ أحمد "لعن اللّٰه اليهود والنصارى." وأخرجه أحمد 2/284 و285 و366 و396 و453-454 و518، ومسلم (530) (20)، والنسائي 4/95-96 في الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهٰذا الإسناد نحوه. وأخرجه مسلم (530) (21) من طريق عبيد اللّٰه بن الأصمّ، عن يزيد بن الأصم، عن أبي هريرة مرفوعًا نحوه.

2327- إسناده صحيح على شرطهما. ابن أبي عروبة: هو سعيد، وقد سمع منه أسباط بن محمد قبل اختلاطه، صرح بذٰلك الإمام أحمد فيما نقله عنه الحافظ ابن رجب في "شرح علل الترمذي" 2/568. وأخرجه النسائي 4/95 في الجنائز: باب اتخاذ القبور مساجد، وفي "الكبرى" كما في "التحفة" 11/412 من طريق خالد بن الحارث، عن سعيد (تحرف في المطبوع من "السنن الصغرى" إلى: شعبة)، عن قتادة، بهٰذا الإسناد. وخالد بن الحارث سمع من سعيد قبل الاختلاط. وأخرجه أحمد 6/146 و252 من طريق محمد بن جعفر ومحمد بن بكر البرساني، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، به. ومحمد بن بكر سمع من سعيد قبل اختلاطه. وأخرجه أحمد 6/34 و229 و274 و275، والدارمي 1/326، والبخاري (435) و (3453) و (4443) و (5815)، والنسائي 2/40-41 من طريق ابن شهاب الزهري، عن عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبة، عن عائشة، نحوه. وأخرجه أحمد 6/80 و121 و255، والبخاري (1330) و (1390) و (4441)، ومسلم (529)، والبغوي (508) من طريق هلال بن أبي حميد، عن عروة بن الزبير، عن عائشة، نحوه.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقُبُورَ اِذَا نُبِشَتْ، وَاُقْلِبَ تُرَابُهَا، جَائِزٌ حِيْنَئِذٍ الصَّلَاةُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ وَاِنْ كَانَ فِى الْبِدَايَةِ فِيْهِ قُبُورٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور اس کی مٹی کو برابر کرلیا جائے اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہوجاتا ہے اگرچہ وہاں پہلے قبریں موجود رہی ہوں

2328 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِىْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِىْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُ: بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِى النَّجَّارِ، فَجَاءُ وا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ، قَالَ اَنَسٌ: فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَاُ بَنِى النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقَى بِفِنَاءِ اَبِىْ اَيُّوْبَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّىْ فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَإِ بَنِى النَّجَّارِ فَجَاؤُوا، فَقَالَ: يَا بَنِى النَّجَّارِ، ثَامِنُوْنِىْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ، مَا هُوَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ - قَالَ اَنَسٌ: فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ: كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَحَرْثٌ - فَاَمَرَ رَسُوْلُ

2328– إسناده صحيح، جعفر بن مهران السبّاك، روى عن جمع وروى عنه جمع، وأورده ابن أبى حاتم 2/491 فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا، وذكره المؤلف فى "ثقاته"، ومن فوقه على شرطهما. أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعى. وهو فى "مسند أبى يعلى" (4180). وأخرجه أحمد 3/211-212، والطيالسى (2085)، والبخارى (428) فى الصلاة: باب هل تنبش قبور مشركى الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد، و (1868) فى فضائل المدينة: باب حرم المدينة، و (2106) فى البيوع: باب صاحب السلعة أحق بالسوم، و (2771) فى الوصايا: باب إذا وقفت جماعة أرضًا مشاعة، و (2774) باب وقف الأرض للمسجد، و (2779) باب إذا قال الواقف: لا نطلب ثمنه إلا إلى الله فهو جائز، و (3932) فى مناقب الأنصار: باب مقدم النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، ومسلم (524) (9) فى المساجد: باب ابتناء مسجد النبى صلى الله عليه وسلم، وأبو داوُد (453) فى الصلاة: باب فى بناء المسجد، والنسائى 2/39-40 فى المساجد: باب نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدًا، والبيهقى 2/438، والبغوى (3765) من طرق عن عبد الوارث، بهٰذا الإسناد. بعض روايات البخارى مختصرة. وأخرجه أبو داوُد (454)، وابن ماجه (742) فى المساجد: باب أين يجوز بناء المسجد، من طريقين عن حماد بن سلمة، عن أبى التياح، به، مختصرًا. وأخرجه البخارى (234) فى الوضوء: باب أبوال الإبل والدواب والغنم ومرابضها، و (429) فى الصلاة: باب الصلاة فى مرابض الغنم، ومسلم (524) (10)، والترمذى (350) فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة فى مرابض الغنم وأعطان الإبل، من طرق عن شعبة، عن أبى التياح، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يصلى فى مرابض الغنم قبل أن يُبنى المسجد.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْحَرْثِ فَسُوِّيَ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ، فَوَضَعُوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: فَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذٰلِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ . (4: 39)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں بنو عمرو بن عوف نامی ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں چودہ دن تک مقیم رہے' پھر آپ نے بونجہ کے گروہ کو پیغام بھجوایا۔ وہ لوگ اپنی تلواریں (گردنوں میں) لٹکا کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آج بھی منظر میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے بونجار کا ایک گروہ آپ کے اردگرد تھا' یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا تھا۔ آپ نماز ادا کر لیتے تھے' آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے بونجار کچھ افراد کو پیغام بھجوایا وہ لوگ آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بونجار! اپنے اس باغ کی قیمت میرے ساتھ طے کر لو۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت آپ سے نہیں لیں گے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں کیا تھا۔ وہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اس میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں کھجوروں کے درخت تھے اور کھیت تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشرکین کی قبریں برابر کر دی گئیں۔ کھیت کو برابر کر دیا گیا' اور کھجور کے درخت کو مسجد میں قبلہ کی سمت میں رکھ دیا گیا' اور ان کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ پتھر نقل کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ رجز پڑھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے ساتھ تھے یہ حضرات یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ ثَوْبِ النِّسَاءِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَذًى

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خاتون کے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ کو) اوپر لے کر نماز ادا کر لے جبکہ اس پر کوئی گندگی نہ لگی ہو

2329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ لِبَعْضِ نِسَائِهِ، وَعَلَيْهَا بَعْضُهُ .

قَالَ سُفْيَانُ: اُرَاهُ قَالَ: وَهِيَ حَائِضٌ . (1: 4)

2329– إسناده صحيح على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة، وأبو إسحاق الشيباني: هو سليمان بن أبي سليمان . وأخرجه أحمد 6/330، والحميدي (313)، وأبو داؤد (369) في الطهارة: باب في الرخصة في ذلك، وابن ماجه (653) في الطهارة: باب في الصلاة في ثوب الحائض، والطبراني في "الكبير" 24/ (9)

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور آپ پر آپ کی ازواج میں سے کسی کی چادر (کا کچھ حصہ) ہوتا تھا اور اس چادر کا بعض حصہ اس خاتون پر ہوتا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں "اور وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی"۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا اَذًى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کے لحاف میں نماز ادا کرے جبکہ اس میں کوئی گندگی نہ لگی ہو

2330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا. (1:4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لحاف میں نماز ادا کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ امْرَاَتَهٗ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کر لے جس میں اس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی

2331 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيْدَ

2330- هكذا رواه ابن حبان فأثبت أنه صلى الله عليه وسلم كان يصلي في لحف نسائه، وخالفه أصحاب السنن وغيرهم، فذكروا في روايتهم أنه كان لا يصلي في اللحف، فقد أخرجه أبو داؤد (367) في الطهارة: باب الصلاة في شُعُر النساء، و (645) في الصلاة: باب الصلاة في شُعر النساء، والبيهقي 2/409-410 عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن الأشعث، عن محمد بن سيرين، عن عبد الله بن شقيق، عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في شُعُرنا أو لُحُفنا . قال عبيد الله: شك أبي. وهذا إسناد صحيح، وسيرد عند المصنف برقم (2336). وأخرجه النسائي 8/217 في الزينة: باب الملحف، والترمذي (600) في الصلاة: باب في كراهية الصلاة في لحف النساء، والبيهقي 2/409-410 من طرق عن أشعث -وهو ابن عبد الملك- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لا يصلي في لحف نسائه . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

2331- إسناده صحيح . أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وليث: هو ابن سعد، وسويد بن قيس: هو التُّجيبي المصري. وأخرجه أحمد 6/427، وأبو داؤد (366) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه، والنسائي 1/155 في الطهارة: باب المني يصيب الثوب، وابن ماجه (540) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه، والطبراني 23/ (405)، والبيهقي 2/410 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (776). وأخرجه أحمد 6/325، والطبراني 23/ (406) و (408)، والبيهقي 2/410 من طرق عن يزيد بن أبي حبيب، به. وصححه ابن خزيمة (776).

بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ حُدَیْجٍ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُخْتِهٖ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَاَلَهَا: هَلْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ یُجَامِعُهَا فِیْهِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، اِذَا لَمْ یَرَ فِیْهِ اَذًی . (1:4)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بہن سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جس میں آپ نے اس خاتون کے ساتھ صحبت کی ہوتی تھی تو سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (اس وقت) جب آپ کو اس میں کوئی نجاست نظر نہیں آتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اُمِّ حَبِیْبَةَ: اِذَا لَمْ یَرَ فِیْهِ اَذًی، اَرَادَتْ بِهٖ غَیْرَ الْمَنِیِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ "سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: "جب آپ اس میں کوئی گندگی نہیں دیکھتے تھے" اس سے ان کی مراد وہ گندگی ہے جو منی کے علاوہ ہو

2332 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ،

(متن حدیث): قَالَ: رَاَتْنِیْ عَائِشَةُ اَغْسِلُ اَثَرَ الْجَنَابَةِ اَصَابَ ثَوْبِیْ، فَقَالَتْ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَثَرُ جَنَابَةٍ اَصَابَ ثَوْبِیْ، فَقَالَتْ: لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّهٗ لَیُصِیْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ: هٰكَذَا نَفْرُكُهٗ. (1:4)

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دیکھا میں اپنے کپڑے پر سے جنابت کے نشان کو دھو رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہے میں نے جواب دیا: یہ جنابت کا نشان ہے جو میرے کپڑے پر لگ گیا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر بھی لگتا تھا تو آپ یہ فرماتے تھے ہم اس طرح اسے کھرچ دیں۔

2333 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ اَبِیْ زُمَیْلٍ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ آتِیْ فِیْهِ اَهْلِیْ؟ قَالَ:

2332- إسناده صحيح على شرطهما. واصل الأحدب: هو واصل بن حيان الأحدب. وأخرجه مسلم (288) (107) في الطهارة: باب حكم المني، وابن خزيمة (288) من طريقين عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه مسلم (288)، والنسائي 1/157 في الطهارة: باب فرك المني من الثوب، وابن ماجه (539) في الطهارة: باب في فرك المني من الثوب، وابن خزيمة (288) من طرق عن إبراهيم النخعي، به.

نَعَمْ، اِلَّا اَنْ تَرٰى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلَهٗ . (3:4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں اس کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ جس کو پہن کر میں نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں البتہ اگر تم اس میں کوئی چیز دیکھو تو اسے دھولو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ اِذَا لَمْ تَكُنْ بِمُحَرَّمَةٍ عَلَيْهِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ سرخ کپڑے میں نماز ادا کرلے جبکہ وہ اس کیلئے حرام نہ ہو

2334 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، فَرُكِزَتْ عَنَزَةٌ، فَصَلّٰى اِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ . (1:4)

عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ حلہ پہن کر تشریف لائے نیزہ گاڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی اس کے دوسری طرف سے کتے خواتین اور گدھے گزر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْاَبْرَادِ الْقِطْرِيَّةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قطری چادر میں نماز ادا کرے

2335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ

2333- إسناده صحيح، عبد الجبار بن عاصم، وثقه ابن معين والدارقطني ومخلد بن أبي زميل قال النسائي: لا بأس به، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 5/97 عن مخلد بن أبي زميل، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني (1881) عن الحسن بن علي الفسوي، عن عبد الجبار بن عاصم، به. وأخرجه أحمد 5/89، وابن ماجه (542) في الطهارة: باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه، والطبراني (1881) من طرق عن عبيد الله بن عمرو الرقي، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 2/41: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات.

2334- إسناده صحيح على شرطهما. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري، وأبو جحيفة: هو وهب بن عبد الله السُّوائي. وأخرجه النسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (1268) فانظر تخريجه هناك. وازيد هنا أن الترمذي أخرجه (197) في الصلاة: باب ما جاء في إدخال الإصبع في الأذن عند الأذان، من طريق عبد الرزاق، وأبا يعلى (887) من طريق وكيع، كلاهما عن سفيان، به مطولاً. وأخرجه الحميدي (892) عن سفيان بن عيينة، عن مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جحيفة، به.

قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ .(1:4)

۞۞ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ نے ایک قطری چادر اوڑھی ہوئی تھی' جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنَّ لَا يُصَلِّيَ فِيْ شَعْرِ نِسَائِهٖ وَلَا لُحُفِهَا

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی بیوی کی چادر یا لحاف میں نماز ادا نہ کرے

2336 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ(ص:)، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ شُعُرِنَا وَلَا لُحُفِنَا .(5: 30)

۞۞ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چھوٹی یا بڑی چادروں میں نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهٗ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا تَشْغَلُهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ اس کی نماز ایسے کپڑوں میں ہونی چاہئے جو اسے نماز کی طرف سے غافل نہ کریں

2337 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ ذَاتُ اَعْلَامٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: اذْهَبُوا بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ، فَاِنَّهَا

2335– إسناده صحيح على شرط الصحيح. حميد: هو ابن أبي حميد الطويل. وأخرجه أبو الشيخ في "اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم" ص 115 عن أبي خليفة، عن داؤد بن شبيب، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ، وعن حبيب بن الشهيد، عن الحسن عن أنس. وأخرجه أحمد 3/239 عن حسن، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ والحسن. وأخرجه أحمد 3/257 و 281 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، عن حميد، عن الحسن وعن أنس. وأخرجه أحمد 3/262 من طريق عبد الله بن محمد، والترمذي في "الشمائل" (127) من طريق عمرو بن عاصم، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن حميد، عن أنس. وأخرجه الترمذي في "الشمائل" (58) من طريق محمد بن الفضل، عن حماد بن سلمة، عن حبيب بن الشهيد، عن الحسن، عن أنس.

2336– إسناده صحيح. وانظر تخريجه في التعليق على الحديث (2330).

اَلْهَتْنِيْ فِيْ صَلَاتِيْ . (5 : 8)

🌸🌸 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ایک ایسی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے اس کے ان نقش و نگار کا منظر گویا' آج بھی میری نگاہ میں ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس کی انجانی چادر میرے پاس لے آؤ چونکہ اس چادر نے میری نماز میں (خلل ڈالنے کی) کوشش کی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا بَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمِيصَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ قمیض حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوائی تھی' کسی اور کی طرف نہیں بھجوائی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2338 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَهْدٰى اَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً شَامِيَّةً لَهَا عَلَمٌ، فَشَهِدَ فِيْهَا الصَّلَاةَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: رُدِّيْ هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ، فَاِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلَاةِ فَكَادَتْ تَفْتِنُنِيْ . (5 : 8)

🌸🌸 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شامی چادر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ چادر پہن کر نماز ادا کی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ چادر ابوجہم کے پاس واپس لے جاؤ جب نماز کے دوران میری نظر اس کے نقش و نگار پر پڑی

2337– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فإنه من رجال مسلم، وأخرجه مسلم (556) (62) في المساجد: باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/37 و199، وعبد الرزاق (1389)، والحميدي (172)، والبخاري (373) في الصلاة: باب إذا صلى في ثوب له أعلام ونظر إلى علَمها، و(752) في الأذان: باب الالتفات في الصلاة، و(5817) في اللباس: باب الأكسية والخمائص، ومسلم (556) (61)، وأبو داؤد (914) في الصلاة: باب النظر في الصلاة، و(4052) و(4053) في اللباس: باب من كرهه، والنسائي 2/72 في القبلة: باب الرخصة في الصلاة في خميصة لها أعلام، وابن ماجه (3550) في اللباس: باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن خزيمة (928)، والبيهقي 2/423، والبغوي (523) و(738) من طرق عن الزهري، به. وأخرجه مسلم (556) (63) من طريق وكيع، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عائشة نحوه.

2338– أم علقمة: اسمها مَرجانة، ذكرها المؤلف في "ثقاته"، وقال العجلي في "تاريخ الثقات" ص 525: مدنية تابعية ثقة. وقال الذهبي في "الميزان" 4/613: لا تعرف، وقال الحافظ في "التقريب": مقبولة. وهو في "الموطأ" 1/97–98. قال الزرقاني في "شرح الموطأ" 1/202: وفيه أن الفتنة لم تقع، فإن "كاد" تقتضي القرب وتمنع الوقوع

تو مجھے اپنی توجہ منتشر ہونے کا اندیشہ ہوا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ حَمْلَ الشَّيْءِ النَّظِيفِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران کوئی پاکیزہ چیز اپنے کندھے پر اٹھا سکتا ہے

2339 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ حَنْظَلَةَ الصَّيْفِيُّ بِسَرَخْسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَضَعَهَا، ثُمَّ سَجَدَ، فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَضَعَهَا . (1:4)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے انہیں کھڑا کر دیا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' جب آپ پھر کھڑے ہوئے' تو آپ نے انہیں پھر اٹھالیا پھر جب رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے پھر انہیں کھڑا کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةَ فَرِيضَةٍ لَا نَافِلَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ نماز' فرض نماز تھی نفل نماز نہیں تھی

2340 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْجُبْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَامِلٌ عَلٰى عَاتِقِهٖ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ، فَكَانَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا عَنْ عَاتِقِهٖ، وَاِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهٖ حَمَلَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ . (1:4)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنے کندھے پر سیّدہ امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوا تھا جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے انہیں اپنے کندھے سے اتار دیا جب آپ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو آپ نے پھر انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا۔ آپ اسی طرح کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

2340- إسناده حسن، محمد بن صدقة الجُبلاني روى عنه النسائي وقال: لا بأس به . والجُبْلاني: نسبه إلى جُبلان، وهو بطن من حِمير، ومن فوقه على شرطهما . محمد بن حرب: هو الخولاني، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر . وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/264 عن محمد بن صدقة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّي أَنْ يُصَلِّيَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ امْرَأَةٌ مُعْتَرِضَةٌ ذَاتُ مَحْرَمٍ لَهُ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ایسی حالت میں نماز ادا کرے جبکہ اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی محرم عورت چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہو

2341 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهِ هُوَ وَأَهْلُهُ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں بچھونے پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی تھی یہ وہ بچھونا تھا جس پر نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلیہ آرام کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَهِيَ نَائِمَةٌ أَمَامَهُ

اس بات کا تذکرہ کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے سوئی ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیا' کیا کرتی تھیں؟

2342 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ. (1:4)

2341- حديث صحيح رجاله ثقات، إلا أن عمر بن علي -وهو ابن عطاء بن مقدَّم- عيب عليه كثرة تدليسه، وقد رواه بالعنعنة. وسيرد عند المصنف بإسناد أصح من هذا بعد حديثين.

2342- إسناده صحيح على شرطهما. أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وهو في "الموطأ" 1/117. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/148 و225 و255، والبخاري (382) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش، و (513) باب التطوع خلف المرأة، و (1209) في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة، ومسلم (512) و (272) في الصلاة: باب الاعتراض بين يدي المصلي، والنسائي 1/102 في الطهارة: باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة، والشافعي في "السنن المأثورة" (126) برواية الطحاوي، وعبد الرزاق (2376)، والبيهقي 2/264، والبغوي (545). وأخرجه أبو داوٗد (713) في الصلاة: باب من قال: المرأة لا تقطع الصلاة، من طريق عُبيد الله بن عمر، عن أبي النضر، به نحوه.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی۔ میری دونوں ٹانگیں آپ کی قبلہ کی سمت میں ہوتی تھیں' جب آپ سجدے میں جاتے تھے' تو آپ مجھے ہلا دیتے تھے' تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تھے' تو میں انہیں پھر پھیلا لیتی تھی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلْمَرْءِ بِحِذَاءِ الْمَرْاَةِ النَّائِمَةِ قُدَّامَهُ

آدمی کیلئے ایسی عورت کے بالمقابل نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو اس کے سامنے سوئی ہوئی ہو

2343 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ غَمَزَنِيْ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تم نے یہ بہت برا کیا ہے' ہم (خواتین کو) کتوں اور گدھوں کے ساتھ ملا دیا ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ مجھے ہلا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنَامُ مُعْتَرِضَةً فِي الْقِبْلَةِ وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُصَلِّي) وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں سوئی ہوئی ہوتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھیں

2344 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

2343- إسناده صحيح على شرطهما. بُندار لقب لمحمد بن بشار. وأخرجه أحمد 6/44 و54-55، والبخاري (519) في الصلاة: باب هل يغمز الرجل امرأته عند السجود ليسجد، وأبو داؤد (712)، والنسائي 1/102 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/260، والنسائي 1/101-102 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن الهاد، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عن أبيه، به نحوه.

2344- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة (823) عن أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/231، والبخاري (512) في الصلاة: باب الصلاة خلف النائم، و (997) في الوتر: باب إيقاظ النبي صلى الله عليه وسلم أهله بالوتر، ومسلم (512) (268)، وأبو داؤد (711)، من طرق عن هشام بن عروة، به نحوه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْوِتْرِ اَيْقَظَنِيْ . (3: 61)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تھے تو آپ مجھے بیدار کر دیتے تھے۔

2345 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا فِيْ عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ اَيُّوْبُ: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: مُعْتَرِضَةٌ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ .

ہشام بن عروہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں)

''چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی' جس طرح جنازہ (امام کے سامنے) پڑا ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِيْقَاظَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا كَانَ ذٰلِكَ بِرِجْلِهٖ دُوْنَ النُّطْقِ بِالْكَلَامِ

اس بات کے بیان کے تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرنا جس کا ہم نے ذکر کیا تھا یہ پاؤں کے ذریعے ہوتا تھا کلام کے ذریعے بول کر نہیں ہوتا تھا

2346 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي الْقِبْلَةِ اَمَامَهُ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ غَمَزَنِيْ بِرِجْلِهٖ . (3: 61)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ میں آپ کے سامنے قبلہ کی سمت میں چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلا دیتے تھے۔

2345- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة من رجال مسلم . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (823) عن أحمد بن عبدة، بهذا الإسناد. وسيرد عند المصنف برقم (2390) .

2346- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة الليثي، صدوق أخرج له البخاري مقرونًا بغيره ومسلم متابعة، واحتج به الباقون. وأخرجه أحمد 6/182 عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: فقال: تنحّي. وأخرجه أبو داوُد (714) من طريق محمد بن بشر والدراوردي، كلاهما عن محمد بن عمرو، به نحوه.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُوقِظُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت میں بیدار کرتے تھے

2347 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوتِرَ اَيْقَظَنِيْ، فَاَوْتَرْتُ . (3: 61)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ مجھے بیدار کر دیتے تھے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ نَوْمِ عَائِشَةَ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عِنْدَمَا وَصَفْنَا ذِكْرَهُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رات کے وقت سونے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2348 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلَيَّ فِيْ قِبْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَرَفَعْتُهُمَا، وَاِذَا قَامَ رَدَدْتُهُمَا . (3: 61)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی قبلہ کی سمت والے حصے میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی تھی۔ آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے تو مجھے ہلا دیتے تھے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں دوبارہ پھیلا دیتی تھی۔

2347- إسناده صحيح على شرطهما . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، ومحمد بن بشر: هو العبدي . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (824) . وانظر (2344) و (2345) .

2348- إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم (2342) .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ الْيَسِيْرِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنا جائز ہے

2349 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَرَضَ الشَّيْطَانُ فِيْ مُصَلَّايَ، فَاَخَذْتُ بِحَلْقِهٖ فَخَنَقْتُهٗ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى كَفِّيْ، وَلَوْلَا مَا كَانَ مِنْ دَعْوَةِ اَخِيْ سُلَيْمَانَ، لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ. (5: 10)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان میری جائے نماز کے سامنے آیا میں نے اس کے حلق کو پکڑ کر اس کا گلا دبایا یہاں تک کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک مجھے اپنی ہتھیلی پر محسوس ہوئی اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو صبح وہ (شیطان) باندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اسے دیکھ لیتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَفْسَدَ صَلَاةَ الْعَامِلِ فِيْهَا عَمَلًا يَسِيْرًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا عمل کرنے والے شخص کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

2350 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَعْمٰى، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْطَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَاَخَذَهٗ فَخَنَقَهٗ حَتّٰى وَجَدَ

2349- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وباقي رجاله ثقات على شرطهما. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/16 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/298، والبخاري (461) في الصلاة: باب الأسير أو الغريم يُربط في المسجد، و (1210) في العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة، و (3284) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (3423) في أحاديث الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لداوُدَ سليمانَ)، و (4808) في التفسير: باب (هَبْ لي ملكًا لا ينبغي لأحدٍ من بعدي إنك أنت الوهّاب)، ومسلم (541) في المساجد: باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة والتعوذ منه، وجواز العمل القليل في الصلاة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 10/325، والبيهقي 2/219، والبغوي (746).

2350- إسناده قوي. محمد بن أبان: هو ابن عمران الواسطي: صدوق من رجال البخاري، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي في التفسير كما في "التحفة" 11/479 من طريق يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عياش، بهذا الإسناد. ويشهد له حديث عائشة الذي قبله.

بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰی یَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْ سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ.

(1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران شیطان کو دیکھا آپ نے اسے پکڑا اور اس کا گلا دبایا' یہاں تک کہ آپ نے اس کی زبان کی ٹھنڈک کو اپنے دست اقدس پر محسوس کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی' تو وہ (شیطان) بندھا ہوا ہوتا' یہاں تک کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَتْلَ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ فِیْ صَلَاتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار سکتا ہے

2351 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلَاةِ: الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ (4: 8)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ہی دو سیاہ چیزوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ سانپ اور بچھو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ لِلْمُصَلِّیْ فِیْ صَلَاتِهٖ

نمازی کے نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینے کا تذکرہ

2352 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْفَرَاهِیْدِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهُنَائِیُّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

2351– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ضمضم بن جوس، وهو ثقة روى له أصحاب السنن، وقد صرح يحيى بن ابى كثير بالسماع من ضمضم عند أحمد 2/473 فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 2/233 و248 و284 و490، وعبد الرزاق (1754) ، والطيالسي (2538) ، والدارمي 1/354، وابن ماجه (1245) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، والنسائي 3/10 في السهو: باب قتل الحية والعقرب في الصلاة، وابن الجارود (213) ، والبيهقي 2/266، والبغوى (745) من طرق عن معمر، بهٰذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (869) ، والحاكم 1/256 ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/255 من طريق يزيد بن زريع، عن هشام الدستوائي، عن يحيى، به –لم يذكر فيه معمرًا . (2) إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أبو داؤد (921) في الصلاة: باب العمل في الصلاة، ومن طريقه البغوى (744) عن مسلم بن إبراهيم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/473 و475، والطيالسي (2539) ، والترمذي (390) في الصلاة: باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، من طريق علي بن المبارك، به. ولفظه: اَمَرَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتل الأسودين ... فذكره.

(متن حدیث): اقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ. (1: 70)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مار دو سانپ اور بچھو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْمَرْءِ فَمَهُ فِي الصَّلَاةِ

نماز کے دوران چہرہ ڈھانپنے کی ممانعت کا تذکرہ

2353 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. (2: 108)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل کے طور پر کپڑے کو لٹکانے اور آدمی کے اپنے چہرے کو ڈھانپنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ بَسْطَ ثَوْبِهٖ لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ عِنْدَ شِدَّةِ الْحَرِّ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ گرمی کی شدت میں سجدہ کرنے کیلئے اپنا کپڑا اچھالے

2354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

2353- إسناده حسن في الشواهد، الحسن بن ذكوان مع كونه ضعفه غير واحد فقد قال ابن عدي: روى عنه يحيى بن القطّان وابن المبارك، وناهيك به جلالة أن يرويا عنه، وأرجو أنه لا بأس به. روى له البخاري في " صحيحه " حديثًا واحدًا في الرقائق، وباقي رجال السند ثقات، وقد تقدم من طريق أخرى عند المؤلف (2289). وأخرجه أبو داوٗد (643) في الصلاة: باب ما جاء في السدل في الصلاة، وابن خزيمة (772) و (918)، والبغوي (519)، والبيهقي 2/242 من طريق ابن المبارك، عن الحسن بن ذكوان، بهذا الإسناد.

2354- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 2/106 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (385) في الصلاة: باب السجود على الثوب في شدة الحر، والبيهقي 2/105-106 من طريق أبي الوليد الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 3/100، وابن أبي شيبة 1/269، والدارمي 1/308، والبخاري (1208) في العمل في الصلاة: باب بسط الثوب في الصلاة للسجود، ومسلم (620) في المساجد: باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر، وأبو داوٗد (660) في الصلاة: باب الرجل يسجد على ثوبه، وابن ماجه (1033) في إقامة الصلاة: باب السجود على الثياب في الحر والبرد، وأبو يعلى (4152)، وابن خزيمة (675) من طرق عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه البخاري (542) في مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، والترمذي (584) في الصلاة: باب ما ذُكر من الرخصة في السجود على الثوب في الحر والبرد، والنسائي 2/216 في التطبيق: باب السجود على الثياب، والبغوي (357) من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن خالد بن عبد الرحمٰن السلمي، عن غالب القطّان، عن بكر المزني، عن أنس قال: كنّا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بالظهائر سجدنا على ثيابنا اتّقاء الحر. وهو في "مسند أبي يعلى" (4153) من طريق وكيع، عن خالد بن عبد الرحمٰن، به نحوه.

الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. (4: 50)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص پیشانی کو زمین پر (گرمی کی شدت کی وجہ سے) نہیں رکھ پاتا تھا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ مَشْيَ الْيَمِيْنِ وَالْيَسَارِ فِيْ صَلَاتِهٖ لِحَاجَةٍ تَحْدُثُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نماز کے دوران' کوئی ضرورت پیش آنے پر دائیں طرف یا بائیں طرف چل سکتا ہے

2355 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا، وَالْبَابُ فِي الْقِبْلَةِ، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى فَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الصَّلَاةِ. (1: 4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ دروازہ قبلہ کی سمت میں ہی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سے یا شاید بائیں طرف سے چلتے ہوئے آئے اور دروازہ کھول دیا۔

پھر آپ اپنی نماز کی طرف واپس چلے گئے۔

ذِكْرُ فَرْقِ الْمُصَلِّيْ بَيْنَ الْمُقْتَتِلَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کا نماز کے دوران' دو جھگڑا کرنے والوں کا ایک دوسرے سے الگ کرنے کا تذکرہ

2356 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ

2355- حديث صحيح غسان بن الربيع: هو الأزدي الموصلي، ضعفه الدارقطني، وقال الذهبي: صالح ورع وليس بحجة في الحديث. وقد توبع. وبرد بن سنان ثقة، تفرد ابن المديني بتضعيفه، روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأصحاب السنن، وباقي السند رجاله ثقات على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (4406). وأخرجه أحمد 6/234 من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، والنسائي 3/11 في السهو: باب المشي أمام القبلة خطى يسيرة، من طريق حاتم بن وردان، والدارقطني 2/80 من طريق حماد، ثلاثتهم عن برد بن سنان، بهذا الإسناد. وليس عند أحمد والدارقطني قوله "تطوعاً". وأخرجه أحمد 6/31 و183، والطيالسي (1468)، وأبو داؤد (922) في الصلاة: باب العمل في الصلاة، والترمذي (601) في الصلاة: باب ما يجوز من المشي والعمل في صلاة التطوع، والدارقطني، والبيهقي 2/265، والبغوي (747) من طرق عن برد بن سنان، به نحوه.

الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَائَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَشْتَدَّانِ اقْتَتَلَتَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى، وَمَا بَالَى بِذَٰلِكَ (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران اولاد عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں دوڑتی ہوئی آئیں وہ ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑا اور ان میں سے ایک کو دوسری سے الگ کر دیا۔ آپ نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِكَظْمِ الْمَرْءِ التَّثَاؤُبَ مَا اسْتَطَاعَ ذٰلِكَ

آدمی کو جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

2357 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے۔"

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِكَظْمِ التَّثَاؤُبِ مَا اسْتَطَاعَ الْمَرْءُ أَوْ وَضْعَ الْيَدَ عَلَى الْفَمِ عِنْدَ ذٰلِكَ

آدمی کیلئے جہاں تک ممکن ہو جمائی کو روکنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

2356– إسناده صحيح على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأبو الصهباء: هو صهيب البكري مولى ابن عباس وقد سقط من الأصل، واستدرك من الحديث (2381). وهو في "مسند أبي يعلى" (2749). وأخرجه أبو داوُد (717) في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، والبيهقي 2/277 من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (716) من طريق أبي عوانة، عن منصور، به نحوه. وأخرجه أحمد 1/235، والطيالسي (2762)، وعلي بن الجعد (163)، والنسائي 2/65 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، والبيهقي 2/277 عن شعبة، عن الحكم، به وصححه ابن خزيمة (835). وأخرجه أحمد 1/250 و254، وعلي بن الجعد (92) عن شعبة، عن عمرو بن مرة، عن يحيى بن الجزار، عن ابن عباس. وهذا إسناد صحيح، فقد سمع يحيى بن الجزار من ابن عباس. وفي "العلل" 1/90 لابن أبي حاتم عن أبيه قال: هذا زاد رجلًا وذاك نقص رجلًا وكلاهما صحيح.

2357– إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم (2994) (56) في الزهد: باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، والترمذي (370) في الصلاة: باب ما جاء في كراهية التثاؤب في الصلاة، وابن خزيمة (920)، والبيهقي 2/289، والبغوي (728) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/516–517

یا اس وقت وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے

2358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، اَوْ لِيَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّهُ اِذَا تَثَاءَبَ فَقَالَ: آهْ، فَاِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. (1: 29)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے' تو جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے' تو جہاں تک ہو سکے وہ اس کو روکنے کی کوشش کرے یا پھر اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے' کیونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے آہ کہتا ہے' تو اس کے اندر شیطان ہنس رہا ہوتا ہے (جس کے نتیجہ میں یہ آواز آتی ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اَمْرُ الْمُصَلِّيْ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم نمازی کیلئے ہے اس شخص کیلئے نہیں ہے جو نماز کی حالت میں نہ ہو

2359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَكْظِمْ. (1: 95)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نماز کے دوران جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جب کسی شخص کو یہ صورت حال محسوس ہو' تو وہ اسے روکنے

2358– إسناده حسن. وأخرجه الترمذي (2746) في الأدب: باب ما جاء إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب، عن ابن أبي عمر، عن سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3322)، وعنه أحمد 2/265 عن سفيان الثوري، به مختصرًا. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (217)، وابن خزيمة (921) من طريق أبي خالد الأحمر، والحاكم 4/263 وصححه من طريق أبي عاصم، كلاهما عن ابن عجلان، به نحوه. وأخرجه كذلك النسائي (216) من طريق القاسم بن يزيد، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أبي هريرة بنحوه. وأخرجه أحمد 2/428، والطيالسي (2315)، والبخاري (3289) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و (6223) في الأدب: باب ما يستحب من العُطاس وما يكره من التثاؤب، و (6226) باب إذا تثاءب فليضع يده على فيه، وأبو داوٗد (5028) في الأدب: باب ما جاء في التثاؤب، والترمذي (2747)، والنسائي (214) و (215)، والحاكم 4/264، والبيهقي 2/289 من طرق عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة. قال أبو عيسى الترمذي: وهٰذا أصح من حديث ابن عجلان، وابن أبي ذئب أحفظ لحديث سعيد المقبري، وأثبت من محمد بن عجلان.

2359– إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح محمد بن سلمة: هو الحرّاني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني. وانظر (2357).

کی کوشش کرے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ تَثَائَبَ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ حَذَرَ دُخُوْلِ الشَّيْطَانِ فِيْهِ

جس شخص کو جمائی آتی ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمائی کے وقت اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے تاکہ وہ شیطان کو اپنے اندر داخل ہونے سے روک سکے

2360 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، (وَ) عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ . (1: 95)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔"

ذِكْرُ وَصْفِ اسْتِتَارِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ

نمازی کا نماز کے دوران سترہ قائم کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2361 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ جَدِّهٖ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُلْقِ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (1: 87)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ هٰذَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، وَابْنُهٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، يَرْوِيْ عَنْ جَدِّهٖ، وَلَيْسَ هٰذَا بِعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، ذٰلِكَ لَهٗ صُحْبَةٌ،

2360- إسناده قوي على شرط مسلم. جرير: هو ابن عبد الحميد، وابن أبي سعيد: هو عبد الرحمٰن. وهو في "مسند أبي يعلى" (1162). وأخرجه مسلم (2995) (59) في الزهد: باب تشميت العاطس، من طريق جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2995) (57) من طريق بشر بن المفضّل، حدثنا سهيل بن أبي صالح، قال: سمعت ابنًا لأبي سعيد الخدري يحدث أبي عن أبيه قال ...وأخرجه أحمد 3/96، والدارمي 1/321، وأبو داؤد (5026) في الأدب: باب ما جاء في التثاؤب، ومسلم (2995) (58) من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن ابن أبي سعيد، عن أبيه. وأخرجه عبد الرزاق (3325)، ومن طريقه أحمد 3/37 و93، والبيهقي 2/289-290، والبغوي (3347) عن معمر، عن سهيل بن أبي صالح، به. زاد أحمد في الموضع الأول بعد قوله "إذا تثاء ب أحدكم": في الصلاة. وأخرجه بهذه الزيادة ابن أبي شيبة 2/427، ومسلم (2995) (59)، وأبو داؤد (5027)، وابن الجارود (221)، والبيهقي 2/289 عن وكيع، عن سفيان، عن سهيل، عن ابن أبي سعيد، عن أبيه.

وَهٰذَا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثِ بْنِ عُمَارَةَ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ، سَمِعَ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ جَدَّهُ حُرَيْثَ بْنَ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو اسے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی' تو اپنا عصاء رکھ لے اگر عصاء بھی نہیں ملتا تو پھر ایک لکیر کھینچ لے اس کے دوسری طرف سے گزرنے والا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن حریث نامی یہ راوی اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والا بزرگ ہے اس کے حوالے سے سعید مقبری نے اور اس کے بیٹے ابومحمود نے روایات نقل کی ہیں اس نے اپنے دادا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ عمرو بن حریث مخزومی نہیں ہے کیونکہ وہ صحابی ہیں یہ عمرو بن حریث بن عمارہ ہے جس کا تعلق بنو عذرہ سے ہے۔ ابومحمد عمرو بن حریث نے اپنے دادا حریث بن عمارہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الْفَضَاءِ بِلَا سُتْرَةٍ

آدمی کیلئے کھلی جگہ پر سترہ کے بغیر نماز ادا کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُصَلِّ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ اَبٰى فَلْتُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

(**3: 61**)

2361- إسناده ضعيف لاضطرابه، ولجهالة أبي محمد بن عمرو بن حديث وجده. وقد ضعف الحديث سفيان بن عيينة والشافعي والبغوي وغيرهما، وقال ابن قدامة في "المحرر": وهو حديث مضطرب الإسناد. وأخرجه أحمد 2/249، وابو داؤد (690) في الصلاة: باب الخط إذا لم يجد عصا، وابن ماجه (943) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، وابن خزيمة (811)، والبيهقي 2/271 من طريق سفيان بن عيينة، عن إسماعيل بن أمية، بهذا الإسناد. وقد اضطرب سفيان في شيخ إسماعيل بن أمية في هذا الحديث، فقال مرة: عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عن جده، وقال مرة: عن أبي عمرو بن محمد بن حريث عن جده، وتارة: عن أبي عمرو بن ريث عن أبيه. وأخرجه أحمد 2/249 و254-255 و266 من طريق عبد الرزاق، عن معمر وسفيان الثوري، عن إسماعيل بن أمية، عن أبي عمرو بن حريث، عن أبيه. وقال في الرواية الثانية: عن عمرو بن حريث، عن أبيه.. وأخرجه أبو داؤد (689)، وابن خزيمة (812)، والبيهقي 2/270، والبغوي (541) من طريق بشر بن المفضل، عن إسماعيل بن أمية، عن أبي عمرو بن محمد بن حريث، عن جده حريث. وأخرجه ابن ماجه (943)، والبيهقي 2/270 من طريق حميد بن الأسود، عن إسماعيل بن أمية، عن أبي عمرو بن محمد بن حريث، عن جده. وأخرجه عبد الرزاق (2286) عن ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ حريث بن عمار، عن أبي هريرة. وانظر "سنن البيهقي" 2/271، و"تلخيص الحبير" 1/286، وتعليق العلامة أحمد شاكر على الحديث (7386) من "المسند".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم صرف کسی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی شخص کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو، اگر وہ نہیں مانتے تو تم اس کے ساتھ جھگڑا کرو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مُرُورِ الْمَرْءِ قُدَّامَ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ

جب آدمی سترہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کر رہا ہو تو آدمی کا نمازی کے آگے سے گزرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2363 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متنِ حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ اَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ اَحَدٌ .(1:4)

حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

2362– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابو بكر الحنفي: هو عبد الكبير بن عبد المجيد البصرى . وهو في "صحيح ابن خزيمة" (800) ، وزاد في آخره: فإن ابى، فلتقاتله، فإن معه القرين، وهى كذلك عند غير ابن خزيمة .وأخرجه مسلم (506) في الصلاة: باب منع المار بين يدى المصلى، عن إسحاق بن إبراهيم، والبيهقي 2/268 من طريق محمد بن إسحاق الصغانى، كلاهما عن ابى بكر الحنفى، بهذا الإسناد. وسيرد الحديث برقم (2370) .

2363– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن المطلب، فقد أخرج حديثه أبو داوُد والنسائى وابن ماجه، وذكره المؤلف في "ثقاته"، وروى عنه بنوه كثير وجعفر وسعد، ووثقه الإمام الذهبى في "الكاشف"، وقد صرح ابن جريج بسماعه من كثير عند أحمد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (815) .وأخرجه النسائى 5/235 في مناسك الحج: باب أين يصلى ركعتى الطواف، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/399 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/254 ووافقه الذهبي.وأخرجه النسائى 2/67 في القبلة: باب الرخصة في ذلك، من طريق عيسى بن يونس، وابن ماجه (2958) في المناسك: باب الركعتين بعد الطواف، من طريق أبى أسامة حماد بن أسامة، والطحاوى في "شرح معانى الآثار" 1/461، و"مشكل الآثار" 3/250 من طريق إبراهيم بن بشار، عن سفيان، ثلاثتهم عن ابن جريج، به نحوه .وأورده البخارى في "تاريخه" 8/7 عن أبى عاصم، عن ابن جريج، عن كثير بن كثير بن المطلب، عن أبيه وذكر أعمامه، عن المطلب بن أبى وداعة، به .وأخرجه عبد الرزاق (2387) عن عمرو بن قيس، و (2388) و (2389) عن سفيان بن عيينة، كلاهما عن كثير بن كثير، عن أبيه، عن جده المطلب.وأخرجه البخارى في "تاريخه" 8/7، والطحاوى في "شرح معانى الآثار" 1/461، و"مشكل الآثار" 3/250 من طريقين عن يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، عن ابن عم المطلب بن أبى وداعة، عن كثير بن كثير، عن أبيه، عن جده بذلك .وأخرجه أحمد 6/399، وعنه أبو داوُد (2016) في المناسك: باب في مكة، وأخرجه هو والطحاوى في "شرح معانى الآثار" 1/461، والبيهقى 2/273 من طريق سفيان بن عيينة، عن كثير بن كثير بن المطلب، عن بعض أهله، عن جده المطلب، به نحوه .قال سفيان: فذهبت إلى كثير فسألته قلت: حديث تحدثه عن أبيك؟ قال: لم أسمعه من أبى، حدثنى بعض أهلى عن جدى المطلب.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' جب آپ طواف کر کے فارغ ہوئے' تو آپ مطاف کے ایک کنارے پر تشریف لائے آپ نے وہاں دو رکعات نماز ادا کی۔ اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَمْ تَكُنْ بَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز ایسی تھی کہ اس میں طواف کرنے والوں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا

2364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَذْوَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ سُتْرَةٌ. (1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ مُرُوْرِ الْمَرْءِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ يَسْتَتِرُ بِهَا.

وَهٰذَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ بْنِ صُبَيْرَةَ بْنِ (سَعِيْدِ) بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ السَّهْمِيُّ.

حضرت مطلب بن ابو وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ حجر اسود کے مد مقابل کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' مرد اور خواتین آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب کوئی نمازی سترہ کو رکاوٹ بنائے بغیر نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے آگے سے گزرنا مباح ہے۔

کثیر بن کثیر نامی راوی کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابو وداعہ بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی سہمی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُرُوْرِ الْمَرْءِ مُعْتَرِضًا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نمازی کے آگے سے چوڑائی کی سمت میں گزرے

2364- هو مكرر ما قبله، وزهير بن محمد العنبري: هو التميمي نزيل مكة، ورواية أهل الشام عنه غير مستقيمة فضعف بسببها، وهذا الحديث رواه عنه الوليد بن مسلم وهو شامي.

2365 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيْرِ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مَوْهَبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِيْ اَنْ يَّمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا وَهُوَ يُنَاجِي رَبَّهُ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ مِائَةَ عَامٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا .(2: 46)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو یہ بات پتہ چل جائے' اس کے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے پر کتنا گناہ ہوگا' جبکہ اس کا بھائی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہو (یعنی نماز ادا کر رہا ہو) تو اس شخص کا اس جگہ پر ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہوگا' وہ ایک قدم اٹھائے (اور اپنے بھائی کے آگے سے گزرے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2366 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

2365- إسناده ضعيف، عبيد الله بن عبد الرحمٰن ليس بالقوى، وعمه عبيد الله قال أحمد والشافعي: لا يعرف، وقال ابن القطان الفاسي: مجهول الحال .وأخرجه أحمد 2/371، وابن ماجه (946) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلى، وابن خزيمة (814) ، والطحاوى في "مشكل الآثار" (87) بتحقيقنا من طرق عن عبيد الله بن عبد الرحمٰن، عن عمه، بهذا الإسناد. قال البوصيرى في "مصباح الزجاجة" ورقة 61: هذا إسناد فيه مقال.

2366- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/154-155.ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 4/169، وعبد الرزاق (2322) ، والدارمي 1/329-330، والبخاري (510) في الصلاة: باب إثم المار بين يدى المصلي، ومسلم (507) في الصلاة: باب منع المار بين يدى المصلي، والترمذى (336) في الصلاة: باب ما جاء في كراهية المرور بين يدى المصلي، والنسائي 2/66 في القبلة: باب التشديد في المرور بين يدى المصلي وبين سترته، وأبو داؤد (701) في الصلاة: باب ما ينهى عنه من المرور بين يدى المصلي، وأبو عوانة 2/44، والطحاوى في "مشكل الآثار" (85) بتحقيقنا، والبيهقي 2/268، والبغوى (543) .وأخرجه ابن أبي شيبة 1/282، ومسلم (507) ، وابن ماجه (945) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلي، والطحاوى (86) ، وعبد الرزاق (2322) ، وأبو عوانة 2/44 و45 من طريق سفيان الثورى، عن سالم أبي النضر، بمثل حديث مالك .وأخرجه الدارمي 1/329، وابن ماجه (944) ، والطحاوى (84)، وأبو عوانة 2/44-45 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن سالم أبي النضر، به. إلا أنه جعل المُرْسِلَ أبا جهيم، والمرسَل إليه زيد بن خالد، فخالف بذلك مالكًا والثورى . لكن أخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (813) من طريق علي بن خشرم، عن ابن عيينة، عن سالم أبي النضر بمثل حديث مالك والثورى . وغلّط الحافظ المزى في "تحفته" 3/231 و9/140 رواية سفيان بن عيينة الأولى. وانظر "الفتح" 1/584-586.

وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ قَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، لَا اَدْرِي سَنَةً قَالَ اَمْ شَهْرًا، اَوْ يَوْمًا اَوْ سَاعَةً؟". (2: 62)

حضرت بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا' تا کہ ان سے یہ دریافت کریں' انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''نمازی کے آگے گزرنے والے شخص کو اگر یہ پتہ چل جائے' اسے کتنا گناہ ہوتا ہے' تو چالیس تک ٹھہرے رہنا اس کے لئے اس کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہو۔''

(راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس سال ہیں' یا چالیس مہینے ہیں' یا چالیس دن ہیں' یا چالیس گھڑیاں ہیں۔)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2367 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنْ اَبَى

2367- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن أبي سعيد فمن رجال مسلم وهو ثقة. وهو في "الموطأ" 1/154. ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 3/34 و43-44، والدارمي 1/328، ومسلم (505) (258) في الصلاة: باب منع المار بين يدي المصلي، وأبو داؤد (697) في الصلاة: باب ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه، والنسائي 2/66 في القبلة: باب التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/460، و"مشكل الآثار" 3/250، وابن الجارود (167)، وأبو عوانة في "مسنده" 2/43، والبيهقي 2/267. وأخرجه الطحاوي في "معاني الآثار" 1/461، وابن خزيمة (816)، وأبو عوانة 2/43-44 من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، وأبو يعلى (1248) من طريق زهير، كلاهما عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/63، وعلي بن الجعد (3196)، والبخاري (509) في الصلاة: باب يرد المصلي مَن مرّ بين يديه، و (4274) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، وأبو داؤد (750)، ومسلم (505) (259)، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/461، وأبو يعلى (1240)، وابن خزيمة (818) و (819)، والبيهقي 2/268 من طريقين عن حميد بن هلال، عن أبي صالح، عن أبي سعيد الخدري بنحوه، وذكر بعضهم فيه قصة. وأخرجه النسائي 8/61 في القسامة: باب من اقتص وأخذ حقه دون سلطان، والطحاوي في "معاني الآثار" 1/461 من طريق الدراوردي، عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد نحوه، وفيه قصة. وسيرد حديث أبي سعيد من طريق آخر برقم (2372).

فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (2: 83)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے وہ جہاں تک ہو سکے۔ اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہو گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُصَلِّيْ بِمُقَاتَلَةِ مَنْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے (نمازی) اس کے ساتھ لڑائی کرے

2368 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ . (1: 102)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے۔ جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اسے پرے کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (دوسرا شخص) نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہو گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَرَادَ بِهِ اَنَّ مَعَهُ شَيْطَانًا يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ، لَا اَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ يَكُوْنُ شَيْطَانًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''بے شک وہ شیطان ہو گا'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے' کہ اس شخص کے ساتھ شیطان ہو گا اور اس پر اس کا فعل دلالت کرتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے: وہ مسلمان شخص شیطان بن جاتا ہے

2369 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

2368– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

2369– إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم (2362) .

عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُصَلُّوْا اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

(102 :1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ صرف کسی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو اگر وہ نہیں مانتا تو آدمی کو اس سے جھگڑا کرنا چاہئے کیونکہ اس (دوسرے شخص) کے ساتھ شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ مُقَاتَلَةَ مَنْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جو شخص اس کے آگے گزرنا چاہتا ہے (وہ نمازی) اس کے ساتھ جھگڑا کرے

2370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ، فَلَا يَدَعَنَّ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ

(6:4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ اس (دوسرے شخص) کے ساتھ شیطان ہوگا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْنَعَ الشَّاةَ اِذَا اَرَادَتِ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی بکری اس کے آگے سے گزرے تو وہ اسے روک دے

2371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ، عَنْ

2370- إسناده حسن على شرط مسلم. ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بن مسلم بن أبي فديك. وأخرجه أحمد 2/86، والطبراني (13573)، وأبو عوانة 2/43، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/461 من طريق عن ابن أبي فديك، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2362).

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ، فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا اِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَلْصَقَ بَطْنَهٗ بِالْقِبْلَةِ. (1:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سے بکری گزری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبلہ (کی طرف والی دیوار) کی طرف جانے پر مجبور کیا' یہاں تک کہ آپ نے اس کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگا دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ اِذَا صَلّٰى اِلَيْهَا

سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا تذکرہ جب آدمی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے

2372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (1: 95)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو' تو اسے سترہ کے قریب کھڑے ہونا چاہئے کیونکہ شیطان اس شخص کے اور سترہ کے درمیان میں سے گزرتا ہے اور پھر اسے کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہئے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ لِلْمُصَلِّيْ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نمازی کو سترہ کے قریب رہنے کا حکم دیا گیا ہے

2371- إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط البخاري غير الهيثم بن جميل فقد أخرج حديثه ابن ماجه والبخاري في "الأدب المفرد"، والرخامي: نسبة إلى حجر الرخام المعروف. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (827). وأخرجه الحاكم في "مستدركه" 1/254 من طريق موسى بن إسماعيل، عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد، وصححه على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا. وأخرجه الطبراني (11937) من طريق عمرو بن حكام (وهو ضعيف كما في "المجمع" 2/60) عن جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عن عكرمة، به.

2372- إسناده حسن، محمد بن عجلان: صدوق علق له البخاري، وروى له مسلم متابعة، وباقي السند على شرط مسلم. أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/279 و283، وأبو داوُد (698) في الصلاة: باب ما يؤمر المصلي أن يدرأ عن الممر بين يديه، وابن ماجه (954) في إقامة الصلاة: باب ادرأ ما استطعت، عن أبي خالد الأحمر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2367).

2373 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَةٍ فَلْیَدْنُ مِنْهَا، لَا یَقْطَعِ الشَّیْطَانُ عَلَیْهِ صَلَاتَهُ .(1: 95)

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے تو اسے سترہ کے قریب کھڑے ہونا چاہئے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کر دے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِی یَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ الْمُصَلِّیْ وَبَیْنَ السُّتْرَةِ اِذَا صَلّٰی اِلَیْهَا

مقدار کی اس صفت کا تذکرہ جس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نمازی اور سترہ کے درمیان ہونی چاہئے جب آدمی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا ہے

2374 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنِ الرَّیَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

2373- إسناده قوى، إبراهيم بن بشار: هو الرمادى، حافظ له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 4/2، والحميدى (401) ، والطيالسى (1342) ، وابن أبى شيبة 1/279 ، وأبو داوُد (695) فى الصلاة: باب الدنو من السترة، والنسائى 2/62 فى القبلة: باب الأمر بالدنو من السترة، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/458، وفى "مشكل الآثار" 3/251، والبيهقى 2/272 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/251-252 على شرطهما ووافقه الذهبى. وأخرجه البيهقى 2/272 من طريق يزيد بن هارون، عن شعبة، عن واقد بن محمد بن زيد أنه سمع صفوان يحدث عن محمد بن سهل، عن أبيه أو عن محمد بن سهل عن النبى صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه عبد الرزاق (2303) ، والبيهقى من طريق ابن وهب، كلاهما -عبد الرزاق وابن وهب- عن داوُد بن قيس المدنى، عن نافع بن جبير بن مطعم، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، به مرسلاً، قال البيهقى: قد أقام إسناده سفيان بن عيينة وهو حافظ حجة. وأخرجه البغوى (537) من طريق إسماعيل بن جعفر، عن داوُد بن قيس، عن نافع بن جبير، عن سهل -ولم ينسبه- عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2374- إسناده صحيح على شرطهما. ابن أبى حازم: هو عبد العزيز، والرّيانى: نسبة إلى ريّان، وهى إحدى قرى نسا، قال السمعانى فى "الأنساب" 6/203: ولا يعرفها أهل نسا إلا مخففًا، وذكرها أبو بكر الخطيب فى " المؤتلف " وأثبت التشديد، وأهل البلد أعرف، وربما عرّبوها وقالوا: الرذانى، بالذال المعجمة المخففة. وأخرجه مسلم (508) فى الصلاة: باب دنو المصلى من السترة، والبيهقى 2/272 من طريق يعقوب بن إبراهيم الدورقى، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى (496) فى الصلاة: باب قدر كم ينبغى أن يكون بين المصلى والسترة، وأبو داوُد (696) فى الصلاة: باب الدنو من السترة، والطبرانى (5896) ، والبغوى (536) من طرق عن عبد العزيز بن أبى حازم، به. وأخرجه البخارى (7334) فى الاعتصام: باب ما ذكر النبى صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، والطبرانى (5786) عن سعيد بن أبى مريم، عن أبى غسان محمد بن مطرف المدنى، عن أبى حازم، عن سهل أنه كان بين جدار المسجد مما يلى القبلة وبين المنبر ممر الشاة.

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ .(5: 8)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور (قبلہ کی سمت والی) دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے جتنی جگہ ہوتی تھی۔

ذِكْرُ كَرَاهِيَةِ تَبَاعُدِ الْمُصَلِّيْ عَنِ السُّتْرَةِ إِذَا اسْتَتَرَ بِهَا

نمازی کے سترہ سے دور کھڑے ہونے کے مکروہ ہونے کا تذکرہ

جبکہ آدمی نے اسے سترہ کے طور پر استعمال کیا ہو

2375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، وَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.(3: 61)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے تو اسے سترہ کے قریب ہونا چاہئے کیونکہ شیطان اس کے اور سترہ کے درمیان میں سے گزرتا ہے' تو آدمی کو کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ اِجَازَةِ الْاِسْتِتَارِ لِلْمُصَلِّيْ فِي الْفَضَاءِ بِالْخَطِّ عِنْدَ عَدَمِ الْعَصَا وَالْعَنَزَةِ

نمازی کیلئے کھلی جگہ پر لاٹھی یا نیزے کی عدم موجودگی میں لکیر کھینچ کر سترہ قائم کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ اَمَامَهُ .(3: 61)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اسے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے۔ اسے کوئی لاٹھی گاڑھ لینی چاہئے اگر

2375– إسناده حسن، وهو مكرر (2372) .

2376– إسناده ضعيف، وهو مكرر الحديث (2361) .

اس کے پاس لاٹھی نہ ہو تو پھر لکیر کھینچ دینی چاہئے پھر اس کے سامنے سے جو شخص گزرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَصْبَ الْمُصَلِّيْ اَمَامَهُ السُّتْرَةَ وَخَطَّهُ الْخَطَّ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بِالطُّوْلِ لَا بِالْعَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نمازی کا اپنے سامنے سترہ نصیب کر لینا' یا لکیر کھینچ لینا اس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ لمبائی کے رخ میں ہونا چاہئے' چوڑائی کی سمت میں نہیں

2377 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْعَنَزَةُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے لئے نیزہ گاڑھ دیا گیا آپ نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي الْفَضَاءِ عِنْدَ عَدَمِ الْعَنَزَةِ وَالسُّتْرَةِ

آدمی کا کھلی جگہ پر نیزے یا سترہ کی عدم موجودگی میں اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2378 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ .

قَالَ نَافِعٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ .(3: 61)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔ آپ اپنی سواری کی طرف رُخ

2377- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/13 و18، والدارمي 1/328، والبخاري (498) في الصلاة: باب الصلاة إلى الحربة، والنسائي 2/62 في القبلة: باب سترة المصلي، وابن خزيمة (798) من طريق يحيى القطان، بهذا الإسناد. وعندهم غير الدارمي "الحربة" بدل "العنزة."وأخرجه أبو عوانة 2/48-49 من طريق زائدة، وابن خزيمة (798) من طريق عقبة بن خالد، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه أحمد 2/98 و106 و145 و151، والبخاري (494) و (972)، ومسلم (501)، وأبو داوُد (687) من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم كان إذا خرج يوم العيد أمر بالحربة فتوضع بين يديه، فيصلي إليها، والناس وراءه، وكان يفعل ذلك في السفر.

کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السُّتْرَةَ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ لِلْمُصَلِّيْ وَاِنْ مَرَّ مِنْ دُوْنِهَا الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نمازی کی نماز کو ٹوٹنے سے روک دیتا ہے اگرچہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں

2379 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ.

(61:3)

🌸🌸 موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2378– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي خالد الأحمر –وهو سليمان بن حيان– فقد روى له البخارى ثلاثة أحاديث توبع عليها واحتج به مسلم، وقد توبع، وابن نمير: هو محمد بن عبد الله بن نمير .وأخرجه مسلم (502) (248) في الصلاة: باب سترة المصلي، عن ابن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 1/328، ومسلم (502) (248) ، والترمذى (352) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة إلى الراحلة، وأبو داوٗد (692) في الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة، وأبو عوانة 2/51، وابن خزيمة (801) من طرق عن أبي خالد الأحمر، به . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 2/3، ومن طريقه مسلم (502) (247) ، وأبو عوانة 2/51، وأخرجه البخارى (507) في الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة والبعير والشجر والرَّحْل، والبيهقي 2/269 من طريق محمد بن أبي بكر المقدَّمي، كلاهما –أحمد والمقدمي– عن معتمر بن سليمان، عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعرّضُ راحلته فيصلي إليها .وأخرجه أحمد 2/26 و106 عن وكيع، عن سفيان، والطبراني (13404) من طريق وكيع، عن شريك، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى إلى بعير .(2) أخرجه البخارى (430) في الصلاة: باب الصلاة في مواضع الإبل، عن صدقة بن الفضل، عن أبي خالد الأحمر، عن عبيد الله، عن نافع، به.وهو في "صحيح ابن خزيمة" (801) عن محمد بن العلاء، عن أبي خالد، به.

2379– إسناده حسن، على شرط مسلم . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي .وأخرجه مسلم (499) (241) في الصلاة: باب سترة المصلي، والترمذى (335) في الصلاة: باب ما جاء في سترة المصلي، والبيهقي 2/269 من طريق قتيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (231) ، وابن أبي شيبة 1/276، ومسلم (499) (241) ، والترمذى (335) أيضًا، والبيهقي 2/269 من طرق عن أبي الأحوص، به.وأخرجه أحمد 1/162، والطيالسي (231) ، وعبد الرزاق (2292) ، وأبو داوٗد (685) في الصلاة: باب ما يستر المصلي، وأبو عوانة 2/45–46 من طرق عن سماك بن حرب، به.

''جب کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز رکھ دے تو پھر اسے نماز ادا کر لینی چاہئے اور اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے' اس (سترہ) کے دوسری طرف سے کون گزر رہا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السُّتْرَةَ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ وَاِنْ مَرَّ وَرَائَهُ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سترہ نماز کو منقطع ہونے سے روک دیتا ہے اگر چہ اس کے دوسری طرف سے گدھا' کتا یا عورت گزر رہے ہوں

2380 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِينَا، فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (4: 50)

❁❁ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ہم لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ ہمارے سامنے سے چوپائے گزرا کرتے تھے ہم نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے سامنے موجود ہو' تو پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ مُرُورَ الْحِمَارِ قُدَّامَ الْمُصَلِّيْ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں (اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ) نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے سے اس کی نماز منقطع نہیں ہوتی

2381 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ

2380- إسناده حسن. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (805)، والطنافسي: نسبة إلى الطَّنفِسَة، واحدة الطنافس وهي البُسط. وأخرجه مسلم (499) (242) عن ابن نمير وإسحاق بن إبراهيم بن حبيب، وابن ماجه (940) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، عن ابن نمير، والبيهقي 2/269 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن عمر بن عبيد الطنافسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/161 عن عمر بن عبيد، عن زائدة، عن سماك، بهذا الإسناد. فأدخل زائدةَ بين الطنافسي وسماك، وما أظنه إلا من خطأ النساخ، والله أعلم.

الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا كَانَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوْا: الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفِيْنَ عَلٰى حِمَارٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ اَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا بَيْنَهُمْ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ. (4: 50)

ابوصہباء بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے ہم نے اس بات کا ذکر کیا' کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے' تو لوگوں نے کہا: گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں اور بنوعبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان گدھے پر آگے پیچھے سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھلے میدان میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم نے گدھے کو لوگوں کے سامنے چھوڑ دیا' پھر ہم آئے اور صف میں شامل ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَ الْحِمَارُ يَمُرُّ قُدَّامَهُمْ فِيْهَا

كَانُوا يُصَلُّوْنَ لِعَنَزَةٍ تُرْكَزُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، وَالْعَنَزَةُ تَمْنَعُ مِنْ قَطْعِ الصَّلَاةِ وَاِنْ مَرَّ قُدَّامَهُمُ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جس میں گدھے ان لوگوں کے آگے سے گزر رہے تھے تو وہ لوگ یہ نماز نیزے کی طرف رخ کر کے پڑھ رہے تھے' جو ان کے سامنے گاڑھا گیا تھا اور نیزہ نماز کو منقطع کرنے سے روک دیتا ہے اگرچہ ان لوگوں کے آگے سے گدھا عورت یا کتا گزر جائے

2382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ اُنَاسٌ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِيْ بِقَوْلِ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - قَالَ: وَاَخْرَجَ فَضْلَ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ مِنْ بَيْنِ نَائِلٍ، وَنَاضِحٍ، حَتّٰى جَعَلَ الصَّغِيْرُ

2381- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الصهباء: هو صهيب البكري مولى ابن عباس. وأخرجه أبو داوٗد (716) في الصلاة: باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة، من طريق أبي عوانة، والطبراني (12892) من طريق زائدة، كلاهما عن منصور، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه النسائي 2/65 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة، وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، والطبراني (12891) من طريقين عن الحكم، به. كلهم زاد في الحديث قصة الجاريتين وقد تقدمت برقم (2356). وانظر هذا الحديث من طريق آخر عند المصنف (2148).

2382- إسناده صحيح، علي بن إشكاب: صدوق روى له أبو داوٗد وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وقد تقدم برقم (2334) من طريق محمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن، عن سفيان.

يُدْخِلُ يَدَهُ تَحْتَ اِبَاطِ الْقَوْمِ فَيُصِيبُ ذٰلِكَ، وَرَكَزَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً، فَيَمُرُّ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ .(4: 58)

ﷺ ﷺ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں بطحاء میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ اس وقت سرخ خیمے میں موجود تھے۔ آپ کے پاس کچھ لوگ بھی تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے اذان دی انہوں نے (اذان دیتے ہوئے) اپنا منہ اس طرف بھی پھیرا اور اس طرف بھی پھیرا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے ایسا کیا۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے' تو کچھ لوگوں کو وہ پانی ملا اور کچھ کو نہیں ملا' یہاں تک کہ ایک کم سن بچے نے لوگوں کی بغل کے نیچے سے اپنا ہاتھ داخل کیا' اور اس پانی تک پہنچ گیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گاڑھ دیا (نبی اکرم ﷺ اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے لگے) پھر گدھے یا عورت یا کتے کے (اس کے دوسری طرف سے گزرنے پر) منع نہیں کیا جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لانے تک دو دو رکعات ہی ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جن کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) نہیں ہوتی

2383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَذْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْكَ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ: الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ (3: 61)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَذْرِمَةُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى نَصِيبِيْنَ

2383- إسناده صحيح، عبد الله بن إسحاق الأذرمي: هو عبد الله بن محمد بن إسحاق، وهو ثقة روى له أبو داؤد والنسائي، ومن فوقه على شرط مسلم. وأخرجه الدارمي 1/329 من طريق شعبة، والطبراني في "الصغير" (1161) من طريق قُرة بن خالد، كلاهما عن حُميد بن هلال، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (830). وأخرجه عبد الرزاق (2348)، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" (1632) عن معمر، عن علي بن زيد بن جدعان، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذر قال: يقطع الصلاة الكلب الأسود -أحسبه قال: والمرأة الحائض. فقلت لأبي ذر... فذكره. وانظر ما بعده.

عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس چیز کے بارے میں اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جونماز کوتوڑ دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا: جب تمہارے آگے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز نہ ہو تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کوتوڑ دیتے ہیں) میں نے کہا: اس میں سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے زرد یا سفید کیوں نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) "اذرمہ" نصیبین کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ اَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرِ غَيْرُ مَرْفُوعٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت "مرفوع" نہیں ہے

2384 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ: الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَبْيَضِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کے نماز پڑھنے کے دوران اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) نہ ہو تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کوتوڑ دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیاہ کتے کا کیا معاملہ ہے۔ سفید اور سرخ کیوں نہیں، تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرِ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ روایت "موقوف" ہے "مسند" نہیں ہے

2385 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ:

2384- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البيهقي 2/274 من طريق أحمد بن النضر بن عبد الوهّاب، عن شيبان بن فروخ، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/155-156، وأبو داوْد (702) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وابن ماجه (3210) في الصيد: باب صيد كلب المجوس والكلب الأسود البهيم، من طريق عن سليمان بن المغيرة، به.

اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ: الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (61:3)

۞۞ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گدھا سیاہ کتا اور عورت آدمی (کے آگے سے گزر کر اس کی) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں جب آدمی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی (کوئی چیز سترے کے طور پر) نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں؟ سرخ یا زرد کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیاہ (کتا) شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ اِذَا عَدِمَتِ الصِّفَةُ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا

اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

جب اس کی وہ صفت نہ پائی جائے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ. (61:3)

۞۞ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2385- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن كثير: هو العبدى. وأخرجه أحمد 5/149 و161، والطيالسي (453)، ومسلم (510) في الصلاة: باب قدر ما يستر المصلي، وأبو داؤد (702)، وابن ماجه (952) في إقامة الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وأبو عوانة 2/47، والبيهقي 2/274 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/160، ومسلم (510)، والنسائي 2/63-64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع إذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، والترمذي (338) في الصلاة: باب ما جاء أنه لا يقطع الصلاة إلا الكلب والحمار والمرأة، والطحاوي 1/458، والطبراني في "الكبير" (1635) و (1636)، وفي "الصغير" (195) و (505)، وأبو عوانة 2/46 و47 من طرق عن حميد بن هلال، به.

2386- رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن الحسن عنعنه. عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى السامي، وسعيد: هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أحمد 4/86 و5/57، وابن ماجه (951) في إقامة الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، عن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/458 من طريق معاذ بن معاذ، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

''کتا گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْمَرْاَةِ اُطْلِقَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ بَعْضُ النِّسَاءِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ''خاتون'' کا ذکر مطلق طور پر کیا گیا ہے لیکن اس سے مراد ''بعض خواتین'' ہیں ''تمام خواتین'' مراد نہیں ہیں

2387 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ . (3: 61)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کتا اور حیض والی عورت (اس کا یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے بالغ عورت) نمازی کے آگے سے گزر کر اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذِكْرَ الْكَلْبِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اُطْلِقَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْقَصْدُ مِنْهُ بَعْضُ الْكِلَابِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں ''کتے'' کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد بعض مخصوص قسم کے کتے ہیں تمام قسم کے کتے مراد نہیں ہیں

2388 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ اَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

2387– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة (832) عن عبد الله بن هاشم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/347، وأبو داؤد (703) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة، وابن ماجه (949) في إقامة الصلاة: باب المرور بين يدى المصلي، والنسائي 2/64 في القبلة: باب ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع، والبيهقي 2/374 من طرق عن يحيى بن سعيد، به. زاد فيه ابن ماجه فقال: "الكلب الأسود"، وقال أبو داؤد: وقفه سعيد وهشام وهمام عن قتادة عن جابر بن زيد على ابن عباس.

2388– حديث صحيح، ابن أبي السري: وهو محمد بن المتوكل صدوق إلا أن له أوهاما كثيرة، وقد توبع، ومَن فوقه ثقات على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (510) في الصلاة: باب قدر ما يستر المصلي، عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2385).

بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: اَلْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ (3: 61)

❁❁ عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''عورت گدھا اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا ہے۔ اے (حضرت) ابوذر (رضی اللہ عنہ)! سیاہ کتا کیوں سرخ یا زرد کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیاہ (کتا) شیطان ہوتا ہے۔

2389 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ شَيْطَانٌ (3: 61).

❁❁ عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''گدھا عورت اور سیاہ کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر اس کی) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں سرخ یا زرد یا سفید کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے متضاد ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے

2390 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2389- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي -بالمهملة- ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرط مسلم. وانظر (2385).

شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

(متن حدیث): لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ . (3: 61)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمَرْءِ اِنَّمَا تُقْطَعُ (مِنْ) مُرُوْرِ الْكَلْبِ وَالْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ لَا كَوْنِهِنَّ وَاعْتِرَاضِهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ کتے ٗ گدھے یا عورت کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز منقطع ہوتی ہے ان کے سامنے موجود ہونے یا چوڑائی کی سمت میں ہونے سے نماز منقطع نہیں ہوتی

2391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ مَمَرِّ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْكَلْبِ الْاَسْوَدِ ، قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ . (3: 61)

عبداللہ بن صامت ٗ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''گدھے عورت یا سیاہ کتے کے (نمازی سے آگے سے) گزرنے سے دوبارہ نماز ادا کی جائے۔''

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سیاہ کتا کیوں؟ زرد یا سرخ کیوں نہیں؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے

2390- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 6/126، ومسلم (512) (269) في الصلاة: باب الاعتراض بين يدى المصلي، من طريق محمد بن جعفر، وأحمد 6/134 من طريق عفان، والبيهقي 2/275 من طريق النضر بن شميل، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/37 و199-200، وعبد الرزاق (2374) و (2375)، والدارمي 1/328، والبخاري (383) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش، و (515) باب من قال: لا يقطع الصلاة شيء، ومسلم (512) (267) و (268)، والطيالسي (1452)، وابن ماجه (956) في إقامة الصلاة: باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء، وابن خزيمة (822)، والبيهقي 2/275، والبغوى (546) من طرق عن عروة، به. وأخرجه مسلم (512) (270)، والبغوى (547) من طريق حفص بن غياث، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، وانظر (2345).

2391- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (831)، وانظر الحديث (2385).

بھی نبی اکرم ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الثَّلَاثَةَ اِنَّمَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ اِذَا لَمْ يَكُنْ قُدَّامَهُ سُتْرَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تین چیزیں نمازی کی نماز کو منقطع کر دیتی ہیں جب نمازی کے سامنے کوئی سترہ موجود نہ ہو

2392 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، فَمَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ، اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَاَلْتَنِيْ عَنْهُ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ. (3: 61)

عبداللہ بن صامت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب کسی شخص کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) نہ ہو تو عورت گدھا اور سیاہ کتا (اس کے آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: اے (حضرت) ابوذر (رضی اللہ عنہ)! سیاہ کتا کیوں؟ سرخ کتا یا زرد کتا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے جس چیز کے بارے میں تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اس کے بارے میں میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2392- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/281، ومن طريقه أخرجه مسلم (510) (265). وانظر ما قبله.

2393- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم برقم (2148). وقوله "بمنى" كذا قال مالك وأكثر أصحاب الزهري، ووقع عند مسلم 1/362 من رواية ابن عيينة "بعرفة"، قال النووي: يحمل ذلك على أنهما قضيتان، وتُعقب بأن الأصل عدم التعدد، ولا سيما مع اتحاد مخرج الحديث، قال الحافظ: فالحق أن قول ابن عيينة "بعرفة" شاذ، ووقع عند مسلم أيضًا من رواية معمر عن الزهري "وذلك في حجة الوداع أو يوم الفتح" وهذا الشك من معمر لا يعول عليه، والحق أن ذلك كان في حجة الوداع.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ. (3:61)

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ میں اس وقت قریب البلوغ نبی اکرم ﷺ منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا پھر میں اس سے نیچے اتر گیا' اور میں نے گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا' پھر میں صف میں آ کر شامل ہو گیا تو اس حوالے سے کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى كَانَتِ السُّتْرَةُ قُدَّامَهٗ حَيْثُ كَانَ الْاَتَانُ تَرْتَعُ قُدَّامَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب منیٰ میں نماز ادا کر رہے تھے تو سترہ آپ کے سامنے موجود تھا اس وقت جب گدھی نے آپ کے سامنے آ کر چرنا شروع کر دیا تھا

2394 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَّهٗ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ، قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ، فَبَيْنَ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، قَالَ: فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ، فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. (3:61)

2394- إسناده صحيح على شرطهما. سفيان: هو الثوري وكتب هذا الحديث على هامش الأصل، وقد أذهب التصوير بعض كلماته، فاستدركت من "التقاسيم" /3لوحة 191. وأخرجه مسلم (503) في الصلاة: باب سترة المصلي، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه بطوله الطبراني في "الكبير" /22 (249) عن ابن أبي شيبة، عن وكيع، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/210، وعنه مسلم، وأخرجه ابن خزيمة 1/203، والبيهقي 3/156، والطبراني /22 (251) من طريق وكيع، به مختصرًا. وأخرجه أحمد 4/308، والبخاري (634) في الأذان: باب هل يتتبع المؤذن فاه ها هنا وها هنا؟ والنسائي 2/73 في القبلة: باب الصلاة في الثياب الحمر، وابن خزيمة (387)، والطبراني /22 (250) و(252) من طرق عن سفيان، به مختصرًا. وأخرجه عبد الرزاق (1806)، ومن طريقه الترمذي (197) في الصلاة: باب ما جاء في إدخال الإصبع في الأذن عند الأذان، والطبراني /22 (248)، والحاكم 1/202 عن الثوري، به مطولًا. وقد تقدم من طريق آخر عند المصنف (1269).

٭٭ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت ''ابطح'' میں' وہاں چمڑے کے بنے سرخ خیمے میں موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے' تو لوگوں نے اس پانی کو حاصل کرنا شروع کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے' تو آپ نے سرخ حلّہ پہنا ہوا تھا۔ آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کا منظر گویا' آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اذان دیتے ہوئے اپنے منہ کو اس طرف اور اس طرف' یعنی دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا' یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے ایسا کیا' پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑھ دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے عصر کی نماز کی دو رکعات پڑھائیں۔ آپ کے سامنے سے (نیزے کی دوسری جانب سے) گدھے اور کتے گزرتے رہے۔ انہیں روکا نہیں گیا پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ واپس آنے تک مسلسل دو رکعات (یعنی قصر) نماز ادا کرتے رہے۔

بَابُ اِعَادَةِ الصَّلَاةِ

نماز کو دہرانا

2395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْلٰى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ مِنْ مِنًى، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اِذَا رَجُلَانِ فِيْ آخِرِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا، فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا، ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَاِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ . (4: 49)

۞۞ جابر بن یزید عامری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کے حج میں شریک ہوا تھا۔ میں نے ''منیٰ'' میں مسجد خیف میں صبح کی نماز آپ کی اقتداء میں ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو لوگوں کے پیچھے دو ایسے افراد موجود تھے' جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔ ان دونوں کو لایا گیا تو وہ کانپ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی۔ انہوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائشی جگہ پر پہلے ہی نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم با جماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

2396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا بِالْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ، فَقُلْتُ: مَا يُجْلِسُكَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ؟

2395- إسناده صحيح . وقد تقدم برقم (1565)، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (3934) عن هشام بن حسان والثوري، كلاهما عن يعلى بن عطاء، بهذا الإسناد.

2396- إسناده صحيح، عمرو بن شعيب، قال ابن معين: إذا حدث عن سعيد بن المسيب أو سليمان بن يسار أو عروة فهو ثقة، وكذا قال المصنف بإثر هذا الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/19 و41، وابن أبي شيبة 2/278-279، والنسائي 2/114 في الإمامة: باب سقوط الصلاة عمن صلى مع الإمام في المسجد جماعة، وأبو داؤد (579) في الصلاة: باب إذا صلى في جماعة ثم أدرك جماعة أيعيد، والطبراني (13270)، والدارقطني 1/415 و416، والبيهقي 2/303 من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1641).

قَالَ: اِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نُعِيْدَ صَلَاةً فِیْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ فِیْ نَفْسِهٖ ثِقَةٌ يُحْتَجُّ بِخَبَرِهٖ اِذَا رَوٰی عَنْ غَيْرِ اَبِيْهِ، فَاَمَّا رِوَايَتُهٗ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، فَلَا تَخْلُوْ مِنِ انْقِطَاعٍ وَاِرْسَالٍ فِيْهِ، فَلِذٰلِكَ لَمْ نَحْتَجَّ بِشَیْءٍ مِنْهُ. (2: 87)

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط میں بیٹھے ہوئے دیکھا لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم ایک ہی دن میں کوئی نماز دو مرتبہ ادا کریں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن شعیب نامی بذات خود ثقہ ہے اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کیا جائے گا۔ جب وہ اپنے والد کی بجائے کسی اور کے حوالے سے روایت نقل کرے۔ جہاں تک اس کی ان روایات کا تعلق ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کی ہیں تو ان میں انقطاع اور ارسال پایا جاتا ہے اسی وجہ سے ہم ایسی کسی روایت سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الزَّجْرَ لَمْ يُرِدْ بِهٖ اِلَّا الْفَرِيْضَةَ الَّتِیْ يُعِيْدُ الْاِنْسَانُ اِيَّاهَا، ثَانِيًا بِعَيْنِهَا دُوْنَ مَنْ نَوٰی فِیْ اِعَادَتِهٖ التَّطَوُّعَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت سے مراد صرف فرض نماز ہے

جسے انسان دہراتا ہے اور دوسری مرتبہ بھی عین اسی نماز کو دہراتا ہے ایسا نہیں ہے کہ دوبارہ دہراتے ہوئے نفل نماز کی نیت کرے گا

2397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِیِّ، عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا فَلْيُصَلِّ مَعَهٗ. (2: 87)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا' یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کر لے۔

2397- إسناده صحيح. أبو المتوكل: هو علي بن داوُد -ويقال: دؤاد- الناجي. وأخرجه أحمد 3/64، والدارمي 1/318، وأبو داوُد (574) في الصلاة: باب في الجمع في المسجد مرتين، والبيهقي 3/69، والبغوي (859) من طرق عن وهيب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/209، ووهم الحاكم وتابعه على ذلك الذهبي رحمهما الله فسمى سليمان الناجي: سليمان بن سحيم، وإنما هو سليمان الأسود، ويقال: ابن الأسود الناجي.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ مَرَّةً أُخْرٰى جَمَاعَةً

جو شخص باجماعت نماز والی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں دوسری مرتبہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے

2398 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَّةَ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ. (5 :4)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا؟ یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ وُهَيْبٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں وہیب نامی راوی منفرد ہے

2399 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ. (5 :4)

2398- إسناده صحيح. وهو مكرر ما قبله.

2399- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان الناجي، وهو ثقة احتج به أبو داوُد والترمذي . ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم، وسماعه من ابن أبي عروبة قديم، وروايته عنه في "الصحيحين."وأخرجه أبو يعلى (1057) عن مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، بهذا الإسناد، ولفظه عنده "مَن يتجر على هذا فيصلّي معه" قال: فصلى معه رجل. وأخرجه أحمد 3/5 عن محمد بن أبي عدي، بهذا الإسناد، ولفظه عنده "من يتجر على هذا فيصلي معه؟ " قال: فصلى معه رجل. وأخرجه أحمد 3/45، والترمذي (220) في الصلاة: باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلّي فيه مرة، من طريق سعيد بن أبي عروبة، به. قال الترمذي: حديث حسن، وصححه ابن خزيمة (1632) . رواية أحمد. بلفظ التصدق، والترمذي بلفظ الاتجار . وأخرجه أحمد 3/85 من طريق علي بن عاصم، عن سليمان الناجي، به. وهو بلفظ التصدق، وفيه قصة.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھا دی پھر ایک شخص آیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص اس پر صدقہ کرے گا؟ یوں کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُؤَدِّيَ فَرْضَهُ جَمَاعَةً ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِتِلْكَ الصَّلَاةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے فرض کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور پھر اسی نماز میں دوسرے لوگوں کی امامت بھی کرے

2400 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ، قَالَ: فَاَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا، فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَنَحّٰى فَصَلّٰى وَحْدَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْنَا لَهُ: مَا لَكَ يَا فُلَانُ، اَنَافَقْتَ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ، وَلَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا، فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي، اَيْ رَسُوْلَ

2400- إسناده قوى. إبراهيم بن بشار الرمادى من الحفاظ إلا أن له أوهامًا وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الطحاوى 1/213 عن أبى بكرة، عن إبراهيم بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/308، والشافعى 1/103 و103-104، والحميدى (1246)، ومسلم (465) (178) فى الصلاة: باب القراءة فى العشاء، والنسائى 2/102-103 فى الإمامة: باب اختلاف نية الإمام والمأموم، وأبو داؤد (600) فى الصلاة: باب إمامة من يصلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، و (790) باب فى تخفيف الصلاة، وأبو يعلى (1827)، وابن خزيمة (1611)، والبيهقى 3/85 و112، والبغوى (599) من طرق عن سفيان بن عيينة، به -منهم من طوله ومنهم من اختصره. وأخرجه أحمد 3/369، والطيالسى (1694)، والبخارى (700) و (701) فى الأذان: باب إذا طول الإمام وكان للرجل حاجة فخرج فصلى، و (711) باب إذا صلى ثم أمّ قومًا، و (6106) فى الأدب: باب من لم يَرَ إكفار مَن قال ذلك متأولًا أو جاهلًا، ومسلم (465) (181)، والترمذى (583) فى الصلاة: باب وما جاء فى الذى يصلى الفريضة ثم يؤم الناس بعد ما صلى، والطحاوى 1/213، والبيهقى 3/85 و86 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه أحمد 3/299، وابن أبى شيبة 2/55، والبخارى (705) فى الأذان: باب من شكا إمامه إذا طوّل، والنسائى 2/97-98 فى الإمامة: باب خروج الرجل من صلاة الإمام وفراغه من صلاته فى ناحية المسجد، و2/168 فى الافتتاح: باب القراءة فى المغرب بسبح اسم ربك الأعلى، و 172 باب القراءة فى العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الأعلى، والطحاوى 1/213 من طرق عن محارب بن دثار، عن جابر، به نحوه. قرن النسائى فى الموضع الأول أبا صالح بمحارب. وأخرجه مسلم (465) (179)، والنسائى 2/172-173 فى الافتتاح: باب القراءة فى العشاء الآخرة بالشمس وضحاها، وابن ماجه (986) فى إقامة الصلاة: باب من أمّ قومًا فليخفف، من طريقين عن الليث بن سعد، عن أبى الزبير، عن جابر. وأخرجه الشافعى 1/103 و 104، والبيهقى 3/112 من طريق سفيان عن أبى الزبير، عن جابر. وقد صرح أبو الزبير عند البيهقى بالسماع من جابر.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَإِنَّمَا نَعْمَلُ بِاَيْدِينَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اقْرَاْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا

قَالَ عَمْرٌو: وَاَمَرَهُ بِسُوَرٍ قِصَارٍ لَا اَحْفَظُهَا، قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْنَا لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: إِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُمْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:

(متن حدیث): اقْرَاْ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، قَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هٰذَا۔(4: 50)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کران کی امامت کیا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے اور ہماری امامت کرنے کے لئے آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ پیچھے ہٹے۔ انہوں نے تنہا نماز ادا کی اور چلے گئے۔ ہم نے ان صاحب سے دریافت کیا۔ اے فلاں کیا وجہ ہے کیا تم منافق ہو گئے ہو اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہو کر آپ کو اس بارے میں بتاؤں گا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت معاذ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں پھر وہ واپس آ کر ہماری امامت کرتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی۔ انہوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی پھر یہ ہمارے پاس واپس آئے اور آگے کھڑے ہوئے انہوں نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں پیچھے ہٹا اور اکیلے نماز ادا کر لی۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کام کاج کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم خود کام کرتے ہیں (ہمارے لئے اتنی لمبی نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو تم فلاں اور فلاں سورت کی تلاوت کیا کرو۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مختصر سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا تھا ان صورتوں کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عمرو بن دینار نامی راوی سے کہا۔ ابوزبیر نامی راوی نے ان لوگوں کو یہ حدیث سنائی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا تم سورہ طارق سورہ بروج سورہ شمس کی تلاوت کیا کرو۔

تو عمرو نے کہا: اسی کی مانند (الفاظ ہوں گے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُعَاذًا لَمْ يَكُنْ يَؤُمُّ قَوْمَهُ بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِيْ كَانَتْ فَرْضَهُ الْمُؤَدَّاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو عشاء کی نماز کی امامت کرتے تھے اور یہ وہ فرض تھا جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کر چکے ہوتے تھے

2401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهَا لَهُمْ، وَكَانَ اِمَامَهُمْ. (4: 50)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔ وہ ان کے امام تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ صَلّٰى جَمَاعَةً فَرْضَهُ اَنْ يَّؤُمَّ قَوْمًا بِتِلْكَ الصَّلَاةِ

جو شخص جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اسی نماز میں اپنی قوم کی امامت کر سکتا ہے

2402 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (راوی کہتے ہیں) یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کی امامت کرتے تھے۔

2401- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو داؤد (793) في الصلاة: باب في تخفيف الصلاة، وابن خزيمة (1634) عن يحيى بن حبيب، عن خالد بن الحارث، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. زادا في آخره أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للفتي: "كيف تصنع يا ابن أخي إذا صليت؟" قال: اقرأ بفاتحة الكتاب، وأسأل الله الجنة، وأعوذ به من النار، وإني لا ادرى ما دندنتك ولا دندنة معاذ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إني ومعاذًا حول هاتين"

2402- إسناده صحيح. وانظر الحديث (2400).

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ فَرْضَهُ لَا نَفْلَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو فرض نماز پڑھاتے تھے نفل نماز نہیں پڑھاتے تھے

2403 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .(1:4)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر ان لوگوں کو یہ نماز پڑھاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2404 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ، فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .(1:4)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر وہ واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں کو وہ نماز پڑھاتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ اَوْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ حَضَرَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ اَنْ يُّصَلِّيَ مَعَهُمْ ثَانِيًا

2403– إسناده صحيح . الحسن بن عرفة: وثقه ابن معين، وقال ابو حاتم: صدوق، وروى له الترمذى وابن ماجه والنسائى، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وقد صرح هشيم بالتحديث عند البيهقى . وأخرجه مسلم (465) (180) ، والبيهقى 3/86 من طريقين عن هشيم، بهذا الإسناد.

2404– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابو داؤد (599) فى الصلاة: باب إمامة من يصلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، وابن خزيمة (1633) ، والبيهقى من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

جو شخص اپنے گھر میں یا رہائشی علاقے میں نماز ادا کر لیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ جماعت والی مسجد میں آئے تو ان لوگوں کے ساتھ وہ دوسری مرتبہ نماز ادا کر لے

2405 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدُّئِلِ يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ، اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنِّيْ قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ. (1: 78)

❁❁ زید بن اسلم نے بنو دئل سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ وہ ایک محفل میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ واپس تشریف لے آئے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ (ﷺ)! (میں مسلمان ہوں) لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو اگرچہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَخَّرَ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ عَنْ وَّقْتِهَا اَنْ يُّصَلِّيَ وَحْدَهٗ، ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُمْ ثَانِيًا اِذَا كَانَتْ فِي الْوَقْتِ

جو شخص نماز کو قائم کرنے کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ تنہا نماز ادا کرے اور پھر لوگوں کے ساتھ دوسری مرتبہ نماز ادا کرے' جبکہ وہ نماز وقت میں ادا کی جائے

2406 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ، قَالَ:

2405– بسر بن محجن لا يُعرف حاله، وباقي رجاله ثقات . وهو في "الموطأ" .1/132 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/34، والشافعي 1/102، والنسائي 2/112 في الإمامة: باب إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه، والحاكم 1/244، والطبراني في "الكبير" /20 (697) ، والبيهقي 2/300، والبغوي (856) وحسنه . وقال الحاكم: هٰذا حديث صحيح، ومالك بن أنس الحكم في حديث المدنيين، وقد احتج به في "الموطأ" وقال الذهبي في "المختصر": ومحجن تفرد عنه ابنه . وأخرجه أحمد 4/34 و338، والطبراني /20 (696) من طريق سفيان، عن زيد بن أسلم، بهٰذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (3932) و (3933) ، وأحمد 4/34، والطبراني /20 (698) و (699) و (700) و (701) و (702) من طرق عن زيد بن أسلم، به. وفي الباب عن أبي ذر وهو الحديث الآتي، وعن يزيد بن الأسود وقد تقدم (2395) ، وانظر "شرح السنة" 3/430- 433.

(متن حدیث): اَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَاَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَاَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، (فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ) فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِي، وَقَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، وَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّي .(1: 95)

ابوالعالیہ براء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابن زیاد نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو عبداللہ بن صامت میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کے لئے کرسی رکھی وہ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ میں نے ان کے سامنے ابن زیاد کے اس عمل کا تذکرہ کیا' تو وہ اپنے ہونٹ چبانے لگے' پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے زانو پر مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا' تو انہوں نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اس طرح کی صورت حال میں) تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو اگر تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز ملے' تو تم اسے بھی ادا کرلو تم یہ نہ کہو' میں نماز ادا کر چکا ہوں اس لئے اب نہیں پڑھوں گا۔''

2406- إسناده صحيح، عمران بن موسى القزاز: ثقة، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. عبد الوارث: هو ابن سعيد العنبري، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، وأبو العالية البرّاء، بالتشديد: نسبة إلى بَرية النَّبل، واختلف في اسمه فقيل: زياد، وقيل: كلثوم، وقيل: أذينة، وقيل: ابن أذينة. وأخرجه أحمد 5/147 و160 و168، ومسلم (648) (242) في المساجد: باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار، والنسائي 2/75 في الإمامة: باب الصلاة مع أئمة الجور، وأبو عوانة 2/356، والبيهقي 2/299 و300 من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد. وقع في المطبوع من "سنن النسائي" اسم الأمير "زياد"، والصواب أنه ابن زياد، وهو عبيد الله بن زياد. وأخرجه مسلم (648) (241) و(244)، والنسائي 2/113 باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، وأبو عوانة 2/356 من طريقين عن أبي العالية، به. وأخرجه أحمد 5/149 و163 و169، ومسلم (648)، والترمذي (176) في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل الصلاة إذا أخرها الإمام، وأبو داؤد (431) في الصلاة: باب إذا أخر الإمام الصلاة عن الوقت، وابن ماجه (1256) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما إذا أخروا الصلاة عن وقتها، وأبو عوانة 2/355 و356 من طريقين عن عبد الله بن الصامت، به.

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

2407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوْتِرْ بِهَا، وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَلْيُوْمِءْ اِيْمَاءً. (1: 42)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وتر حق ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ ادا کرلے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کرلے جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ اسے ادا کرلے اور جس شخص کے لئے اسے ادا کرنا دشواری کا باعث ہو وہ اشارے کے ساتھ اسے پڑھ لے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرِيْضَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

2407- إسناده قوي على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/418، والدارمي 1/371، وأبو داؤد (1422) في الصلاة: باب كم الوتر؟ والطبراني (3962) و (3963) و (3964) و (3967)، والطحاوي 1/291، والدارقطني 2/22 و23، والبيهقي 3/27 من طرق عن ابن شهاب الزهري، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/302 و303 ووافقه الذهبي، وسيكرره المؤلف برقم (2411) وأخرجه النسائي 3/238، والطبراني (3965) و (3966)، والدارقطني 2/23 من طريقين عن الزهري، به. زادوا في أوله "فمن شاء أوتر بسبع". وأخرجه عبد الرزاق (4633) عن معمر، والنسائي 3/238-239 من طريق أبي مُعَيد، و 3/239، والطحاوي 1/291 من طريق سفيان، والحاكم 1/303 من طريق محمد بن إسحاق، ثلاثتهم عن الزهري، عن عطاء بن يزيد، عن أبي أيوب - موقوفًا عليه. زاد سفيان "من شاء أوتر بسبع.

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): من ادرك الصبح ولم يوتر فلا وتر له .(3: 43)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح صادق کو پالے اور اس نے وتر ادا نہ کئے ہوں تو اس کے وتر نہیں ہوتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا، فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا، ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا، فَقَالَ: اِنِّيْ خَشِيْتُ - اَوْ كَرِهْتُ - اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ .(5: 29)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَانِ خَبَرَانِ لَفْظَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، وَمَعْنَاهُمَا مُتَبَايِنَانِ، اِذْ هُمَا فِيْ حَالَتَيْنِ فِيْ شَهْرَيْ رَمَضَانَ، لَا فِيْ حَالَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ شَهْرٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں ہمیں آٹھ رکعات پڑھائیں پھر آپ نے وتر ادا کئے پھر جب اگلی رات آئی تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے ہمیں یہ امید تھی' آپ ہمارے پاس تشریف

2408– إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو داوُد الطيالسي: هو سليمان بن داوُد بن الجارود، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعَة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1092). وأخرجه الحاكم 1/301–302، وعنه البيهقي 2/478 من طريق موسى بن إسماعيل، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2163)، وعبد الرزاق (4589)، وأحمد 3/13 و35 و37 و71، ومسلم (754) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من آخر الليل، والترمذي (468) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والنسائي 3/231 في قيام الليل: باب الأمر بالوتر قبل الصبح، وابن ماجه (1189) في إقامة الصّلاة: باب من نام عن وتر أو نسيه، وابن خزيمة (1089)، والبيهقي 2/478 من طرق.

2409– إسناده ضعيف. عيسى بن جارية ضعيف، قال ابن معين: عنده مناكير، وقال النسائي: منكر الحديث، وجاء عنه: متروك، وقال ابن عدي: أحاديثه غير محفوظة، وقال أبو زرعة: لا بأس به. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوُد العتكي، ويعقوب القمي: هو ابن عبد الله الأشعري. وأخرجه المروزي في "قيام الليل وكتاب الوتر" كما في "مختصره" للمقريزي، ص 118 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (525)، وابن خزيمة (1070)، من طريق يعقوب القمي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في "المجمع" 3/172: فيه عيسى بن جارية وثقه ابن حبان، وضعفه ابن معين. وسيرد برقم (2415).

لائیں گے۔ ہم اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم مسجد میں اکٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں یہ امید تھی' آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ اندیشہ ہوا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے اس بات ۔۔۔ یا تم پر وتر کو لازم کر دیا جائے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں روایات کے الفاظ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان دونوں کا ۔۔۔ ایک دوسرے سے مختلف ہے کہ یہ دو مختلف رمضانوں میں دو مختلف حالتوں میں پیش آئی تھیں ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی مہینے میں ایک ہی حالت میں واقعہ پیش آیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق میں جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے اور جو چاہے تین ادا کرے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوْتِرْ، وَمَنْ

2410- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجال البخاري. والوليد -وهو ابن مسلم- مدلس وقد رواه بالعنعنة، لكنه توبع، فالحديث صحيح. وأخرجه الدارمي 1/371، والنسائي 3/238 في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر، وابن ماجه (1190) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، والطبراني (3961)، والطحاوي 1/291، والدارقطني 1/22- 23 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/302 ووافقه الذهبي.

2411- إسناده قوي. وهو مكرر الحديث (2408).

اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِهَا، وَمَنْ غَلَبَهُ ذٰلِكَ فَلْيُومِءْ اِيْمَاءً. (5: 34)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وتر حق ہیں جو شخص پانچ وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کرلے اور جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ انہیں ادا کرلے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ اسے ادا کرلے اور جو شخص انہیں ادا نہ کرسکتا ہو وہ انہیں اشارے کے ساتھ پڑھ لے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2412 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ، وَيَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

(5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ وہ اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور یہ بات ذکر کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرلیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2413 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ قَالَ:

2412- إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن عمرو البجلي روى عن جمع، وقال عنه أبو زرعة: شيخ، وذكره المؤلف في "ثقاته" 8/380 وقال: مات بحران سنة ست وثلاثين ومئتين، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 3/232 في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة، من طريق عبد الله بن محمد بن علي، عن زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/13، وابن أبي شيبة 2/303، والبخاري (1000) في الوتر: باب الوتر في السفر، و (1095) في تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، والنسائي 3/232، والطحاوي 1/429، والبيهقي 2/6 من طرق عن نافع، به. وأخرجه مسلم (700) (38) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، من طريق الليث، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دينار، عن عبد الله بن عمر، به.

2413- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/124 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/57، والدارمي 1/373، والبخاري (999) في الوتر: باب الوتر على الدابة، ومسلم (700) (36)، والترمذي (472) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والنسائي 3/232، وابن ماجه (1200) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة، والطحاوي 1/429، وأبو عوانة 2/342-343، والبيهقي 2/5.

(متن حدیث): كُنْتُ اَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، فَقَالَ: اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ . (5: 34)

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا جب مجھے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہوا' تو میں سواری سے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: تم کہاں رہ گئے تھے۔ میں نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہوا' صبح صادق ہونے والی ہے۔ اس لئے میں سواری سے اترا اور میں نے وتر ادا کر لئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لئے اللہ کے رسول کے طریقے میں نمونہ نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ فَلَمْ يُوتِرْ، فَلَا وِتْرَ لَهُ . (5: 34)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو صبح صادق ہو جائے اور اس نے وتر ادا نہیں کئے ہوں' تو اس کے وتر نہیں ہوتے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَاَوْتَرَ، فَلَمَّا

2414– إسناده صحيح. وهو مكرر (2408).

2415– إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية. وهو في "مسند أبي يعلى" (1802)، وقد تقدم (2409)

كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجَوْنَا اَنْ يَخْرُجَ فَيُصَلِّيَ بِنَا، فَاَقَمْنَا فِيهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجَوْنَا اَنْ تَخْرُجَ فَتُصَلِّيَ بِنَا، قَالَ: اِنِّي كَرِهْتُ - اَوْ خَشِيتُ - اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ . (5: 34)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر ادا کیے اور جب اگلی رات آئی تو ہم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو گئے۔ ہمیں یہ امید تھی' آپ تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے ہم وہاں ٹھہرے رہے' یہاں تک کہ صبح ہوگئی (اگلے دن) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں یہ امید تھی' آپ تشریف لا کر ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا' وتر تم پر لازم ہو جائیں گے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ سَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس ساتویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2416 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ، قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا، قَالَ: فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ: لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (5: 34)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اس نے عرض کی: کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد بھی کوئی چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں راوی کہتا ہے: اس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی' وہ ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَامِنٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ

اس آٹھویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2417 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

2416- إسناده على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى (2939)، والدارقطني 1/229-230 من طريق نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد. وهو مكرر (1448).

اَبِيْ عَدِيّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ اَبَا مُحَمَّدٍ - رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ - عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ كَوُجُوْبِ الصَّلَاةِ، فَاَتَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ، (مَنْ) لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ شَيْءٌ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.(5: 34)

مخدجی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ سے، جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی ہیں، وتر کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نماز کے فرض ہونے کی طرح وتر بھی فرض ہیں۔ وہ شخص حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو وہ بولے: حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ نے غلط کہا ہے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جو شخص ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کے لئے یہ عہد مقرر کرے گا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ان میں کمی کر دے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا اگر چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ تَاسِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس نویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر فرض نہیں ہیں

2417- حديث صحيح، المخدجي: هو أبو رفيع من بني كنانه، لم يرو عنه غير ابن محيريز، ولا يعرف إلا بهذا الحديث، وباقي رجال السند على شرطهما. أبو محمد المسؤول عن الوتر، اختلف في اسمه فقيل. هو مسعود بن أوس بن يزيد، وقيل: مسعود بن زيد بن سبيع، وقيل غير ذلك. انظر "أسد الغابة" 6/280، و"الإصابة" 4/176. ابن محيريز: هو عبد الله، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي. وأخرجه ابن ماجه (1401) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/123 عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبّان، به. ومن طريقه أخرجه النسائي 1/230 في الصلاة: باب المحافظة على الصلوات الخمس، وأبو داوٗد (1420) في الصلاة: باب فيمن لم يوتر، والبيهقي 2/8 و467 و10/217، والبغوي (977). وأخرجه عبد الرزاق (4575)، وأحمد 5/315-316 و319، وابن أبي شيبة 2/296، والحميدي (388)، والدارمي 1/370، والبيهقي 1/361 و2/467 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن حبان، بهذا الإسناد. زاد الحميدي في إسناده محمد بن عجلان متابعًا ليحيى بن سعيد. وقد تابع المخدجيَّ في هذا الحديث عن عبادة بن الصامت: عبد الله الصنابحي عند أحمد 5/317، وأبي داوٗد (425) في الصلاة: باب في المحافظة على وقت الصلوات، والبيهقي 2/215، والبغوي (978)، وأبو إدريس الخولاني عند الطيالسي (573).

2418- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (1730).

2418 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ .(5: 34)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ عَاشِرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ فَرْضٍ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس دسویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وتر کسی بھی مسلمان پر فرض نہیں ہیں

2419 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: اِنَّكَ تَقْدُمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ، فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَاِذَا فَعَلُوْهُ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهٰذَا فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ .(5: 34)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلِاسْتِدْلَالُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ تَكْثُرُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا غُنْيَةٌ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلسَّدَادِ، وَهَدَاهُ لِسُلُوكِ الرَّشَادِ اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَكَانَ بَعْثُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ خُرُوجِهِ مِنَ الدُّنْيَا بِاَيَّامٍ يَسِيْرَةٍ، وَاَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْبِرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، وَلَوْ كَانَ الْوِتْرُ فَرْضًا، اَوْ شَيْئًا زَادَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلنَّاسِ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ كَمَا زَعَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ صَحِيْحِهَا وَسَقِيْمِهَا، لَاَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَنْ يُخْبِرَهُمْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ لَا خَمْسًا، فَفِيْمَا وَصَفْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جا رہے ہو تم نے سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینی ہے: وہ

2419- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (156).

اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیں تو تم نے انہیں بتانا ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ایسا کریں تو تم نے انہیں بتانا ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی اگر وہ اس بارے میں تمہاری اطاعت کریں تو تم ان سے زکوٰۃ کی وصولی کر لینا اور لوگوں کے عمدہ حاصل کرنے سے بچنے کی کوشش کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوعیت کی روایات سے اس بات پر استدلال کیا جا سکتا ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں اور ہم نے جو چیز پہلے ذکر کی ہے اس میں بکثرت اس بات کا بیان موجود ہے جو اس شخص کو بے نیاز کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی توفیق عطا کرے اور ہدایت کے راستے کی طرف اس کی راہنمائی کرے کہ وتر فرض نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا اور آپ نے دنیا سے تشریف لے جانے سے کچھ دن پہلے بھیجا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ ان لوگوں کو بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وتر بھی فرض ہوتے یا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نماز میں مزید کسی بات کا اضافہ کیا ہوتا جیسا کہ وہ شخص اس بات کا قائل ہے جو علم حدیث سے ناواقف ہے اور صحیح اور غیر مستند روایات کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چھ نمازیں فرض کی ہیں پانچ نمازیں فرض نہیں کی ہیں تو ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوتِرْ مِنَ اللَّيْلِ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ الْوِتْرِ فِيمَا بَعْدَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب آدمی ایسی حالت میں صبح کر لے کہ اس نے رات کے وقت وتر ادا نہ کیے ہوں تو اب اس کے بعد وتر کو ادا کرنا اس پر لازم نہیں ہوگا

2420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ فَلَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ

2420– إسناده صحيح على شرط البخاري. أبو قتيبة: هو سلم بن قتيبة الشعيري. وأخرجه مسلم (746) (141) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، وابن خزيمة (1169)، والبغوي (987) من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر (2552) و (2642). وأخرجه مسلم (746)، وأبو داوُد (1342) و (1343) و (1344) و (1345) في الصلاة: باب في صلاة الليل. وعبد الرزاق (4714)، وابن خزيمة (1170)، وأبو عوانة 2/321–322 و323–325 من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد، في خبر طويل سيرد بعضه برقم (2551). وأخرجه عبد الرزاق (4751) عن إبراهيم بن محمد، عن أبان بن عياش، عن زرارة بن أوفى، به

عَشْرَةَ رَكْعَةً . (5: 47)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے رات کے نوافل ادا نہیں کیے تھے آپ نے اگلے دن دن کے وقت بارہ رکعات ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ لَا يُصَلّٰى اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: وتر صرف زمین پر ادا کیے جاسکتے ہیں

2421 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَسِيْرُ لَا يُبَالِيْ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ . (1: 4)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو آپ وتر بھی اس پر ادا کر لیتے تھے' البتہ فرض نماز اس پر ادا نہیں کرتے تھے۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنی سواری پر رہتے ہوئے رات کے وقت نوافل کر لیتے تھے حالانکہ وہ سواری چل رہی ہوتی تھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے' ان کا رُخ کس طرف ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوِتْرِ الَّذِي اِذَا اَرَادَ الْمَرْءُ اَوْتَرَ بِهٖ

وتر کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی (اپنی سابقہ نفل نماز کو) وتر کرنے کا ارادہ کرتا ہے

2422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2421- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (700) (39) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والبيهقي 2/491 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 1/243-244 في الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو داؤد (1224) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، وابن خزيمة (1090) ، والطحاوي 1/428، وابن الجارود (270) ، وأبو عوانة 2/342، والبيهقي 2/6 و 491 من طرق عن عبد الله بن وهب، به . وأخرجه أحمد 2/137-138 و 138 من طريقين عن موسى بن عقبة، عن سالم بن عبد الله، به. وقد ذكر في الرواية الأولى عنه حكاية سالم فعل ابن عمر . وعلقه البخاري في "صحيحه" (1098) فقال: وقال الليث: حدثني يونس، عن ابن شهاب، فذكره، وفيه قول سالم بن عبد الله. ووصله الإسماعيلي في "المستخرج" - كما في "تغليق التعليق" 2/422- من طريقين عن أبي صالح، حدثنا الليث، حدثني يونس، عن ابن شهاب.. فذكره.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ .(5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الَّذِی ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ .(5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْتَصِرَ مِنْ وِتْرِهِ عَلٰى رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو تو وہ ایک رکعت کے ذریعے (اپنی نفل نماز کو) وتر کرنے پر اکتفاء کرے

2424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

2423- إسناده صحيح على شرط البخاري .وأخرجه أحمد 6/74 و143 و215، وابن أبي شيبة 2/291، والدارمي 1/372، وأبو داؤد (1336) و (1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و 3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، وابن ماجه (1177) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركعة، و (1358) باب ما جاء في كم يصلي بالليل، والطحاوي 1/283، وأبو عوانة 2/326، والبيهقي 3/23، والبغوي (901) من طرق عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذئب، بهذا الإسناد . وسيرد عند المؤلف مطولًا (2603) من طريق أخرى. إسناده صحيح على شرط البخاري. وانظر الحديث (2431) .

2424- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو في "الموطأ" 1/121-122، في حديث ابن عباس الطويل في بيوتته عند خالته ميمونة ووصفه صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل، ولفظ الشاهد عنده "فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ."ومن طريق مالك أخرجه البخاري (183) و (992) و (1198) و (4570) و (4571) و (4572)، ومسلم (763) (182)، وأبو داؤد (1367)، والنسائي 3/210-211، والترمذي في "الشمائل" (262)، وابن ماجه (1363)، وسيكرره المؤلف برقم (2428) و (2621) .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَکْعَةٍ. (4:5)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ رَکْعَةً وَاحِدَةً غَیْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت ادا کرنا جائز نہیں ہے

2425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِی الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کُنَّا مَعَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، فَقَالَ: اَیُّکُمْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَیْفَةُ: اَنَا، قَالَ: فَقَامَ حُذَیْفَةُ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّیْنِ: صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِیَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ خَلْفَهُ رَکْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَکَانَ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ اُولٰئِکَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً، وَلَمْ یَقْضُوا. (4:23)

ثعلبہ زہدم بیان کرتے ہیں: ہم سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ میں سے کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز خوف ادا کی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ ایک صف ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ پلٹ کر ان لوگوں کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے تو انہوں نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور ان حضرات نے اپنی نماز کو مکمل نہیں کیا (یعنی صرف ایک ہی رکعت ادا کی دوسری رکعت ادا نہیں کی)

ذِکْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبْطَلَ الْوِتْرَ بِرَکْعَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے ایک رکعت وتر ادا کرنے کو باطل قرار دیا ہے

2425- إسناده صحیح. ثعلبة بن زهدم، قیل: له صحبة، ولا یصح، وهو تابعی ثقة روی له أبو داؤد والنسائی، وباقی السند علی شرطهما. وهو فی صحیح ابن خزیمة (1343) وذکر فیه محمد بن بشار متابعًا لمحمد بن المثنی. وأخرجه أبو داؤد (1246) فی الصلاة: باب من قال: یُصلی بکل طائفة رکعة ولا یقضون، والنسائی 3/168 فی صلاة الخوف، والبیهقی 3/261 من طرق عن یحیی بن سعید، بهذا الإسناد، وصححه الحاکم 1/335 ووافقه الذهبی. وأخرجه عبد الرزاق (4249)، وأحمد 5/365، وابن ابی شیبة 2/461-462، والنسائی 3/167-168، والبیهقی 3/261 من طریق سفیان، به.

2426 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، حَتّٰى اِذَا خَشِيَ اَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى. (4: 23)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص دو رکعات ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جب اسے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کرلے وہ اس کے ذریعے اپنی ادا کی ہوئی نماز کو طاق کرلے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْوِتْرَ بِالرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایک رکعت وتر ادا کرنا جائز نہیں ہے

2427 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرنے میں عروہ منفرد ہیں

2426- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مالك 1/123 عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه البخارى (990) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، ومسلم (749) (145) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة من آخر الليل، وأبو داؤد (1326) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والنسائى 3/233 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، والبيهقى 3/21، والبغوى (954). وأخرجه الحميدى (631)، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب في صلاة الليل ركعتين، والبيهقى 3/21-22.

2427- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/120 بأطول مما هنا. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/35 و182، ومسلم (736) (121) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم في الليل وأن الوتر ركعة، وأبو داؤد (1335) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائى 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، و 243 باب كيف الوتر بإحدى عشرة ركعة، والترمذى (440) و (441) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صلاة النبى صلى الله عليه وسلم بالليل، والطحاوى 1/283، والبيهقى 3/23، والبغوى (900). وانظر (2422) و (2423).

2428 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوْتِرَ الْمَرْءُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ غَيْرِ مَفْصُوْلَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی تین رکعات اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان فصل نہ ہو

2429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ، اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ، اَوْ بِسَبْعٍ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. (2: 43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین رکعت وتر ادا نہ کرو، پانچ ادا کرو، یا سات ادا کرو، مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ كُلَّ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَةٍ، وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِتَسْلِيْمَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل میں ہر چار رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے اور وتر میں تین رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے

2430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ،

2428– إسناده صحيح على شرط الصحيح. وهو مكرر (2424).

2429– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/304، والبيهقي 3/31، والدارقطني 2/24 من طريق أحمد بن صالح المصري، والدارقطني 2/24–25 من طريق موهب بن يزيد بن خالد، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي. وأخرجه الدارقطني 2/26–27 من طريق عبد الملك بن مسلمة بن يزيد، عن سليمان بن بلال، به. وأخرجه الحاكم 1/304، والبيهقي 3/31 و32 من طريقين عن اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّـهُ سَـاَلَ عَـائِشَةَ: كَيْفَ كَـانَـتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَـالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهِ، يَزِيْدُ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُـصَـلِّـيْ اَرْبَـعًـا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ. (1:5)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کے وقت) نفل نماز کیسے ادا کرتے تھے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، اَرَادَتْ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ، وَقَوْلُهَا: يُصَلِّيْ ثَلَاثًا، اَرَادَتْ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لِيَكُوْنَ الْوِتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات ادا کرتے تھے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سلاموں کے ذریعے یہ کرتے تھے تاکہ آپ کی رات کی نماز کے آخر میں صرف ایک رکعت ہو جائے

2431 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ، قَالَتْ:

2430- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/120. ومن طريق مالك اخرجه أحمد 6/36 و73 و104، وعبد الرزاق (4711)، والبخاري (1147) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره، و (2013) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، و (3569) في المناقب: باب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عيناه ولا ينام قلبه. ومسلم (738) (125) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل. وأبو داوُد (1341) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/234 في قيام الليل: باب كيف الوتر بثلاث، والترمذي (439) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، والطحاوي 1/282، وابن خزيمة (1166)، وأبو عوانة 2/327، والبيهقي 1/122 و2/495-496 و3/6 و7/62، وفي "دلائل النبوة" 1/371-372، والبغوي (899). وسيرد من طريق مالك مختصرًا برقم (2613).

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، وَيَمْكُثُ فِيْ سُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ، فَاِذَا سَكَتَ الْاَذَانُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ . (5: 10)

2431: عروہ بیان کرتے ہیں۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔آپ ہر دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔آپ اس میں اپنے سجدے کے دوران اتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس (50) آیات کی تلاوت کرتا ہے' جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا تھا تو آپ اٹھ کر دو رکعات ادا کر لیتے تھے' پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کے مؤذن آپ کو بلانے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْصِلُ بِالتَّسْلِيْمِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالثَّالِثَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد اور تیسری رکعت سے پہلے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

2431- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد تقدم مختصرًا (2423) .وأخرجه أبو داؤد (1336) في الصلاة: باب في صلاة الليل، وابن ماجه (1358) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/83، والبيهقي 3/7 من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد 6/143 و215، وأبو داؤد (1337) ، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و 3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، وابن ماجه (1358) من طريق ابن أبي ذئب ويونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، به. وانظر (2423) و (2612) .

2432- محمد بن عمرو الغزي روى له أبو داؤد وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب -وهو الغافقي- فقد استشهد به البخاري واحتج به مسلم، ثم هو مختلف فيه، وثقه ابن معين والبخاري ويعقوب بن سفيان، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال مرة: ليس به بأس، وقال أحمد بن صالح المصري: له أشياء يخالف فيها، وقال ابوحاتم: هو أحب إلي من ابن أبي الموال، ومحله الصدق يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال أحمد: سيء الحفظ، وقال ابن عدي: ولا أرى في حديثه إذا روى عنه ثقة أو يروي هو عن ثقة حديثًا منكرًا فأذكره، وهو عندي صدوق لا بأس به . ابن عفير: هو سعيد بن كثير بن عفير الأنصاري مولاهم المصري .وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/285، والحاكم 1/305 و2/520، والبيهقي 3/37 و38، والدارقطني 2/35، والبغوي (973) من طرق عن ابن عفير، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وقال الحافظ ابن حجر في "نتائج الأفكار" ص 513-514 بعد أن أخرجه من هذه الطريق: هذا حديث حسن . وأخرجه الترمذي (463) ، والحاكم 2/520-521، والبيهقي 3/38، والبغوي (974) من طريق إسحاق بن إبراهيم بن حبيب .

الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهَا: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو رکعات کے بعد (تیسری رکعت کو) وتر ادا کرنا ہوتا تھا۔ آپ ان میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الکفرون کی تلاوت کرتے تھے۔ تیسری رکعت میں سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت ہے کہ جفت اور طاق نماز کے درمیان فصل کیا جائے گا

2433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخُلْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ . (5: 34)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت نماز اور طاق نماز کے درمیان فصل کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَصَلَ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ بِتَسْلِيْمَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین رکعات وتر ادا کرتے تھے تو آپ دو اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے

2434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيْمٍ يُسْمِعُنَاهُ . (5: 34)

2433- إسناده قوی. أبو حمزة: هو محمد بن ميمون السكری، وإبراهيم الصائغ: هو ابن ميمون. وانظر (2435).

2434- الوضين بن عطاء ثقة، وضعفه بعضهم، وباقی رجاله ثقات، والطريق الآتية تقويه، فهو صحيح. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/278-279 عن احمد بن أبی داؤد، عن علی بن بحر القطان، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عطاء، قال: أخبرنی سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، (عَنْ أَبِيْهِ) أنه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة، وأخبر ابْنِ عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم كان يفعل ذلك. وقال الحافظ فی "الفتح" 2/482: وإسناده قوی.

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت نماز اور طاق نماز کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرتے تھے جو بلند آواز میں ہوتا تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّسْلِيمِ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنی جفت اور طاق نماز کے درمیان بلند آواز میں سلام پھیرے

2435 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيْمٍ يُسْمِعُنَاهُ .(5: 4)

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت اور طاق نماز میں بلند آواز سے سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ لِمَنْ اَرَادَ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص تین رکعات وتر ادا کرنا چاہے تو یہ مباح ہے

2436 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، وَطَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ .(5: 34)

2435- إسناده قوى . وأخرجه أحمد 2/76 عن عتاب بن زياد، بهذا الإسناد . وقد ثبت مثل هذا عن ابن عمر موقوفاً، فقد أخرج مالك في "الموطأ" 1/125 عن نافع، أن عبد الله بن عمر كان يسلّم بين الركعتين والركعة في الوتر، حتى يأمر ببعض حاجته . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (991) ، والطحاوي 1/279. وأخرجه الطحاوي 1/279 من طريق سعيد بن منصور، عن هشيم، عن بكر بن عبد الله المزني، قال: صلى ابن عمر ركعتين ثم قال: يا غلام أرحِلْ لنا، ثم قام فأوتر بركعة. قال الحافظ: إسناده صحيح.

2436- إسناده صحيح . أبو حفص الأبار: هو عمر بن عبد الرحمٰن بن قيس، ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، وباقي السند على شرطهما . طلحة: هو ابن مصرف . وأخرجه أبو داوٗد (1423) في الصلاة: باب ما يقرأ في الوتر، وابن ماجه (1171) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ في الوتر، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن أبي حفص الأبآر، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوٗد (1423) من طريق محمد بن أنس، والنسائي 3/244 في قيام الليل: باب نوع اخر من القراء ة في الوتر، والبيهقي 3/38 من طريق أبي جعفر الرازي، كلاهما عن الأعمش، به. وانظر الحديث (2450) .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم وتر کی نماز میں سورہ الاعلیٰ سورہ الکفرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُوتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ وَّاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ فِيْ بَعْضِ اللَّيَالِي دُوْنَ الْبَعْضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک سے زیادہ وتر بھی ادا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت نماز ادا کررہے ہوتے تھے اور ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا اور بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا

2437 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ، يَجْلِسُ ثُمَّ يُسَلِّمُ. (1:5)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ (13) رکعات ادا کیا کرتے تھے جن میں سے پانچ رکعات وتر ہوتی تھیں۔ آپ ان پانچ رکعات کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے پھر آپ بیٹھ کر (تشہد) پڑھتے اور سلام پھیر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ بِغَيْرِ الْعَدَدِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ ہم نے جو عدد بیان کیا ہے وہ اس کے علاوہ وتر ادا کرے

2438 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَاَوْتَرَ بِسَبْعٍ. (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات اور سات رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

2437– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (737) (123) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والبيهقي 3/27 عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبيهقي 3/28 من طريق إبراهيم بن موسى، كلاهما عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/50 و123، ومسلم (737) (123)، وأبو داؤد (1338) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي (459) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر بخمس، وابن خزيمة (1076) و(1077)، وأبو عوانة 2/325، والبيهقي 3/27 و28، والبغوي (960) و(961) من طرق عن هشام بن عروة، به.

2438– إسناده صحيح على شرطهما إن كان "سعيد" محرفًا عن "شعبة"، وانظر ما بعده.

ذِكْرُ وَصْفِ وِتْرِ الْمَرْءِ اِذَا اَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ

آدمی کے وتر کی صفت کا تذکرہ جب آدمی پانچ رکعات وتر ادا کرے

2439 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسٰى الْحَادِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِىْ آخِرِهِنَّ.

(34:5)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے آپ ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا وَصَفْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

2440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِىْ شَىْءٍ مِنَ الْخَمْسِ اِلَّا فِىْ آخِرِهِنَّ، يَجْلِسُ ثُمَّ يُسَلِّمُ. (34:5)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات وتر ادا کرتے تھے۔ آپ ان پانچ رکعات کے درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے۔ صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے اور بیٹھنے کے بعد آپ سلام پھیر دیتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ وِتْرِ الْمَرْءِ اِذَا اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ

جب آدمی سات رکعات وتر ادا کرتا ہے تو وتر ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2441 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2439- عمر بن موسى الحادي، ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/445-446 وقال: ربما أخطأ، وضعفه ابن عدي وابن نقطة، لكن تابعه الإمام أحمد، فرواه في "مسنده" 6/161 عن حماد بن سلمة، به. وهذا سند صحيح. وفي الباب عن أم سلمة عند النسائي 3/239 قالت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يوتر بخمس وبسبع لا يفصل بينها بسلام ولا بكلام. وفي رواية: كان يوتر بسبع أو بخمس لا يفصل بينهن بتسليم.

2440- إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (2437)

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ سَبْعَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ السَّادِسَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ. (5: 34)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا آپ رات کے وقت اٹھ جاتے تھے۔ آپ مسواک کرتے تھے' وضو کرتے تھے۔ پھر سات رکعات ادا کرتے تھے۔ آپ ان کے درمیان صرف چھٹی رکعات کے بعد بیٹھتے تھے۔ آپ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوْتِرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ نو رکعات وتر ادا کرے

2442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَاهُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (5: 34)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نو رکعات وتر ادا کرتے تھے' تو آپ صرف آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے' پھر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے تھے اس کا ذکر کرتے تھے اس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے آپ سلام نہیں پھیرتے تھے' پھر آپ نویں رکعت ادا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ اس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے اس کے بعد آپ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے۔

2441- إسناده صحيح على شرطهما. يحيى بن سعيد -وهو القطان- قد سمع من سعيد -وهو ابن أبي عروبة- قبل الاختلاط. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1078). وأخرجه أحمد 6/53-54 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" 2/323-324 عن الحسن بن علي بن عفان، عن محمد بن بشر، عن سعيد بن أبي عروبة، به.

2442- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (746)، وابن خزيمة (1078) من طريقين عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (746) (139)، والنسائي 3/241 في قيام الليل: باب كيف الوتر بتسع، وابن ماجه (1191) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع، وأبو داؤد (1342) في قيام الليل: باب في صلاة الليل، وأبو عوانة 2/321-322 من طريق قتادة، به.

ذِكْرُ الْوَقْتِ الْمُسْتَحَبِّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ فِيْهِ اِذَا كَانَ مُتَهَجِّدًا

آدمی اگر تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو پھر اس کیلئے اس مستحب وقت کا تذکرہ جس میں اسے وتر ادا کرنے چاہئے

2443 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُلُّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُ وَاَوْسَطَهُ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ حِيْنَ مَاتَ اِلَى السَّحَرِ .(5: 34)

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں ابتدائی میں بھی درمیانی میں بھی وتر ادا کر لیتے تھے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت صبح صادق سے کچھ پہلے تک تھا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِىْ يُوتِرُ فِيْهِ الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ اِذَا عَقَّبَ تَهَجُّدَهٗ بِهٖ

اس وقت کا تذکرہ جس میں آدمی کو رات کے وقت وتر ادا کرنے چاہئے جب اس نے تہجد کی نماز ادا کی ہو

2444 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ: مَتٰى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

2443- إسناده قوي، رجاله على شرط الشيخين غير أبي بكر بن عياش، فمن رجال البخاري، وقد توبع . أبو حَصين: هو عثمان بن عاصم . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 2/286، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه (1185) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر اخر الليل.وأخرجه أحمد 6/129، والترمذي (456) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر من أول الليل وآخره، ومن طريقه البغوي (970) من طريقين عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 6/204-205، والدارمي 1/372، ومسلم (745) (137) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والنسائي 3/230 في قيام الليل: باب وقت الوتر، والبيهقي 3/35 من طريق سفيان، عن أبي حصين، به. وأخرجه البيهقي 3/35 من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن يحيي بن وثاب، به. وأخرجه أحمد 6/46 و100 و107 و129 و204، وابن أبي شيبة 2/286، والشافعي 1/195، وعبد الرزاق (4624) ، والحميدي (188) ، والبخاري (996) في الوتر: باب ساعات الوتر، ومسلم (745) ، وأبو داوُد (1435) في الصلاة: باب في وقت الوتر، والبيهقي 3/35 من طريق مسلم أبي الضحى، عن مسروق، به.

2444- إسناده جيد. عبد الله بن رجاء : هو الغُدَاني لا بأس به من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي .وقد أخرجه أحمد 6/110 و147 و203 و279، والطيالسي (1407) ، والبخاري (1132) في التهجد: باب من نام عند السحر، و (6461) في الرقائق: باب القصد والمداومة على العمل، ومسلم (741) في صلاة المسافرين: باب في صلاة الليل، وأبو داوُد (1317) في الصلاة: باب وقت قيام النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، والنسائي 3/208 في قيام الليل: باب وقت القيام، والبيهقي 3/3

يَعْنِي الدِّيكَ، وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ.(5: 47)

مسروق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب ادا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تھے۔ آپ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ

صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2445 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، قَالَهُ الشَّيْخُ.(1: 78)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح صادق ہونے سے پہلے ہی وتر ادا کرلو''

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن ابوزائدہ نامی منفرد ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَاْخِيرَ الْوِتْرِ اِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ اِذَا طَمِعَ فِي التَّهَجُّدِ وَتَعْجِيلَهُ قَبْلَ النَّوْمِ اِذَا كَانَ آيِسًا مِنْهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز کو رات کے آخری حصے تک مؤخر کردے جبکہ اسے یہ امید ہو کہ وہ تہجد کی نماز ادا کرے گا اور اگر اسے تہجد کیلئے اٹھنے کی امید نہ ہو تو وہ اسے سونے سے پہلے ادا کرے

2446 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: اُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ، قَالَ:

2445– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وأخرجه أحمد 2/37–38، وأبو داؤد (1436) في الصلاة: باب في وقت الوتر، والترمذي (467) في الصلاة: باب ما جاء في مبادرة الصبح بالوتر، والطبراني (13362)، وأبو عوانة 2/332، والبغوي (966) من طرق عن ابن أبي زائدة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1087)، والحاكم 1/301 ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/38، ومسلم (750) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى. وابن خزيمة (1088)، وأبو عوانة 2/332، والبيهقي 2/478، والبغوي (967) من طرق عن ابن أبي زائدة، أخبرني عاصم الأحول، عن عبد الله بن شقيق، عن ابن عمر.

بِالْحَزْمِ اَخَذْتَ ، وَسَاَلَ عُمَرَ: مَتٰى تُوتِرُ؟ قَالَ: اَنَامُ، ثُمَّ اَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَاُوْتِرُ، قَالَ: فِعْلَ الْقَوِيِّ اَخَذْتَ .(4: 38)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم وتر کب ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں وتر ادا کرتا ہوں اور پھر سو جاتا ہوں (یعنی سونے سے پہلے ادا کرتا ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے احتیاطی طریقے کو اپنایا ہے' پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم وتر کب ادا کرتے ہو انہوں نے عرض کی: میں سو جاتا ہوں پھر بیدار ہو کر وتر ادا کر لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے قوی شخص کے طریقے کو اختیار کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوتِرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ آخِرِهٖ عَلٰى حَسَبِ عَادَتِهٖ فِيْ تَهَجُّدِ اللَّيْلِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت تہجد کی نماز کے حوالے سے اپنی عادت کے حساب سے وتر کو رات کے ابتدائی حصے میں یا پھر آخری حصے میں ادا کرے

2447 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ بُرْدٍ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَكَانَ يُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، اَوْ مِنْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ آخِرِهٖ ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ

2446– إسناده ضعيف، ومتنه صحيح . يحيى بن سُليم –وهو الطائفي– قال الدارقطني: سيء الحفظ، وقال المؤلف في "الثقات": يخطء، وقال ابوحاتم: شيخ صالح محله الصدق، لم يكن بالحافظ، يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال الساجي: صدوق يهم في الحديث، وأخطأ في أحاديث رواها عن عبيد الله بن عمر، وقال النسائي: ليس به بأس، وهو منكر الحديث عن عبيد الله بن عمر، وقال الحافظ في "المقدمة" ص 451: لم يخرج له الشيخان من روايته عن عبيد الله بن عمر شيئا . وباقي رجال السند على شرطهما. وأخرجه ابن ماجه 1/379–380 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر أول الليل، وابن خزيمة (1085) ، والحاكم 1/301، والبيهقي 3/36 من طرق عن محمد بن عباد المكي، بهذا الإسناد . وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي ! وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" 1/398: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات .! وفي الباب عن أبي قتادة عند أبي داؤد (1434) ، والحاكم 1/301، وابن خزيمة (1084) ، والبيهقي 3/35. وإسناده صحيح . وعن جابر عند أحمد 3/330، والطيالسي (1671) ، وابن ماجه (1202) ، وهو حسن في الشواهد، والحديث صحيح بهما.

2447– إسناده صحيح . غضيف بن الحارث عدّه بعضهم تابعيًا، والأكثرون قالوا بصحبته، وانظر ترجمته في "أسد الغابة" 4/340، و"الإصابة" 3/183–184. برد أبو العلاء : هو برد بن سنان . وأخرجه أحمد 6/47، وعنه أبو داوُد (226) في الطهارة: باب في الجنب يؤخر الغسل، عن إسماعيل بن إبراهيم، وأبو داوُد (226) من طريق معتمر، كلاهما عن برد بن سنان، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 1/125 في الطهارة: باب ذكر الاغتسال أول الليل، من طريق حماد وسفيان، كلاهما عن برد، به –وفيه قصة الاغتسال فقط . وأخرجه أحمد 6/73–74، ومسلم (307) ، وأبو داوُد (1437) ، والنسائي 1/199، وابن خزيمة (1081) من طريق عبد الله بن أبي قيس، أنه سأل عائشة ... فذكره.

الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَرَاَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، اَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَانَ يَجْهَرُ بِصَلَاتِهِ اَمْ يُخَافِتُ بِهَا؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِصَلَاتِهِ، وَرُبَّمَا خَافَتَ بِهَا، قُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً. (1:4)

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین آپ کیا کہتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرتے تھے یا آخری حصے میں ادا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ وتر رات کے ابتدائی حصے میں ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں ادا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ کیا کہتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت رات کے ابتدائی حصے میں کرتے تھے یا آخری حصے میں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کرتے تھے' تو میں نے کہا: اللہ اکبر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے میں نے دریافت کیا: اے ام المومنین! آپ کیا کہتی ہیں۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے بلند آواز سے قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں قرأت کرتے تھے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں کر لیتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّضُمَّ قِرَائَةَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ اِلٰى قِرَائَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ وِتْرِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی وتر کی نماز میں معوذتین کے ہمراہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کو بھی شامل کر لے جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2448 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ الْاَصْبَغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (5:34)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ

الکفرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُوتِرَ الْمَرْءُ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا کرے یعنی اس کے ابتدائی حصے میں بھی اور آخری حصے میں بھی

2449 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): زَارَنِي اَبِي يَوْمًا فِيْ رَمَضَانَ، فَاَمْسٰى عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ، فَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ، ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدِهِ فَصَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا، فَقَالَ: اَوْتِرْ بِاَصْحَابِكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ. (2: 81)

قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: ایک دن میرے والد رمضان کے مہینے میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے وہ شام تک ہمارے ہاں رہے۔ انہوں نے افطاری کی پھر اس رات انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی تو وتر بھی ادا کر لئے پھر وہ مسجد تشریف لے گئے وہاں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے ایک شخص کو آگے کیا' اور بولے: تم اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاتے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُسَبِّحَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وِتْرِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ وتر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد

2448– صحيح، وهو مكرر (2432).

2449– إسناده قوى. وأخرجه أبو داؤد (1439) في الصلاة: باب في نقض الوتر، والنسائى 3/229–230 في قيام الليل: باب نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الوترين في ليلة، والترمذى (470) في الصلاة: باب ما جاء لا وتران في ليلة، وابن خزيمة (1101)، والبيهقى 3/36 من طرق عن ملازم بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 4/23 عن عفان، عَنْ مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بدر، عن سراج بن عقبة، عن قيس بن طلق، به. وأخرجه الطيالسى (1095)، والطبرانى (8247) من طريق أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به.

2450– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو عبيدة: اسمه عبد الملك بن معن ابن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ الهذلى. وأخرجه النسائى 3/244 في قيام الليل: باب نوع آخر من القراءة في الوتر، عن محمد بن الحسين بن إبراهيم بن إشكاب، عن محمد بن أبي عبيدة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى (546)، والنسائى 3/235 و235–236 في قيام الليل: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر أبي بن كعب في الوتر، و245 باب ذكر الاختلاف على شعبة فيه، والبيهقى 3/39 و40 و40–41. والبغوى (972) من طرق عن سعيد بن عبد الرحمٰن، به. انظر الحديث (2436).

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.(5: 34)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکفرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جب آپ سلام پھیرتے تھے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (پاک ہے وہ ذات بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے) یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

بَابُ النَّوَافِلِ

نوافل کا بیان

ذِكْرُ بِنَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کیلئے جنت میں گھر بنانے کا تذکرہ جو رات اور دن میں بارہ رکعات' فرض نمازوں کے علاوہ ادا کرتا ہے

2451 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً غَيْرَ الْفَرِيضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فرض نماز کے علاوہ (روزانہ) بارہ رکعات ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي يَبْنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَّرْكَعُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

ان رکعات کے طریقے کا تذکرہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ادا کرنیوالے کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے

2452 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ

2451– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 6/327، والدارمي 1/335، ومسلم (728) (103) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، والطيالسي (1591)، وأبو عوانة 2/261 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/426، ومسلم (728) (101) و (102)، وأبو داوُد (1250) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع، وابن خزيمة (1185) و (1186) و (1187)، وأبو عوانة 2/261–262

2452–وأخرجه أحمد 6/226–227، والنسائي 3/261–262، و262 و262–263 و263 و264، وابن ماجه (1141) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة، من طرق عن عنبسة، به.

عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ اُخْتِهِ اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ: اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. (1 2)

2452: عنبسہ بن ابوسفیان اپنی بہن سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعات (نفل) ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ چار رکعات ظہر سے پہلے دو رکعات ظہر کے بعد دو رکعات عصر سے پہلے اور دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات فجر سے پہلے''۔

ذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحْمَةِ لِمَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شخص کیلئے دعائے رحمت کا تذکرہ جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے

2453 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ اَبُو الْمُثَنّٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا. (1 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو الْمُثَنّٰى هٰذَا اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ الْمُثَنّٰى مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، وَقَوْلُهُ

2452– اسناده حسن. ابو إسحاق الهمداني. هو عمرو بن عبد الله السَّبيعي. وهو في صحيح ابن خزيمة (1188). وأخرجه الحاكم 1/31، وعنه البيهقي 2/473 عن أبي العباس محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا الحاكم 1/31، وعنه البيهقي 2/473 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/262 في قيام الليل. باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة، من طريق الربيع بن سليمان، عن أبي الأسود، عن بكر بن مضر، عن ابن عجلان، به. وأخرجه الترمذي (415) في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، ومن طريقه البغوي (866) عن محمود بن غيلان، عن مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، عن المسيب بن رافع، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ أم حبيبة، ولكن قال ركعتين بعد العشاء ولم يذكر "ركعتين قبل العصر" وقال الترمذي بإثره: وحديث عنبسة عن أم حبيبة في هذا الباب حديث حسن صحيح. وله شاهد من حديث عائشة عند الترمذي (414)، والنسائي 3/260 و261، وابن ماجه (1140)، وسنده حسن.

2453– إسناده حسن. محمد بن مهران. هو محمد بن إبراهيم بن مسلم بن مهران بن المثنى المؤذن الكوفي. قال ابن معين والدارقطني: ليس به بأس. وذكره المؤلف في "الثقات" 7/371 وقال: كان يخطئ، وجده أبو المثنى. هو مسلم بن المثنى، ويقال: ابن مهران بن المثنى روى عنه جمع، وقال أبو زرعة: ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/397، وباقي رجاله ثقات. والحديث في مسند الطيالسي (1936) عن محمد بن المثنى، عن أبيه، عن جده، عن ابن عمر. ومن طريقه بهذا السند أخرجه البيهقي 2/473. وأخرجه أبو داود (1271) في الصلاة: باب الصلاة قبل العصر، والترمذي (430) في الصلاة: باب ما جاء في الأربع قبل الظهر، وحسنه، والبغوي (893)، والبيهقي 2/473 من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي وغير واحد، عن أبي داود، بإسناد المؤلف. وأخرجه أحمد 2/117، وابن خزيمة (1193) من طريق أبي داود الطيالسي، به

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعًا اَرَادَ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ يَعْلٰى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومثنیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن مثنیٰ ہے یہ اہل کوفہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''چار'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ دو سلاموں کے ساتھ ایسا کیا جائے کہ یعلیٰ بن عطا نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''رات اور دن کی نمازیں دو دو کر کے ادا کی جائیں گی''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الرَّكَعَاتِ الْمَعْلُوْمَةِ مِنَ النَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهَا

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرائض سے پہلے اور فرائض کے بعد چند متعین نوافل (یعنی سنتوں) کو باقاعدگی سے ادا کرے

2454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.

2454- إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن مسدد بن مسرهد لم يخرج له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق (4811)، وأحمد 2/6، والبخاري (1180) في التهجد: باب الركعتان قبل الظهر، والترمذي (425) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر، و (432) و (433) باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، وفي "الشمائل" (277)، وابن خزيمة (1197)، والبيهقي 2/471، والبغوي (867) من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد - طوله بعضهم واختصره بعضهم. وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/166 عن نافع، عن ابن عمر .. فذكره، وقال فيه "وركعتين بعد الجمعة" ولم يذكر ركعتي الفجر. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخاري (937) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، وأبو داود (1252) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، والنسائي 2/119 في الإمامة: باب الصلاة بعد الظهر، والبغوي (868). وأخرجه من طريقه مسلم (882) (71) بذكر الجمعة فقط. وأخرجه البخاري (1172) في التهجد: باب التطوع بعد المكتوبة، ومسلم (729) في صلاة المسافرين: باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن، وأبو عوانة 2/263، والبيهقي 2/471 من طريقين عن عبيد الله بن عمر، عن نافع عن ابن عمر، بنحو حديث مالك. زاد البخاري: وحدثتني أختي حفصة ... فذكر الركعتين قبل الفجر. وسيرد الحديث من طريق آخر برقم (2473).

وَاَخْبَرَتْنِی حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَكَانَتْ سَاعَةٌ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهَا اَحَدٌ .(5: 4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ آپ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔ عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان ہو جانے کے بعد فجر کی نماز سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ ایسا وقت تھا جس میں کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ كُلِّ صَلَاةٍ فَرِيضَةٍ يُرِيدُ اَدَائَهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2455 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ .(1: 92)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کی جانی چاہئے"۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْمُسَارَعَةِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے

2456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

2455– إسناده قوي. وسيعيده المؤلف برقم (2488). وأخرجه الدارقطني 1/267 من طريق عثمان بن سعيد القرشي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 2/524 من طريق سويد بن عبد العزيز، عن ثابت بن عجلان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/231 وقال: رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وفيه سويد بن عبد العزيز وهو ضعيف. وفي الباب عن عبد الله بن مغفل، وقد تقدم عند المؤلف برقم (1560)، ولفظه "بين كل أذانين صلاة ..." وهو شاهد قوي لحديث الباب.

سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. (2:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات سنت سے زیادہ اہتمام کے ساتھ اور کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُسَارَعَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ مُسَارَعَتِهِ اِلَى الْغَنِيمَةِ الَّتِيْ يَغْنَمُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر سے پہلے کی دو رکعات کی طرف جلدی کرنا' آپ کے مال غنیمت کے حصول کی طرف جلدی کرنے سے زیادہ (اہتمام کے ساتھ) ہوتا تھا

2457 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَلَا اِلٰى غَنِيمَةٍ يَغْتَنِمُهَا. (2:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی نفل نماز کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تیزی سے کوئی غنیمت حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے جتنی تیزی (یعنی اہتمام سے) آپ صبح سے پہلے کی دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

فجر کی دو رکعات کی ترغیب کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ یہ دنیا

2456- إسناده صحيح على شرطهما عطاء: هو ابن أبي رباح. وهو في صحيح ابن خزيمة (1109) وفي سنده ليعقوب الدورقي متابعان آخران وأخرجه النسائي في الصلاة كما في "التحفة" 11/484 عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري (1169) في التهجد باب تعاهد ركعتي الفجر، ومسلم (724) (94) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، وأبو داؤد (1254) في الصلاة باب ركعتي الفجر، والبيهقي 2/470 من طرق عن يحيى بن سعيد، به وأخرجه البيهقي 2/470، والبغوى (880) من طريقين عن ابن جريج، به وانظر ما بعده. والحديث (2463)

2457- إسناده صحيح على شرطهما وأخرجه ابن أبي شيبة 2/240-241، ومسلم (724) (95)، وابن خزيمة (1108) من طريق حفص بن غياث بهذا الإسناد وانظر ما قبله

اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے

2458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (1: 2)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فجر سے پہلے کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے"۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے کی دو رکعات میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے؟

2459 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ

2458- إسناده صحيح. إسحاق بن بهلول: هو الأنباري، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/119-120، ونقل ابن أبي حاتم عن أبيه: أنه صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/50-51، ومسلم (725) (97) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والبيهقي 2/470 من طريق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد . وصححه ابن خزيمة (1107) . وأخرجه أحمد 6/149 و265، والنسائي 3/252 في قيام الليل: باب المحافظة على الركعتين قبل الفجر، وأبو عوانة 2/273 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1107)، والحاكم 1/306-307. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/241، ومسلم (725) (96)، والترمذي (416) في الصلاة: باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، والطيالسي (1498)، والبيهقي 2/470، والبغوي (881) من طريقين عن قتادة، به. ولفظه عند الطيالسي "أحب إلي من حمر النعم"

2459- إسناده صحيح على شرطهما. أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمر الأسدي، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 2/94، والترمذي (417) في الصلاة: باب ما جاء في تخفيف ركعتي الفجر، وابن ماجه (1149) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر، من طرق عن أبي احمد الزبيري، به . وأخرجه النسائي 2/170 في الافتتاح: باب القراءة في الركعتين بعد المغرب، من طريق عمار بن رزيق، عن أبي إسحاق، عن إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، به. زاد فيه أنه كان يقرأ بهما في الركعتين بعد المغرب وأخرجه عبد الرزاق (4790)، وعنه أحمد 2/35 عن سفيان الثوري، به. وأخرجه أحمد 2/24 و58 و95 و99. وابن أبي شيبة 2/242. والطبراني (13528) من طريقين عن أبي إسحاق، به. وهو في الطبراني (13123) من حديث سالم عن ابن عمر. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم (726)، وأبي داود (1256)، والنسائي 2/155-156، وابن ماجة (1148).

الثَّوْرِيَ، وَاِسْرَائِيلَ، وَشَرِيكٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ هٰذَا، وَاُخْرٰى عَنْ ذَاكَ، وَتَارَةً عَنْ ذَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) میں پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواحمد زبیری محمد بن عبداللہ اسدی نے یہ روایت 'ثوری اور اسرائیل اور شریک سے بھی سنی ہے جو ابواسحاق کے حوالے سے منقول ہے تو ایک مرتبہ انہوں نے اس راوی سے نقل کر دیا دوسری مرتبہ دوسرے سے نقل کر دیا تیسری مرتبہ اس سے نقل کر دیا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِمَنْ قَرَاَ سُورَةَ الْاِخْلَاصِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ایسے شخص کیلئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ کہ جو فجر کی دو رکعات میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے

2460 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى: (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) (الكافرون: 1) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ، وَقَرَاَ فِي الْاٰخِرَةِ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: 1) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهٖ فَقَالَ طَلْحَةُ: فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ. (1: 2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کی اس نے پہلی رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کی یہاں تک کہ اس سورۃ کو مکمل طور پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بندے نے پروردگار کی معرفت حاصل کر لی ہے۔

اس نے دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کی اور اس سورہ کو بھی پورا پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بندہ

2460– قال الترمذی باثر هذا الحديث (417) بعد أن أورده من طريق أبى أحمد الزبيرى عن سفيان عن أبى إسحاق ... : حديث ابن عمر حديث حسن، ولا نعرفه من حديث الثورى عن أبى إسحاق إلا من حديث أبى أحمد، والمعروف عند الناس حديث إسرائيل عن أبى إسحاق، وقد روى عن أبى أحمد، عن إسرائيل هذا الحديث أيضًا . وعلق المرحوم الشيخ أحمد شاكر عليه فقال: كأن الترمذى يشير إلى تعليل إسناد الحديث بأن الرواة رووه عن إسرائيل عن أبى إسحاق، وأنه لم يروه عن الثورى إلا أبو أحمد، وليست هذه علة إذا كان الراوى ثقة، فلا بأس أن يكون الحديث عن الثورى وإسرائيل معًا عن أبى إسحاق ما رواه الثقات، وأبو أحمد ثقة، فروايته عن الثورى تقوى رواية غيره عن إسرائيل، ثم هو قد رواه عن إسرائيل أيضًا كغيره، فقد حفظ ما حفظ غيره، وزاد عليهم ما لم يعرفوه، أو لم يرووه لنا عنهم.

اپنے پروردگار پر ایمان لے آیا ہے۔

طلحہ نامی راوی کہتے ہیں: میں اس بات کو مستحب قرار دیتا ہوں' ان دو رکعات میں یہ دو سورتیں تلاوت کی جائیں۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلَى الْقِرَائَةِ فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ بِسُورَةِ الْإِخْلَاصِ

فجر کی دو رکعات (سنت) میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کی ترغیب دینا

2461 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا، تُقْرَآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (2 :1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے ہیں:

''یہ دو سورتیں بہترین ہیں' جنہیں فجر سے پہلے کی دو رکعات میں تلاوت کیا جاتا ہے۔ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ تَكُوْنَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْهُ فِيْ اَوَّلِ انْفِجَارِ الصُّبْحِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کی فجر کی دو رکعات (سنت) صبح صادق ہونے کے فوراً بعد ادا ہونی چاہیے

2462 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَفْصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَضَاءَ الْفَجْرُ. (5 :4)

2461– حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن يزيد بن هارون سمع من سعيد الجريري بعد الاختلاط، وأخرجه ابن خزيمة (1114) عن ابندار، حدثنا إسحاق بن يوسف الأزرق، عن الجريري، بهذا الإسناد. وإسحاق بن يوسف الأزرق سمع من الجريري بعد الاختلاط أيضًا. ويتقوى بحديث ابن عمر وجابر السابقين. وأخرجه أحمد 6/239، وابن ماجه (1150) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر، من طريق يزيد بن هارون، به. وقوى إسناده الحافظ في "الفتح" 3/47.

2462– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي عمر العدني: هو محمد بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الدارمي 1/337، ومسلم (723) (89) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتي سنة الفجر، والنسائي 3/252 في قيام الليل: باب وقت ركعتي الفجر، و 256 باب وقت ركعتي الفجر وذكر الاختلاف على نافع، وابن ماجة (1143) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/11 عن سفيان، به –إلا أنه جعله من مسند ابن عمر. وأخرجه عبد الرزاق (4771)، ومن طريقه النسائي 3/256، وأبو عوانة 2/274 عن معمر، عن الزهري، به نحوه. وأخرجه البخاري (618) و (1173) و (1181)، ومسلم (723)، والنسائي 3/252 و 254 و 255 من طريق نافع، عن ابن عمر، عن حفصة، بنحوه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَعَاهُدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقاعدگی سے فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرنا

2463 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ . (1:5)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی نفل نماز کا اتنا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے جتنے اہتمام کے ساتھ آپ فجر کی سنتیں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَخْفِيفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فجر کی دو رکعات (سنت) کو مختصر ادا کرنے کا تذکرہ

2464 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَفِّفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ . (5:8)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات سنت مختصر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَفِّفَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اَرَادَهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے

2463- إسناده صحيح على شرط البخاري، وقد تقدم برقم (2456) .

2464- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 3/44 من طريق إبراهيم بن أبي طالب، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/204، ومسلم (724) (90) ، والبيهقي 3/44 من طريق وكيع، عن هشام بن عروة، به بأطول مما هنا، لم يذكرا فيه سفيان بين وكيع وهشام. وقال البيهقي بعد أن ساق الرواية الأولى: وكذا رواه أحمد بن سلمة وأبو العباس السراج عن إسحاق، ورواية غيره عن وكيع عن هشام أصح، والله أعلم. وأخرجه مالك 1/121 عن هشام، به نحوه. ومن طريقه أخرجه البخاري (1170) في التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داود (1339) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والطحاوي 1/283. وأخرجه مسلم (724) (90) من طرق عن هشام، به. وانظر ما بعده

2465 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ خَفَّفَهُمَا حَتّٰى يَقَعَ فِيْ نَفْسِي اَنَّهُ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .(5: 21)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعات سنت ادا کرتے تھے تو آپ انہیں مختصر پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی شاید آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت بھی نہیں کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّخْفِيفُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا رَكَعَهُمَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ فجر کی دو رکعات ادا کرے تو انہیں مختصر ادا کرے

2466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ: هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ؟ .(5: 4)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت سنت ادا کرتے ہوئے اتنا مختصر ادا کرتے تھے میں یہ سوچتی تھی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی ہے؟

2465- إسناده صحيح على شرطهما. محمد بن عبد الرحمن: هو ابن سعد بن زرارة الأنصاري، وعمرة: هي بنتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الأنصارية المدنية كانت في حجر عائشة. وأخرجه أحمد 6/235، وابن أبي شيبة 2/244، والبيهقي 3/43 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (181)، وأحمد 6/164، 165 و186، والبخاري (11/1) في التهجد: باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، وأبو داؤد (1255) في الصلاة: باب في تخفيفهما، والنسائي 2/156 في الافتتاح: باب تخفيف ركعتي الفجر، والطحاوي 1/297، والبيهقي 3/43، والبغوي (882) من طرق عن يحيى بن سعيد، به. وصححه ابن خزيمة (113). وأخرجه الطيالسي (1581)، والبخاري (1171)، ومسلم (724) (93)، والطحاوي 1/297 من طرق عن شعبة، عن محمد بن عبد الرحمن، به. وانظر ما بعده. وقال الحافظ في "الفتح" 3/47. قال القرطبي: ليس معنى هذا

2466- إسناده صحيح. يحيى بن حكيم: ثقة حافظ، ومن فوقه من رجال الشيخين. عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد الثقفي، وقد اختلط قبل موته بثلاث سنين، وقد حجبه أهله فلم يروِ في الاختلاط شيئًا. انظر "الميزان" 2/681، و"الضعفاء" 3/75 للعقيلي. وأخرجه مسلم (724) (92)، والبيهقي 3/43 من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد، وصححه ابن خزيمة (1113)، وانظر ما قبله.

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الِاضْطِجَاعُ عَلَى الْاَيْمَنِ مِنْ شِقِّهِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے

2467 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاَوَّلِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ. (5: 4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مؤذن جب فجر کی نماز کی پہلی اذان دے کر خاموش ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو مختصر رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا کر لیتے تھے یہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز قائم ہونے کی اطلاع دینے کے لئے آجاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ لِمَنْ اَرَادَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ

فجر کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ' یہ اس شخص کیلئے ہے جو صبح کی نماز کا ارادہ کرے

2468 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2467- إسناده صحيح. عمرو بن عثمان: صدوق، وهو عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار القرشي مولاهم، وأبوه ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل أبو الأسود المدني يتيم عروة. وأخرجه البخاري (1160) في التهجد: باب الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر، عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، قال: حدثني أبو الأسود -وهو محمد يتيم عروة- به مختصرًا. وأخرجه مالك 1/120، والدارمي 1/337 و344، والبخاري (626) في الأذان: باب من انتظر الإقامة، و (994) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و (1123) في التهجد: باب طول السجود في قيام الليل، و (6310) في الدعوات: باب الضجع على الشق الأيمن، ومسلم (736) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم، والنسائي 3/252-253 في قيام الليل: باب الاضطجاع بعد ركعتي الفجر على الشق الأيمن، وأبو داوٗد (1335) و (1336) و (1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي (440) و (441) في الصلاة: باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل، وفي "الشمائل" (268)، والبيهقي 3/44، والبغوي (885) من طرق عن الزهري، عن عروة، به.

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ

فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: اَمَا يَجْزِی اَحَدَنَا مَمْشَاهُ اِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُوْلُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ اَكْثَرَ وَجَبُنَّا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: مَا ذَنْبِی اِنْ حَفِظْتُ شَيْئًا وَنَسُوْا .(1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص فجر کی دو رکعات سنت ادا کرلے' تو اسے دائیں پہلو کے بل لیٹ جانا چاہئے''۔

اس پر مروان نے ان سے کہا: کیا کسی شخص کے لئے یہ بات جائز ہے' وہ لیٹنے سے پہلے مسجد کی طرف چل پڑے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔

راوی کہتے ہیں: اس بات کی اطلاع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی' تو وہ بولے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ سختی کر دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا: جی نہیں لیکن انہوں نے ہم پر لازم ہونے والی چیزوں میں اضافہ کر دیا ہے' جب اس بات کی اطلاع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرا گناہ صرف یہ ہے' میں نے کچھ چیزیں' یاد رکھی ہیں' جنہیں وہ بھول گئے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی صبح کی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرے

2469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَقُمْتُ لِاُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ، فَاَخَذَ بِيَدِی النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا! .(2: 69)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی میں اس وقت دو رکعت نماز

2468- إسناده صحيح. بشر بن معاذ العقدي، ذكره المؤلف في "الثقات" 8/144، ووثقه النسائي ومسلمة بن القاسم، وقال ابن أبي حاتم: سئل أبي عنه فقال: صالح الحديث صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة (1120)، والترمذي (420) في الصلاة: باب ما جاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر، ومن طريقه البغوي (887) عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. أورد الترمذي في روايته القسم المرفوع منه دون ذكر القصة. وأخرجه أحمد 2/415، وأبو داؤد (1261) في الصلاة: باب الاضطجاع بعدها، ومن طريقه البيهقي 3/45 من طريق عبد الواحد بن زياد، به -اختصره أحمد، وطوله أبو داوُد.

ادا کرنے لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ بَعْدَ اَنْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْغَدَاةِ اَنْ يَّبْدَاَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَاِنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ مِّنْ فَرْضِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فجر کی نماز کیلئے اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ فجر کی دو رکعات (سنت) پہلے ادا کرے اگرچہ اس کی فرض نماز کی ایک (رکعت امام کی اقتداء میں) فوت ہو جائے

2470 - (سند حدیث) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الصَّفَّارُ بِالْمِصِّيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .(2: 69)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے' تو صرف فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِيْ عَقِبِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

جو شخص جماعت کو پا لیتا ہے اس کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی ہیں تو فجر کی نماز کے بعد انہیں ادا کرے

2469– رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي عامر الخزاز، واسمه صالح بن رستم، فإنه من رجال مسلم، وهو صدوق كثير الخطأ، عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله التيمي المدني . وأخرجه أحمد 1/238، وابن خزيمة (1124)، والطبراني (11227)، والحاكم 1/307، والبيهقي 2/482 من طرق عن أبي عامر الخزاز، بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه البزار (518) عن إبراهيم بن محمد التيمي، عن يحيى بن سعيد القطان، عن أبي عامر الخزاز، عن أبي يزيد، عن عكرمة، عن ابن عباس، فذكر نحوه. وقال: رواه بعضهم عن ابن أبي مليكه عن ابن عباس، ولا نعلم رواه بهذا الإسناد إلا يحيى عن أبي عامر . وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/75: رواه الطبراني في "الكبير" والبزار بنحوه وأبو يعلى، ورجاله ثقات وفي الباب عن مالك بن بحينة عند البخاري (663) في الأذان: باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة، ومسلم (711) في صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع الأذان، والنسائي 2/117

2470– إسناده صحيح على شرط الشيخين . ابن عُلية: هو إسماعيل بن إبراهيم بن مِقسم الأسدي . وقد تقدم تخريجه برقم (2194).

2471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيُّ الْمِصْرِيُّ بِطَرَسُوسَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالُوْا: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَلَّمَ مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .(4: 50)

حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہیں کی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سلام پھیرا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعات سنت ادا کر لی‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے رہے‘ لیکن آپ نے اس حوالے سے ان پر انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

جس شخص کی فجر کی دو رکعات (سنت) رہ جاتی ہیں اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کرے

2472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2471- رجاله ثقات غير والد يحيى سعيد بن قيس، فلم يوثقه غير المؤلف 4/281، وترجم له البخاري في التاريخ 3/508، وابن أبي حاتم 4/55-56، فلم يذكر فيه جرحا ولا تعديلًا، وقيس بن فهد هو قيس بن عمرو. وأخرجه ابن منده فيما ذكره الحافظ في "الإصابة" 3/245 من طريق أسد بن موسى بهذا الإسناد، وقال: غريب تفرد به أسد بن موسى موصولًا، وقال غيره "عن الليث عن يحيى": إن حديثه مرسل. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1116) عن الربيع بن سليمان ونصر بن مرزوق، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/274-275، وعنه البيهقي 2/483 عن محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، به، وقد صححه الحاكم على شرطهما، وهو وهم منه رحمه الله فإن سعيدًا والد يحيى لم يخرجا له ولا أحدهما. وأخرجه أحمد 5/447، وأبو داود (1267)، وابن ماجه (1154)، والحاكم 1/275، والبيهقي 2/483 من طريق ابن نمير، عن سعد بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن قيس بن عمرو قال: رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلًا يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صلاة الصبح ركعتان" فقال الرجل: إني لم أكن صليتُ الركعتين اللتين قبلهما، وصليتهما الآن، فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه الترمذي (422)

2472- إسناده صحيح على شرط البخاري. عمرو بن عاصم: هو ابن عبيد الله بن الوازع الكلابي القيسي أبو عمر البصري الحافظ. وأخرجه ابن خزيمة (1117) عن عبد القدوس بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (423) في الصلاة: باب ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس، وابن خزيمة (1117)، والحاكم 1/274، والبيهقي 2/484، والمزي في تهذيب الكمال 382-383 من طرق عن عمرو بن عاصم، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. ولفظ رواية الحاكم: من لم يصل ركعتي الفجر حتى تطلع الشمس فليصلها

الْحَبْحَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّيهِمَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .(1: 78)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے فجر کی دو رکعت سنت ادا نہ کی ہوں وہ انہیں اس وقت ادا کرلے جس وقت سورج نکل آئے''۔

ذِكْرُ مَا يُصَلِّي الْمَرْءُ قَبْلَ الظُّهْرِ مِنَ التَّطَوُّعِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی ظہر سے پہلے کتنے نوافل ادا کرے گا؟

2473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (5: 34)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ .(5: 34)

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے دو رکعات مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے بھی دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے آپ صبح صادق ہو جانے کے بعد انہیں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرے

2474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ:

2473- ابن أبي السري صدوق له أوهام، وإسناده من عبد الرزاق صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (4812) ، ومن طريقه أخرجه الترمذي (434) في الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الحميدي (674) ، وابن خزيمة (1198) من طريق عمرو بن دينار، والبخاري (1165) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، من طريق عُقيل، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد . زاد البخاري والحميدي في روايتهما "وركعتين بعد الجمعة"، ولم يذكر البخاري في روايته الركعتين قبل الفجر، وانظر الحديث (2454) .

(متن حدیث): كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَبِاللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ ، قُلْتُ: قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا ، قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ اِذَا كَانَ قَائِمًا؟ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ اِذَا كَانَ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا .(5: 34)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات مغرب کے بعد دو رکعات عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' رات کے وقت آپ نو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے یا بیٹھ کر ادا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: آپ رات کے وقت بیٹھ کر طویل نماز ادا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر بھی طویل نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو آپ کیا کرتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ کیا کرتے تھے' تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے' تو آپ رکوع میں بھی کھڑے ہو کر جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے' تو آپ رکوع بھی بیٹھے ہوئے کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا فِيْ بَيْتٍ لَا فِي الْمَسْجِدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعات کو گھر میں ادا کرتے تھے ان کو مسجد میں ادا نہیں کرتے تھے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے

2475 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا قَبْلَ

2474– إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يزيد الطحان الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران البصري الحذّاء . وأخرجه أحمد 6/30، ومسلم (730) (105) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والترمذي (375) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، و (436) باب ما جاء في الركعتين بعد العشاء ، وأبو داؤد (1251) في الصلاة: باب تفريع أبواب التطوع، من طريقين عن خالد الحذاء ، بهٰذا الإسناد – وبعضهم يزيد فيه على بعض ... وأخرجه 6/239، ومسلم (730) ، والنسائي 3/220 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1228) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، من طرق عن عبد اللّٰه بن شقيق، به مُختصرًا. وانظر ما بعده و (2631) .

2475– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدري: هو فضيل بن حسين بن طلحة الجحدري. وأخرجه أبو داؤد (1251) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 11/444 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهٰذا الإسناد. وانظر ما قبله.

الظُّهْرِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْمَغْرِبِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْعِشَاءِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا، قَالَ: فَقُلْتُ: قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا؟ قَالَتْ: يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، قُلْتُ: فَإِذَا قَرَأَ قَائِمًا؟ قَالَتْ: إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، ثُمَّ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ. (5: 34)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ تشریف لے جاتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے۔ پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ مغرب کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ پھر آپ عشاء کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے پھر آپ واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے تھے۔ پھر آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: آپ یہ بیٹھ کر ادا کرتے تھے یا کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ رات کے وقت کھڑے ہو کر طویل نماز ادا کیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: جب آپ کھڑے ہو کر قرأت کرتے تھے (تو رکوع کیسے کرتے تھے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب آپ کھڑے ہو کر تلاوت کرتے تھے تو رکوع میں بھی کھڑے ہو کر جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر تلاوت کرتے تھے تو رکوع بھی بیٹھے ہوئے کر لیتے تھے اس کے بعد آپ فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

2476 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَيُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. (5: 25)

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے کی نماز طویل ادا کرتے تھے اور اس کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ يُخَالِفُ فِي الظَّاهِرِ الْفِعْلَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

ایسی چیز کا حکم ہونے کا تذکرہ جو بظاہر اس فعل کی مخالف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2476- إسناده صحيح على شرط البخاري، إسماعيل: هو ابن إبراهيم بن علية. وأخرجه أبو داود (1128) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، ومن طريقه البيهقي 3/240 عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1836). وأخرجه عبد الرزاق (5526)، وأحمد 2/35 عن معمر، والنسائي 3/113 في الجمعة: باب اطالة الركعتين بعد الجمعة، من طريق شعبة. كلاهما عن أيوب، به نحوه. وأخرجه أحمد 2/75 و77 من طريق عبيد الله، عن نافع، به مختصرًا. وانظر تخريج الحديث (2454).

2477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا . (5: 25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرلے' تو اس کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا

جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کرے

2478 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا . (3: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جمعے کی نماز ادا کرے تو اسے اس کے بعد چار رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالرَّكَعَاتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد جن رکعات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے یہ عمل استحباب کے طور پر ہے لازمی طور پر نہیں ہے

2479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلَّيْتَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ اَرْبَعًا . (5: 25)

2477- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/499، ومسلم (881) (67) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة، وأبو داؤد (1131) في الصلاة: باب الصلاة بعد الجمعة، والنسائي 3/113 في الجمعة: باب عدد الصلاة بعد الجمعة في المسجد، والبيهقي 3/239 و240 من طرق عن سهيل، بهذا الإسناد.

2478- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح. وانظر ما قبله.

2479- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب تم جمعے کے بعد نماز ادا کرنے لگو تو چار رکعات ادا کرو''۔

2479 - قَالَ وُهَيْبٌ: فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَرُدُّ عَلٰى سُهَيْلٍ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ . (5: 25)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا اَمْرُ اِيْجَابٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کے بعد نماز کی ادائیگی کے حکم کے بارے میں ہم نے جو بیان کیا ہے یہ استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے

2480 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . (5: 25)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم میں سے جس نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِمَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جس حکم کا ذکر کیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے حتمی طور پر نہیں ہے

2481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْحَلَبِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2480– علي بن زياد اللحجي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/480، فقال: من أهل اليمن سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبي قُرَّة، حدثنا عنه المفضل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين. وأبو قرة: هو موسى بن طارق اليماني: ثقة يغرب روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح، وسفيان: هو ابن عيينة وأخرجه عبد الرزاق (5529)، والحميدي (976)، والدارمي 1/370، ومسلم (881) (69)، والترمذي (523) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها، والطحاوي 1/336، والبيهقي 3/240، والبغوي (879) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

2481– عبيد بن هشام روى عنه جمع، ووثقه غير واحد، وقال ابو حاتم. صالح، وقال أبو داوُد. ثقة إلا أنه تغير في آخر أمره لقن أحاديث ليس لها أصل، وقال النسائي: ليس بالقوي، ومن فوقه من رجال الصحيح وانظر ما قبله.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس نے جمعہ کے بعد نماز ادا کرنی ہو' تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِيْ عَقِبِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا حکم جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا حکم دو سلاموں کے ساتھ دیا گیا ہے ایک سلام کے ساتھ نہیں دیا گیا

2482 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، سَمِعَ عَلِيًّا الْبَارِقِيَّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى . (1: 67)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَالْبَارِقُ: جَبَلُ اَزْدٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نمازیں) دو' دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) البارق' ''ازد'' کا ایک پہاڑ ہے۔

2482- إسناده جيد، إلا أن الثقات من أصحاب ابن عمر لم يذكروا فيه صلاة النهار علي البارقي: هو علي بن عبد الله الأزدي وأخرجه أبو داؤد (1295) في الصلاة: باب في صلاة النهار، والترمذي (597) في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والنسائي 3/227 في قيام الليل: باب كيف صلاة الليل، وابن ماجه (1322) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، والدارقطني 1/417، والبيهقي 2/487 كلهم من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وسكت عنه الترمذي إلا أنه قال: اختلف أصحاب شعبة فيه، فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم، ورواه الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه صلاة النهار وقال النسائي: هذا الحديث عندي خطأ، وقال في "سننه الكبرى": إسناده جيد إلا أن جماعة من أصحاب عمر خالفوا الأزدي فيه، فلم يذكروا فيه النهار، منهم سالم ونافع وطاووس، ثم ساق رواية الثلاثة. قال الزيلعي في "نصب الراية" 2/144: والحديث في "الصحيحين" من حديث جماعة عن ابن عمر ليس فيه ذكر النهار وقال صاحب "التمهيد" 13/185: وكان يحيى بن معين يخالف أحمد في حديث علي الأزدي ويضعفه، ولا يحتج به، ويذهب مذهب الكوفيين في هذه المسألة ويقول: إن نافعًا وعبد الله بن دينار وجماعة رووا هذا الحديث عن ابن عمر لم يذكروا فيه "والنهار". وقال الدارقطني في "العلل": ذكر النهار فيه وهم. وقد بسط القول في تضعيف هذه الزيادة ابن تيمية في "الفتاوى"، وانظر "تلخيص الحبير" 2/22.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اَمْرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّكَعَاتِ الْاَرْبَعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرَادَ بِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد چار رکعات کی ادائیگی کا حکم دینا اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: انہیں دو سلاموں کے ساتھ ادا کیا جائے' نہ کہ ایک سلام کے ساتھ ادا کیا جائے

2483 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى .(5: 25)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نمازیں) دو دو کر کے ادا کی جائیں گی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لِشَيْءٍ لَا يَرْكَعُهُمَا اِلَّا فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرنا ایسا عمل نہیں ہے کہ ان دو رکعات کو صرف گھر میں ہی ادا کیا جائے

2484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، فَقَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا جِئْتُمْ عِيْدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ قَوْلِيْ، قَالُوْا: نَعَمْ، بِآبَائِنَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتِنَا، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوا الْجُمُعَةَ صَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ

2483- هو مكرر ما قبله.

2484- إسناده ضعيف لجهالة محمد بن موسى بن الحارث وأبيه، فلم يوثقهما غير المؤلف 7/397 و8/450 وعاصم بن سويد: هو ابن عامر بن جارية الأنصاري القُبائي روى عنه جمع، وذكره ابن زبالة في علماء المدينة، وقال ابوحاتم: شيخ محله الصدق. وذكره المؤلف في "الثقات" وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1872).

الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يُرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ اِلٰى بَيْتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ (5: 26)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن بنوعمرو کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی عید پر (یعنی جمعہ کے دن) آ ؤ تو تم اگر وہاں ٹھہرے رہو اور میری گفتگو سن لو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے عرض کی: ٹھیک ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ! راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ جمعہ میں شریک ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی پھر آپ نے انہیں جمعہ کے بعد دو رکعات مسجد میں ادا کی اس سے پہلے آپ کو جمعہ کے دن جمعہ کے بعد مسجد میں دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا اس دن سے پہلے (فرض ادا کرنے کے بعد) اپنے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهَا صَحِيْحَةٌ مَحْفُوْظَةٌ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت صحیح اور محفوظ ہیں

2485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَصْفَهَانِيُّ بِالْكَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا، فَاِنْ كَانَ لَهٗ شُغْلٌ فَرَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَكْعَتَيْنِ فِي الْبَيْتِ . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جس شخص نے جمعے کے بعد نماز ادا کرنی ہو وہ چار رکعات ادا کرے اگر اسے کوئی مصروفیت ہو تو وہ مسجد میں دو رکعات ادا کرلے اور دو رکعات گھر میں ادا کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الْاَخِيْرَةَ اِنَّمَا هِيَ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ صَالِحٍ اَدْرَجَهُ ابْنُ اِدْرِيسَ فِي الْخَبَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ آخری الفاظ ابوسالک نامی راوی کا قول ہے

2485- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد الأودي. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/133 وأحمد2/249، ومسلم (881) (68) في الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة، وابن ماجه (1132) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة بعد الجمعة، والبيهقي 2/239 من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد.

2486- إسناده صحيح. إبراهيم بن الحجاج ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح. وانظر ما قبله

جس کو ابن ادریس نامی راوی نے روایت میں درج کر دیا ہے

2486 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا

قَالَ سُهَيْلٌ: قَالَ لِيْ اَبِيْ: اِنْ لَّمْ تُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِيْ بَيْتِكَ رَكْعَتَيْنِ . (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں۔ سہیل نامی راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ فرمایا تھا اگر تم مسجد حرام میں چار رکعات ادا نہیں کرتے تو دو رکعات مسجد میں ادا کرو اور دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ تُؤَدّٰى فِيْهِ رَكْعَتَا الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَا الْجُمُعَةِ

اس مقام کی صفت کا تذکرہ جہاں مغرب کی دو رکعات اور جمعہ کی دو رکعات ادا کرنی چاہیے

2487 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا فِيْ بَيْتِهِ . (5: 8)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد والی دو رکعات اور جمعے کے بعد والی دو رکعات صرف اپنے گھر میں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ كُلِّ صَلَاةِ فَرِيْضَةٍ يُرِيْدُ اَدَائَهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ جب بھی فرض نماز ادا کرے اس سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2488 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

2487– إسناده صحيح. محمد بن يحيى: هو محمد بن يحيى بن فياض الحنفي البصري روى له أبو داؤد والنسائي، وثقه الدارقطني، وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه الطيالسي (1836) عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 1/336 من طريق حجاج بن محمد، عن ابن أبي ذئب، به –بقصة الركعتين بعد الجمعة. وأخرجه الترمذي (432) في الصلاة: باب ما جاء أنه يصليهما في البيت، من طريق أيوب، عن نافع، به –بقصة ركعتي المغرب، وقال: حديث ابن عمر حديث حسن صحيح. وانظر تخريج الحديث (2476)

24..– إسناده قوي وهو مكرر (2455)

سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعات ادا کی جانی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2489 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ. (5:4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مؤذن جب اذان دے دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز ادا کرنے کے لئے تیزی سے ستون کی طرف لپکتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے تھے' تو وہ لوگ اسی حالت میں ہوتے تھے وہ حضرات مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ لِبَيْتِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے

2490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2489- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو محمد بن جعفر الملقب بغندر، وعمرو بن عامر: هو الأنصاري الكوفي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1288)، وفي اخره: قال أبو بكر: يريد شيئًا كثيرًا. وأخرجه البخاري (625) في الأذان: باب كم بين الأذان والإقامة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/280 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه الدارمي 1/336، والبخاري (503) في الصلاة: باب الصلاة إلى الأسطوانة، والنسائي 2/28-29 في الأذان: باب الصلاة بين الأذان والإقامة، من طرق عن عمرو بن عامر، به وأخرجه مسلم (837) في صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب، والبيهقي 2/475

(متن حدیث): إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا . (1: 87)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز مکمل کر لے تو اسے اپنے گھر میں بھی (نماز میں سے) کچھ حصہ رکھنا چاہئے اس کے نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ صَلَاةَ الْمَرْءِ النَّوَافِلَ كُلَّهَا فِي بَيْتِهِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا تمام نوافل اپنے گھر میں ادا کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے

2491 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً مِنْ حُصُرٍ فِي رَمَضَانَ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ . (1: 2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ میں چٹائی سے بنا ہوا حجرہ بنوالیا آپ اس میں رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی جب آپ کو لوگوں کے بارے میں علم ہوا' تو آپ بیٹھنے لگے (یعنی ان کے پاس نماز کے لئے تشریف نہیں لے جاتے تھے) راوی

2490- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي الإسكاف نزيل مكة، روى له البخاري مقرونًا. محمد بن خازم: هو أبو معاوية الضرير .وأخرجه أحمد 3/316، ومسلم (778) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، والبيهقي 2/189 من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1206) .وأخرجه أحمد 3/316، من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة (1206) أيضًا من طريق أبي خالد وعبدة بن سليمان، ثلاثتهم عن الأعمش، به.وأخرجه أحمد 3/59، وابن ماجه (1376) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التطوع في البيت، وابن خزيمة (1206) ، والبيهقي 2/189 من طريق سفيان وزائدة، عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر، عن أبي سعيد الخدري . فجعله من مسند أبي سعيد. وأخرجه أحمد 3/59 عن موسى، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، عن جابر، عن أبي سعيد.

2491- إسناده صحيح على شرطهما . سالم أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية مولى عمر بن عبيد الله التيمي . وأخرجه أحمد 5/182، والبخاري (731) في الأذان: باب صلاة الليل، و (7290) في الاعتصام: باب ما يُكره من كثرة السؤال. ومسلم (781) (214) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته، والنسائي 3/197-198 في قيام الليل: باب الحث على الصلاة في البيوت، وابن خزيمة (1204) ، والبيهقي 3/109 من طرق عن وهيب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/184 من طريق محمد بن عمرو، عن موسى بن عقبة، به . وأخرجه أحمد 5/187، والبخاري (6113) في الأدب: باب ما يجوز من الغضب، ومسلم (781) (213) ، وأبو داود (1447) في الصلاة: باب فضل التطوع في البيت، والترمذي (450) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة التطوع في البيت، وابن خزيمة (1203) من طريق عبد الله بن سعيد، عن سالم، به. وانظر "الفتح" 3/13-14.

کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا جب میں نے تمہارا طرز عمل دیکھا تھا اے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّنَفُّلِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ النَّشَاطِ، وَتَرْكِهِ عِنْدَ عَدَمِهِ

آدمی کو نفل نماز اس وقت ادا کرنے کا حکم ہونا، جب وہ چاق و چوبند ہو اور جب وہ چاق و چوبند نہ ہو اس وقت اسے ترک کرنے کا حکم ہونا

2492 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ، فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ بِهِ، قَالَ: حُلُّوْهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ. (1: 78)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو ستونوں کے درمیان رسی لٹکی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ہے وہ نماز ادا کرتی ہیں' جب وہ تھک جاتی ہیں' تو اسے پکڑ لیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو چاق و چوبند ہونے کی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے اسے تھکاوٹ محسوس ہو یا طبیعت مائل نہ ہو' تو پھر بیٹھ جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ النَّافِلَةَ اِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مَخَافَةَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی ایسے وقت میں نفل کی نماز ادا کرے جب اس کی آنکھ (یعنی نیند) غالب ہو (یہ ممانعت) اس اندیشے کے تحت ہے کہ وہ کچھ ایسا پڑھنا شروع نہ کر دے جس کا اسے علم نہ ہو

2492- إسناده صحيح على شرطهما . يعقوب الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم بن كثير بن زيد بن أفلح العبدي مولاهم أبو يوسف الدورقي . وأخرجه ابن خزيمة (1180) عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/101، ومسلم (784) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، وأبو داوٗد (1312) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/270 من طرق عن إسماعيل بن علية، به . وفي إحدى روايتي أبي داؤد "هذه حمنة بنت جحش تصلي ." وأخرجه البخاري (1150) في التهجد: باب ما يكره من التشديد في العبادة، ومسلم (784) ، والنسائي 3/218-219 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، وابن ماجه (1371) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297-298، والبغوي (942) ، والخطيب في "الأسماء المبهمة

2493 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَرَاٰى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانَةُ تُصَلِّيْ فَاِذَا اَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا عَقَلَتْ، فَاِذَا خَشِيَتْ اَنْ تُغْلَبَ فَلْتَنَمْ . (2: 43)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ نے دوستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی تو دریافت کیا: یہ کیوں ہے لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں خاتون کے لئے ہے جونماز ادا کرتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس وقت تک نماز ادا کرنی چاہئے جب تک وہ چاق و چوبند ہو جب اسے اندیشہ ہو اب اسے نیند آنے لگی ہے تو پھر اسے سو جانا چاہئے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ النَّافِلَةَ فِيْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کو رات اور دن میں نفل نماز کیسے ادا کرنی چاہئے؟

2494 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى . (3: 10)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات اور دن کی (نفل نماز) دو دو کر کے ادا کی جائے گی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لئے دو رکعات ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کی ممانعت کا تذکرہ

2495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيْلٍ الْبَالِسِيُّ اَبُو الطَّاهِرِ، اِمَامُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ بِاَنْطَاكِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

2493- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وهو في "مسند أبي يعلى" 183/1أ، ب. وأخرجه البيهقي 19/3 من طريق إبراهيم بن عبد الله السعدي، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/204، والخطيب في الأسماء المبهمة (197)، وأبو يعلى 181/ب، و183/أ، من طرق عن حميد، به. وفي رواية "هذه حمنة بنت جحش"، وانظر التعليق على الحديث السابق.

2494- إسناده صحيح. وقد تقدم برقم (2483)

سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ فِيْهِ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ . (2: 49)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کرلے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کو دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2496 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَضَانِيْ وَزَادَنِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ لِي: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ . (1: 67)

2495- إسناده صحيح. محمد بن عمرو بن العباس الباهلي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/107، فقال: من أهل البصرة يروي عن ابن عيينة، حدثنا عنه الحسن بن عبد الله القطان وغيره، كنيته أبو بكر، مات سنة تسع وأربعين ومئتين، وترجمه الخطيب في "تاريخه" 3/137، ونقل توثيقه عن عبد الرحمٰن بن يوسف، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه ابن خزيمة (1827) عن الصنعاني، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/162، وأحمد 5/295، 296 و303 و305 و311، وعبد الرزاق (1673)، والحميدي (421)، وابن أبي شيبة 1/339، والدارمي 1/323-324، والبخاري (444) في الصلاة: باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، و(1163). في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ومسلم (714) (69) في صلاة المسافرين: باب استحباب تحية المسجد بركعتين، وأبو داود (467) و(468) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد، والترمذي (316) في الصلاة: باب ما جاء إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين، والنسائي 2/53 في المساجد: باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه، وابن ماجه (1013) في إقامة الصلاة: باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، وابن خزيمة (1825) و(1826) و(1827)، والبيهقي 3/53، والبغوي (480)، وأبو عوانة 1/415 من طرق عن عامر بن عبد الله بن الزبير، به. وأخرجه مسلم (714) (70)، وابن خزيمة (1829)

2496- إسناده صحيح على شرط مسلم. الأشجعي: هو عبيد الله بن عبد الرحمٰن الأشجعي، وسفيان: هو الثوري. وأخرجه مسلم (715) في صلاة المسافرين. باب استحباب تحية المسجد بركعتين، عن أحمد بن جوَّاس الحنفي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (443) في الصلاة: باب الصلاة إذا قدم من سفر، و(2394) في الاستقراض: باب حسن القضاء، و(3087) في الجهاد: باب الصلاة إذا قدم من سفر، من طريق مسعر. والبخاري أيضًا (2604) في الهبة: باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة، و(3089) في الجهاد: باب الطعام عند القدوم، ومسلم 3/1223 (115) في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/266 من طريق شعبة، كلاهما عن محارب بن دثار، به نحوه. وأخرجه البخاري (2097) في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، من طريق وهب بن كيسان، عن جابر بن عبد الله، بنحوه في خبر طويل.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ وصولی کرنی تھی آپ نے وہ مجھے ادا کی کچھ مزید ادائیگی بھی کی۔ میں مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرے

2497 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ . (1: 67)

حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلینی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ اَرَادَ بِهٖ رَكْعَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''وہ دو سجدے ادا کرلے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے

2498 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ . (1: 67)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلینی چاہئے''۔

2497- إسناده صحيح على شرط الشيخين. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب الحارثي. وهو في "الموطأ" 1/162. وقد تقدم تخريجه برقم (2495).

2498- إسناده صحيح. محمد بن الحارث الحرانی صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح. أبو عبد الرحيم: خالد بن أبي يزيد بن سماك بن رستم الأموي مولاهم. وقد تقدم تخريجه ..... (24‏/‏..)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا اُمِرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ قَبْلَ الْجُلُوْسِ وَالِاسْتِخْبَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے اور کوئی خبر حاصل کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے

2499 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ اَوْ يَسْتَخْبِرَ. (1: 67)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرلینی چاہئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

جمعہ کے دن ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہونے والا شخص جب امام خطبہ دے رہا ہو اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2500 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَا:

دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَهُوَ قَاضِي الْكُوفَةِ قَالَهُ الشَّيْخُ. (1: 67)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے

2499– رجاله ثقات رجال الشيخين. همام: هو ابن يحيى بن دينار الأزدي.

2500– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير أبي سفيان –وهو طلحة بن نافع– فإن البخاري روى له مقرونًا بغيره. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة /105أبنحو هذا اللفظ، وأخرجه أبو يعلى بهذا اللفظ ورقة /115ب من طريق شريك، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ. وأخرجه ابن ماجه (1114) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، عن داود بن رشيد، به نحوه. وأخرجه أبو داود (1116) في الصلاة: باب إذا دخل الرجل والإمام يخطب، وابن أبي شيبة 2/110، وأبو يعلى /119أ)، والطحاوي 1/365 من طرق عن حفص بن غياث. بـه نحوه، غير أن ابن أبي شيبة وأبا يعلى لم يذكرا في الرواية حديث أبي هريرة. وأخرجه أبو يعلى /701أمن طريق أبي الزبير، عن جابر. وأخرجه أيضًا /101أو/106أو/107أمن طريق سفيان و/108أمن طريق حماد، كلاهما عن عمرو بن دينار، عن جابر وفيها: دخل رجل ... لم يسمه. وانظر (2501) و (2502).

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی وہ دو رکعات نماز ادا کر لیں۔
اس روایت کو نقل کرنے میں حفص نامی راوی منفرد ہے یہ کوفہ کے قاضی تھے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدَّاخِلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے

2501 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:
(متن حدیث): دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ. (1: 67)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات مختصر طور پر ادا کر لے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَتَجَوَّزَ فِيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسجد میں داخل ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دو رکعات ادا کرے اور انہیں مختصر ادا کرے

2502 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:
(متن حدیث): جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: يَا سُلَيْكُ، قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا، ثُمَّ قَالَ: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا. (1: 107)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے سلیک اٹھو اور دو رکعات ادا کرلو انہیں مختصر ادا کرنا پھر

2501– إسناده صحيح أحمد بن يحيى الصوفي ذكره المؤلف في "الثقات" 8/40، فقال: أحمد بن يحيى بن زكريا البنانى الصوفي، من أهل الكوفة، كنيته أبو جعفر، ونقل ابن أبي حاتم 2/82 توثيقه عن أبيه. وداؤد الطائي: هو داؤد بن نصير الطائي الكوفي ثقة فقيه زاهد. روى له النسائي، وإسحاق بن منصور: هو السلولي مولاهم أبو عبد الرحمن الكوفي روى له الجماعة. وانظر ما بعده

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم میں سے کوئی ایک شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اسے (بیٹھنے سے پہلے) دو رکعات ادا کر لینی چاہیے اور انہیں مختصر ادا کرنا چاہیے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ تَفُتْهُ صَلَاةٌ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْضِيَهَا كَمَا زَعَمَ مَنْ حَرَّفَ الْخَبَرَ عَنْ جِهَتِهٖ وَتَاَوَّلَ لَهٗ مَا وَصَفْتُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان صاحب کی کوئی نماز فوت نہیں ہوئی تھی

کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے قضاء کرنے کا حکم دیا ہوتا' ایسا نہیں ہے' جس طرح اس شخص نے گمان کیا ہے' جس نے اس روایت کو اس کے مخصوص پس منظر سے پھیر دیا ہے اور اس کی وہ تاویل بیان کی ہے جو میں نے ذکر کی ہے

2503 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ

2502– إسناده صحيح على شرط مسلم . عيسى: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي . وأخرجه مسلم (875) (59) في الجمعة. باب التحية والإمام يخطب، وابن خزيمة (1835) عن علي بن خشرم، بهذا الإسناد . وأخرجه كذلك مسلم، والبيهقي 3/194 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عيسى بن يونس، به . وأخرجه عبد الرزاق (5514)، وأحمد 3/316–317 و389، والطحاوي 1/365، والبيهقي 3/194، والدارقطني 2/13–14 و14 من طرق عن الأعمش، به . وأخرجه أحمد 3/297، وأبو داوٗد (1117)، والدارقطني 2/13 من طريق الوليد أبي بشر، عن أبي سفيان، به . وأخرجه الشافعي في "مسنده" 1/140، والطيالسي (1695)، والدارمي 1/364، والبخاري (930) في الجمعة: باب إذا رأى الإمام رجلًا جاء وهو يخطب أمره أن يصلي ركعتين، و (931) باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين، و (1166) في التهجد: باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى. ومسلم (875)، وأبو داوٗد (1115)، والترمذي (510) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب، والنسائي 3/103 في الجمعة: باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء والإمام يخطب، وابن ماجه (1112) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، وابن خزيمة (1832) و (1833) و (1834)، والطحاوي 1/365، والبيهقي 3/193 و217، وابن الجارود (293)، والبغوي (1083)، والدارقطني 2/14 من طرق عن عمرو بن دينار، عن جابر . وأخرجه الشافعي 1/140، ومسلم (875) (58)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/340، والبيهقي 3/194 من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر، به

2503– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان، فإنه روى له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة. عياض هو عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي سرح القرشي العامري المكي . وأخرجه أحمد 3/25، والنسائي 5/63 في الزكاة: باب إذا تصدق وهو محتاج إليه هل يُرد عليه، والبيهقي 4/181 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد، وبأتم مما هنا . وأخرجه الحميدي (741)، وأبو داوٗد (1675) في الزكاة: باب الرجل يخرج من ماله، والنسائي 3/106–107 في الجمعة: باب حث الإمام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته، والترمذي (511) في الصلاة: باب ما جاء في الركعتين إذا جاء الرجل والإمام يخطب. والطحاوي 1/366 من طريقين عن محمد بن عجلان، به –وبعضهم يزيد فيه على بعض.

فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .(1: 67)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر وہ شخص اگلے جمعے داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی منبر پر تشریف فرما تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر وہ تیسرے جمعے مسجد میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی منبر پر تشریف فرما تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے یہ ہدایت کی' وہ دو رکعات ادا کرلے۔

2504 – (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا تَعُوْدَنَّ لِمِثْلِ هٰذَا، فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ .(1: 107)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعُوْدَنَّ لِمِثْلِ هٰذَا أَرَادَ الْإِبْطَاءَ فِي الْمَجِيءِ إِلَى الْجُمُعَةِ، لَا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ أُمِرَ بِهِمَا، وَالدَّلِيْلُ عَلَى صِحَّةِ هٰذَا خَبَرُ ابْنِ عَجْلَانَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ أَنَّهُ أَمَرَهُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَهُمَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کرلو اور آئندہ اس طرح کی حرکت نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے دو رکعات ادا کی اور بیٹھ گئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم اس طرح دوبارہ نہ کرنا" اس سے مراد جمعہ کی طرف آنے میں تاخیر کرنا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دو رکعت کو دوبارہ ادا کرنے سے منع کیا جا رہا ہے جن کے بارے میں حکم دیا گیا تھا اور اس کے صحیح ہونے کی دلیل ابن عجلان کی نقل کردہ وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے جمعہ میں انہیں یہ حکم دیا تھا کہ وہ اسی طرح دو رکعت ادا کرلیں۔

2505 – (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

2504– إسناده قوي، صرح ابن إسحاق بالتحديث، يعقوب بن إبراهيم: هو ابن سعد بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزهري المدني. وأخرجه الدارقطني 2/16 من طريق الفضل بن سهل، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متنِ حدیث):اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ، فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقُوا، فَتَصَدَّقُوا، فَاَعْطَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوا، وَقَالَ: تَصَدَّقُوا، فَاَلْقَى هُوَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ وَقَالَ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا، دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطِنُوا لَهُ، فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَلَمْ تَفْعَلُوا، فَقُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَاَعْطَوْهُ ثَوْبَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: تَصَدَّقُوا، فَاَلْقَى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، خُذْ ثَوْبَكَ، وَانْتَهَرَهُ.(2: 86)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ ثَوْبَكَ، لَفْظَةُ اَمْرٍ بِاَخْذِ الثَّوْبِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّهِ وَهُوَ بَذْلُ الثَّوْبِ، وَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخْرَجَ شَيْئًا لِلصَّدَقَةِ فَمَا لَمْ يَقَعْ فِيْ يَدِ الْمُتَصَدَّقِ بِهِ عَلَيْهِ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ غَيْرُ مُسْتَحَبٍّ لَهُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهِ كُلِّهِ اِلَّا عِنْدَ الْفَضْلِ عَنْ نَفْسِهِ وَعَمَّنْ يَقُوْتُهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ اس وقت منبر پر موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے یہ حکم دیا' وہ دو رکعات ادا کرلے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو انہوں نے صدقہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے دیئے ہوئے صدقے سے دو کپڑے اس شخص کو دیئے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو تو اس شخص نے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا پیش کردیا نبی اکرم ﷺ کو اس کا یہ عمل اچھا نہیں لگا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو یہ بری حالت میں مسجد میں آیا تھا مجھے یہ امید تھی' تم لوگ اس کی حالت کا اندازہ لگا کر اس کو صدقہ دے دو گے لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا' تو میں نے کہا: تم لوگ صدقہ دو پھر لوگوں نے اسے دو کپڑے صدقہ دیئے پھر میں نے کہا: تم لوگ صدقہ دو اس نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کو پیش کردیا (پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا) تم اپنا کپڑا لے لو' نبی اکرم ﷺ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تم اپنے کپڑے حاصل کرلو'' یہاں لفظی طور پر کپڑے حاصل کرنے کا حکم ہے لیکن اس سے مراد اس کی برعکس صورت حال سے منع کرنا ہے اور وہ اپنے کپڑے کو (اللہ کی راہ میں) دینا ہے اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز نکالتا ہے اور ابھی وہ اس شخص کے ہاتھ میں نہیں گئی جسے وہ صدقے کے طور پر دینی تھی تو اس شخص کو اسے واپس لینے کا اختیار ہوگا اس میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب نہیں ہے کہ وہ اپنے سارے مال کو صدقہ کردے البتہ اس کے پاس اپنی ذات اور اپنی خوراک کے علاوہ اضافی مال موجود ہو' تو (وہ اسے خرچ کرسکتا ہے)

2506– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن عجلان وهو ثقة روى له البخاري تعليقًا ومسلم متابعة . وهو في "مسند أبي يعلى" /60ب وفيه بعد قوله: "فأمره أن يصلي ركعتين": ثم دخل المسجد ثانية وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قال ... وانظر الحديث (2503) . إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم (2308) . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، وأبو التياح: يزيد بن حميد الضُّبعي.

ذِكْرُ اِبَاحَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ جَمَاعَةً تَطَوُّعًا

آدمی کا نفل نماز باجماعت ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا كَثِيْرًا حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِي صَغِيْرٍ: يَا اَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَنَضَحْنَا بُسَاطًا لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ.(1:4)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَنَسٍ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، اَرَادَ بِهٖ وَقْتَ صَلَاةِ السُّبْحَةِ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ صَلَاةَ الْفَرِيْضَةِ جَمَاعَةً فِيْ دَارِ اَنْصَارِيٍّ دُوْنَ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی چٹائی بچھادی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی اور ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ "نماز کا وقت ہو گیا تھا" اس سے مراد یہ ہے کہ نفل نماز کا وقت ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز جماعت کے ساتھ کسی انصاری کے گھر ادا نہیں کرتے تھے جو باجماعت نماز والی مسجد کے علاوہ ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نفل نماز کو بیٹھ کر ادا کر سکتا ہے

2507 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

2507– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" 2/ورقة 323 ووقع فيه "وكان أحب العمل إلى الله عز وجل" بدل قوله "وكان أحب العمل إليه" وهو مخالف لما عند المؤلف –وهو قد روى الحديث عنه ولغيره من الأئمة الذين خرجوا هذا الحديث، فقد وقع عندهم جميعًا "إليه" أي: إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وأخرجه أحمد 6/319 عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد. وخرجه أحمد 6/319، والطيالسي (1609)، والنسائي 3/222 في قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، من طريق شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق (4091)، وأحمد 6/304 و305 و319 و320 و321، وابن أبي شيبة 2/48، وابن ماجه (1225) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، و (4237) في الزهد: باب المداومة على العمل، والطبراني في "الكبير" 23/(513) و (514) و (515) و (516) من طرق عن أبي إسحاق، به . وفي بعض الروايات بعد قوله "وهو جالس": "إلا المكتوبة"، وفي بعضها "إلا الفريضة".

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا. (1:4)

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وصال کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا يُصَلِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ

اس مدت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے

2508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهِ جَالِسًا قَطُّ، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ جَالِسًا، فَيَقْرَاُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا. (1:4)

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نمازیں بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے اگر کسی سورۃ کی تلاوت کرتے تھے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی سے بڑی سورۃ سے زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُصَلِّي الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے رہے تھے

2509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَكَانَ اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ رَكَعَ. (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو جانے کے بعد بیٹھ کر نفل نماز ادا کیا کرتے تھے

2508– إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "الموطأ" 1/137 ,ومن طريق مالك أخرجه: أحمد 6/285، ومسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، والنسائي 3/223 في قيام الليل: باب صلاة القاعد في النافلة، والترمذي (373) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، وابن خزيمة (1242)، والطبراني 23/ (339)، والبيهقي 2/490. وأخرجه عبد الرزاق (4089)، وأحمد 6/285، ومسلم (733)، والطبراني 23/ (338) و (340) و (341) و (342) و (344) من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد. وانظر (2530).

جب کسی سورت کی تیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو پھر آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَقُوْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُعُوْدِهٖ عِنْدَ اِرَادَةِ الرُّكُوْعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ رکوع میں جانے کے ارادے کے وقت بیٹھنے کی حالت سے کھڑے ہو جایا کرتے تھے

2510 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا . (1:4)

۞۞ عبداللہ بن شقیق' سیدہ عائشہ ؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت بیٹھ کر طویل نماز ادا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر طویل نماز ادا کرتے تھے جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو قیام کی حالت میں رکوع میں جاتے تھے۔

2509– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "صحيح ابن خزيمة " (1240) ولفظه عنده من رواية علي بن حجر، بهذا الإسناد "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقرأ في شيء من صلاة الليل جالسًا، حتى إذا دخل في السن، فإذا بقي من السورة ثلاثون أو أربعون آية، قام فقرأها، ثم ركع"، وأعاده بنحوه مرة أخرى برقم (1243) عن علي بن حجر، به . وأخرجه ابن خزيمة (1240) عن يوسف بن موسى، عن جرير، به.وأخرجه مالك 1/137، وعبد الرزاق (4096) و (4097) ، وأحمد 6/46 و178، والحميدي (192) ، والبخاري (1118) ، في تقصير الصلاة: باب إذا صلى قاعدًا ثم صحّ أو وجد خفة تمّم ما بقي، و (1148) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم في رمضان وغيره، ومسلم (731) (111) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وأبو داوُد (953) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائي 3/220 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، وابن ماجه (1227) في إقامة الصلاة: باب في صلاة النافلة قاعدًا، وابن خزيمة (1240) ، والطحاوي 1/338، والبيهقي 2/490، والبغوي (979) من طرق عن هشام بن عروة، به.وأخرجه البخاري (4837) في التفسير: باب (ليغفر لك اللّٰهُ ما تقدم من ذنبك وما تأخر ...) من طريق أبي الأسود، عن عروة، به نحوه.وأخرجه مالك 1/138، ومن طريقه البخاري (1119) ، ومسلم (731) (112) ، والنسائي 3/220، وأبو داوُد (954) ، والترمذي (374) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يتطوع جالسًا، والطحاوي 1/339 ،والبيهقي 2/490 من طريق أبي سلمة، عن عائشة.وأخرجه مسلم (731) (113) ، والنسائي 3/220، وابن ماجه (1226) ، وأبو يعلى (4885) ، وابن خزيمة (1244) ، والبيهقي 2/491،

2510– إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر (2474) و (2475) .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا اَرَادَتْ بِهٖ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے رکوع میں چلے جاتے تھے'' اس سے مراد یہ ہے: جب آپ نماز کا آغاز بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے تو رکوع بھی بیٹھنے کی حالت میں کرتے تھے

2511 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا، فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا . (1:4)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی نماز ادا کر لیتے تھے جب آپ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ قیام کی حالت میں ہی رکوع میں جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا

آدمی کی اس نماز کی صفت کا تذکرہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے

2512 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى مُتَرَبِّعًا . (1:4)

2511- إسناده صحيح. سلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجه، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1248). وانظر ما قبله.

2512- إسناده صحيح على شرط الصحيح. محمد بن عبد الله المخرمي: هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ ابو جعفر البغدادي ثقة حافظ، وأبو داوٗد الحفري: هو عمر بن سعد بن عبيد، والحفري، بفتح الحاء والفاء: نسبة إلى موضع بالكوفة. وأخرجه النسائي 3/224 في قيام الليل: باب كيف صلاة القاعد، وابن خزيمة (1238)، والحاكم 1/275، وعنه البيهقي 5/305 من طرق عن أبي داوٗد الحفري، بهذا الإسناد. إلا أنهم لم يقيدوا حميدًا بالطويل كما وقع عند المصنف، وقال النسائي: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوٗد، وهو ثقة، ولا أحسب هذا الحديث إلا خطأ" كذا وقع في النسخة المطبوعة من "المجتبى" ولفظه في "السنن الكبرى" رواية ابن الأحمر: "لا أعلم أحدًا روى هذا الحديث غير أبي داوٗد عن حفص" قال مغلطاي: وزيادة "ولا أحسبه إلا خطأ" وقع في بعض نسخ المجتبى، وفي بعضها لم يزد على هذا.

😊 سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ چارزانوں بیٹھ کرنماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ تَفْضِيلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدِ عَلَى النَّائِمِ

کھڑے ہوکرنماز ادا کرنے والے کی بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے پر اور بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے کی لیٹ کرنماز ادا کرنے والے پر فضیلت کا تذکرہ

2513 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَاعِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ قَائِمًا، فَهُوَ اَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ .(1: 2)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : هٰذَا اِسْنَادٌ قَدْ تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّهُ مُنْفَصِلٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ وُلِدَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ، هُوَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ اَخُوْهُ تَوْاَمٌ، فَلَمَّا وَقَعَتْ فِتْنَةُ عُثْمَانَ بِالْمَدِيْنَةِ خَرَجَ بُرَيْدَةُ عَنْهَا بِابْنَيْهِ، وَسَكَنَ الْبَصْرَةَ، وَبِهَا اِذْ ذَاكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَسَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا، وَمَاتَ عِمْرَانُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ فِيْ وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ خَرَجَ بُرَيْدَةُ مِنْهَا بِابْنَيْهِ اِلٰى سِجِسْتَانَ، فَاَقَامَ بِهَا غَازِيًا مُدَّةً، ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا اِلٰى مَرْوٍ عَلٰى طَرِيْقِ هَرَاةَ، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَطَّنَهَا، وَمَاتَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ بِمَرْوٍ وَهُوَ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا سَنَةَ خَمْسٍ وَمِائَةٍ، فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ

😊 حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیٹھ کرنماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہوکرنماز ادا کرو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو شخص بیٹھ کرنماز ادا کرتا ہے اس کو کھڑے ہو

2513– إسناده صحيح، الحسن بن حماد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة . وأخرجه ابن أبي شيبة 2/52، ومن طريقه الطبراني في "الكبير" 18/ (590) عن أبي أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/433 و435 و442 و443، والبخاري (1115) في تقصير الصلاة: باب صلاة القاعد، و (1116) باب صلاة القاعد بالإيماء، والنسائي 3/223–224 في قيام الليل: باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم، وأبو داؤد (951) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والترمذي (371) في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، وابن ماجه (1231) في إقامة الصلاة: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، والطبراني 18/ (589) و (591) و (592)، وابن خزيمة (1249) من طرق عن حسين المعلم، به – وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه بمعناه البخاري (1117) في تقصير الصلاة: باب إذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب، وأبو داؤد (952)، والترمذي (372)، وابن ماجه (1223)، وابن خزيمة (1250) من طريق إبراهيم بن طهمان، عن حسين المعلم، به.

کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف اجر ملتا ہے اور جو شخص لیٹ کر نماز ادا کرتا ہے' تو اسے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ملتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کی سند میں اس شخص کو وہم ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ اس کی روایت میں انفصال پایا جاتا ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کی پیدائش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے تیسرے سال میں ہوئی تھی۔ یہ سن پندرہ ہجری کی بات ہے یہ اور اس کے بھائی سلیمان بن بریدہ آگے پیچھے پیدا ہوئے تھے۔ جب مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کا فتنہ رونما ہوا تو بریدہ اپنے بچوں کو لے کر مدینہ منورہ سے چلے گئے تھے۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ وہاں اس وقت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ تو بریدہ نے ان دونوں سے احادیث کا سماع کر لیا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں باون ہجری میں ہوا پھر بریدہ وہاں سے اپنے بیٹوں کو لے کر بجستان چلے گئے۔ اور ایک طویل مدت تک ایک غازی کے طور پر وہاں مقیم رہے۔ پھر وہ وہاں سے نکلے اور مرو چلے گئے جو عراق کے راستے میں آتا ہے۔ وہ وہاں گئے تو اسے وطن بنا لیا سلیمان بن بریدہ کا انتقال مرو میں ہوا۔ وہ اس وقت وہاں کے قاضی بھی تھے اور یہ ایک سو پانچ ہجری کی بات ہے۔ یہ بات تمہاری رہنمائی اس طرف کرے گی کہ عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الْخُرُوجَ مِنْ بَيْتِهِ اَنْ يُوَدِّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے روانہ ہونے کا ارادہ کرے تو دو رکعات پڑھ کر رخصت ہو

2514 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لَهَا: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ، وَاِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِكِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَبْدَاُ اِذَا دَخَلَ بِالسِّوَاكِ، وَاِذَا خَرَجَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ . (5: 47)

۞۞ مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' (ان کے

2514- إسناده ضعيف لضعف شريك -وهو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي الكوفي القاضي- فإنه سيّء الحفظ. وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 1/168 بذكر قصة السواك فقط. وأخرجه ابن ماجه (290) في الطهارة: باب السواك، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/182 و237 عن يزيد، عن شريك، به. وفيه: ويختم بركعتي الفجر. والحديث بذكر السواك صحيح، فقد أخرجه أحمد 6/41-42 و188 و192، ومسلم (253) في الطهارة: باب السواك، وأبو داوُد (51) في الطهارة: باب السواك في كل حين، من طريقين عن المقدام بن شريح، به.

والد کہتے ہیں) میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف لاتے تھے‘ تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے اور جب آپ کے ہاں سے تشریف لے جاتے تھے‘ تو کیا کرتے تھے‘ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تھے‘ تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے اور جب آپ تشریف لے جاتے تھے‘ تو دو نفل ادا کرتے تھے۔

فَصْلٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ

فصل: جانور پر نماز ادا کرنا

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

باب: آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے

2515 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ . (1:4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر (سوار) ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور اس وقت آپ کا رخ خیبر کی طرف تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاِنْ كَانَتِ الْقِبْلَةُ وَرَائَهُ

نمازی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے اگرچہ قبلہ اس کے پیچھے کی طرف ہو

2516 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

2515- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/150-151. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/7 و57، والشافعي في "السنن" (79) ، ومسلم (700) (35) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، وأبو داؤد (1226) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والنسائي 2/60 في المساجد: باب الصلاة على الحمار، وأبو عوانة 2/343، والبيهقي 2/4. وأخرجه عبد الرزاق (4519) ، وأحمد 2/49 و57 و75 و83 و128، وابن خزيمة (1268) ، وأبو عوانة 2/343 من طرق عن عمرو بن يحيى، به.

2516- إسناده صحيح على شرطهما، إلا أن أبا الزبير -واسمه محمد بن مسلم بن تدرس- خرج له البخاري مقرونًا. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد 3/334، ومسلم (540) (36) في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة، والنسائي 3/6 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، وابن ماجه (1018) في إقامة الصلاة: باب المصلي يُسلم عليه كيف يرد، والبيهقي 2/258 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ، فَاَدْرَكْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَاَشَارَ اِلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي، فَقَالَ: اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ وَاَنَا اُصَلِّيْ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ. (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو سلام کیا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کے ذریعے جواب دیا: جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: تم نے مجھے جس وقت سلام کیا تھا میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔

(راوی کہتے ہیں) اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ اَيَّ جِهَةٍ تَوَجَّهَ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ سفر کے دوران اپنی سواری پر نماز ادا کر لیتا ہے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت کی طرف ہو

2517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فِي السَّفَرِ. (1:4)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ كَانَتْ صَلَاةَ سُبْحَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

2517– إسناده صحيح على شرط مسلم، فإن يحيى بن أيوب لم يخرج له البخاري، ومن فوقه من رجالهما . وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/151، ومن طريقه الشافعي في "السنن" (80) ، وأحمد 2/66، ومسلم (700) (37) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت، والنسائي 1/244 في كتاب الصلاة: باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، و 2/61 في القبلة: باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة، وأبو عوانة 2/343، والبيهقي 2/4، وأخرجه كذلك أحمد 2/46 و56 و72 و 81، والبخاري (1096) في تقصير الصلاة: باب الإيماء على الدابة، ومسلم (700) (38) من طرق عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد، وانظر الحديث (2421) .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ نماز جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر ادا کی تھی وہ نفل نماز تھی، فرض نماز نہیں تھی

2518 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلٰى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَبَعَثَنِي مَبْعَثًا، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ فَأَشَارَ وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، فَنَادَانِي بَعْدُ وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي نَافِلَةً . (1:4)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت (سواری پر) سوار ہو کر چل رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا' پھر میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اشارہ کیا آپ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی اس کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: میں اس وقت نفل نماز ادا کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ عمرو بن حارث کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں ابن وھب نامی راوی منفرد ہے

2519 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَثًا، فَوَجَدْتُهُ يَسِيرُ مُشَرِّقًا وَمُغَرِّبًا، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِي: يَا جَابِرُ ، فَنَادَانِي النَّاسُ: يَا جَابِرُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ، قَالَ: ذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي .(1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ اس وقت مشرق کی طرف رُخ کر کے یا مغرب کی طرف رُخ کر کے چل رہے تھے (یعنی آپ سواری پر سوار تھے) میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا' پھر میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے اپنے دست اقدس

2518- إسناده على شرط مسلم. وانظر ما بعده.

2519- إسناده قوي. وأخرجه النسائي 3/6 في السهو: باب رد السلام بالإشارة في الصلاة، عن محمد بن هاشم البعلبكي، عن محمد بن شعيب، بهذا الإسناد. والزيادات التي في المتن منه.

کے ذریعے اشارہ کیا میں واپس آیا (تھوڑی دیر بعد) آپ نے مجھے بلایا: اے جابر! لوگوں نے بھی مجھے بلایا: اے جابر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو سلام کیا تھا لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں نماز ادا کر رہا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُصَلِّيَ النَّافِلَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، وَاِنْ كَانَتِ الْقِبْلَةُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرسکتا ہے اگرچہ قبلہ اس کی پشت کی طرف ہو

2520 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَةٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ

(46:4)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ انمار کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسَافِرَ مُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَّتَنَفَّلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنْ كَانَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ اپنی سواری پر نوافل ادا کر لے اگرچہ اس کی پشت قبلہ کی طرف ہو

2521 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

2520– إسناده صحيح على شرط البخاري. عثمان بن عبد الله بن سراقة لم يخرج له مسلم . وأخرجه أحمد 3/300 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4140) في المغازي: باب غزو أنمار، والبيهقي 2/4 من طريقين عن ابن أبي ذئب، به.

2521– إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمٰن بن إبراهيم لم يخرج له مسلم، ومن فوقه من رجالهما، وأخرجه ابن خزيمة (1263) من طريق مُحمد بن مصعب، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4510) و (4516)، والدارمي 1/356، والبخاري (400) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، و (1094) في تقصير الصلاة: باب صلاة التطوع على الدواب وحيثما توجهت به، و (1099) بباب ينزل للمكتوبة، والبيهقي 2/6 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. قال الحافظ في "الفتح" 1/503: والحديث دال على عدم ترك استقبال القبلة في الفريضة، وهو إجماع، لكن رخص في شدة الخوف.

مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. (5: 8)

⊛⊛ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جس کا رُخ مشرق کی سمت ہوتا تھا اور جب آپ نے فرض نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ سواری سے نیچے اترتے تھے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُتَنَفِّلِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

سواری پر نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدہ کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2522 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ ابْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِي السَّفَرِ فِي السُّبْحَةِ يُوْمِءُ بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً. (1: 4)

⊛⊛ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ سر کے اشارے سے (رکوع اور سجدے کر رہے تھے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الْمُتَنَفِّلِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ فِي الْاِيْمَاءِ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سواری پر نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے سجدہ کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ وہ اشارہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں (سرکو) زیادہ جھکائے گا

2523 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ:

2522- رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه عنعنة الوليد بن مسلم. وابن نمر: هو عبد الرحمٰن بن نمر اليحصبي أبو عمرو الدمشقي. وأخرجه البخاري (1105) في تقصير الصلاة: باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات وقبلها، والبيهقي 2/5 من طريق شعيب، عن الزهري، بهذا الإسناد.

2523- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد صرح أبو الزبير بالسماع من جابر. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1270). وأخرجه عبد الرزاق (4521) عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (5422)، وأحمد 3/332 و379 و388- 389، وأبو داوٗد (1227) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر، والترمذي (351) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الدابة حيث ما توجهت به، والبيهقي 2/5 من طريق سفيان، عن أبي الزبير، به نحوه.

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يُصَلِّيْ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُوْمِءُ اِيْمَاءً . (1:4)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر نماز ادا کر رہے تھے آپ نوافل ادا کر رہے تھے خواہ آپ کا رُخ کسی بھی طرف ہوتا ہم آپ رکوع کے مقابلے میں سجدہ کرتے ہوئے زیادہ جھک جاتے تھے آپ اشارے کے ساتھ (رکوع اور سجدہ کر رہے تھے)

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

سواری پر آدمی کے نوافل ادا کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَةِ يُوْمِءُ اِيْمَاءً . (5:8)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر نفل ادا کر رہے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو اور آپ اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کر رہے تھے آپ رکوع کے مقابلے میں سجدے میں زیادہ جھک رہے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ لِلْمُتَنَفِّلِ اِذَا صَلّٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

جب آدمی سواری پر نماز ادا کر رہا ہو تو نوافل ادا کرنے والے کے رکوع اور سجدے کرنے کے طریقے کا تذکرہ

2525 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ النَّوَافِلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ . (5:8)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ سجدے میں رکوع سے زیادہ جھک رہے تھے۔

2524– رجاله رجال الصحيح، وهو مكرر ما قبله . حجاج: هو حجاج بن محمد المصيصي الأعور الحافظ الثقة الثبت . وأخرجه البيهقي 2/5 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن حجاج، بهذا الإسناد.

2525– رجاله ثقات رجال الصحيح، وانظر ما قبله.

فَصْلٌ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى

فصل: چاشت کی نماز کا بیان

2526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّجِيءَ مِنْ سَفَرٍ. (5: 15)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں البتہ اگر آپ سفر سے آتے تھے (تو اس موقع پر اس وقت میں نماز ادا کر لیتے تھے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں کہمس بن حسن نامی راوی منفرد ہے

2527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:

2526- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "المُصَنَّف" 2/407، وأحمد 6/204، والترمذي في "الشمائل" (285)، والبغوي (1003) من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وصححه ابن خزيمة (1230) . وأخرجه أحمد 6/171، ومسلم (717) (76) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائي 4/152 في الصيام: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، من طرق عن كهمس بن الحسن، به. وأخرجه الطيالسي (1554) عن أبي شعيب الصلت بن دينار، عن عبد الله بن شقيق، به. وانظر "الفتح" 3/52-53 و55-56.

2527- إسناده صحيح على شرط مسلم. يزيد بن زريع سمع من الجريري قبل الاختلاط . وأخرجه أحمد 6/218، ومسلم (717) (75)، وأبو داؤد (1292) في الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائي 4/152، والبيهقي 3/50 من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد -وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه أحمد 6/218، وأبو عوانة 2/268، والبيهقي 3/49- 50 من طريق سعيد الجريري، به.

(متن حدیث):قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بَعْدَمَا حَطَمَهُ السِّنُّ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوَرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، مِنَ الْمُفَصَّلِ قُلْتُ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوَى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوَى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضَى لِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى مَضَى لِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(15:5)

عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں البتہ اگر آپ سفر سے آتے تھے (تو اس موقع پر اس وقت نماز ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی (تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورتیں ملا کر پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ مفصل سورتیں (ملا کر) پڑھتے تھے میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی اور متعین مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ کسی بھی متعین مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے' یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور نہ ہی آپ نے کبھی کسی مہینے کے روزے چھوڑے ہیں یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَتْ بِهِ عَائِشَةُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا منفرد ہیں

2528 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ .(5: 15)

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَفْيُ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ أَوْ مَغِيبِهِ، أَرَادَ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ بِحَضْرَةِ النَّاسِ دُوْنَ الْبَيْتِ، وَذَاكَ أَنَّ مِنْ

2528– إسناده قوي. إسحاق بن إبراهيم: ثقة روى له البخاري، وسالم بن نوح العطار: مختلف فيه، قال أحمد: ما بحديثه بأس، وقال أبو زرعة: لا بأس به صدوق ثقة، ووثقه الساجي وابن قانع، وقال ابوحاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال ابن عدي: عنده غرائب وأفراد، وأحاديثه محتملة متقاربة، وذكره المؤلف في "الثقات" وهو من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن خزيمة (1229) عن إسحاق بن إبراهيم الصواف، بهذا الإسناد.

خُلُقِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ اَكْثَرُ قُدُومِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ مِنَ الْاَسْفَارِ وَالْغَزَوَاتِ كَانَ ضُحًى مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، وَنَهٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز صرف اس وقت ادا کرتے تھے جب آپ سفر سے تشریف لاتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے چاشت کی نماز ادا کرنے کی نفی کی ہے۔ البتہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے یا (شہر سے) غیر حاضری کے بعد واپس تشریف لاتے تھے (تو اس کا حکم مختلف ہے) آپ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ لوگوں کو مسجد میں مل لیں نہ کہ گھر پر ملیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاق میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ اکثر کسی سفر سے یا غزوہ سے چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے جو دن کا ابتدائی حصہ ہوتا تھا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے۔ کہ کوئی شخص رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس (طویل غیر حاضری کے بعد) چلا جائے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ عَائِشَةَ صَلَاةَ الضُّحٰى لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم ﷺ کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ

2529 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَابْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. (5: 15)

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِثْبَاتُ عَائِشَةَ صَلَاةَ الضُّحٰى لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَتْ بِهِ فِي الْبَيْتِ دُوْنَ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2529- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هشام بن عبد الملك وابن كثير: محمد بن كثير العبدي، ويزيد الرشك: هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي مولاهم، ومعاذة: هي معاذة بنت عبد الله العدوية أم الصهباء البصرية . وأخرجه الطيالسي (1571) ، ومسلم (719) (78) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والترمذي في "الشمائل" (282) ، وابن ماجه (1381) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الضحى، وأبو عوانة 2/267، والبيهقي 3/47، والبغوي (1005) من طريق شعبة عن يزيد الرشك، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (719) (78) من طريق عبد الوارث، عن يزيد الرشك، به . وأخرجه عبد الرزاق (4853) ، وأحمد 6/145 و168 و265، ومسلم (819) (79) ، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/436، وأبو عوانة 2/267-268، والبيهقي 3/47 من طريق قتادة، عن معاذة العدوية، به.

(متن حدیث):اَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.

⊛⊛ معاذہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! آپ چار رکعات ادا کرتے تھے اور جو اللہ کو منظور ہوتا تھا مزید ادا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاشت کی نماز ادا کرنے کے اثبات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سے ان کی مراد گھر ہے۔ باجماعت نماز والی مسجد مراد نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''تمہاری نمازوں میں سب سے افضل نماز وہ ہے جو تم اپنے گھر میں ادا کرو۔ البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحَى عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے

2530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ، اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث):لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَامٍ وَاحِدٍ، فَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ، وَيُرَتِّلُ السُّوْرَةَ حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا. (5: 15)

⊛⊛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک سال پہلے میں نے آپ کو دیکھا' آپ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے آپ سورۃ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے سے لمبی سورۃ سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحَى

ان رکعات کی تعداد کا تذکرہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں ادا کیا کرتے تھے

2530- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (733) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم، والطبراني في "الكبير" 23/ (343) من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر (2508).

2531 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ . (5: 15)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُوَاظِبَ عَلٰى سُبْحَةِ الضُّحَى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے

2532 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِنَ الْعَمَلِ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَنَّ النَّاسُ بِهِ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ . (5: 15)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ یہ بیان کرتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے عمل اس لئے چھوڑ دیے تھے آپ کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں لوگ ان کو سنت کے طور پر اختیار نہ کرلیں اور پھر وہ ان پر فرض نہ ہو جائیں۔

2531- المطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب، وثقه أبو زرعة ويعقوب بن سفيان والدارقطني، إلا أنهم اختلفوا في سماعه من عائشة، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لم يدرك عائشة، وعامة حديثه مراسيل، وقال أبو زرعة: أرجو أن يكون سمع منها، وباقي السند على شرط مسلم.

2532- إسناده صحيح . يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد اللّٰه بن موهب، ثقة روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 6/223 عن حجاج، حدثنا الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك في "الموطأ" 1/152-153، ومن طريقه أحمد 6/178، والبخاري (1128) في التهجد: باب تحريض النبي صلى اللّٰه عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل، ومسلم (718) في صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، وأبو داؤد (1293) في الصلاة: باب صلاة الضحى، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/75، والبيهقي 3/50، وأبو عوانة 2/266-267 عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 6/169-170، وأبو عوانة 2/267 من طريق ابن جريج، وعبد الرزاق (4867)، ومن طريقه أبو عوانة عن معمر، كلاهما عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 6/209-210 عن وكيع، والبخاري (1177) في التهجد: باب من لم يصل الضحى ورآه واسعًا، عن آدم، كلاهما عن ابن أبي ذئب، عن الزهري، به – بالقسم الأول منه. وقد أورده المؤلف برقم (312) و (313) .

ذِكْرُ مَا يَكْفِي الْمَرْءَ آخِرَ النَّهَارِ بِاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا مِنْ اَوَّلِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کا دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعات ادا کر لینا اس کے لئے دن کے آخری حصے تک کافی ہوتا ہے

2533 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرْدًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ قَيْسٍ الْجُذَامِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ:

يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ. (2:1)

❁❁ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے آدم کے بیٹے! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعات ادا کرو میں اس کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کروں گا''۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الضُّحٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَجَاءَ كِفَايَةِ آخِرِ النَّهَارِ بِهِ

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ دن کے آخری حصے تک کفایت کی اُمید رکھتے ہوئے چاشت کے وقت چار رکعات ادا کر لے

2534 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا

2533- إسناده حسن. برد: هو ابن سنان الدمشقي. وأخرجه الدارمي 1/338 عن أبي النعمان، عن المعتمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/287، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/35 من طريقين عن بُرد بن سنان، به. وأخرجه أحمد 6/286-287، وأبو داؤد (1289) في الصلاة: باب صلاة الضحى، من طريق سعيد بن عبد العزيز، وأحمد 6/287 من طريق محمد بن راشد، كلاهما عن كثير بن مرة، عن نعيم، به -وليس فيه قيس الجذامي وللحديث طرق أخرى عند أحمد 6/286-287.

2534- إسناده صحيح. دحيم لقب عبد الرحمٰن بن إبراهيم بن عمرو العثماني مولاهم الدمشقي الحافظ المتقن، وأبو إدريس الخولاني: هُوَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وُلِدَ في حياة النبي صلى الله عليه وسلم يوم حنين، وسمع من كبار الصحابة، ومات سنة ثمانين، وكان عالمَ الشام بعد أبي الدرداء. وأخرجه أحمد 4/153 و201، من طريقين عن أبان بن يزيد، عن قتادة، عن نعيم بن همّار، عن عقبة بن عامر. فجعله من مسند عقبة لا من مسند نعيم، وكلاهما له صحبة، فلا يضر ذلك. وفي الباب عن أبي الدرداء وأبي ذر عند الترمذي (475) وإسناده قوي. وهو عند أحمد 6/440 و 451 من طريق أخرى عن أبي الدرداء.

دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي السَّائِبِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ،

(متن حدیث): عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ:

يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ آخِرَهُ . (1: 2)

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے آدم کے بیٹے! تم دن کے ابتدائی حصے میں میرے لئے چار رکعات ادا کرو میں اس کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کروں گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اَعْظَمِ الْغَنِيمَةِ لِمُعْقِبِ صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى

صبح کی نماز کے بعد چاشت کی دو رکعات ادا کرنے والے شخص کے لئے سب سے زیادہ غنیمت کے اثبات کا تذکرہ

2535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَاَعْظَمُوا الْغَنِيمَةَ وَاَسْرَعُوا الْكَرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا رَاَيْنَا بَعْثَ قَوْمٍ اَسْرَعَ كَرَّةً، وَلَا اَعْظَمَ غَنِيمَةً، مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَسْرَعَ كَرَّةً وَاَعْظَمَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ؟ رَجُلٌ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهِ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ تَحَمَّلَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيْهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلَاةِ الضُّحٰى، فَقَدْ اَسْرَعَ الْكَرَّةَ، وَاَعْظَمَ الْغَنِيمَةَ .(1: 2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہیں بہت سا مال غنیمت ملا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آ گئے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کبھی بھی کوئی ایسی مہم نہیں دیکھی جو اتنی جلدی واپس آ گئی ہو جسے

2535- إسناده محتمل للتحسين . حميد بن صخر ذكره المؤلف في "الثقات" 6/188-189، فقال: حميد بن زياد أبو صخر الخراط من أهل المدينة مولى بني هاشم، يروى عن نافع ومحمد بن كعب، روى عنه حَيوة بن شُريح، وهو الذى يروى عنه حاتم بن إسماعيل، ويقول: حميد بن صخر، وإنما هو حميد بن زياد أبو صخر، لا حميد بن صخر، وهو مختلف فيه . وقال ابن عدى: هو عندى صالح الحديث، وإنما أنكر عليه هذان الحديثان "المؤمن مؤالف" و"في القدرية"، وسائر حديثه أرجو ان يكون مستقيمًا. روى له الجماعة غير البخارى، فإنه روى له في "الأدب المفرد" حديثين.وأخرجه ابن عدى في "الكامل" 2/691 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد .وأورده المنذرى في "الترغيب والترهيب" 1/463-464 ونسبه إلى أبي يعلى والبزار وابن حبان، وقال: وبيّن البزار في روايته أن الرجل أبو بكر رضي الله عنه. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/175 وفي إسناده ابن لهيعة، وعند الطبراني في "الكبير"، قال المنذرى: إسناده جيد.

اتنا زیادہ مال غنیمت ملا ہو جتنا اس مہم کو ملا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس مہم سے زیادہ تیزی سے واپس آنے اور زیادہ مال غنیمت حاصل کرنے کے بارے میں بتاؤں؟ ایک شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد جائے وہاں صبح کی نماز ادا کرے پھر اس کے بعد (وہ وہیں بیٹھا رہے اور پھر) چاشت کی نماز ادا کرے تو وہ شخص جلدی بھی واپس آ جاتا ہے اور اسے زیادہ مال غنیمت بھی حاصل ہوتا ہے۔

ذِكْرُ وَصِيَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چاشت کی دو رکعات ادا کرنے کی تلقین کرنے کا تذکرہ

2536 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: الْوِتْرُ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصَلَاةُ الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ، وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرنے کی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات پڑھنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2537 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

2536– إسناده صحيح على شرط الشيخين . عباس الجريرى: هو عباس بن فرّوخ الجريرى البصرى، وأبو عثمان النهدى: هو عبد الرحمٰن بن مَلّ النهدى، مشهور بكنيته، مخضرم: ثقة ثبت عابد .وأخرجه أبو داوُد الطيالسي (2392) ، وأحمد 2/459، والبخارى (1178) ، فى التهجد: باب صلاة الضحى فى الحضر، ومسلم (721) فى صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الضحى، والنسائى 3/229 فى قيام الليل: باب الحث على الوتر قبل النوم، والبيهقى 4/293 من طريق شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/459، والبخارى (1981) فى الصوم: باب صيام البيض، ومسلم (721) ، والنسائى 3/229، والبيهقى 3/36 و4/293 من طريقين عن أبى عثمان النهدى، به .وأخرجه مسلم (721) ، والدارمى 2/18–19، والبيهقى 3/47 من طريقين عن أبى هريرة . وصححه ابن خزيمة (1222) و (1223) .

2537– إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو –وهو ابن علقمة بن وقاص الليثى المدنى– فقد روى له البخارى مقرونًا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وأبو مرة مولى أم هانء: هو يزيد الهاشمى.وأخرجه أحمد 6/342 عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد و 6/343 من طريق الضحاك بن عثمان، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، به مختصرًا .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 1/152 عن أبى النضر، عن أبى مرة، عن أم هانء نحوه. وقد تقدم عند المؤلف (1189) ، وانظر (1190) .

هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: وَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُرَّةَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ اَدْرَكَ اُمَّ هَانِئٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَجَرْتُ حَمَوَيَّ، فَزَعَمَ ابْنُ اُمِّي، تَعْنِيْ عَلِيًّا، اَنَّهُ قَاتِلُهُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ: وَصَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبٍ عَلَيْهِ، وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ

محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے ابومرہ کو دیکھا ہے وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھے انہیں سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی زیارت کا شرف حاصل تھا وہ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی ہے اور میرے بھائی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام ہانی جسے تم نے پناہ دی ہے ہم بھی اسے پناہ دیتے ہیں۔

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی انڈیلا اور غسل کیا' پھر کپڑے کو لحاف کے طور پر لپیٹ لیا اس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھوں) پر ڈال لئے پھر آپ نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى بَيْنَ قِيَامِهٖ وَرُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

چاشت کی نماز میں قیام' رکوع' سجدہ ایک جتنا کرنے کا تذکرہ

2538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِيْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُخْبِرُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَمَرَ بِثَوْبٍ، فَسُتِرَ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، لَا اَدْرِيْ اَقِيَامُهُ فِيْهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوْعُهُ اَمْ سُجُوْدُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَتْ: فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

عبیداللہ بن عبداللہ بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے اس بارے میں تحقیق کی اور مجھے اس بات کی بڑی جستجو تھی' مجھے کوئی ایسا شخص ملے جو مجھے اس بارے میں بتائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی ہے' تو مجھے صرف سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا ملیں جنہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا: انہوں نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن' دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے آپ کے حکم کے تحت آپ کے پردے کے لئے کپڑا لٹکا دیا آپ نے غسل کیا' پھر آپ نے اٹھ کر آٹھ رکعات ادا

کی میں اندازہ نہیں کرسکتی' ان میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع زیادہ طویل تھا یا سجدہ زیادہ طویل تھا یہ سب ایک دوسرے کے قریب قریب تھے سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ کو اس وقت میں نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى عِنْدَ تَرْمِيضِ الْفِصَالِ مِنْ صَلَاةِ الْاَوَّابِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب ریت گرم ہو' تو چاشت کی نماز ادا کرنا نیک لوگوں کا طریقہ ہے

2539 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

حضرت زید بن ارقم کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے مسجد قباء میں کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو یہ بات ارشاد فرمائی یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' اس وقت کے علاوہ وقت میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیک لوگوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے' جب (اونٹ کے) بچوں کے لیے ریت گرم ہو جائے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمَرْءِ بِصَلَاةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کیلئے صدقہ (کرنے) کو نوٹ کرنے کا تذکرہ

2540 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2539- إسناده صحيح على شرطهما . القاسم الشيباني: هو القاسم بن عوف. والحديث في "مسند أبي يعلى الكبير" من رواية الأصبهانيين. وأخرجه مسلم (748) (143) في صلاة المسافرين: باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/367 و372، ومسلم (748) (143)، والبيهقي 3/49 من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن علية، به. وأخرجه الطبراني في "الصغير" (155)، وابن خزيمة 2/230، وأبو عوانة 2/270 من طريقين عن أيوب السختياني، به. وأخرجه أحمد 4/366 و374-375، والطيالسي (687)، ومسلم (748) (144)، وابن خزيمة (1227)، والطبراني في "الكبير" (5108) و (5109) و (5110) و (5111) و (5112) و (5113)، وأبو عوانة 2/271، والبيهقي 3/49، والبغوي (1010) من طريقين عن القاسم الشيباني، به.

2540- إسناده قوي على شرط مسلم. وقد تقدم برقم (1643).

(متن حدیث): فِی الْاِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا، عَلٰی كُلِّ مَفْصِلٍ صَدَقَةٌ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تُنَحِّی الْاَذٰی، وَاِلَّا فَرَكْعَتَیِ الضُّحٰی

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہوتے ہیں اور ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تکلیف دہ چیز کو پرے کردو ورنہ چاشت کے وقت دو رکعات ادا کرلو''۔

فَصْلٌ فِي التَّرَاوِيحِ

تراویح کا بیان

2541 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِهِمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابُوْا، اَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگ مسجد کے ایک گوشے میں رمضان کے مہینے میں نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں عرض کی گئی: یہ کچھ لوگ ہیں' جنہیں قرآن نہیں آتا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں وہ لوگ ان کے نماز کی پیروی کر رہے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) انہوں نے جو کیا ہے وہ عمدہ ہے۔

2542 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

2541– إسناده ضعيف، مسلم بن خالد –وهو الزنجي المكي الفقيه– سيّء الحفظ. وهو عند ابن خزيمة (2208). وأخرجه أبو داوٗد (1377) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، ومن طريقه البيهقي 2/495 عن أحمد بن سعيد الهمداني، حدثنا عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. ثم قال أبو داوٗد: ليس هذا الحديث بالقوي، مسلم بن خالد ضعيف. وأخرجه البيهقي 2/495 من طريقين عن ابن وهب.

2542– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/113. ومن طريق مالك أخرجه: البخاري (1129) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، ومسلم (761) (177) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، وأبو داوٗد (1373) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان والنسائي 3/202 في قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، والبيهقي 2/492–493، والبغوي (989). وانظر ما بعده.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی اگلی رات جب آپ نے نماز ادا کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تیسری یا چوتھی رات میں بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے' صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو کیا (یعنی تم لوگ جو نماز ادا کرنے آئے تھے) وہ میں نے دیکھ لیا تھا لیکن میں اس لئے تمہاری طرف نہیں آیا مجھے یہ اندیشہ تھا' یہ تم پر فرض ہو جائے گی۔ (راوی کہتے ہیں) یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى النَّاسُ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَكَثُرَ النَّاسُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَصَلّٰى، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَثُرَ النَّاسُ، فَخَرَجَ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَكَثُرَ النَّاسُ حَتّٰى عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ، فَطَفِقَ النَّاسُ يَقُولُونَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاةَ الْفَجْرِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، يَقُولُ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَذٰلِكَ كَانَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، حَتّٰى جَمَعَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَامَ بِهِمْ فِي رَمَضَانَ، وَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ اجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ فِي رَمَضَانَ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز ادا کی لوگوں نے بھی (آپ کی اقتداء میں) نماز ادا کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت

2543- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 4/155 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، عن زكريا بن يحيى، عن إسحاق، بهذا الإسناد - باختصر مما هنا. وأخرجه بهذا اللفظ ابنُ خزيمة (2207)

کی تو (دوسری رات) لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ دوسری رات بھی ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی تو لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ تیسری رات بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء کی اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی یہاں تک کہ مسجد ان کے لئے کم پڑ گئی۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے لوگ کہتے رہے: نماز (کے لئے تشریف لے آئیں) لیکن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''امابعد! گزشتہ رات تمہاری حالت مجھ سے مخفی نہیں تھی لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا' رات کی نماز تم پر فرض قرار دے دی جائیگی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے) نبی اکرم ﷺ رمضان میں لوگوں کو نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ عزیمت کے ساتھ انہیں حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش کر دے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو یہ معاملہ یوں ہی رہا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کے ابتدائی دور میں معاملہ اسی طرح رہا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے اکٹھا کیا' تو وہ رمضان میں انہیں تراویح پڑھایا کرتے تھے یہ لوگوں کا وہ پہلا اجتماع تھا جو رمضان میں کسی قاری کے پیچھے ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰكِنِّيْ خَشِيتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ گے'' اس سے آپ کی مراد رات کے نوافل ادا کرنا ہے

2544 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى،

2543–عن يونس بن يزيد، به. وأخرجه البيهقي 2/493 من طريق محمد بن عبيد بن عبد الواحد، عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، عن عقيل عن الزهري، به . وأخرجه البخاري (924) في الجمعة: باب من قال في الخطبة بعد الثناء : أما بعد، و (2012) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن عقيل، عن الزهري، به مختصرًا.

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، (متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلّٰى، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَذَاكَرُوْنَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نصف رات کے وقت تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز ادا کی سب لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو پہلے سے زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے پھر نبی اکرم ﷺ دوسری رات بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ اگلی رات لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو تیسری رات تعداد زیادہ چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ نے انہیں پڑھائی لوگوں نے آپ کے پیچھے اقتداء میں نماز ادا کی جب چوتھی رات آئی تو مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے گئے کچھ لوگوں نے عرض کرنا شروع کیا: نماز (کے لئے تشریف لے آئیں) لیکن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا مجھے یہ اندیشہ ہوا تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے گی اور تم اس سے عاجز آ جاؤ گے (یعنی اسے ادا نہیں کر پاؤ گے)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ النَّاسِ التَّرَاوِيحَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْسَتْ سُنَّةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے) کہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کا تراویح کی نماز ادا کرنا سنت نہیں ہے

2545 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2544- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (761) (178) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

2545- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر ما قبله.

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَذَاكَرُوْنَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ يُصَلِّيْ بِهِمْ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، اِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نصف رات کے وقت مسجد تشریف لے گئے کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اگلے دن لوگوں نے آپس میں اس بارے میں بات چیت کی تو زیادہ تعداد میں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ دوسری رات بھی تشریف لے گئے کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلے دن لوگوں نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیا' تو تیسری رات اہل مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ نے انہیں نماز پڑھائی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ چوتھی رات آئی تو مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے' جب آپ نے فجر کی نماز ادا کر لی' تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور ارشاد فرمایا:

"امابعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا' تم پر رات کے نوافل فرض کر دیئے جائیں گے اور تم اس سے عاجز آ جاؤ گے (یعنی انہیں ادا کر پاؤ گے)"۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَا قُدِّمَ مِنْ ذُنُوْبِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اِذَا قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرنے کا تذکرہ جو مسلمان رمضان کے مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرتا ہے

2546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث):سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلِاحْتِسَابُ: قَصْدُ الْعَبِيْدِ اِلٰى بَارِئِهِمْ بِالطَّاعَةِ رَجَاءَ الْقَبُوْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے بارے میں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) احتساب سے مراد یہ ہے کہ بندہ اطاعت کے ہمراہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کا قصد کرے اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہوئے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِكَتْبِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ كُلِّهِ لِمَنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ التَّرَاوِيحَ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے تمام رات نوافل ادا کرنے کے اجر کو نوٹ کر لینا جو امام کے ہمراہ تراویح کی پوری نماز ادا کرتا ہے

2547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

2546- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 4/155 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابًا، والبيهقي 2/492 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/113 عن الزهري، به. ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق (7719)، وأبو داؤد (1371) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، والنسائي 3/201-202 في قيام الليل: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، و4/156 في الصيام: باب ثواب من قام رمضان وصامه، و 8/118 في الإيمان: باب قيام رمضان، وابن خزيمة (2202)، والبيهقي 2/492. وأخرجه أحمد 2/281 و289، والبخاري (2008) في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم (759) (174) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان، وأبو داؤد (1371)، والترمذي (808) في الصوم: باب الترغيب في قيام رمضان، والنسائي 4/156، والبيهقي 2/492 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/408 و423، والدارمي 2/26، والنسائي 4/157 و8/118، وابن ماجه (1326) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام شهر رمضان، والبغوي (1707) من طريقين عن أبي سلمة، به. وأخرجه البخاري (2009)، ومسلم (759) (173)، والنسائي 3/201 و4/156 و8/117 و118، وابن خزيمة (2203)، والبيهقي 1/492-492، والبغوي (988) من طريق الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هريرة، به. وأخرجه عبد الرزاق (7720) من طريق الزهري، عن حميد مرسلًا. (1) إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد، والوليد بن عبد الرحمٰن: هو الجرشي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (2206). وأخرجه النسائي 3/202-203 في قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، عن هنّاد، عن محمد بن الفضيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/159-160 و163، والدارمي 2/26-27، وأبو داؤد (1375) في الصلاة: باب في قيام شهر رمضان، والنسائي 3/83-84 في السهو: باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، وابن ماجه (1327) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام شهر رمضان، وابن الجارود (403) من طرق عن داؤد بن أبي هند، به.

(متن حدیث): صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ يَنْتَظِرُ اللَّيْلَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ، فَقَالَ: اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَائَهٗ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُوْرُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِي ذَرٍّ: لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ، يُرِيْدُ: مِمَّا بَقِيَ مِنَ الْعَشْرِ لَا مِمَّا مَضٰى مِنْهُ، وَكَانَ الشَّهْرُ الَّذِي خَاطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ بِهٰذَا الْخِطَابِ فِيْهِ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، فَلَيْلَةُ السَّادِسَةِ مِنْ بَاقِي تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَكُوْنُ لَيْلَةَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ، وَلَيْلَةُ الْخَامِسَةِ مِنْ بَاقِي تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَكُوْنُ لَيْلَةَ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِيْنَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمیں چھٹی رات میں نوافل نہیں پڑھائے۔ آپ نے ہمیں پانچویں رات میں نوافل پڑھائے تھے یہاں تک کہ آپ رات کا انتظار کرنے لگے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس باقی رہ جانے والی رات میں نفل پڑھائیں' (تو یہ مناسب ہوگا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ نماز ادا کرے یہاں تک کہ اسے مکمل کرے تو اسے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی یہاں تک اس مہینے میں تین دن باقی رہ گئے' تو آپ نے ہمیں تیسری رات میں نماز پڑھائی۔ آپ نے اپنے اہل خانہ اور اپنی ازواج کو بھی اکٹھا کیا آپ نے ہمیں نوافل پڑھائے یہاں تک کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا' ہماری فلاح رہ جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: فلاں سے مراد کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: سحری۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ چھٹی رات میں آپ نے ہمیں نوافل نہیں پڑھائے۔ آپ نے پانچویں رات میں ہمیں نوافل پڑھائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو عشرہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کی چھٹی یا پانچویں رات۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ جو مہینہ گزر چکا تھا۔ اس کی پانچویں یا چھٹی رات' کیونکہ وہ مہینہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خطاب کیا تھا۔ اس میں انتیس دن تھے۔ تو انتیس دنوں والے مہینے کے باقی حصے کی چھٹی رات چوبیسویں رات تھی۔ اور 29 دن والے مہینے کے باقی حصے کی پانچویں رات پچیسویں رات ہوگی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟ فَقُلْنَا: مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، وَبَقِيَ ثَمَانٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، بَلْ مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، وَبَقِيَ سَبْعٌ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا، فَالْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے کا کتنا حصہ گزر چکا ہیں ہم نے عرض کی: بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی رہ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں' بلکہ بائیس (22) دن گزر گئے ہیں اور سات دن باقی رہ گئے ہیں مہینہ کبھی انتیس (29) کا ہوتا ہے' تو تم اس رات کو تلاش کرو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْقَارِءِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّؤُمَّ بِالنِّسَاءِ التَّرَاوِيحَ جَمَاعَةً

رمضان کے مہینے میں امام کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' کہ وہ تراویح کی نماز باجماعت میں خواتین کی امامت کرے

2549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ فِيْ رَمَضَانَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَيُّ؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِيْ دَارِي قُلْنَ: اِنَّا لَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَنُصَلِّيْ بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات رمضان کے حوالے سے مجھے کچھ مشکل پیش آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیا تھی؟ اے ابی! انہوں نے عرض کی: ہمارے گھر کی کچھ خواتین تھی۔ انہوں نے یہ کہا ہم قرآن نہیں پڑھ سکتی ہیں ہم آپ کی نماز کی پیروی کرتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں آٹھ رکعات پڑھائی پھر میں نے وتر ادا کر لئے۔

2548- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/251، وابن ماجه (1656) في الصيام: باب ما جاء في "الشهر تسع وعشرون"، والبيهقي 4/310 من ثلاثة طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 4/310 من طريق أبي مسلم عبيد الله بن سعيد قائد الأعمش، عن الأعمش، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عن ابي هريرة.

2549- إسناده ضعيف، لضعف عيسى بن جارية الأنصارى المدني. يعقوب القمي: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعرى أبو الحسن القمي، قال النسائي: ليس به بأس، وقال أبو القاسم الطبراني: ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الدارقطني: ليس بالقوى، وقال الإمام الذهبي في " الكاشف ": صدوق، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم. وهو في "مسند أبي يعلىٰ" (1801) . وأورده الحافظ الهيثمي في "المجمع" 2/74 وقال: رواه أبو يعلى والطبراني بنحوه في "الأوسط" وإسناده حسن.

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رضامندی کا اظہار کیا آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِمَامَةِ الرَّجُلِ النِّسْوَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ جَمَاعَةً

مرد کا رمضان کے مہینے میں باجماعت نماز میں خواتین کی امامت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2550 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ كَانَ مِنِّي اللَّيْلَةَ شَيْءٌ - يَعْنِيْ فِيْ رَمَضَانَ - قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَيُّ؟ قَالَ: نِسْوَةٌ فِيْ دَارِي قُلْنَ: اِنَّا لَا نَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَنُصَلِّيْ بِصَلَاتِكَ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهُ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گزشتہ رات مجھے کچھ پریشانی ہوئی یعنی رمضان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابی! وہ کیا تھی؟ انہوں نے عرض کی: میرے گھر کی خواتین نے کہا: ہم قرآن نہیں پڑھ سکتی ہیں' تو ہم آپ کی نماز کی پیروی کریں گی۔ حضرت ابی نے بتایا: میں نے ان خواتین کو آٹھ رکعات نماز پڑھائی پھر میں نے وتر ادا کر لئے۔

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رضامندی کا اظہار کیا تاہم آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں۔

2550- إسناده ضعيف. وهو مكرر ما قبله

فَصْلٌ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ

فصل: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

2551 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ جَارًا لَهٗ، اَنَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ: اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ وَلَا اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ

فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: (يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ) (المزمل: 1)؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا افْتَرَضَ الْقِيَامَ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَوْلًا حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ، وَاَمْسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا التَّخْفِيْفَ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَتِهٖ

❁❁ سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کی تلاوت نہیں کی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں! کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق' قرآن تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا' اب میں اٹھ جاتا ہوں اب اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

تو میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں بتائیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے اس سورۃ کی تلاوت نہیں کی ہے؟ ''اے چادر اوڑھنے والے'' میں نے جواب دیا: جی ہاں! کی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آغاز میں رات کے وقت نوافل ادا کرنا فرض قرار دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال

2551- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف" عبد الرزاق برقم (4714)، وصححه ابن خزيمة (1078) و (1127). وتقدم تخريجه عند الحديث (2420).

تک رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاؤں ورم آلود ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے اختتامی حصے کو بارہ ماہ تک آسمان میں روکے رکھا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل کر دیا تو رات کے وقت نوافل ادا کرنا نفل قرار پایا جو پہلے فرض تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ جُعِلَتْ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا بَعْدَ اَنْ كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي الْبِدَايَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رات کے نوافل نبی اکرم ﷺ کے لئے نفل قرار دیے گئے تھے اس سے پہلے آغاز میں یہ آپ پر فرض تھے

2552 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ اِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ اَوْ مَرَضٌ، اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❁❁ سعد بن ہشام' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ اس بات کو پسند کرتے تھے' اسے باقاعدگی سے ادا کریں اور اگر آپ نیند یا بیماری یا تکلیف وغیرہ جیسی کسی مصروفیت کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ حَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ الَّتِيْ عَلٰى قَافِيَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ نَوْمِهِ بِانْتِبَاهِهِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت بیدار ہونے پر نوافل ادا کر کے شیطان کی لگائی ہوئی ان گرہوں کو کھولنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو وہ مسلمان شخص کے سونے کے وقت اس کی گدی پر لگاتا ہے

2553 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَابِدُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ

2552- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1170) ، وقد تقدم تخريجه برقم (2420) .

تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی گدی پر گرہ لگاتا ہے' جب وہ بندہ سوتا ہے وہ تین گرہیں لگاتا ہے' ہر گرہ پر وہ یہ کہتا ہے' رات بہت لمبی ہے تم سوئے رہو اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ نماز ادا کرے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگلے دن وہ شخص چاق و چوبند خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ اس کا مزاج بھی ٹھیک نہیں ہوتا اور وہ کاہل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى قَافِيَةِ رُؤُسِ النِّسَاءِ كَعَقْدِهِ عَلٰى رُؤُسِ قَافِيَةِ الرِّجَالِ فِيمَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان خواتین کی گدی پر بھی گرہیں لگاتا ہے جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2554 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى إِلَّا عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، انْحَلَّتِ الْعُقَدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو بھی مرد یا عورت (سوتے ہیں) تو ان کے سونے کے وقت ان کے سر پر گرہ لگا دی جاتی ہے اگر وہ بیدار ہو کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' تو گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔

2553- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان المدني، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز المدني. وهو في "الموطأ" 1/176. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1142) في التهجد: باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصلّ بالليل، وأبو داوُد (1306) في الصلاة: باب قيام الليل. وأخرجه أحمد 2/243، ومسلم (776) في صلاة المسافرين: باب ما روي فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/203-204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1131) من طريق سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (3269) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، والبيهقي 3/15-16 من طريق يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

2554- إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1133) وأخرجه أحمد 3/315، وابن خزيمة 2/176 من طرق عن الأعمش، بهٰذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَعْقِدُ عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمُسْلِمِ عُقَدًا عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِهِ عِنْدَ النَّوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ شیطان مسلمان کے سونے کے وقت اس کے سر کی گدی پر وضو کے مقام پر گرہ لگاتا ہے

2555 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِنْ جَهَنَّمَ

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهُ اِلَى الطَّهُوْرِ وَعَلَيْهِ عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّاَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّاَ وَجْهَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا وَضَّاَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ لِيَسْاَلَنِيْ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهُ

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے آج تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی بات بیان نہیں کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہ فرمائی ہو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اس کو جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے''۔

تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اٹھتا ہے وہ وضو کرنے کے لئے جاتا ہے اس پر گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حجاب کے پیچھے سے فرماتا ہے: تم لوگ میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اپنے آپ کو اس لئے تیار کر رہا ہے' تاکہ مجھ سے

2555- إسناده صحيح . ابو عُشَّانة: هو حيّ بن يؤمن المصري. واخرجه أحمد 4/201 عن هارون، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. واخرجه أحمد 4/159 عن حسن بن موسى، والطبراني في "الكبير" 17/ (743) من طريق عبد الله بن عبد الحكم، كلاهما عن ابن لهيعة، عن أبي عشانة، به. واخرج القسم الأول منه الطبراني 17/ (832) من طريق أحمد بن صالح، عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أبي عشانة، به. واخرجه كذلك أحمد 4/156، والطحاوي في "مشكل الآثار" (416)، وأبو يعلى (1751)، والطبراني 17/904 من طريق هشام بن أبي رقية، عن عقبة بن عامر. واورده المؤلف برقم (1052) بهذا الإسناد.

مانگے آج یہ میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ اسے ملے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْخَيْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ عَلٰى تَهَجُّدٍ كَانَ مِنْهُ بِاللَّيْلِ

ایسے شخص کے لئے بھلائی کے اثبات کا تذکرہ جو ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس نے رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کی ہوتی ہے

2556 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ مُّسْلِمٍ، ذَكَرٍ وَّلَا اُنْثٰى، يَنَامُ اِلَّا وَعَلَيْهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَاِنْ هُوَ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اَصْبَحَ نَشِيطًا قَدْ اَصَابَ خَيْرًا، وَقَدِ انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا، وَاِنْ اَصْبَحَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ اَصْبَحَ وَعُقَدُهُ عَلَيْهِ، وَاَصْبَحَ ثَقِيلًا كَسْلَانًا لَمْ يُصِبْ خَيْرًا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سوتا ہے' اس پر گرہیں لگ جاتی ہیں وہ بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر کے نماز کے لئے اٹھتا ہے' تو وہ چاق و چوبند حالت میں صبح کرتا ہے اس نے بھلائی حاصل کر لی ہوتی ہے اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں اور اگر وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے اس کی سب گرہیں لگی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ بوجھل ذہن کے ساتھ کاہلی کے عالم میں صبح کرتا ہے اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِجْتِهَادُ فِيْ لُزُوْمِ التَّهَجُّدِ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، وَالثَّبَاتُ عِنْدَ اِقَامَةِ كَلِمَةِ اللّٰهِ الْعُلْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی تاریکی میں تہجد کی ادائیگی میں بھرپور اہتمام کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنے میں ثابت قدم رہے

2557 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

2556- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر الحديث (2554). وقوله "كسلانًا": هذا على لغة بني أسد، فإنهم يصرفون كل صفة على فعلان، لأنهم يؤنثون بالتاء، ويستغنون فيه بفعلانة عن فَعْلَى، وغيرهم لا يصرفه فيقولون: كسلان.

2557- إسناده قوي. حماد بن سلمة سَمِعَ من عطاء قبل الاختلاط وهو في "مسند أبي يعلى" /2ورقة 252. وأخرجه البيهقي 9/164 من طريق يوسف بن يعقوب، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/416، وأبو داؤد (2536) في الجهاد: باب في الرجل يشري نفسه، وابن أبي عاصم في "السنة" (569)، والبيهقي 9/46 من طرق عن حماد بن سلمة، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض. وصححه الحاكم 2/112.

سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ مِنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِي ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنَ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلٰى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ، وَرَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ النَّاسُ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْاِنْهِزَامِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى اُهْرِيْقَ دَمُهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ، رَجَعَ رَجَاءً فِيمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى اُهْرِيْقَ دَمُهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار دو بندوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو (رات کے وقت) اپنے بستر اور لحاف میں سے اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو یہ اپنے بستر اور لحاف میں اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف آیا ہے اس چیز کی رغبت رکھتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے جو میرے پاس ہے۔

دوسرا شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے لوگ پسپا ہو جاتے ہیں وہ شخص بھی جانتا ہے پسپا ہونے کی صورت میں اس پر کیا وبال ہوگا اور واپس آنے کی صورت میں اسے کیا اجر و ثواب ملے گا تو وہ واپس (میدانِ جنگ میں) آجاتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ اس چیز کی امید رکھتے ہوئے واپس آیا ہے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے آیا ہے جو میرے پاس ہے یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا۔

ذِكْرُ تَعْجِيْبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَلَائِكَتَهُ مِنَ الثَّائِرِ عَنْ فِرَاشِهِ وَاَهْلِهِ يُرِيْدُ مُفَاجَاةَ حَبِيْبِهِ

اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے ایسے شخص پر خوشی کا اظہار کرنے کا تذکرہ جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے لئے اپنی بیوی اور بستر سے الگ ہوتا ہے

2558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ عَدِيٍّ بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنَ حِبِّهِ وَاَهْلِهِ اِلٰى صَلَاتِهِ،

2558- حديث صحيح، لكن في هذا الإسناد روح بن أسلم وهو ضعيف. وهو مكرر ما قبله.

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ، ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَيْنَ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِیْ، وَشَفَقَةً مِّمَّا عِنْدِیْ، وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِی الْانْهِزَامِ، وَمَا لَهٗ فِی الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ، رَجَعَ رَجَاءً فِيْمَا عِنْدِیْ، وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمارا پروردگار دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو اپنے بستر اور لحاف میں سے' اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اپنے بستر سے اپنی بیوی کے پاس سے اٹھ کر نماز کی طرف آیا ہے اس چیز کی رغبت رکھتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے جو میرے پاس ہے اور دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں وہ شخص جانتا ہے پسپا ہونے پر اسے کیا وبال ہوگا اور واپس (جنگ میں) آنے پر کیا اجر وثواب ملے گا' تو وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو یہ اس چیز کی امید رکھتے ہوئے واپس آیا ہے' جو میرے پاس ہے اور اس چیز سے ڈرتے ہوئے آیا ہے' جو میرے پاس ہے یہاں تک کے اس کے خون کو بہا دیا گیا''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجِنَانِ لِلْقَائِمِ فِیْ سَوَادِ اللَّيْلِ يَتَمَلَّقُ اِلٰى مَوْلَاهُ

رات کی تاریکی میں نوافل ادا کرنے والا شخص' جو اپنے پروردگار کی خوشامد کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ

2559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ، وَقَرَّتْ عَيْنِیْ، اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ، قَالَ: كُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اِذَا عَمِلْتُ بِهٖ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: اَطْعِمِ الطَّعَامَ، وَاَفْشِ السَّلَامَ، وَصِلِ الْاَرْحَامَ، وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ، اَرَادَ بِهٖ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا جَوَابُ الْمُصْطَفٰى اِيَّاهُ، حَيْثُ قَالَ: كُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ ، فَهٰذَا جَوَابٌ

2559- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي ميمونة . وقد تقدم عند المؤلف برقم (508). وفي الباب ما يشهد له من حديث عبد الله بن سلام، وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم (489) من الجزء الثاني.

خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهٖ، لَا اَنَّ كُلَّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَخْلُوقًا

⊛⊛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو دیکھا' تو میرا نفس پاکیزہ ہوگیا ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتادیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جب میں اس پر عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ سلام کو پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت نوافل ادا کرو' جب لوگ سو رہے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ "مجھے ہر چیز کے بارے میں بتادیں" اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز کے بارے میں بتائیں جو پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا ان کو دیا جانے والا جواب ہے کہ آپ نے یہ فرمایا: "ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے" تو یہ جواب اسی طرح صادر ہوا ہے جس طرح سوال تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر چیز کو پیدا ہی پانی سے کیا گیا ہے۔ خواہ وہ مخلوق نہ بھی ہو۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِكْثَارِ لِلْمَرْءِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ رَجَاءَ تَرْكِ الْمَحْظُوْرَاتِ

ممنوع چیزوں کے ارتکاب کو ترک کرنے کی اُمید رکھتے ہوئے آدمی کا رات کے قیام میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

2560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ سُحَيْمٌ حَرَّانِيٌّ ثَبْتٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهٗ، فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ، قَالَ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ: سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْفِعْلِ نَفْسِهٖ، كَمَا تُضِيفُ اِلَى الْفَاعِلِ، اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّلَاةَ اِذَا كَانَتْ عَلَى الْحَقِيقَةِ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَالْاِنْتِهَاءِ، يَكُوْنُ الْمُصَلِّيْ مُجَانِبًا لِلْمَحْظُوْرَاتِ مَعَهَا، كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ) (العنکبوت: 45)

⊛⊛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص ساری رات نفل پڑھتا رہتا ہے جب صبح ہوتی ہے' تو وہ چوری کرلیتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو پڑھتا ہے وہ چیز عنقریب اسے اس عمل سے روک دے

2560- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن القاسم سحيم، فقد روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 8/66: سئل أبي عنه، فقال: صدوق، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/82. وأخرجه أحمد 2/447 عن وكيع، والبزار (720) من طريق محاضر، كلاهما عن الأعمش، بهذا الإسناد. وقال الهيثمي في "المجمع" 2/258: ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه البزار (721) و (722) من طريقين عن الأعمش، عن أبي صالح، عن جابر. قال الهيثمي: ورجاله ثقات.

گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ "وہ جو پڑھتا ہے وہ چیز اسے عنقریب روک دے گی" یہ اس نوعیت کے الفاظ ہیں۔ جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی فعل کی نسبت اس فعل کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت فاعل کی طرف کر دیتے۔ تو نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جب نماز اپنے آغاز اور اختتام کے حوالے سے حقیقت پر مبنی ہو۔ تو نمازی شخص اس نماز کے ہمراہ ممنوعہ چیزوں سے مجتنب رہتا ہے اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"بے شک نماز فحاشی اور گناہوں سے روکتی ہے۔"

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِكْثَارِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَجَاءً لِمُصَادَفَةِ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ الْمَرْءِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

رات کی نماز میں کثرت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ تاکہ آدمی اس گھڑی کو پا لے جس میں آدمی کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے

2561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اس میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ كَثْرَةِ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَتَرْكِ الِاتِّكَالِ عَلَى النَّوْمِ

2561- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وهو في "مسند أبي يعلى" (1911). وأخرجه مسلم (757) (166) في صلاة المسافرين: باب في الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/313 و 331، وأبو يعلى (2281)، وأبو عوانة 2/289 و290 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 3/348، ومسلم (757) (167) من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر.

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت نوافل ادا کرے اور نیند پر تکیہ کرنے کو ترک کرے

2562 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ نَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ، فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهِ اَوْ فِيْ اُذُنَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا عِنْدَنَا يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ نَامَ عَنِ الْفَرِيضَةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو سوتا ہے یہاں تک کہ وہ صبح کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) دونوں کانوں میں کیا ہے؟

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہوگا' وہ شخص فرض نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنا آدمی کے لئے فرض کے بعد (نفل نماز) ادا کرنے سے افضل ہے

2563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

2562- إسناده صحيح . أبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. وأخرجه أحمد 1/375 و427، والبخاري (1144) في التهجد: باب إذا نام ولم يصلّ بال الشيطان في أذنه، و(3270) في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم (774) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل اجمع حتى أصبح، والنسائي 3/204 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن ماجه (1330) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام الليل، والبيهقي 3/15 من طريق منصور بن المعتمر، عن أبي وائل، عن ابن مسعود. وانظر "الفتح" 3/28-29.

2563- إسناده صحيح . موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين . الحسين بن علي: هو ابن الوليد الجعفي الكوفي، وزائدة: هو ابن قدامة الثقفي، وابن المنتشر: محمد بن المنتشر بن الأجدع الهمداني الكوفي، وحميد: هو ابن عبد الرحمٰن الحميري . وأخرجه أحمد 2/329 عن الحسين بن علي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 3/42، وعنه مسلم (1163) في الصيام: باب فضل صوم المحرّم، وابن ماجه (1742) في الصيام: باب صيام أشهر الحرم، عن الحسين بن علي، به - بقصة الصيام. وأخرجه أحمد 2/303، وأبو عوانة 2/290 من طرق عن زائدة، به . وأخرجه أحمد 2/342، والدارمي 2/21، ومسلم (1163) (203) من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به -مختصرًا ومطولًا . وأخرجه الدارمي 2/22، ومسلم (1163) (202)، وأبو داؤد (2429) في الصوم: باب في صوم المحرم، والترمذي (438) في الصلاة: باب ما جاء في فضل صلاة الليل، و(740) في الصوم: باب ما جاء في صوم المحرم، والنسائي 3/206-207 في قيام الليل: باب فضل صلاة الليل، من طريق أبي بشر، عن حميد، به مختصرًا ومطولًا.

الْمَسْرُوقِیُّ، حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَیْدٍ الْحِمْیَرِیِّ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ، قَالَ: فَاَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِی یَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف رات میں ادا کی جانے والی نماز' اس نے دریافت کیا: رمضان کے مہینے کے بعد کون سا روزہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس مہینے کا روزہ جسے لوگ محرم کہتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ فِیْ آخِرِ اللَّیْلِ وَجَوْفِهِ اَفْضَلُ مِنْ اَوَّلِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں اور درمیانے حصے میں نوافل ادا کرنا اس کے ابتدائی حصے میں نوافل ادا کرنے سے افضل ہے

2564 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِیْ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ: اَیُّ قِیَامِ اللَّیْلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِی، فَقَالَ: نِصْفُ اللَّیْلِ، اَوْ جَوْفُ اللَّیْلِ شَكَّ عَوْفٌ

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رات کے وقت کونسا قیام افضل ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات کے وقت کا' یا شاید رات کے درمیان کا''۔

یہ شک عوف نامی کو ہے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ فِیْ آخِرِ اللَّیْلِ تَكُوْنُ مَحْضُوْرَةً بِحَضْرَةِ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے آخری حصے میں نماز ادا کرنے میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے

2565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَخْبَرَنَا عِیْسَى بْنُ

2564- إسناده ضعيف. المهاجر أبو مخلد: هو ابن مخلد، قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لين الحديث ليس بذاك، وليس بالمتقن يُكتب حديثه، وباقي السند رجاله ثقات. عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري أبو سهل البصري المعروف بالأعرابي، وأبو العالية: هو رفيع بن مهران الرياحي، وأبو مسلم: هو الجذمي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات." وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/196 عن محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، عن إسحاق بن يوسف الأزرق، عن عوف الأعرابي، عن أبي خالد -قال المزي: واسمه عند مهاجر، وغيره يقول: أبو مخلد- عن أبي العالية، بهذا الإسناد.

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَشِیَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوْتِرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقُوْمَ آخِرَ اللَّيْلِ، فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ قِرَائَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لے اور تم میں سے جس شخص کو یہ امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کرے گا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنا چاہئے کیونکہ رات کے آخری وقت میں کی جانے والی قرأت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہیں اور یہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَهْلَهٗ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ

آدمی کا اپنی بیوی کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دینے کا تذکرہ

2566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ فَقَالَ: اَلَا تُصَلُّوْنَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ، فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلَمْ

2565- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو سفيان: هو طلحة بن نافع. وأخرجه عبد الرزاق (4623)، وأحمد 3/315 و389، ومسلم (755) (162) في صلاة المسافرين: باب من خاف اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أوله، والترمذي 2/318 في الصلاة: باب ما جاء في كراهية النوم قبل الوتر، وابن ماجه (1187) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر آخر الليل، وابن خزيمة (1806)، وبو يعلى (1905) و (2106) و (2279)، والبيهقي 3/35، والبغوي (969)، وأبو عوانة 2/290-291 من طرق عن الأعمش بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/300 و337 و348، ومسلم (755) (163)، وأبو عوانة 2/291، والبيهقي 3/35 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

2566- إسناد. صحيح رجاله رجال الصحيحين غير عبد بن حميد فمن رجال مسلم. وأخرجه البخاري (4724) في التفسير: باب (وَكَانَ الْإِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، وأبو عوانة 2/292 من طريقين عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد ورواية البخاري مختصرة، وفي الحديث عندهم "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة." وأخرجه أحمد 1/91 و112، وابنه عبد الله في زياداته على "المسند" 1/77، والبخاري (1127) في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل، و (7347) في الاعتصام: باب (وَكَانَ الْإِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)، و (7465) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم (775) في صلاة المسافرين: باب ما روى فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح، والنسائي 3/205 في قيام الليل: باب الترغيب في قيام الليل، وابن خزيمة (1139) و (1140)، وأبو عوانة 2/292، والبيهقي 2/500 من طرق عن الزهري، به. وقع عند ابن خزيمة في الرواية الثانية "عن الحسن بن علي" وهو وهم، والصواب "عن الحسين بن علي."

يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (ص:): (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54)

❀❀ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے ان کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) نے انہیں یہ بتایا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں وہ جب ہمیں بیدار کرنا چاہتا ہے وہ بیدار کر دیتا ہے (تو آج اس نے بیدار نہیں کیا' تو ہم بھی نہیں اٹھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب میں نے یہ گزارش کی تو آپ واپس مڑ گئے آپ نے مجھے کوئی ارشاد نہیں فرمایا: پھر میں نے آپ کو سنا' آپ اپنا ہاتھ مارتے ہوئے یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

''انسان سب سے زیادہ بحث کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ إِيقَاظِ الْمَرْءِ أَهْلَهُ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ بِالنَّضْحِ

اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ کہ آدمی رات کی نماز کے لئے اپنی بیوی کو بیدار کرے اگر چہ اس پر پانی چھڑک دے

2567 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اگر وہ بات نہیں مانتی' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو اس وقت نوافل ادا کرتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے اور وہ بیدار نہیں ہوتا تو وہ عورت اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُوقِظَ أَهْلَهُ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ بَعْدَ أَنْ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ

2567- إسناده قوی۔ أبو قدامة: هو عبيد الله بن سعيد بن يحيى بن برد اليشكری السرخسی، والقعقاع: هو ابن حكيم الكنانی المدنی۔ وهو فی "صحيح ابن خزيمة" (1148) وفی السند عنده متابع لأبی قدامة، هو محمد بن بشار۔ وأخرجه أحمد 2/250 و436، وأبو داؤد (1308) فی الصلاة: باب قيام الليل، و (1450) باب الحث علی قيام الليل، والنسائی 3/205 فی قيام الليل: باب الترغيب فی قيام الليل، وابن ماجه (1336) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، والبيهقی 2/501 من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد۔ وصححه الحاكم 1/309 ووافقه الذهبی۔

اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت نوافل ادا کرنے کیلئے اپنی بیوی کو بیدار کرنیوالے شخص کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنیوالے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرنے کا تذکرہ اس کے بعد کے وہ دو رکعات ادا کرے

2568 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ، فَقَامَا فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص رات کے وقت بیدار ہوا اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کرے تو ان دونوں کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین میں لکھ دیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْقَظَ اَهْلَهُ اَرَادَ بِهِ امْرَاَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو اپنی اہل کو بیدار کرتا ہے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے

2569 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2568- إسناده صحيح. محمد بن عثمان: هو ابن كرامة العجلي ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير الأغر -وهو أبو مسلم المديني نزيل الكوفة- فمن رجال مسلم. شيبان: هو ابن عبد الرحمٰن التميمي مولاهم النحوي. وأخرجه أبو داؤد (1309) في الصلاة: باب قيام الليل، و (1451) باب الحث على قيام الليل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/331، والبيهقي 2/501 من طريق عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/316 على شرطهما ووافقه الذهبي، وليس كذلك فإن الأغر لم يخرج له البخاري. وأخرجه أبو يعلى (1112) من طريق محمد بن جابر، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ أبي سعيد. لم يقل فيه "وأيقظ امرأته." وأخرجه أبو داؤد (1309)، ومن طريقه البيهقي 2/501 من طريق سفيان، عن مسعر، عن علي بن الأقمر، به موقوفًا على أبي سعيد الخدري.

2569- إسناده صحيح. وأخرجه ابن ماجه (1335) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، عن العباس بن عثمان الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا شيبان، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(متن حدیث): اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ، وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کریں تو ان دونوں کا (نام) اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ تَزَيُّنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُسْنِ الثِّيَابِ عِنْدَ خَلْوَتِهِ لِمُنَاجَاةِ حَبِيْبِهِ جَلَّ وَعَلَا بِاللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رات کے وقت مناجات کے لئے خلوت میں عمدہ لباس کے ذریعے آراستہ ہونے کا تذکرہ

2570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ، مَوْلٰى آلِ الزُّبَيْرِ، كِلَاهُمَا حَدَّثَنِيْ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحَهُ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے رات کے وقت اپنی حضرمی چادر کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر نفل ادا کیے آپ کے جسم پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْتَجِرَ بِالْحَصِيْرِ، اَوْ بِمَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ عِنْدَ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ چٹائی کے ذریعے حجرہ بنالے یا کوئی ایسی چیز (استعمال) کرلے جو اس کی قائم مقام ہو اس وقت جب وہ رات کے وقت تہجد ادا کرنے لگے

2571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

2570- إسناده قوي، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه أحمد 1/265 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ حَتّٰى كَثُرُوْا، قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا، وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَاِنْ قَلَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیتے تھے اور اس میں نماز ادا کیا کرتے تھے آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے اس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنے عمل کو اختیار کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوتا' جیسے تم تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے' جو باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْغَفْلَةِ عَمَّنْ قَامَ اللَّيْلَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مَعَ كِتْبَةِ مَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَامَهَا بِاَلْفٍ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ

جو شخص رات کے وقت نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس سے غفلت کی نفی کا تذکرہ

جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کئے جانے کا تذکرہ

2572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا سُوَيْدٍ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2571– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (5861) في اللباس: باب الجلوس على الحصير ونحوه، عن محمد بن أبي بكر، عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (782) (215) في صلاة المسافرين: باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره، من طريق عبد الوهاب الثقفي، وابن ماجه (942) في إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي، من طريق محمد بن بشر، كلاهما عن عبيد الله، به. ورواية ابن ماجه مختصرة. وأخرجه النسائي 2/68–69 في القبلة: باب المصلي يكون بينه وبين الإمام سترة، من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، به، بتمامه. وأخرجه البخاري (730) في الأذان: باب صلاة الليل، وأبو داؤد (1368) في الصلاة: باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة، من طريقين عن سعيد المقبري، به مختصرًا. وانظر الحديث (353) عند المؤلف.

2572– إسناده حسن. عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري مولاهم المصري، وابن حجيرة: هو عبد الرحمٰن بن حجيرة المصري القاضي. وأخرجه ابن السني (701) عن أحمد بن داؤد الحرّاني، حدثنا حرملة بن يحيي، بهٰذا الإسناد. ووقع في المطبوع منه "أن أبا الأسود" وهو تحريف. وأخرجه أبو داؤد (1398) في الصلاة: باب تحزيب القرآن، عن أحمد بن صالح، وابن خزيمة (1144) عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب، به. وفيهما "أن أبا سويّة."

اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : اَبُوْ سُوَيْدٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ، وَقَدْ وَهِمَ مَنْ قَالَ: اَبُوْ سَوِيَّةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص نوافل میں دس آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا جو شخص نوافل میں ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار قانتین میں ہوتا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار مقنطرین میں ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسوید نامی راوی کا نام حمید بن سوید ہے اور یہ مصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جس نے ان کا نام ابوسویہ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ كِمِّيَّةِ الْقَنَاطِرِ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اُوتِيَ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهٗ كَانَ خَيْرًا لَهٗ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

قناطر کی مقدار کا تذکرہ اور اس بات کا بیان کہ جس شخص کو اتنا اجر مل جائے تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے

2573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِيَّةٍ، كُلُّ اُوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک اوقیہ آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے"۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ قِرَائَةِ سُوْرَةِ يٰس لِلْمُتَهَجِّدِ فِيْ كُلِّ

2573- إسناده حسن. وأخرجه أحمد 2/263، والدارمي 2/467، وابن ماجه (3660) في الأدب: باب بر الوالدين، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وتابع حمادَ بن سلمة عند الدارمي أبانُ العطار. وأخرجه البيهقي 7/233 من طريق حماد بن زيد، عن عاصم بن بهدلة، به. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 226: هذا إسناد صحيح ورجاله ثقات.

لَيْلَةٍ رَجَاءَ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ مَا قَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِهَا

رات کے وقت تہجد ادا کرنے والے کے لئے سورۂ یٰسین کی تلاوت کے مستحب ہونے کا تذکرہ اس بات کی اُمید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے گا

2574 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ السَّكُوْنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ يٰس فِيْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رات کے وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا ہے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِكْتِفَاءِ لِقَائِمِ اللَّيْلِ بِقِرَاءَةِ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اِذَا عَجَزَ عَنْ غَيْرِهٖ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کا سورۃ البقرہ کے آخری حصے کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ جب وہ اس کے علاوہ کچھ اور تلاوت نہ کرسکتا ہو

2575 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَسُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ لَقِيَ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلَهٗ، فَحَدَّثَهٗ بِهٖ

2574– رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة الحسن. وفي الباب عن أبي هريرة عند الدارمي 2/457، والطبراني في "الصغير" (417) من طريقين عن الحسن، عنه، بلفظ حديث الباب، زاد الدارمي "في تلك الليلة."

2575– إسناده صحيح على شرطهما . سليمان: هو الأعمش، وأبو مسعود هذا: هو عقبة بن عمرو الأنصاري البدري، وقد تصحف في المطبوع من "الجامع الصغير" إلى: ابن مسعود، وتبعه على ذلك الشيخ ناصر الألباني في "صحيح الجامع." وقد تقدم الحديث عند المؤلف (782) . (2) في البخاري (5051) من طريق سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أخبره علقمة عن أبي مسعود، ولقيته وهو يطوف بالبيت فذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه البخاري (5040) عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ،

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لیتا ہے یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوتی ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن یزید نے یہ روایت علقمہ کے حوالے سے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنی ہے۔ پھر ان کی ملاقات حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کے دوران ہوئی۔ انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کر دی

ذِكْرُ الْاِقْتِصَارِ لِلْمُتَهَجِّدِ عَلٰى قِرَائَةِ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: 1)، اِذْ هُوَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ اِذَا كَانَ عَاجِزًا عَنْ قِرَائَةِ مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْهُ

تہجد ادا کرنے والے کا سورۃ اخلاص کی تلاوت پر اکتفاء کرنے کا تذکرہ کیونکہ یہ ایک تہائی قرآن (کے برابر) ہے جبکہ وہ اس سے زیادہ تلاوت کرنے کے قابل نہ ہو

2576 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ كُلَّ لَيْلَةٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) (الاخلاص: 1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات سے عاجز ہے' وہ ہر رات تہائی قرآن کی تلاوت کیا کرے' ہم نے عرض کی:

2576- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الربيع بن خُثَيم -بضم الخاء المعجمة وفتح الثاء المثلثة- ابن عائذ بن عبد الله الثوري أبو يزيد الكوفي، ثقة عابد مخضرم، قال له ابن مسعود: لو رآك رسول الله صلى الله عليه وسلم لأحبّك. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (675) عن محمد بن عبيد الله بن عبد العظيم، والطبراني (10484) عن عبد الله بن الإمام أحمد، كلاهما عن عبيد الله بن معاذ العنبري، بهذا الإسناد. وقع في المطبوع من "عمل اليوم والليلة": أخبرني محمد بن عبد الله بن معاذ، وهو خطأ يصحح من "تحفة الأشراف" 7/20، ووقع في "المعجم الكبير" للطبراني: عن إبراهيم بن خثيم، وهو خطأ أيضًا. وأخرجه البزار (2298) من طريق عبد الرحمٰن بن عثمان البكراوي، عن شعبة، به. وأخرجه الطبراني (10485) من طريق هلال بن يساف، عن الربيع بن خثيم، به. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (676) و (677) من طريقين عن الأعمش، عن إبراهيم، عن النبي صلى الله عليه وسلم ... مرسلًا. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (673) عن قتيبة بن سعيد، والطبراني (10245) من طريق هاشم بن محمد الربعي، كلاهما عن حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ -رفعه هاشم الربعي، ووقفه قتيبة. وأخرجه الطبراني (10318)، والبزار (2297)، وأحمد 3/8، وعن أبي الدرداء عند مسلم (811)، والدارمي 2/460، وأحمد 6/442 و 447، والنسائي (701).

یارسول اللہ ﷺ کون ایسا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنا (ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے)''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ لِمَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَسْتَيْقِظَ لِلتَّهَجُّدِ وَهُوَ مُسَافِرٌ

وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' یہ اس شخص کے لئے ہے جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کی نماز کے لئے بیدار نہیں ہو سکے گا اور وہ شخص مسافر ہو

2577 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جُهْدٌ وَثُقْلٌ، فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ سفر مشقت اور بوجھ کا باعث ہوتا ہے' تو جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو اسے دو رکعات ادا کر لینی چاہئے اگر وہ (فجر کی نماز کے وقت) بیدار ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَهَجِّدَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي آتَاهُ اللّٰهُ وَالنَّائِمَ عَلَيْهِ لِلَيْلِهِ بِمَا مَثَّلَ لَهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کی مثال بیان کرنا جو قرآن کی (تہجد کی نماز میں) تلاوت کرتا ہے اور جس شخص کو قرآن کا علم حاصل ہوا اور وہ اس علم کے ہمراہ سویا رہتا ہے' اس کی مثال بیان کرنا

2578 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ

2577– إسناده قوي. شريح: هو ابن عبيد بن شريح الحضرمي الحمصي. وقد جاء في هامش أصل "الموارد" (انظر المطبوعة ص 176): من خط شيخ الإسلام ابن حجر رحمه الله: "سقط (عن أبيه) من الأصل ولا بد منه، وكذلك رويناه في حديث حرملة رواية ابن المقرء عن ابن قتيبة عنه." قلت: وهي قد وردت في جميع المصادر التي خرجت الحديث. وأخرجه الدارمي 1/374، وابن خزيمة (1106)، من طريقين عن عبد الله بن وهب، عن معاوية بن صالح، عن شريح، عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن ثوبان. وأخرجه الطبراني (1410)، والطحاوي 1/341، والبزار (292)، والدارقطني 2/36 من طريق عبد الله بن صالح، عن معاوية بن صالح، بالإسناد السابق.

2578– رجاله ثقات رجال الصحيح غير عطاء مولى أبي أحمد، فإنه لم يوثقه غير المؤلف، وقال الإمام الذهبي في "الميزان" 3/77: معدود في التابعين لا يعرف، روى سعيد المقبري عنه عن أبي هريرة حديثًا في فضل القرآن، ومع ذلك فقد حسّن له الترمذي حديثه هذا. أبو عمار: هو الحسين بن حريث الخزاعي مولاهم أبو عمار المروزي. وقد تقدم الحديث عند المؤلف (2124).

بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اَبِىْ اَحْمَدَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَاسْتَقْرَاَهُمْ، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا، وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: مَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ اَشْرَفُهُمْ: وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا مَنَعَنِي اَنْ لَّا اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ وَاقْرَاْهُ وَارْقُدْ، فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَاَهُ وَقَامَ بِهٖ، كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِئَ عَلٰى مِسْكٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی وہ کچھ لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور دریافت کیا: تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے قرأت کے بارے میں دریافت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا گزر ان میں سے ایک ایسے شخص پر ہوا جو ان میں سب سے کم سن تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں تمہیں کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے فلاں فلاں سورتیں اور سورۃ بقرہ بھی آتی ہے آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۃ بقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ تم ہی ان لوگوں کے امیر ہو تو ایک صاحب جو ان میں بڑے معزز تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس میں یہ یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں میں نے قرآن کا علم صرف اس لئے حاصل نہیں کیا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا' میں نوافل میں اس کی تلاوت نہیں کرسکوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت بھی کرو اور سو بھی جایا کرو جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر (نوافل میں) ان کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے مشکیزے کی مانند ہے' جس میں مشک موجود ہو اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو اور اس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کرلے اور سو جائے وہ قرآن اس کے ذہن میں ہو' تو اس کی مثال ایسے مشکیزے کی طرح ہے' جس میں مشک موجود ہو لیکن اس کا منہ بند کردیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز کیلئے بیدار ہوتے تھے تو کیا تلاوت کرتے تھے؟

2579 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهُ، اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سو گئے یہاں تک کہ نصف رات ہوگئی۔ نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد کا وقت تھا نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ نے سورہ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے اور آپ نے اس سے وضو کیا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُرَتِّلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَائَتَهُ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے تھے

2580 – (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا، فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نوافل ادا کرنا شروع کرتے تھے آپ جس سورت کی تلاوت کرتے تھے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی سے طویل سورۃ سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

ذِكْرُ جَهْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِرَائَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) رات کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے

2581 – (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ كُرَيْبًا اَخْبَرَهٗ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: مَا صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: كَانَ

2579– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/121–122 بأطول مما هنا. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4708)، وأحمد 1/242 و358، والبخاري (183) في الوضوء: باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، و (992) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و (1198) في العمل في الصلاة: باب استعانة اليد في الصلاة، و (4570) في التفسير: باب (الذين يذكرون الله قيامًا وقعودًا) و (4571) باب (ربنا إنك مَن تدخل النار فقد أخزيته)، و (4572) باب (ربنا إننا سمعنا مناديًا ينادى للإيمان)، ومسلم (763) (182) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد (1367) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/210–211 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، والترمذي في "الشمائل" (262)، وابن ماجه (1363) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، وأبو عوانة 2/315–316، والطبراني (12192)، والبيهقي 3/7. وسيعيده المؤلف برقم (2592) و (2626).

2580– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم (2508).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ، فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا

کریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کیسے نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنے حجرے میں تلاوت کر رہے ہوتے تھے اور حجرے کے باہر موجود شخص اسے سن سکتا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّجْهَرُ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِقِرَائَتِهٖ كُلِّهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں تمام قرأت بلند آواز میں نہیں کرتے تھے

2582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ بُرْدٍ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِصَلَاتِهٖ، اَوْ يُخَافِتُ بِهَا؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِصَلَاتِهٖ، وَرُبَّمَا خَافَتَ بِهَا، قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں آپ کیا کہتی ہیں؟ آپ نماز پڑھتے وقت بلند آواز میں قرأت کرتے تھے یا پست آواز میں کرتے تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بعض اوقات آپ بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں کرتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملہ میں گنجائش رکھی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ بِالنَّوْمِ عِنْدَ غَلَبَتِهٖ اِيَّاهُ عَلٰى وِرْدِهٖ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کے اس وقت سو جانے کا تذکرہ جب اس کو شدید نیند آ رہی ہو

2583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

2581- إسناده قوي. سعد بن عبد الله مترجم في الجرح والتعديل 4/92 وقال ابن أبي حاتم وأبوه: صدوق، ووثقه الخليلي في "الارشاد"، وأبوه عبد الله من رجال "التهذيب" وثقه أبو زرعة والعجلي والمؤلف وابن عبد البر والخليلي، وقال ابوحاتم: صدوق، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1157). وأخرجه ابن خزيمة، والبيهقي 3/11 من طريقين عن يحيى بن عبد الله بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/271، وأبو داوُد (1327) في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ومن طريقه البيهقي 3/10-11 من طريقين عن عبد الرحمن بن أبي الزناد، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ قراءة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر ما يسمعه مَن في الحجرة، وهو في البيت.

2582- إسناده صحيح. وهو مكرر (2447)، وقد وقع في السند هنا "ابن وهب" بدل "وهيب" والمثبت من السند المتقدم.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو نماز کے وقت نیند آ جائے' تو اسے سو جانا چاہیے' یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے' کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوگا اور وہ اونگھ رہا ہو اور اپنی طرف سے دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا بھلا کہہ رہا ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اُمِرَ بِهِ النَّاعِسُ فِيْ صَلَاتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّوْمُ غَلَبَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے جسے نماز کے دوران اونگھ آ جاتی ہے اگرچہ نینداس پر غالب نہیں آتی ہے

2584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ، لَعَلَّهٗ يَكُوْنُ يَدْعُو فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَدْعُو عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے وہ اپنی طرف سے نماز کے دوران دعا مانگ رہا ہو حالانکہ درحقیقت اپنے لئے دعائے ضرر کر رہا ہو اور اسے اس بات کا علم بھی نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ قِرَاءَتُهٗ بِاللَّيْلِ مِنَ النُّعَاسِ

2583- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/118 برواية يحيى الليثي، وفيه "إذا نعس أحدكم ...". "ومن طريق مالك أخرجه البخاري (212) في الوضوء: باب الوضوء من النوم، ومسلم (786) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته بأن يرقد، وأبو داؤد (1310) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والبيهقي 3/16، وأبو عوانة 2/297. وأخرجه عبد الرزاق (4222)، وأحمد 6/56 و202 و205 و259، والدارمي 1/321، والحميدي (185)، والترمذي (355) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة عند النعاس، وابن ماجه (1370) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، وأبو عوانة 2/297، والبيهقي 3/16، والبغوي (940) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد.

2584- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن هلال الصواف فمن رجال مسلم وأخرجه النسائي 1/99-100 في الطهارة: باب النعاس، عن بشر بن هلال، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

اَوِ النَّهَارِ كَانَ عَلَيْهِ الِانْفِتَالُ مِنْ صَلَاتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ رات کے وقت یا دن کے وقت اونگھنے کی وجہ سے جس شخص کے لئے تلاوت کرنے میں دشواری ہو اس پر یہ بات لازم ہے وہ (نفل) نماز کو ختم کردے

2585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت نوافل ادا کر رہا ہو اور قرآن کی تلاوت اس کی زبان پر دشوار ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو پائے وہ کیا کہہ رہا ہے' تو اسے سو جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

2586 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا، وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، زَعَمُوْا اَنَّهَا لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْاَمُوْا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزری۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس موجود تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: یہ حولاء بنت تویت ہے۔ لوگ یہ کہتے ہیں یہ رات کے وقت سوتی

2585- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مصنف عبد الرزاق" (4221) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/318، ومسلم (787) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاة أو استعجم عليه القرآن بأن يرقد، وأبو داؤد (1311) في الصلاة: باب النعاس في الصلاة، والبيهقي 3/16، وأبو عوانة 2/297، والبغوي (941) . وأخرجه ابن ماجه (1372) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في المصلي إذا نعس، من طريق حاتم بن إسماعيل، عن أبي بكر بن يحيى بن النضر، عن أبيه، عن أبي هريرة.

2586- إسناده صحيح على شرط مسلم، من فوق حرملة من رجال الشيخين . والحولاء : قرشية أسدية من المهاجرات . وأخرجه مسلم (785) في صلاة المسافرين: باب أمر من نعس في صلاته ... عن حرملة بن يحيي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/247 عن عثمان بن عمر، عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وتقدم برقم (359) من طريق شعيب، عن الزهري، به، فانظره.

نہیں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ رات کے وقت سوتی نہیں ہے تم لوگ اتنا عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا' جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الصَّلَاةَ بِاللَّيْلِ مَا لَمْ تَغْلِبْهُ عَيْنُهُ عَلَيْهِ

آدمی کے لئے اس وقت تک رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جب تک اس کی آنکھ نہیں لگ جاتی ہے

2587 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَبْلٍ مَمْدُوْدٍ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا: فُلَانَةٌ تُصَلِّيْ، فَاِذَا خَشِيَتْ اَنْ تُغْلَبَ اَخَذَتْ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا عَقَلَتْهُ، فَاِذَا غُلِبَتْ فَلْتَنَمْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی کے پاس سے گزرے تو آپ نے دریافت کیا: یہ رسی کیوں ہے لوگوں نے عرض کی: فلاں خاتون نماز ادا کرتی ہے اسے یہ اندیشہ ہوتا ہے' اسے نیند آ رہی ہے' تو اسے پکڑ لیتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس وقت تک نماز ادا کرنی چاہیے جب تک وہ جاگ رہی ہو اور جب نیند آنے لگے' تو اسے سو جانا چاہیے۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُحَدِّثِ نَفْسَهُ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى نَامَ عَنْهُ بِكِتْبَةِ اَجْرِ مَا نَوٰى

جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی نیت کرتا ہے پھر اس کی آنکھ لگ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ان کو ادا کیے بغیر سو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ کہ اس نے جو نیت کی تھی اس کا اجر اس کے لئے نوٹ کر لے گا

2588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ،

2587- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم الحديث برقم (2493)، وانظر (2492).

(متن حدیث): اَنَّهُ عَادَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ فِيْ مَرَضِهِ، فَقَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ، اَوْ اَبُو الدَّرْدَاءِ - شَكَّ شُعْبَةُ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِقِيَامِ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَنَامُ عَنْهَا، اِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ، وَكُتِبَ لَهُ اَجْرُ مَا نَوَى

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: وہ زر بن حبیش کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے گئے انہوں نے بتایا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے (راوی کو شک ہے) یا شاید حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو بھی بندہ ذہن میں یہ طے کرتا ہے رات کے کسی حصے میں نوافل ادا کرے گا اور وہ اس وقت میں سویا رہ جاتا ہے تو وہ نیند صدقہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کیا ہوتا ہے اور اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر مل جاتا ہے"۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَقُوْمُ فِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّهَجُّدِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے

2589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ آخِرَهُ

اسود بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: آپ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

2588- إسناده جيد، محمد بن سعيد الأنصاري ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/102، فقال: من أهل حرّان، يروي عن أبي نعيم والكوفيين، حدثنا عنه أبو عروبة، مات سنة أربع أو خمس وأربعين ومئتين، وله ترجمة في "التهذيب" 9/187، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن مسكين بن بكير قال عنه في "التقريب": صدوق يخطىء. وأخرجه البيهقي 3/15 من طريق الحسين بن علي الجعفي، عن زائدة، عن سليمان الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عبدة، عن سويد بن غفلة، عن أبي الدرداء، مرفوعًا. وأخرجه عبد الرزاق (4224) عن الثوري، عن عبدة، عن سويد، عن أبي الدرداء أو أبي ذر، موقوفًا. وأخرجه البيهقي 3/15 من طريق معاوية بن عمرو، عن زائدة، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن عبدة، عن سويد، عن أبي الدرداء، من قوله.

2589- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى فمن رجال البخاري. وأخرجه ابن ماجه (1365) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/253 عن يحيى بن آدم، عن إسرائيل، به. وأرجه أحمد 6/102، ومسلم (739) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، والنسائي 3/218 في قيام الليل: باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، من طريق زهير بن حرب، والبخاري (1146) في التهجد: باب من نام أول الليل وأحيى آخره، من طريق شعبة، كلاهما عن أبي إسحاق، به - وهو أطول مما هنا.

ذِكْرُ وَصْفِ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامِهِ

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے نوافل ادا کرنے اور روزہ رکھنے کے طریقے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان پر درود و سلام نازل کرے

2590 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً، يَقُولُ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ نصف رات سوئے رہتے تھے اور ایک تہائی رات میں نوافل ادا کرتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ بَعْدَ نَوْمَةٍ يَنَامُهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر سونے کے بعد رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اٹھتے تھے

2591 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ،

2590- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم . وأخرجه عبد الرزاق (7864) ، وأحمد 2/160، والبخاري (1131) في التهجد: باب من نام عند السحر، و (3420) في أحاديث الأنبياء : باب أحب الصلاة إلى الله داوٗد، ومسلم (1159) (189) في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر، وأبو داوٗد (2448) في الصوم: باب صوم يوم وفطر يوم، والنسائي 3/214-215 في قيام الليل: باب ذكر صلاة نبي الله داوٗد عليه السلام بالليل، و 4/198 في الصيام: باب صوم نبي الله داوٗد عليه السلام، وابن ماجه (1712) في الصيام: باب ما جاء في صيام داوٗد عليه السلام، والدارمي 2/20، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 2/85، من طرق عن سفيان، بهٰذا الإسناد، مع اختلاف في الألفاظ . وأخرجه أحمد 2/206، وعبد الرزاق (7864) ، والطحاوي 2/85، والبيهقي 4/295، 296 من طريق ابن جريج، عن عمرو بن دينار، به.

2591- إسناده صحيح على شرطهما. أبو وائل: شقيق بن سلمة. وقد تقدم الحديث (1073) و (1076) .

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ مسواک کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مَا وَصَفْنَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ رَقْدِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی وہ (نفل) نماز سونے کے بعد ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2592 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ خَالَتُهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ

2592- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه من طريق مالك عند الحديث (2579). وأخرجه البخاري (698) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، ومسلم (763)، وأبو داوُد (1364)، وأبو عوانة 2/316-317، و318، والبيهقي 3/7-8، والطبراني (12193) و(12194) من طرق عن مخرمة بن سليمان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2626) عند المؤلف. وأخرجه عبد الرزاق (4707)، وأحمد 1/284 و364، والحميدي (472)، والطيالسي (2706)، والبخاري (138) في الوضوء: باب التخفيف في الوضوء، و (726) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام وحوله الإمام خلفه إلى يمينه تمت صلاته، و (859) باب وضوء الصبيان، و (4569) في التفسير: باب (إن في خلق السماوات والأرض)، و (6215) في الأدب: باب رفع البصر إلى السماء، و (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، و (7452) في التوحيد: باب ما جاء في تخليق السماوات والأرض وغيرهما من الخلائق، ومسلم (763)، والنسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود، والترمذي (232) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل، وابن ماجه (423) في الطهارة: باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، وابن خزيمة (1533) و (1534)، وأبو عوانة 2/315 و317-318، والطبراني (12165) و (12172) و (12184) و (12188) و (12189) و (12190) و (12191) من طرق عن كريب، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

اِلٰی جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رَأْسِيْ، فَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰی يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَائَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں' وہ بیان کرتے ہیں۔میں بستر پر چوڑائی کی سمت لیٹ گیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ جب نصف رات ہوئی یا شاید اس سے کچھ پہلے یا بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر نیند کے اثرات کو دور کیا' پھر آپ نے سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے آپ نے اس سے وضو کیا' اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھا میں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' پھر میں آیا اور آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر اسے ملنے لگے آپ نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر دو رکعات ادا کی پھر آپ نے وتر ادا کیے۔پھر آپ لیٹ گئے (پھر سو گئے) یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اٹھے آپ نے دو مختصر رکعات ادا کی پھر آپ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مَا وَصَفْنَاهُ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ بَعْدَ نَوْمِهٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی وہ (نفل) نماز جو عشاء اور فجر کے درمیان ہوتی تھی' آپ رات کے ابتدائی حصے میں سونے کے بعد (نصف رات کے قریب بیدار ہو کر وہ نفلی نماز) ادا کرتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ، فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ، فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ وَاِلَّا نَامَ، فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

2593- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في البخاري (1146) عن أبي الوليد، بهذا الإسناد . وانظر الحديث (2589) عند المؤلف.

وَثَبَ - وَمَا قَالَتْ: قَامَ - فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ - وَمَا قَالَتِ: اغْتَسَلَ - وَإِلَّا تَوَضَّأَ، وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے۔ پھر آپ بیدار ہو کر نماز ادا کرتے تھے جب سحری کا وقت قریب آ جاتا تھا تو آپ وتر ادا کر لیتے تھے اگر آپ کو اپنی اہلیہ سے کوئی حاجت ہوتی تھی' تو اسے پورا کرتے تھے ورنہ سو جاتے تھے' پھر آپ اذان کی آواز سنتے تھے' تو اٹھ جاتے تھے اگر آپ جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' تو آپ غسل کر لیتے تھے اور ورنہ وضو کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے (یہاں راوی نے کچھ الفاظ کی وضاحت کی ہے)

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيْدُ التَّهَجُّدَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرنے کیلئے بیدار ہو' تو وہ کیا پڑھے؟

2594 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِيْهِ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ، وَكَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ

حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' میں آپ کے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے یہ پڑھتے رہے۔

''پاک ہے میرا پروردگار اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے پاک ہے میرا پروردگار حمد اسی کے لئے مخصوص ہے''۔

2594- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني (4570) من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، والبيهقي 2/486 من طريق الوليد بن مزيد، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وزاد في آخره "قال: فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ لك حاجة؟" قال: فقلت: يا رسول الله، مرافقتك في الجنة. قال: "أوغير ذلك؟" قال: فقلت: يا رسولَ الله، مرافقتك في الجنة. قال: "فأعِنِّيْ على نفسك بكثرة السجود." وهذه الزيادة أخرجها مسلم (489) في الصلاة: باب فضل السجود والحث عليه، والنسائي 2/227-228 في التطبيق: باب فضل السجود، من طريق هقل بن زياد، عن الأوزاعي، به. وأخرجه بمثل حديث الباب: أحمد 4/57 و57-58، والترمذي (3416) في الدعوات: باب منه، وابن ماجه (3879) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، والطبراني (4571) و(4572) و(4573) و(4574) و(4575) من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. =

آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے پھر آپ یہ پڑھتے رہے۔

"پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار اور پاک ہے تمام جہانوں کا پروردگار" آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کرنے میں امام اوزاعی منفرد ہیں

2595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ

حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس رات بسر کی جب آپ رات کے وقت نوافل ادا کر رہے تھے تو میں آپ کو سنتا رہا آپ یہ پڑھ رہے تھے:

"تمام جہانوں کا پروردگار پاک ہے۔ آپ خاصی دیر یہ پڑھتے رہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے"۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْاِنْتِبَاهِ مِنْ رَقْدَتِهٖ قُبِلَتْ صَلَاةُ لَيْلِهٖ اِذَا اَعْقَبَهُ بِهَا

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی بیدار ہونے کے وقت پڑھ لے تو اگر وہ اس کے بعد نوافل ادا کرے تو اس کی رات کی نماز قبول ہوجاتی ہے

2596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا

2594- وأخرجه بنحوه مطولاً الطبراني (4576) من طريق محمد بن إسحاق، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نعيم المجمر، عن ربيعة بن كعب الأسلمي.

2595- إسناده صحيح على شرطهما. عبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه النسائي 3/209 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/57، والطبراني (4569) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، به. وانظر ما قبله.

الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ، وَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ قَالَ الْوَلِيدُ: قَالَ: غُفِرَ لَهُ، أَوِ اسْتُجِيبَ لَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور بیدار ہونے کے بعد یہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے) اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

ولید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے'' راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے ''اس شخص کی دعا قبول ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْمَدُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا وَيَدْعُوهُ بِهِ عِنْدَ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے وقت اپنے پروردگار کی حمد کس طرح بیان کرتے تھے اور اس سے دعا کیسے مانگتے تھے؟

2597 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

2596- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أبو داود (5060) في الأدب: باب ما يقول الرجل إذا تعارّ من الليل، وابن ماجه (3878) في الدعاء: باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/313، والبخاري (1154) في التهجد: باب فضل مَن تعارّ من الليل فصلّى، والترمذي (3414) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء إذا انتبه من الليل، والنسائي في "اليوم والليلة" (861)، وابن السني (749)، والبيهقي 3/5، والبغوي (953) من طرق عن الوليد بن مسلم، به.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَهَجَّدَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ بِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، قَالَ سُفْيَانُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عَبْدَ الْكَرِيمِ أَبَا أُمَيَّةَ، فَقَالَ: قُلْ: أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا نور ہے حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا بادشاہ ہے حمد تیرے لئے مخصوص ہے تو حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے تیرا وعدہ حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں حضرت محمد ﷺ حق ہیں اے اللہ! میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور تیرے ہی لئے اسلام قبول کیا تجھ پر ہی توکل کیا تیری طرف رجوع کیا تیری مدد سے میں جھگڑا کرتا ہوں تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا جو پوشیدہ طور پر کیا جو علانیہ طور پر کیا ان سب کی مغفرت کر دے تو ہی آگے کرنے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے صرف تو ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس میں عبدالکریم نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

2597- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء أخرج له مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. سليمان الأحول: هو سليمان بن أبي مسلم المكي الأحول. وأخرجه ابن خزيمة (1151) عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (2565)، وأحمد 1/358، والحميدي (495)، والدارمي 1/348-349، والبخاري (1120) في التهجد: باب التهجد بالليل، و (6317) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (769) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، والنسائي 3/209-210 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، وابن ماجه (1355) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، والطبراني (10987)، وأبو عوانة 2/299 و300، والبيهقي 3/4 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد 1/366، والبخاري (7385) في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ)، و (7442) باب قوله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ (22) إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)، و (7499) باب قوله تعالى: (يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ)، ومسلم (769)، والبيهقي 3/5 من طريق ابن جريج، عن سليمان الأحول، به. وسيرد بعده (2598) من طريق أبي الزبير المكي، عن طاووس وبرقم (2599) من طريق قيس بن سعد، عن طاووس. فانظرهما.

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ الفاظ عبدالکریم ابوامیہ کے سامنے بیان کئے' تو وہ بولے: تم یہ پڑھو۔

''تو میرا معبود ہے صرف تو ہی معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2598 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نصف رات کے وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے۔ تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے' جہنم حق ہے قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا ہے۔ تجھ پر ہی ایمان لایا تجھ پر ہی توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا تیری مدد سے میں جھگڑا کرتا ہوں اور تجھے ہی ثالث مقرر کرتا ہوں میں نے جو پہلے کیا' اور جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو اعلانیہ طور پر کیا' تو ان سب کی مغفرت کر دے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِمَا وَصَفْنَا بَعْدَ افْتِتَاحِهِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِيْ عَقِبِ التَّكْبِيْرِ، قَبْلَ ابْتِدَاءِ الْقِرَائَةِ لَا قَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

2598- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 1/215-216. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 1/298، ومسلم (769) (199)، وأبو داؤد (771) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والترمذي (3418) في الدعوات: باب ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلاة، والنسائي في "اليوم والليلة" (868)، وابن السني (758)، وأبو عوانة 2/300-301، والبغوي (950). وانظر ما قبله وما بعده.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو ذکر کیا کہ نبی اکرم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے

تو آپ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر (تحریمہ) کہنے کے بعد اور تلاوت کرنے سے پہلے یہ دعا مانگا کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ آپ نماز سے پہلے (یہ دعا) مانگا کرتے تھے

2599 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، اَنْتَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' جب آپ رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے لئے مخصوص ہے' تو آسمانوں زمین میں موجود ہر چیز کا پروردگار ہے' تو حق ہے تیرا فرمان حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ہی ایمان لایا میں نے تجھ پر ہی توکل کیا تیری ہی طرف رجوع کیا میں تجھے ہی ثالث سمجھتا ہوں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا' اور جو علانیہ طور پر کیا ان سب کے حوالے سے میری مغفرت کر دے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ

نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز کے آغاز میں اپنے پروردگار سے' حق کے حوالے سے

2599- إسناده صحيح على شرط مسلم. عمران بن مسلم: هو المنقرى أبو بكر القصير البصرى. وأخرجه مسلم (769)، والطبرانى (11012)، وأبو عوانة 2/301 من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وانظر (2597) و (2598). وأخرجه أبو داؤد (772)، وابن خزيمة (1152)، والطبرانى (11012) من طريقين عن عمران بن مسلم، به.

اس ہدایت کا سوال کرنا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے

2600 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَاِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَاِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو آپ اپنی نماز کا آغاز کس چیز سے کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنی نماز کے آغاز (میں یہ دعا پڑھتے تھے)

''اے اللہ! اے جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے' تو اس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ دے گا' جس کے بارے میں لوگ اختلاف رکھتے ہیں۔ تو میری ہدایت اس چیز کی طرف کر جس حق کے بارے میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَكْرَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرَ، وَالتَّحْمِيدَ وَالتَّسْبِيحَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز کے آغاز میں تکرار کے ساتھ تکبیر، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا

2601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2600- والحديث إسناده حسن على شرط مسلم، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1153) . وأخرجه مسلم (770) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داوُد (767) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء ، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (770) ، والترمذى (3420) في الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، والنسائي 3/212-213 في قيام الليل: باب بأي شيء تستفتح صلاة الليل، وابن ماجه (1357) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن عمر بن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/156، وأبو داوُد (768) ، وأبو عوانة 2/304-305 و305، والبغوى (952) من طرق عن عكرمة بن عمار، به.

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الصَّلَاةَ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ.

قَالَ عَمْرٌو: وَهَمْزُهُ: الْمُوتَةُ، وَنَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ

﷩ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وہ بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ وہ بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو میں ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہوں۔ میں ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں شیطان سے اس کے ''ہمز'' اور اس کے ''نفث'' سے اور اس کے ''نفخ'' سے پناہ مانگتا ہوں۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: ہمز سے مراد مرگی اس کے ''نفخ'' سے مراد تکبر اور اس کے ''نفث'' سے مراد شعر کہنا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آغاز میں تکبیر، تحمید اور تسبیح کی جو صفت ہم نے بیان کی ہے اس میں اضافہ کر دے

2601– عاصم العنزی: هو ابن عمير، روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. ابن جبير: هو نافع بن جبير. وقد تقدم الحديث عند المؤلف برقم (1780) و (1781). 2602– إسناده حسن. يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وعاصم بن حميد: هو السكوني الحمصي، وأزهر بن سعيد: هو الحرازي الحميري الحمصي، ويقال: هو أزهر بن عبد الله. وأخرجه أبو داؤد (766) في الصلاة: باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، والنسائي 3/208–209 في قيام الليل: باب ذكر ما يستفتح به القيام، و 8/284 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من ضيق المقام يوم القيامة، وابن ماجه (1356) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الدعاء إذا قام الرجل من الليل، من طرق عن زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/143، والنسائي في "اليوم والليلة" (870) من طريق يزيد بن هارون، عن الأصبغ بن زيد، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عن ربيعة الجرشي، عن عائشة. وعلّقه أبو داؤد بعد الرواية الأولى.

2602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سَالَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِهِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي: يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ عَشْرًا، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا، وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي عَشْرًا، وَيَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا

⊛⊛ عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا وہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب رات کے نوافل پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ کس چیز سے آغاز کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے: تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ پہلے دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے تھے پھر دس مرتبہ سبحان اللہ کہتے تھے دس مرتبہ الحمد للہ کہتے تھے پھر دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ پھر دس مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور یہ کہتے تھے:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کردے مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔ تو مجھے رزق عطا کر"۔

یہ بھی آپ دس مرتبہ پڑھتے تھے پھر آپ قیامت کے دن کی تنگی سے دس مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْهَرَ بِصَوْتِهِ لِيُسْمِعَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِينَ اِلَيْهِ

تہجد پڑھنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے تا کہ بعض سننے والوں تک اپنی آواز کو پہنچا سکے

2603 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

2603– زائدة بن نشيط: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات. أبو خالد الوالبي: هو هرمز، ويقال: هرم. وأخرجه ابن خزيمة (1159) عن علي بن خشرم، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (1328) في الصلاة: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن خزيمة (1159) من طريقين عن عمران بن زائدة، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات منقول ہے جب وہ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے تو وہ اپنی آواز کو کچھ بلند کیا کرتے تھے وہ یہ بات ذکر کرتے تھے نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ سُؤَالَ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ آيِ الرَّحْمَةِ وَيَعُوْذُ بِهٖ عِنْدَ آيِ الْعَذَابِ

تہجد پڑھنے والے کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رحمت کے مضمون والی آیت پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ سے اس رحمت کا سوال کرے اور عذاب والی آیت پڑھتے وقت اس عذاب سے پناہ مانگے

2604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَسَاَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ جب بھی کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا مضمون ہوتا تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ جَلَّ وَعَلَا فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ عِنْدَ قِرَائَتِهٖ آيِ الرَّحْمَةِ، وَتَعْوِيْذِهٖ مِنَ النَّارِ عِنْدَ آيِ الْعَذَابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز میں رحمت کے مضمون والی آیت کی تلاوت کے وقت اپنے پروردگار سے وہ رحمت مانگتے تھے اور عذاب والی آیت کی تلاوت کے وقت جہنم سے پناہ مانگتے تھے

2604- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطيالسي (415)، وأحمد 5/382 و394، والدارمي 1/299، وأبو داوٗد (871) في الصلاة: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده، والترمذي (262) في الصلاة: باب ما جاء في التسبيح الركوع والسجود، والنسائي 2/176-177 في الافتتاح: باب تعوذ القارء إذا مر بآية عذاب، والبيهقي 2/310 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/384 و389 و397، ومسلم (772) في صلاة المسافرين: باب استحباب تطويل القراء ة في صلاة الليل، والنسائي 2/177 باب مسألة القارء إذا مر بآية رحمة، و224 في التطبيق: باب نوع آخر، و 3/225-226 في قيام الليل: باب تسوية القيام والركوع، وابن ماجه (1351) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراء ة في صلاة الليل، والبيهقي 2/309 من طرق عن الأعمش، به -وبعضهم يزيد فيه على بعض.

2605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَاَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ جب بھی رحمت کے مضمون والی آیت پر پہنچتے تو وہاں آپ ٹھہر کر اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی عذاب کے مضمون والی آیت پڑھتے تو وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ اَنْ يَبْتَدِءَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

جو شخص رات کے وقت تہجد پڑھنے کا ارادہ کرلے اسے اس بات کا حکم ہونا کہ وہ اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرے

2606 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَبْدَاْ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رات کے وقت بیدار ہو تو اسے آغاز میں دو مختصر رکعات ادا کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُطَوِّلَ الْقِيَامَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، اِذْ فَضْلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

2605- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر ما قبله.

2606- إسناده صحيح. يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح. محمد بن سلمة: هو محمد بن سلمة بن عبد الله الباهلي مولاهم الحراني. وأخرجه أحمد 2/232 عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/278-279، وابن أبي شيبة 2/273، ومسلم (768) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، وأبو داوٗد (1323) في الصلاة: باب افتتاح صلاة الليل بركعتين، والترمذي في " الشمائل "(265) ، وأبو عوانة 2/304، والبيهقي 3/6، والبغوي (907) من طرق عن هشام بن حسان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/273، وأبو عوانة 2/303-304، والبغوي (908) من طريق أبي خالد الأحمر، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أبي هريرة، فجعله من فعله صلى الله عليه وسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/272-273 عن هشيم، عن هشام، به موقوفًا.

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رات کی نماز میں طویل قیام کرے کیونکہ طویل قیام والی نماز فضیلت رکھتی ہے

2607 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَدَوْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَاَذِنَ لَنَا، فَمَكَثْنَا هُنَيْهَةً، فَخَرَجَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: اَلَا تَدْخُلُوْنَ؟ قَالَ: فَدَخَلْنَا، فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ؟ فَقَالُوْا: لَا، اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ، قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِآلِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً، ثُمَّ اَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ، قَالَ: يَا جَارِيَةُ، انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ؟ قَالَ: فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا، قَالَ مَهْدِيٌّ: وَاَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، اِنِّيْ لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ آلِ حم

ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے انہیں دروازے پر سلام کہا اور انہوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے۔ خادمہ باہر آئی انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ اندر کیوں نہیں آتے؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اندر گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور تسبیح پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جب تم لوگوں کو اجازت مل گئی تھی تو تم لوگ اندر کیوں نہیں آئے۔ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں ہم یہ گمان کر رہے تھے اہل خانہ میں سے کچھ لوگ سوئے ہوئے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم نے ام عبد کے گھرانے کے بارے میں غفلت کا گمان کیا تھا پھر وہ تسبیح پڑھنے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ گمان کیا سورج نکل آیا ہوگا تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی تم جا کر دیکھو سورج نکل آیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: اس لڑکے نے دیکھا تو وہ نکل چکا تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں یہ دن بھی عطا کیا ہے''

''مہدی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں''

''ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا ہے''

2607- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله رجال الشيخين غير شيبان بن فروخ فمن رجال مسلم. وواصل الأحدب: هو ابن حيان الأسدي الكوفي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي. وأخرجه مسلم (822) (278) في صلاة المسافرين: باب ترتيل القراءة واجتناب الهذ، عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5043) في فضائل القرآن: باب الترتيل في القرآن، عن أبي النعمان، عن مهدي بن ميمون، به مختصراً.

حاضرین میں سے ایک صاحب نے گزارش کی گزشتہ رات میں نے تمام مفصل آیتوں کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو شعر پڑھنے کی طرح تیزی سے پڑھنا ہوا مجھے ایک دوسرے کے قریب قریب کی وہ سورتیں یاد ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کیا کرتے تھے وہ مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی اٹھارہ سورتیں ہیں اور ال حم سے تعلق رکھنے والی دو سورتیں ہیں۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُطَوِّلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ عَلَى اللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دو مختصر رکعات کے بعد والی پہلی دو رکعات کتنی طویل ادا کرتے تھے؟

2608 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): لَاَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ، اَوْ فُسْطَاطَهُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

✿✿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔انہوں نے یہ سوچا' آج رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا۔وہ کہتے ہیں میں آپ کی چوکھٹ پر (شاید یہ الفاظ ہے) آپ کے خیمہ کے باہر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے دو مختصر رکعات ادا کی پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو لمبی تھیں پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو اس سے پہلے کی

2608- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "الموطأ" 1/122، وزاد فيه "ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما" وهذه الزيادة ليست في المصادر التي خرجت الحديث من طريقه. ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (4712)، وعبد الله بن أحمد في زياداته على "المسند" 5/193، ومسلم (765) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، وأبو داؤد (1366) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والترمذي في "الشمائل" (266)، وابن ماجه (1362) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/232، والطبراني (5245)، والبيهقي 3/8. ولفظ الحديث عند عبد الرزاق "فصلى ركعتين خفيفتين، ثم صلى ركعتين طويلتين، ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما، ثم أوتر، فتلك ثلاث عشرة ركعة." وأخرجه أحمد 5/193 عن عبد الرحمٰن، عن مالك، عن عبد الله بن ابي بكر، أن عبد الله بن قيس .. فذكره، ولم يقل فيه "عن أبيه"، وذكر عبد الله بن الإمام أحمد أن عبد الرحمٰن قد وهم فيه. وأخرجه الطبراني (5246) من طريق زهير بن محمد، عن عبد الله بن ابي بكر، عن أبيه، بهذا الإسناد.

دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو ان سے پہلے کی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے دو رکعات ادا کی جو ان کی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے وتر ادا کئے' تو یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطْوِيلِ فِي الرُّكُوْعِ، وَالْقِيَامِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے شخص کیلئے رکوع اور قیام کو طول دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2609 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ: يَقْرَاُ مِائَةَ آيَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ، فَمَضَى حَتّٰى قَرَاَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ، ثُمَّ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ اَوْ تَعْظِيْمٍ اِلَّا ذَكَرَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی میں نے سوچا آپ ایک سو آیات کی تلاوت کر کے رکوع میں چلیں جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے میں نے سوچا دو رکعات میں یہ سورۃ پوری پڑھ لیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے میں نے سوچا آپ یہ سورۃ مکمل کر کے پھر رکوع میں جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی پھر آپ نے سورہ ال عمران بھی پڑھ لی۔ پھر آپ رکوع میں گئے اور تقریباً اتنی دیر رکوع میں رہے جتنا آپ نے قیام کیا تھا آپ اس میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ سمع اللّٰہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد پڑھا پھر آپ نے اتنا طویل قیام کیا' پھر آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے سجدے کو طول دیا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے (اس تلاوت کے دوران) آپ جب بھی خوف دلانے یا عظمت کے اظہار والی کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے' تو آپ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ قَدْرِ مُكْثِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّجُوْدِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں کتنی دیر ٹھہرے رہتے تھے؟

2610 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ،

2609- إسناده صحيح على شرط مسلم. وانظر (2605).

قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ فِي سُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً، تُرِيدُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سجدے میں ٹھہرے رہتے تھے جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی' آپ رات کی نفل نماز میں ایسا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

ان رکعات کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ادا کیا کرتے تھے

2611 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي تُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُونَ تَهَجُّدُهُ بِهَا

رکعات کی اس تعداد کا تذکرہ جس کے بارے میں آدمی کیلئے یہ مستحب ہے کہ وہ رات کے وقت انہیں ادا کرے

2612 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي

2610– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم. وانظر الحديث (2431).

2611– إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو حمزة: هو نصر بن عمران بن عصام الضُّبعي البصري. وأخرجه أحمد 1/324 و338، والطيالسي (2741)، والبخاري (1138) في التهجد: باب كيف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، وكم كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي من الليل؟ ومسلم (764) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي (442) في الصلاة: باب منه، وفي "الشمائل" (263)، والنسائي في الصلاة، كما في "التحفة" 5/262، والطحاوي 1/286، وابن خزيمة (1164)، والطبراني (12964) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

2612– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (736) (122) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، عن حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1337) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 2/30 في الأذان: باب إيذان المؤذنين الأئمة بالصلاة، و3/65 في السهو: باب السجود بعد الفراغ من الصلاة، من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر (2431).

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، وَاضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں سے فارغ ہونے سے لے کر فجر تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا کرتے تھے۔ آپ ایک رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیا کرتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی اور مؤذن آ جاتا تو آپ اٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے یہاں تک کے مؤذن آپ کو بلانے آ جاتا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عَلٰى غَيْرِ النَّعْتِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی صفت کا تذکرہ جو اس صفت کے علاوہ ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

2613 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا فِيْ غَيْرِهِ، عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کیسے ہوتی تھی؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں یا رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

2613– إسناده صحيح على شرطهما وقد تقدم بأطول مما هنا، عند المؤلف (2430) من رواية أحمد بن أبي بكر، عن مالك.

2614– إسناده قوي. وأخرجه البخاري (994) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، و (1123) في التهجد: باب طول السجود في قيام الليل، من طريق أبي اليمان، عن شعيب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2431) و (2610).

عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ، قَالَ: ذَكَرَ الزُّهْرِیُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ، يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَدْرِ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ کی نماز یہی ہوتی تھی۔ آپ اس میں اتنا (طویل) سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کرتا ہے اور آپ فجر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آ جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِغَيْرِ النَّعْتِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی اس صفت کا تذکرہ جو اس کے علاوہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2615 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات (نفل) ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِيْهَا بِوَاحِدَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس نماز کے بارے میں ہم نے جو تعداد ذکر کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے

2616 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ،

2615- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي مولاهم . وهو في "المسند أبي يعلى" (4737) و (4793) . وأخرجه الترمذي (443) في الصلاة: باب منه، والنسائي 3/242-423 في قيام الليل: باب كيف الوتر بتسع، وابن ماجه (1360) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في كم يصلي بالليل، عن هناد بن السرى، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوى 1/284 من طريق الحسن بن الربيع، عن أبي الأحوص، به. وأخرجه الترمذي (444)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/360 أ ، وأبو يعلى (4791)، والطحاوى 1/284 من طريقين عن الأعمش، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعات (نفل) ادا کرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى تَبَايُنِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ عَلٰى حَسَبِ مَا تَاَوَّلْنَا الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز میں اختلاف ہوتا تھا جو اس کے مطابق ہے جو ہم نے ان روایات کی تاویل ذکر کی ہے

2617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ مُصَلِّيًا، وَمَا كُنَّا نَشَاءُ نَرَاهُ نَائِمًا مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا رَاَيْنَاهُ نَائِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر ہم یہ چاہتے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھیں تو ہم آپ کو نوافل ادا کرتے ہوئے بھی دیکھ لیتے تھے اور اگر ہم یہ چاہتے کہ ہم آپ کو رات کے وقت سویا ہوا دیکھیں تو ہم آپ کو سویا ہوا بھی دیکھ لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2618 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ

2616– رجاله ثقات رجال الصحيح. وانظر (2634).

2617– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (3852). وأخرجه النسائي 3/213–214 في قيام الليل: باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، عن إسحاق بن إبراهيم، والبغوي (932) من طريق عبد الرحيم بن منيب، كلاهما عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/104 و236 و264، والبخاري (1141) في التهجد: باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل ونومه، و (1972) و (1973) في الصيام: باب ما يذكر من صوم النبي صلى الله عليه وسلم وإفطاره، والبيهقي 3/17 من طرق عن حميد، به وبأطول مما هنا. وصححه ابن خزيمة (2134)، وانظر ما بعده.

الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی نَرٰی اَنَّهٗ لَا یُرِیْدُ اَنْ یُفْطِرَ مِنْهُ شَیْئًا، وَیُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی نَرٰی اَنَّهٗ لَا یُرِیْدُ اَنْ یَصُوْمَ مِنْهُ شَیْئًا، وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ مُصَلِّیًا، وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَهٗ

۞۞ حمید طویل بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں نفلی روزے رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور بعض اوقات کسی مہینے میں کوئی بھی نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں رکھیں گے اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو تم آپ کو نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو آپ کو سویا ہوا بھی دیکھ لیتے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ تَفْضِیْلَ الصَّلَوَاتِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا مِنْ تَهَجُّدِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ كُلُّهَا صَحِیْحَةٌ ثَابِتَةٌ مِّنْ غَیْرِ تَضَادٍّ بَیْنَهَا اَوْ تَهَاتُرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کے بارے میں ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں' ان تمام نمازوں میں فضیلت پائی جاتی ہے

اور یہ تمام روایات مستند ہیں اور ثابت شدہ ہیں اور ان کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے

2619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ یُصَلِّیْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ اللَّیْلِ، ثُمَّ اِنَّهٗ صَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً تَرَكَ رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ قُبِضَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُبِضَ وَهُوَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ آخِرَ صَلَاتِهٖ مِنَ اللَّیْلِ وَالْوِتْرِ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ اِلٰی فِرَاشِیْ هٰذَا، فَیَاْتِیْهِ بِلَالٌ فَیُؤْذِنُهٗ بِالصَّلَاةِ

۞۞ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ

2618- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الترمذي (769) في الصوم: باب ما جاء في سرد الصوم، وفي "الشمائل" (292) عن علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

2619- رجاله ثقات رجال الصحيح. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1168).

گیارہ رکعات ادا کرنے لگے آپ نے دو رکعات کو ترک کر دیا جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ رات کے وقت نو رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ کی رات کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتے تھے پھر بعض اوقات آپ میرے بستر پر تشریف لے آتے پھر بلال آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آتے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَّصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ بِاللَّيْلِ وَكَيْفِيَّةِ وِتْرِهٖ فِيْ آخِرِ تَهَجُّدِهٖ

آدمی کی رات کی نماز کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ اور اس کے نوافل کے اختتام پر وتر کی کیفیت کا تذکرہ

2620 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، وَابْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ہم رات کے وقت کیسے نماز ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دو کر کے نماز ادا کرو جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ادا کر لو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْتَصِرَ مِنْ وِتْرِهٖ عَلٰى رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ رات کے وقت نماز ادا کر رہا ہو تو ایک رکعت وتر ادا کرنے پر اکتفاء کرے

2620– إسناده صحيح على شرط الشيخين. والحديث من طريق عبد الله بن دينار تقدم عند المؤلف (2426). وأخرجه أحمد 2/9، وابن أبي شيبة 2/273 و291، ومسلم (749) (146) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، وابن ماجه (1320) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل ركعتين، والبيهقي 3/22، والبغوي (955) من طريق سفيان، عن الزهري، عن سالم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (749) (147)، والنسائي 3/227 و228 في قيام الليل، باب: كيف صلاة الليل، من طرق عن الزهري، عن سالم، به. وأخرجه أحمد 2/133، والطبراني (13184) و(13215) من طرق عن سالم، به. وأخرجه مسلم (749) (146)، وابن ماجه (1320)، والبيهقي 3/22 من طريقين عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/141، والنسائي 3/227، والطبراني (13461) من طريق حبيب بن أبي ثابت، عن طاووس، به. وأخرجه أحمد 2/10، والنسائي 3/227، وابن ماجه (1320) من طريق سفيان، عن ابن أبي لبيد، عن أبي سلمة، به. وصححه ابن خزيمة (1072) من طرق عن ابن عمر.

2621 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خَتٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهِ رَكْعَةً وَاحِدَةً تَكُوْنُ وِتْرَهُ

نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت ادا کرے تاکہ اس کی نماز طاق ہو جائے

2622 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً اَوْتَرَتْ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا اس نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ہم رات کے وقت کیسے نماز ادا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت دو' دو رکعت کر کے نماز ادا کرو اور جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو پھر ایک رکعت ادا کرلو اس طرح تم اپنی ادا کی ہوئی رات کی نماز کو طاق کرلو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَهَجِّدَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يُوْتِرَ بِرَكْعَةٍ آخِرَ صَلَاتِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ لَا بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نماز کو ایک رکعت کے ذریعے وتر صبح صادق ہونے سے پہلے ادا کرے اس کے بعد نہیں

2623 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ

2621– إسناده صحيح وقد تقدم برقم (2424).

2622– إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه احمد 2/5 عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (473) في الصلاة: باب الحلق والجلوس في المسجد، من طريق حماد، عن أيوب، به. وأخرجه أحمد 2/49 و66 و102 و119، والبخاري (472)، والنسائي 3/227–228 و228 و233، في قيام الليل، وابن أبي شيبة 2/292، والبغوي (956) و (957) من طرق عن نافع، به.

خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا بَيْنَهُمَا، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ وَاحِدَةً وَسَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں مخاطب کیا میں اس وقت ان دونوں کے درمیان تھا' اس نے دریافت کیا: رات کے وقت کی نماز کیسی ہونی چاہیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم صبح صادق ہونے سے پہلے ایک رکعت اور دو سجدے ادا کر لو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَهَجِّدِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهٖ رَكْعَةً تَكُوْنُ وِتْرَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَخْشَ الصُّبْحَ

نوافل ادا کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے جو طاق ہو اگرچہ اسے صبح صادق ہونے کا اندیشہ نہ ہو

2624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ وَاحِدَةً تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت ادا کر لو تم نے جو نماز ادا کی ہے وہ طاق ہو جائے گی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَنْ يَّجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوِتْرَ رَكْعَةً وَاحِدَةً

جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی نماز کے آخر میں ایک رکعت رکھے

2623- إسناده صحيح على شرط مسلم . خالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه أحمد 2/40 و79، وابن أبي شيبة 2/273 و291 من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/71 و81، ومسلم (749) (148)، وأبو داوٗد (1421) في الصلاة: باب كم الوتر، والنسائي 3/232-233 في قيام الليل: باب كم الوتر، والبيهقي 3/22 من طرق عن عبد الله بن شقيق، به. وصححه. ابن خزيمة (1072) .

2624- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري (993) في الوتر: باب ما جاء في الوتر، والنسائي 3/233 في قيام الليل: باب كيف الوتر بواحدة، والطبراني (13096) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

2625 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ غَيْلَانَ الثَّقَفِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ، وَاَبُوْ مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو تیاح نامی راوی کا نام یزید بن حمید ضبعی ہے جبکہ ابومجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُتَهَجِّدِ بِاللَّيْلِ اَنْ يَّؤُمَّ بِصَلَاتِهٖ تِلْكَ

رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی اس نماز میں (کسی دوسرے کی) امامت کرے

2626 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهٗ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ،

2625- إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو في "مسند ابن الجعد " (1467) ، ومن طريقه أخرجه البغوي في "شرح السنة" (559) . وأخرجه أحمد 2/43، والنسائي 3/232 في قيام الليل: باب كم الوتر، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (752) (153) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل مثنى مثنى، والبيهقي 3/22 من طريق عبد الوارث، عن أبي التياح، به . وأخرجه أحمد 2/51، ومسلم (752) (154) ، والنسائي 3/232 من طريق شعبة، عن قتادة، عن أبي مجلز، به . وأخرجه ابن ماجه (1175) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بركعة، من طريق عاصم، عن أبي مجلز، به - بأطول مما هنا، وفي آخره "صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة قبل الصبح."

2626- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخاري (698) في الأذان: باب إذا قام الرجل عن يسار الإمام فحوله إلى يمينه لم تفسد صلاته، عن أحمد -قيل: هو ابن صالح- ومسلم (763) (184) في صلاة المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل، عن هارون بن سعيد الأيلي، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر (2579) و (2592) .

فَصَلّٰی فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَفَخَ، وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ، وَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثْتُ بِهٰذَا بُكَیْرَ بْنَ الْاَشَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِیْ كُرَیْبٌ بِذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا' تو آپ نے مجھے پکڑا اور دائیں طرف کر دیا اس رات آپ نے چار رکعات ادا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے جب آپ سوتے تھے' تو آپ خراٹے لیا کرتے تھے' پھر مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ تشریف لے گئے آپ نے نماز پڑھائی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ تَسْوِیَةِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِیَامِ فِی الرَّكَعَاتِ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا مِنْ قِیَامِهٖ بِاللَّیْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکعات میں قیام میں برابری رکھنے کا تذکرہ جو ہم نے آپ کے رات کے نوافل کی صفت بیان کی ہے

2627 - حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَیْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ، قَالَ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ، فَجَرَّنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ، ثُمَّ صَلّٰی ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، قِیَامُهٗ فِیْهِنَّ سَوَاءٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں: انہوں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں اٹھا میں نے وضو کیا' اور آ کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات ادا کی ان میں آپ کا قیام برابر تھا۔

2627– إسناده صحیح، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر إبراهیم بن الحجاج، وهو ثقة روى له النسائي . وأخرجه أحمد 1/252، والطحاوي 1/286 من طریقین عن وهیب، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه عبد الرزاق في "المصنف" (4706)، ومن طریقه أحمد 1/365–366، وأبو داؤد (1365) في الصلاة: باب في صلاة اللیل، والبیهقي 3/8 عن معمر، عن ابن طاووس، به . وانظر ما قبله.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ النَّافِلَةَ بِاللَّيْلِ جَمَاعَةً

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کے وقت جماعت کے ساتھ نوافل ادا کرے

2628 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى نَزَلْنَا السُّقْيَا، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَنْ يَسْقِينَا؟ قَالَ: جَابِرٌ، فَخَرَجْتُ فِيْ فِتْيَانٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَاءَ الَّذِي بِالْاُثَايَةِ، وَبَيْنَهُمَا قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ مِيْلًا، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ عَتَمَةٍ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى بَعِيرٍ يُنَازِعُهُ بَعِيرُهُ اِلَى الْحَوْضِ، فَقَالَ لَهُ: اَوْرِدْ، فَاَوْرَدَ، فَاَخَذْتُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِهِ فَاَنَخْتُهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَجَابِرٌ اِلٰى جَانِبِهِ، فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَجْدَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے زمانہ میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے ہم نے ''سقیا'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون ہمیں پانی پلائے گا' تو انہوں نے (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جابر! میں انصار کے کچھ نوجوانوں کے ساتھ روانہ ہوا ''اثایہ'' کے مقام پر ہم پانی کے پاس آئے ان دونوں جگہوں کے درمیان تقریباً 23 میل کا فاصلہ تھا وہاں سے ہم نے خود بھی پانی پیا اپنے جانوروں کو بھی پلایا یہاں تک کہ شام ہو جانے کے بعد ایک شخص اپنے اونٹ پر آیا اس کا اونٹ حوض کی طرف جانے کے لئے اس سے مقابلہ کر رہا تھا اور وہ اس سے کہہ رہا تھا آگے آؤ پھر وہ آگے آیا میں نے اس کی سواری کی لگام پکڑی اور اس کے اونٹ کو بٹھا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز ادا کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مَا وَصَفْنَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الْحَضَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران رات کے وقت نوافل اسی طرح ادا کیا کرتے تھے جس طرح آپ انہیں حضر میں ادا کیا کرتے تھے

2629 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِالسِّنْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

2628– إسناده ضعيف، شرحبيل بن سعد يُكتب حديثه للاعتبار وباقي السند رجاله ثقات . وأخرجه أبو يعلى (2216) عن أبي خيثمة، عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/380، وعبد الرزاق (4705)، والبزار (729) من طريق يحيى بن سعيد، به. ورواية البزار مختصرة عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم صلى بعد العتمة ثلاث عشرة ركعة. وانظر ما بعده

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر آپ نیچے اترے اور آپ نے دس رکعات دو دو کر کے ادا کی پھر آپ نے ایک رکعت وتر ادا کئے پھر آپ نے فجر کی دو رکعت (سنت) ادا کئے پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهٗ اِذَا عَجَزَ عَنِ الْقِيَامِ لِتَهَجُّدِهٖ اَنْ يُّصَلِّيَ جَالِسًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ جب وہ رات کے نوافل میں قیام کرنے سے عاجز ہو' تو وہ ان کو بیٹھ کر ادا کر لے

2630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتّٰى اِذَا دَخَلَ فِي السِّنِّ كَانَ يَقْرَاُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ سَجَدَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل بیٹھ کر ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی تو پھر آپ (بیٹھ کر) تلاوت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب تلاوت میں تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر سجدے میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ صَلَاةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَاعِدًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرنے کا تذکرہ

2631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، وَبُدَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، فَاِذَا

2629- رجاله ثقات رجال الشيخين غير شرحبيل بن سعد، وهو ضعيف يكتب حديثه كما سبق، يحيى بن حسان: هو ابن حيان التنيسي. وأخرجه ابن خزيمة في "صحيحه" (1261) عن محمد بن مسكين، بهذا الإسناد.

2630- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم تخريجه عند الحديث (2509).

صَلّٰی قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلّٰی قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہوکر بھی ادا کرتے تھے اور طویل نماز بیٹھ کر بھی ادا کرتے ہیں جب آپ کھڑے ہوکر نماز ادا کرتے تھے تو کھڑے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع میں چلے جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَطَمَهُ السِّنُّ كَانَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ اللَّيْلِ جَالِسًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی عمر شریف زیادہ ہوگئی تھی تو آپ رات کے نوافل بیٹھ کر ادا کرتے تھے

2632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ، فَاِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً، قَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو رات کے نفل کبھی بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ (بیٹھ کر) تلاوت کرتے تھے یہاں تک کہ جب کسی سورۃ کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں تو آپ کھڑے ہوکر ان کی تلاوت کرتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ صَلَاتِهِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ،

2631- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (730) (106/107) في صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، وأبو داود (955) في الصلاة: باب في صلاة القاعد، والنسائي 3/219 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، من طريقين عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (730) (108) من طريق شعبة، عن بديل، به. وانظر (2510).

2632- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2509) و (2630) و (2633).

2633- إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد. وانظر (2509) و (2630) و (2633).

فَكَانَ يَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَكَعَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نفل نماز میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر تلاوت کیا کرتے تھے اور جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں' تو آپ کھڑے ہوکر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ فِي عَقِبِ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ رات کی نماز کے آخر میں وتر کے بعد دو رکعات (نفل) ادا کرے جو فجر کی دو رکعات (سنت) کے علاوہ ہوں

2634 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ وتر ادا کرتے تھے' پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہوکر تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے' پھر آپ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات (سنت) ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقْرَأُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

2634- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 12/371 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه البغوي (964) من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. وأخرجه مسلم (738) (126) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وأبو داوُد (1340) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/251 في قيام الليل: باب إباحة الصلاة بين الوتر وبين ركعتي الفجر، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به نحوه. وأخرجه بنحوه البخاري (1159) في التهجد: باب المداومة على ركعتي الفجر، وأبو داوُد (1361) في الصلاة: باب في صلاة الليل، من طريق عراك بن مالك، عن أبي سلمة، عن عائشة. وانظر (2616).

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات (نفل) میں کیا تلاوت کیا کرتے تھے

2635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَاْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا، وَيُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَاِذَا زُلْزِلَتْ

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو دو مختصر رکعت ادا کرتے تھے' پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک آپ کے سرہانے موجود ہوتی تھیں پھر آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے تھے' نماز ادا کرتے تھے' دو مختصر رکعت ادا کرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا کرتے جن میں ایک جتنی قرأت کرتے تھے' پھر آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں وتر کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے آٹھ رکعات کو چھ کر دیا اور ساتویں رکعت کے ذریعے وتر ادا کر لیتے تھے' پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جن میں آپ سورہ الکفرون اور سورہ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْاِضْطِجَاعِ لِلْمُتَهَجِّدِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وِرْدِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

رات کے نوافل ادا کرنے والے شخص کے لئے اپنے ورد سے فارغ ہونے کے بعد اور صبح صادق سے پہلے لیٹ جانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ،

2635- إسناده ضعيف، أبو حرة، قال البخاري: يتكلمون في روايته عن الحسن، وقال يحيى بن معين: صالح، وحديثه عن الحسن ضعيف، يقولون: لم يسمعها من الحسن، وباقي السند رجاله ثقات، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1104). وأخرجه بمعناه أبو داوُد (1352) في الصلاة: باب في صلاة الليل، والنسائي 3/220-221 في قيام الليل: باب كيف يفعل إذا افتتح الصلاة قائمًا، من طريق هشام، عن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/242 باب كيف الوتر بتسع، من طريق قتادة عن الحسن، به مختصرًا.

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ، فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَإِذَا بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَفَوْقِي نُوْرًا، وَتَحْتِي نُوْرًا، وَأَمَامِي نُوْرًا، وَخَلْفِي نُوْرًا، وَأَعْظِمْ لِي نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ: فَلَقِيْتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ، فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ وَذَكَرَ: عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے قضائے حاجت کی پھر آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ سو گئے پھر آپ بیدار ہوئے آپ مشکیزے کے پاس آئے آپ نے اس کا منہ کھولا پھر آپ نے وضو کیا جو درمیانے درجے کا تھا آپ نے اس میں زیادہ مرتبہ اعضاء کو نہیں دھویا آپ نے پورا وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کرنے لگے میں بھی اٹھا میں نے یوں ظاہر کیا جیسے ابھی بیدار ہوا ہوں' اس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے' آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کا جائزہ لے رہا تھا میں اٹھا میں نے وضو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے میں آپ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ نے میرے کان پکڑے اور مجھے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات میں پوری ہوئی آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے آپ سوتے تھے' تو خراٹے لیا کرتے تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے کے لئے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا' اور اس (نماز) میں یہ دعا پڑھی:

''اے اللہ! تو میرے دل میں نور کر دے میری بصارت میں نور کر دے۔ میری سماعت میں نور کر دے میرے دائیں طرف نور کر دے میرے بائیں طرف نور کر دے میرے اوپر نور کر دے میرے نیچے نور کر دے میرے آگے نور

2636- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (6316) في الدعوات: باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ومسلم (763) في المسافرين: باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، والترمذي -مختصرًا- في "الشمائل" (255) من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (3862) و (4707)، وأبو داوُد (5043) في الأدب: باب في النوم على طهارة، وابن ماجه (508) في الطهارة: باب وضوء النوم، من طريق سفيان، به -مطولًا ومختصرًا. وأخرجه النسائي 2/218 في التطبيق: باب الدعاء في السجود، من طريق مسروق عن سلمة بن كهيل، به. وانظر (2579) و (2592) و (2626). إسناده صحيح، محمد بن خالد الواسطي -وإن كان ضعيفًا- مقرون بجمعة بن عبد الله البلخي، وهو من رجال البخاري، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (1133) في التهجد: باب من نام عند السحر، وأبو داوُد (1318) في الصلاة: باب وقت قيام النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، من طريقين عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (742) في صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، وابن ماجه (1197) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الضجعة بعد الوتر وبعد ركعتي الفجر، والبيهقي 3/3.

کر دے میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لئے نور کو زیادہ کر دے''۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی سے ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی جس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے۔

''میرے پٹھوں میرے گوشت میرے خون میرے بالوں اور میری کھال میں (نور) کر دے''۔

انہوں نے دو خصلتوں کا ذکر بھی کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ آخِرَ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ نَوْمَةً خَفِيفَةً قَبْلَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي دُوْنَ بَعْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے آخر میں صبح صادق ہونے سے پہلے تھوڑی سی جو نیند لیتے تھے تو ایسا بعض راتوں میں ہوتا تھا بعض راتوں میں نہیں ہوتا تھا

2637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، وَجُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَلْخِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): قَالَتْ: مَا اَلْفَاهُ السَّحَرَ عِنْدِي اِلَّا نَائِمًا، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کو سحری کے وقت اپنے ہاں ہمیشہ سوئے ہوئے پایا ہے۔

ان کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ كَانَ يَنَامُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ اللَّيْلِ النَّوْمَةَ الَّتِي وَصَفْنَاهَا

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2638 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ

2638- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه الترمذي في "الشمائل" (261) عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/230 في قيام الليل: باب وقت الوتر، عن محمد بن المثنى، عن محمد بن جعفر، به. وانظر (2593).

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ، فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ، ثُمَّ اَتَى فِرَاشَهُ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةُ الْمَرْءِ بِاَهْلِهِ كَانَ، فَإِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ لَيْسَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ، وَإِنْ تَبَايَنَتْ اَلْفَاظُهَا وَمَعَانِيْهَا مِنَ الظَّاهِرِ، لِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ عَلَى الْاَوْصَافِ الَّتِيْ ذُكِرَتْ عَنْهُ، لَيْلَةً بِنَعْتٍ وَاُخْرٰى بِنَعْتٍ آخَرَ، فَاَدّٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا رَاٰى مِنْهُ، وَاَخْبَرَ بِمَا شَاهَدَ، وَاللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّمًا لِاُمَّتِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا، فَدَلَّنَا تَبَايُنُ اَفْعَالِهِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ اَنْ يَّاْتِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ دُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْحُكْمُ لَهُ فِي الْاِسْتِنَانِ بِهِ فِيْ نَوْعٍ مِنْ تِلْكَ الْاَنْوَاعِ لَا الْكُلِّ

اسود بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے (نفل) نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے' پھر آپ نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سحری کا وقت قریب آتا تو آپ وتر ادا کر لیتے تھے' پھر آپ اپنے بستر پر آتے اگر آپ کو وہ خواہش ہوتی جو کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ہوتی ہے' تو آپ اسے پوری کرتے تھے جب آپ اذان کی آواز سنتے تو جلدی سے اٹھ جاتے اگر جنابت کی حالت میں ہوتے تو غسل کر لیتے ورنہ وضو کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): ان روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے' اگرچہ بظاہر اور معانی میں اختلاف محسوس ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مختلف (تعداد میں) نوافل ادا کرتے تھے' ایک رات میں ایک طریقے کے مطابق اور دوسری رات میں دوسرے طریقے کے مطابق ادا کرتے تھے' تو صحابہ کرام میں سے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اسے آگے بیان کر دیا اور جو مشاہدہ کیا' اس کے بارے میں خبر دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ان کی اُمت کے لئے زبانی اور عملی طور پر معلم بنا کر بھیجا تھا تو رات کے نوافل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا اختلاف اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رات کے نوافل کے بارے میں جو طریقہ بھی اختیار کیا' آدمی ان میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق نوافل ادا کر لے' ایسا نہیں ہے کہ اس کے لئے یہ حکم ہو کہ وہ ان میں سے کسی ایک طریقے کی ہی پیروی کر سکتا ہے' تمام طریقوں کی پیروی نہیں کر سکتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کی متضاد ہے جنہیں ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے

2639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مَمْلَكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يُسَبِّحُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ بَعْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا يُصَلِّيْ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمَتِهِ تِلْكَ، فَيُصَلِّيْ مِثْلَ مَا نَامَ، وَصَلَاتُهُ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ

یعلیٰ مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ تسبیح پڑھتے رہتے تھے' پھر اس کے بعد رات کے وقت جب اللہ کو منظور ہوتا تھا نماز ادا کرتے رہتے تھے' پھر آپ نماز ختم کر کے اتنی ہی دیر کے لئے سو جاتے تھے جتنی دیر آپ نماز ادا کرتے رہے تھے' پھر آپ اپنی اس نیند سے بیدار ہو کے اتنی دیر نماز ادا کرتے رہتے تھے جتنی دیر سوئے رہتے تھے آپ کی آخری نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ فِي الظَّاهِرِ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِّلْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو بظاہر غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

2640 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

2639- إسناده ضعيف لجهالة يعلى بن مملك. وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند أحمد. وأخرجه أحمد 6/297 عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4709)، ومن طريقه أحمد 6/297 و308، والطبراني في "الكبير" 23/ (645) عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 6/300، والطبراني 23/ (646) من طريق اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، به.

2640- إسناده صحيح. وأخرجه البخاري (1152) في التهجد. باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، والنسائي 3/253 في قيام الليل: باب ذم من ترك قيام الليل، من طريق عبد الله بن المبارك، وابن ماجه (1331) في إقامة الصلاة: باب ما جاء في قيام الليل، من طريق الوليد بن مسلم، كلاهما عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (1159) (185) في الصيام: باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، والبغوي (939) من طريق عمرو بن أبي سلمة، والنسائي 3/253 من طريق بشر بن بكر، كلاهما عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن عمر بن الحكم، عن أبي سلمة، به. زادوا في إسناده عمر بن الحكم بين يحيى وأبي سلمة. وقال البخاري بعد روايته الأولى: وقال هشام: حدثنا ابن أبي العشرين، قال: حدثنا الأوزاعي، قال: حدثنا يحيى، عن عمر بن الحكم بن ثوبان، قال: حدثنا أبو سلمة. مثله، وتابعه عمرو بن أبي سلمة عن الأوزاعي.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي، وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَائَةِ، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ، جَعَلَ الثَّمَانِ سِتًّا، وَيُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَاِذَا زُلْزِلَتْ

❁❁ سعد بن ہشام انصاری بیان کرتے ہیں۔انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے تو دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ سو جاتے تھے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک آپ کے سرہانے موجود ہوتے تھے پھر آپ بیدار ہو کے مسواک کرتے تھے پھر وضو کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے آپ پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ آٹھ رکعات ادا کرتے تھے جن میں تقریباً ایک جتنی تلاوت کرتے تھے آپ نویں رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے آٹھ رکعات کی جگہ چھ ادا کرنا شروع کر دیں اور ساتویں رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے تھے جس میں آپ سورۃ الکفرون اور سورۃ زلزال کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ مَا اعْتَادَ مِنْ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے معمول کو ترک کر دے

2641 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ فِي الْاِنْسَانِ مَا اِذَا سَمِعَهُ اغْتَمَّ بِهِ، اِذَا اَرَادَ هٰذَا الْقَائِلُ بِهِ اِنْبَاهَ غَيْرِهِ دُوْنَ الْقَدْحِ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبداللہ بن عمرو! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتا تھا اور پھر اس نے رات کے قیام کو ترک کر دیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آدمی کے لئے کسی دوسرے شخص کی

2641- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (747) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل، ومن نام عنه أو مرض، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (747)، وأبو داؤد (1313) في الصلاة: باب من نام عن حزبه، وابن ماجه (1343) في إقامة الصلاة: باب فيمن نام عن حزبه من الليل، والبيهقي 2/484 و485، وأبو عوانة 2/271.

غیر موجودگی میں اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہنا جائز ہے کہ اگر وہ شخص خود اس بات کو سن لے تو غمگین ہو جائے' جبکہ کہنے والے شخص کا مقصد اس کی برائی بیان کرنا نہ ہو بلکہ کسی اور شخص کو کسی حوالے سے تنبیہ کرنا مقصود ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنْ تَهَجُّدِهِ بِاللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اس کے رات کے نوافل میں سے جو چیز فوت ہوگئی ہو اس کو دن میں ادا کر لے

2642 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضًا لَصَلّٰى مِنَ النَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے' تو باقاعدگی سے کیا کرتے تھے اگر آپ رات کے وقت سو جاتے یا بیماری کی وجہ سے (رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے) تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے مہینے کے علاوہ کبھی آپ کو مسلسل (پورا مہینہ) روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ وتر فرض نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ فرض ہوتے تو آپ دن کے وقت اپنی رات کے وقت رہ جانے والی 13 رکعات ادا کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَهُ مَا بَيْنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ اَجْرُ حِزْبِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص (رات کے نوافل کے) وظیفے کے وقت سویا رہ جائے اور پھر وہ فجر اور ظہر کے درمیان ان کی مانند ادا کر لے تو اسے اپنے معمول کے مطابق وظیفے کا ثواب ملے گا

2643 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ مِنْ بَنِي قَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْخَطَّابِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَاَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ بِاللَّيْلِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو سرانجام دینے سے پہلے سو جائے یا اس میں سے کوئی چیز رہ جائے' تو وہ اگر اسے (اگلے دن) فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی حصے میں پڑھ لے' تو اس کے نامہ اعمال میں یہ اسی طرح نوٹ کیا جائے گا' جس طرح اس کے رات کے وقت پڑھنے کو نوٹ کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا فَاتَهُ تَهَجُّدُهُ مِنَ اللَّيْلِ بِسَبَبٍ مِنَ الْاَسْبَابِ اَنْ يُصَلِّيَهَا بِالنَّهَارِ سَوَاءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے جب کسی بھی سبب کی وجہ سے آدمی کے رات کے نوافل رہ جائیں تو وہ ان کو دن کے وقت ادا کر لے تو یہ برابر ہے

2644 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ فِرَاسٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعِيشَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: (متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَقَالَتْ: كَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلَّى بِالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے (نوافل) ادا کیے بغیر سو جاتے یا بیماری کی وجہ سے (انہیں ادا نہ کر پاتے) تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ کو رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی اور پورے مہینے میں روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يُصَلِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ مَا فَاتَهُ مِنْ وِرْدِهِ بِاللَّيْلِ

2644- إسناده صحيح، إبراهيم بن أحمد بن يعيش: هو إبراهيم بن أحمد بن عبد الله بن يعيش أبو إسحاق، ترجمه الخطيب في "تاريخه" 6/3-5 وقال: كان ثقة فهمًا، صنف المسند وجوّده، وكانت وفاته بهمذان سنة 257، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر (2420) و (2642).

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے رات کے معمول میں سے جو چیز رہ جاتی تھی آپ اسے دن کے وقت ادا کر لیتے تھے

2645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ، مَنَعَهُ عَنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے نیند کی وجہ سے آپ ادا نہیں کرتے تھے یا آپ کی آنکھ لگ جاتی تھی' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا مَرِضَ بِاللَّيْلِ صَلّٰى وِرْدَ لَيْلِهٖ بِالنَّهَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بیمار ہوتے تو آپ اپنے رات کے ورد کو دن کے وقت ادا کر لیتے تھے

2646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهُ، وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، اَوْ مَرِضَ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ: وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے' تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے جب آپ رات کے وقت سو جاتے' یا بیمار ہو جاتے (اس وجہ سے رات کے نوافل ادا نہیں کر پاتے) تو آپ اگلے دن بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو ساری رات صبح صادق تک نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی رمضان کے مہینے کے علاوہ آپ کو کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

2645- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه عند الحديث (2420) ، وانظر (2642) و (2644).

2646- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو مكرر (2642).

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

فوت شدہ نمازوں کو قضا کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى النَّاسِي صَلَاتَهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ اِيَّاهَا اَنَّهُ يَاْتِيْ بِهَا فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کو بھول جانے والے شخص کو نماز کے یاد آنے پر صرف یہی بات لازم ہے کہ وہ اسے ادا کرلے

2647 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی نماز کو بھول جائے' تو جب وہ اسے یاد آئے' تو وہ اسے ادا کرلے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ اَحَدٍ عَنْ اَحَدٍ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کسی ایک شخص کی نماز کسی دوسرے کی طرف سے درست نہیں ہوتی

2648 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ .

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ : فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا

2647– إسناده قوی. عبد الواحد بن غياث: صدوق روى له أبو داؤد، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم الحديث عند المؤلف (1556).

2648– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى" (2856) وانظر (1556) و (1557).

ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ لَوْ اَدَّاهَا عَنْهُ غَيْرُهُ لَمْ تُجْزِ عَنْهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ ، يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ اِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ صَلَوَاتٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى اَدَائِهَا فِيْ عِلَّتِهٖ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُعْطَى الْفُقَرَاءَ عَنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ الْحِنْطَةَ، وَلَا غَيْرَهَا مِنْ سَائِرِ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْيَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے تو جب اسے (نماز) یاد آئے تو اسے ادا کرلے اس کا کفارہ صرف یہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جب وہ اسے یاد آئے تو اسے ادا کرلے اس کا کفارہ صرف یہی ہے'' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے اس کی نماز کو ادا کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے'' کیونکہ اس کا کفارہ صرف یہ ہی ہے'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب وہ اسے یاد آجائے تو خود اس کو ادا کرے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے اگر کوئی شخص فوت ہوجائے۔ اس کے ذمے کچھ نمازیں ہوں جنہیں وہ اپنی بیماری کے دوران ادا نہ کرسکا ہو۔ تو اب یہ بات جائز نہ ہوگی کہ ان نمازوں کے عوض میں غریبوں کو گندم دے دی جائے۔ یا اس کے علاوہ دیگر اناج یا کوئی اور چیز دے دی جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْاَخْبَارِ وَالتَّفَقُّهِ فِيْ مُتُوْنِ الْاٰثَارِ اَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ تُعَادُ فِي الْوَقْتِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِ مِنْ غَدِهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور روایات کے متون کا فہم نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ فوت شدہ نماز کو اس کے اگلے دن اس کے مخصوص وقت میں دہرایا جائے گا

2649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْهَا الْغَدَ لِوَقْتِهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رات کے وقت سوتے رہ گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کل اسے اس کے وقت پر ادا کرلینا۔

2649– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو داود: هو سليمان بن داود الطيالسي، وثابت: هو ابن أسلم البناني أبو محمد البصري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (990) . وأخرجه أحمد 5/309، والنسائي 1/295 في المواقيت: باب إعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، من طريق أبي داود الطيالسي، بهذا الإسناد. وانظر (1461) .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ فَضِيلَةٍ لِمَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ، لَا اَنَّ كُلَّ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةٌ يُعِيدُهَا مَرَّتَيْنِ اِذَا ذَكَرَهَا وَالْوَقْتُ الثَّانِي مِنْ غَيْرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ حکم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

یہ حکم فضیلت کے حوالے سے ہے اور اس شخص کیلئے ہے جو اسے پسند کرتا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس کی نماز فوت ہو جائے وہ اسے دو مرتبہ دہرائے گا اس وقت جب وہ اسے یاد آ جائے اور دوسرے وقت میں جو اس کے علاوہ ہے

2650 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ، فَمَا اسْتَيْقَظَ حَتّٰى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ دَهِشًا فَزِعًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبُوا، فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا، فَسَارَ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَزَلَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَفَرَغَ الْقَوْمُ مِنْ حَاجَاتِهِمْ، وَتَوَضَّؤُوا، وَصَلَّوَا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقَامَ، فَصَلّٰى بِنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ قَالَ: يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں سفر کر رہے تھے جب رات کا آخری حصہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کر لیا آپ بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج کی تپش نے ہم لوگوں کو بیدار کیا ہر شخص گھبرا کر پریشان ہو کر کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سوار ہو جاؤ پھر آپ سوار ہوئے ہم بھی سوار ہوئے۔ آپ کچھ دیر چلتے رہے جب سورج بلند ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی۔ لوگ اپنی حاجات پوری کر کے فارغ ہوئے انہوں نے وضو کیا انہوں نے دو رکعات (سنت) ادا کی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم کل اس کے وقت میں اس کی قضا نہ کریں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہیں سود سے منع کیا ہے، تو کیا وہ خود اسے قبول کرے گا"۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَكِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِي انْتَبَهَ فِيهِ اِلَى الْمَوْضِعِ الْاٰخَرِ لِاَدَاءِ الصَّلَاةِ الَّتِي فَاتَتْهُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے سوار (ہو کر آگے روانہ) ہو گئے تھے

2650- رجاله ثقات رجال الشيخين، إلا أن رواية هشام - وهو ابن حسان - عن الحسن يتكلمون فيها. عبد الأعلى: هو ابن حماد بن نصر الباهلي مولاهم البصري المعروف بالنرسي. وقد تقدم عند المؤلف (1462) من طريق يزيد بن هارون، عن هشام، به. وزاد في آخره بعد قوله "ويقبله منكم": "إنما التفريط في اليقظة".

جہاں آپ بیدار ہوئے تھے اور دوسری جگہ چلے گئے تھے تاکہ آپ وہاں فوت شدہ نماز کو ادا کرسکیں

2651 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَاْخُذْ كُلُّ اِنْسَانٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ، فَاِنَّ هٰذَا لَمَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کے وقت پڑاؤ کیا۔ ہم بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کا سر پکڑ لے (اور یہاں سے روانہ ہوجائے) کیونکہ یہ ایک ایسی پڑاؤ کی جگہ ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا ہم نے ایسا ہی کیا (کچھ آگے جانے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا۔ آپ نے وضو کیا آپ نے دو رکعت (سنت) ادا کی اور پھر نماز ادا کی گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَبِي هُرَيْرَةَ: ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ اَرَادَ بِهِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول "پھر انہوں نے دو سجدے ادا کئے" اس سے مراد وہ دو رکعات ہیں جو فجر کی نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہیں

2652 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

2651– إسناده صحيح على شرط مسلم. بندار: لقب محمد بن بشار، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي الكوفي. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (988). وأخرجه أحمد 2/428–429، ومسلم (680) (310) في المساجد: باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها، والنسائي 1/298 في المواقيت: باب كيف يُقضى الفائت من الصلاة، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (1460).

2652– إسناده ضعيف وهو حديث صحيح، محفوظ بن أبي توبة ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/204، فقال: محفوظ بن الفضل بن أبي توبة من أهل بغداد، يروي عن يزيد بن هارون وأهل العراق، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وغيره، مات سنة سبع وثلاثين ومئتين. ونقل ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 8/423 عن الإمام أحمد قوله: محفوظ بن أبي توبة كان معنا باليمن لم يكن يكتب، كان يسمع مع إبراهيم أخي أبان وغيره، وضعف أمره جدًا. قال الذهبي في "الميزان" 3/444 بعد أن نقل مقالة أحمد: قلت: وهو محفوظ بن الفضل. روى عن معن، وضمرة بن ربيعة، حدث عنه إسماعيل القاضي، وعمر بن أيوب السقطي، لم يترك ومن فوقه ثقات. وأخرجه ابن ماجه (1155) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن فاتته الركعتان قبل صلاة الفجر متى يقضيهما، عن عبد الرحمن بن إبراهيم ويعقوب بن حميد بن كاسب، كلاهما عن مروان بن معاوية، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله، و (1460).

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ، فَصَلَّاهَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات کی ادائیگی کے وقت سوئے رہ گئے تھے تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ مَنْ فَاتَتْهُ رَکْعَتَا الظُّهْرِ اِلٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الْعَصْرَ لَیْسَ عَلَیْهِ اِعَادَتُهُمَا، وَاِنَّمَا کَانَ ذٰلِكَ لِلْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً دُوْنَ اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کی ظہر کی دو رکعات رہ جائیں یہاں تک کہ وہ عصر کی نماز ادا کر لے

تو اب اس شخص پر ان کو دہرانا لازم نہیں ہے یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے یہ حکم اُمت کے لئے نہیں ہے

2653 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ ذَکْوَانَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ بَیْتِیْ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّیْتَ صَلَاةً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْهَا، فَقَالَ: قَدِمَ عَلَیَّ مَالٌ، فَشَغَلَنِیْ عَنْ رَکْعَتَیْنِ کُنْتُ اَرْکَعُهُمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَنَقْضِیْهِمَا اِذَا فَاتَتَنَا؟ قَالَ: لَا.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کے نماز ادا کرنے کے بعد میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دو رکعات ادا کی۔ میں نے عرض کی: آج آپ نے یہ کیسی نماز ادا کی ہے؟ جو آپ نے اس سے پہلے ادا نہیں کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کچھ مال آیا تھا تو میں مصروفیت کی وجہ سے ان دو رکعات کو عصر سے پہلے ادا نہیں کر سکا جیسے پہلے ادا کرتا تھا ان دونوں کو میں نے اب ادا کر لیا ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم سے یہ رکعات فوت ہو جائیں تو ہم ان کی قضاء کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں۔

2653- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. ذكوان: هو أبو صالح السمّان . وهو في "مسند أبي يعلى" 2/ورقة 326، وفيه فشغلني عن ركعتين كنت أركعهما بعد الظهر." وأخرجه أحمد 6/315 عن يزيد، بهذا الإسناد. وانظر (1577) .

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

2654 - حَدَّثَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ الْخِرْبَاقُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

✿✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت خرباق نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا پھر نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خرباق ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک رکعت ادا کی پھر آپ نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' اور پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو کے دو سجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام لینا

2655 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ

2654– إسناده صحيح على شرط مسلم، خالد الأول: هو ابن عبد الله الواسطي، والثاني: هو خالد بن مهران الحذاء، وأبو قلابة: عبد الله بن زيد الجرمي، وأبو المهلب: هو الجرمي عم أبي قلابة، مختلف في اسمه . وقد كتب هذا الحديث في هامش الأصل، وذهب منه بعض سنده، واستدرك من (2671) فقد أعاده المصنف هناك. وأخرجه أحمد 4/427، ومسلم (574) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو داوُد (1018) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والنسائي 3/26 في السهو : باب ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدتين، و 66 باب السلام بعد سجدتي السهو، وابن ماجه (1215) في إقامة الصلاة: باب فيمن سلم من ثنتين أو ثلاث ساهيًا، وابن خزيمة (1054) ، والبيهقي 2/359 .

2655– إسناده ضعيف . عبد الله بن كيسان هو المروزي كثير الخطأ، ضعفه غير واحد من الأئمة . وهو في "صحيح ابن خزيمة " (1063) . وأخرجه أبو داوُد (1025) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث مَن قال: يلقي الشك، والطبراني (12050) من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، بهذا الإسناد له حديث أبي سعيد الخدري، وسيرد عند المؤلف (2663) .

اَبِیْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ: الْمُرْغِمَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کو (شیطان کو) رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام دیا ہے۔

2656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتُرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً زَادَ فِيهَا، اَوْ نَقَصَ مِنْهَا، فَلَمَّا اَتَمَّ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَاِذَا اَحَدُكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَلْيَبْنِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے اس میں کچھ اضافہ کیا یا شاید کچھ کمی کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ٹانگ بچھائی آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں' میں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو اور جب میں بھول جاؤں' تو تم مجھے یاد کروا دو اور جب کسی انسان کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست چیز کے بارے میں اندازہ لگانے کی کوشش کرے اسی پر بنیاد قائم کرے اور پھر (آخر میں) دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

2656- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 1/419 و438، والحميدي (96)، والبخاري (6671) في الأيمان: باب إذا حنث ناسيًا في الأيمان، ومسلم (572) (90) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وابن ماجه (1211) في إقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن شك في صلاته فتحرى الصواب، وابن خزيمة (1028)، وأبو عوانة 2/201 و201-202 و202، والبيهقي 2/14-15 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد مختصرًا ومطولًا. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ، اَوْ نَقَصَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا خَتَنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَلٰى ابْنَتِهِ، ثِقَةٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کچھ اضافہ کر دیا یا شاید کمی کی آپ کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی ایک انسان ہوں میں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو تم میں سے جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے' کونسی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے اور پھر اسی کی بنیاد پر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابراہیم بن مغیرہ نامی راوی عبداللہ بن مبارک کا داماد ہے۔ اور یہ ثقہ ہے۔

2657- صحيح. عمرو بن صالح: هو الصائغ المروزي أبو حفص ذكره المؤلف في "الثقات" 8/486، وقال: حدثنا عنه الحسن بن سفيان، وعبد الله بن محمود، وباقي السند رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (572) (90)، وابن ماجه (1212). والدارقطني 1/376 من طرق عن مسعر، بهذا الإسناد. مختصرًا ومطولًا. وأخرجه من طرق وبألفاظ أخرى مسلم (572) (93) و (94) و (95) و (96)، وأبو داؤد (1021)، والترمذي (393)، والنسائي 3/33، وابن ماجه (1203)، وأبو عوانة 2/203 و 204 و 205، والبيهقي 2/342. (2) انظر "ثقات المؤلف" 6/25.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِىْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نماز میں سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا تھا اس سے پہلے نہیں کیا تھا

2658 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيْلَ: زِيْدَ فِى الصَّلَاةِ شَىْءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟۔ انہوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلتَّحَرِّىْ فِىْ شَكِّهٖ فِى الصَّلَاةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِهَا بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سجدہ سہو کا حکم اس شخص کیلئے ہے جو نماز کے بارے میں اپنے شک میں تحری کرتا ہے اور اس شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد تحری کرے گا اس سے پہلے نہیں کرے گا

2659 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2658- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الحكم: هو ابن عتيبة الكندى مولاهم الكوفي. وأخرجه البخارى (404) فى الصلاة: باب ما جاء فى القبلة، و (1226) فى السهو: باب إذا صلى خمسًا، و (7249) فى أخبار الآحاد: باب ما جاء فى إجازة خبر الواحد، ومسلم (572) (91)، وأبو داؤد (1019) فى الصلاة: باب إذا صلى خمسًا، والترمذى (392) فى الصلاة: باب ما جاء فى سجدتى السهو بعد السلام والكلام، والنسائى 3/31 فى السهو: باب ما يفعل من صلى خمسًا، وابن ماجه (1205) فى إقامة الصلاة: باب من صلى الظهر خمسًا وهو ساهٍ، والبيهقى 2/341، والبغوى (756) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، وسيكرره المؤلف برقم (2682).

اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست صورت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرے اور پھر سلام پھیرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَحَرِّيَ الصَّوَابَ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا سَهَا فِيْهَا عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ الْاَوَّلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اپنی نماز کے بارے میں درست نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرنے والے شخص کو اگر اس بارے میں سہو ہو تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پہلے سلام کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے

2660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمُوْهُ، وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ، وَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے کچھ اضافہ کردیا یا کچھ کمی کردی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتا' لیکن میں ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو' تو تم میں سے جس کسی کو بھی اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ اس بات کا جائزہ لے' کونسی صورت درست ہونے کے زیادہ قریب ہے اور وہ اسی کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرے پھر وہ سلام پھیرے اور دو مرتبہ سجدہ سہو کرلے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُصَلِّيَ الظُّهْرِ خَمْسًا سَاهِيًا مِنْ غَيْرِ جُلُوْسٍ فِي الرَّابِعَةِ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَةَ الصَّلَاةِ بِفِعْلِهٖ ذٰلِكَ

2659- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه بهذا اللفظ مختصرًا ابن ماجه (1212) ، وأبو يعلى (5002) من طريق مسعر، عن منصور، بهذا الإسناد.

2660- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2657) .

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ظہر کی نماز ادا کرنے والا وہ شخص جو چار رکعات کے بعد بھول کر بیٹھتا نہیں ہے اور پانچویں رکعت ادا کر لیتا ہے تو اپنے اس فعل کی وجہ سے اس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا

2661 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ: وَاَنْتَ يَا اَعْوَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ حَدَّثَ عَلْقَمَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں: علقمہ نے ہمیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دی تو ابراہیم نے ان سے کہا: (آپ نے غلطی کی ہے) انہوں نے فرمایا: اے کانے! کیا تم بھی یہ کہتے ہو ابراہیم نے جواب دیا: جی ہاں! تو راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ شَكِّهِ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر تحری کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے

2662 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً قَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا اَدْرِي اَزَادَ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَثَنَى رِجْلَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: اِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنِّي اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ

2661- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه بنحوه مطولاً مسلم (572) (92) ، وأبو داؤد (1022) ، والنسائي 3/32 و33، وأبو عوانة 2/203 من طريق الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سويد، بهذا الإسناد.

2662- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 1/379 ، وابن أبي شيبة 2/25، والبخاري (401) في الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان، ومسلم (572) (89) ، وأبو داؤد (1020) ، وأبو عوانة 2/202، والبيهقي 2/335، والدارقطني 1/375 من طرق عن جرير، بهذا الإسناد.

فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، وَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں مجھے نہیں معلوم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اضافہ کیا تھا یا کوئی کمی کی تھی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس' اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگ کو بچھایا آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس بارے میں بتا دیتا' لیکن میں بھی تم لوگوں کی طرح ایک انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو۔ تو جب میں بھول جاؤں' تو تم لوگ مجھے یاد کروا دیا کرو۔ جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو' تو وہ درست اندازہ لگانے کی کوشش کرے۔ اسی کی بنیاد پر نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ فِيْ صَلَاتِهٖ عِنْدَ شَكِّهٖ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر' کم ترین (تعداد) پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہ کرے

2663 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَاِنْ كَانَتْ ثَالِثَةً شَفَعَتْهَا السَّجْدَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ

2663- رجاله ثقات رجال الشيخين غير صفوان بن صالح وهو ثقة . وهو في "الموطأ" 1/95 عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مرسلًا. وأخرجه أبو داؤد (1026) في الصلاة: باب إذا شك في الثنتين والثلاث مَن قال: يلقي الشك، والطحاوي 1/433، والبيهقي 2/331، والبغوي (754) من طريق مالك، وأبو داؤد (1027) من طريق يعقوب بن عبد الرحمٰن القاري، كلاهما عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مرسلًا. وأخرجه أحمد 3/72 و84 و87، والدارمي 1/351، ومسلم (571) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، والنسائي 3/27 في السهو: باب إتمام المصلي على ما ذكر إذا شك، والطحاوي 1/433، وأبو عوانة 2/193، والبيهقي 2/331، وابن الجارود (241)، والدارقطني 1/375 من طرق عن زيد بن أسلم، به موصولًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چلے' اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار رکعات ادا کی ہیں' تو وہ ایک رکعت ادا کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر وہ تین رکعات تھیں' تو دو سجدے انہیں جفت کر دیں گے اور اگر وہ چار تھیں' تو یہ دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے صفوان بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ مِنْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ، اَنَّ التَّحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِينِ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ التَّحَرِّيَ هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَا يَدْرِيْ مَا صَلّٰى، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَحَرَّى الصَّوَابَ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْاَغْلَبِ عِنْدَهُ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْيَقِينِ: هُوَ اَنْ يَّشُكَّ الْمَرْءُ فِي الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، اَوِ الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ عَلَيْهِ اَنْ يَّبْنِيَ عَلَى الْيَقِينِ وَهُوَ الْاَقَلُّ، وَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، سُنَّتَانِ غَيْرُ مُتَضَادَّتَيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2664- إسناده قوي على شرط مسلم. أبو سعيد الأشج: هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندي الكوفي، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي. وأخرجه ابن خزيمة (1023) عن أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (1024) ، وابن ماجه (1210) في إقامة الصلاة: باب فيمن شك في صلاته فرجع إلى اليقين، من طريق محمد بن العلاء، وابن أبي شيبة 2/25 كلاهما (محمد بن العلاء وابن أبي شيبة) عن أبي خالد الأحمر، به. وصححه ابن خزيمة (1023). وأخرجه النسائي 3/27، والطحاوي 1/433 من طريقين عن محمد بن عجلان، به. وصححه ابن خزيمة (1024).

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد قائم کرے اگر اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز مکمل ہو گی' تو یہ رکعت نفل ہو جائے گی اور دو سجدے بھی نفل ہو جائیں گے اور اگر اس کی نماز نامکمل تھی' تو وہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور یہ دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا' وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ نماز کے بارے میں تحری کرنا اور یقین پر بناء قائم کرنا ایک ہی چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔تحری یہ ہے کہ آدمی کو اپنی نماز میں شک لاحق ہو جائے تو یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو' تو یہ بات لازم ہو گی کہ وہ درست صورت کے بارے میں تحری کرے جو اس کے نزدیک غالب گمان ہو۔ اس پر بناء قائم کر لے اور سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے۔ اور یقین پر بناء قائم کرنے کی صورت یہ ہے کہ آدمی کو دو یا تین رکعات' یا تین یا چار رکعات کے بارے میں شک ہوتا ہے۔ تو جب اس طرح کی صورتحال ہو گی تو وہ یقین پر بناء قائم کرے اور وہ سب سے کم مقدار ہے پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے یہ دونوں طریقے سنت ہیں۔ اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ لَفْظَةِ اَمْرٍ بِقَوْلٍ مُرَادُهَا اسْتِعْمَالُهُ بِالْقَلْبِ دُوْنَ النُّطْقِ بِاللِّسَانِ

ان الفاظ کا تذکرہ جو ''امر'' کے الفاظ ہیں لیکن اس سے مراد دل کے ذریعے ان پر عمل کرنا ہے زبان کے ذریعے انہیں بولنا نہیں ہے

2665 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَاِذَا اَتٰى اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ، اِلَّا مَا سَمِعَ صَوْتَهُ بِاُذُنِهِ، اَوْ وَجَدَ رِيْحَهُ بِاَنْفِهِ

2665- رجاله ثقات رجال الشيخين غير عياض، فإنه لم يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/265 ولم يَرْوِ عنه غير يحيى بن أبي كثير، وفي "التقريب": عياض بن هلال، وقيل: ابن أبي زهير الأنصاري، وقال بعضهم: هلال بن عياض وهو مرجوح: مجهول من الثالثة، تفرد يحيى بن أبي كثير بالرواية عنه. وأخرجه أبو داؤد (1029) في الصلاة: باب من قال: يتم على أكبر ظنه، والترمذي (396) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي فيشك في الزيادة والنقصان، والطحاوي 1/432، من طريق إسماعيل بن إبراهيم، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو پائے' کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں؟ تو وہ جب بیٹھا ہوا ہو' تو اس وقت دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے کیونکہ شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے تم بے وضو ہو گئے ہو' تو اس آدمی کو یہ کہنا چاہئے تم جھوٹ کہہ رہے ہو البتہ اگر وہ اپنے کانوں کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن لے یا اپنی ناک کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) بو محسوس کر لے (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ اَرَادَ بِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ لَا بِلِسَانِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کہنا چاہئے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' زبان کے ذریعے یہ نہیں کہنا چاہئے

2666 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ فِيْ نَفْسِهٖ: كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ، اَوْ يَجِدَ رِيْحًا بِاَنْفِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آئے اور یہ کہے' تم بے وضو ہو گئے ہو' تو اسے اپنے ذہن میں یہ کہنا چاہئے' تم جھوٹ کہہ رہے ہو جب تک آدمی اپنے کان کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا یا اپنی ناک کے ذریعے اس کی بو کو محسوس نہیں کرتا (اس وقت تک اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ اِذَا شَكَّ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر سب سے کم تر پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ نماز سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے اس کے بعد نہیں

2666– رجاله ثقات رجال الشيخين غير عياض بن هلال وهو مجهول كما تقدم في الحديث السابق.

2667 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً، وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا بِصَلَاتِهٖ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد قائم کرے جب اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے' تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز مکمل ہوگی' تو وہ ایک رکعت نفل ہوگی دو سجدے بھی نفل ہوں گے اور اگر اس کی نماز ناقص تھی' تو وہ رکعت اس کی نماز کو مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا قُلْنَا: اِنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ فِيْ صَلَاتِهٖ يَجِبُ اَنْ يَّسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز بیان کی ہے وہ صحیح ہے پھر نماز میں کم تر پر بنیاد قائم کرنیوالے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ سلام سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے' اس کے بعد نہیں

2668 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ، وَاِنْ كَانَتْ خَامِسَةً شَفَعَتْهَا السَّجْدَتَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: وَهِمَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَيْثُ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَكَانَ اِسْحَاقُ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهٖ كَثِيْرًا، فَلَعَلَّهٗ مِنْ وَّهْمِهٖ اَيْضًا

2667– إسناده قوي على شرط مسلم. وانظر (2665).

2668– إسناده صحيح، لكن ذِكرُ ابنِ عباس بدل أبي سعيد فيه وهم كما قال المصنف، ونبه على هذا الوهم كذلك الحافظ في "التلخيص" 2/5. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/106 عن عمران بن يزيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ پتہ نہ چل سکے' اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو اسے ایک رکعت ادا کرنی چاہئے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے اگر وہ چوتھی رکعت ہوگی' تو دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے اور اگر وہ پانچویں رکعت ہوگی' تو دو سجدے اسے جفت بنا دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دراوردی نامی راوی کو اس کی سند میں وہم ہوا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ حالانکہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ سعد بن ابراہیم نامی راوی کیونکہ اکثر اپنے حافظے کے حوالے سے احادیث بیان کیا کرتے تھے تو ہو سکتا ہے کہ یہ ان کو وہم ہوا ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَانِيَ عَلَى الْاَقَلِّ مِنْ صَلَاتِهِ اِذَا شَكَّ فِيْهَا اَنْ يُحْسِنَ رُكُوْعَ تِلْكَ الرَّكْعَةِ وَسُجُوْدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز میں شک لاحق ہونے پر کم تر عدد پر بنیاد قائم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رکعت کے رکوع اور سجود کو اچھے طریقے سے ادا کرے

2669 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا، فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَ بِالسَّجْدَتَيْنِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، مِمَّا قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ التَّحَرِّيَ فِي الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِينِ وَاحِدٌ، وَحُكْمَاهُمَا مُخْتَلِفَانِ، لِاَنَّ فِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي ذِكْرِ التَّحَرِّي اَمَرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَفِي خَبَرِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْيَقِينِ: اَمَرَ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَالْفَصْلُ بَيْنَ التَّحَرِّي وَالْبِنَاءِ عَلَى الْيَقِينِ: اَنَّ الْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِينِ هُوَ اَنْ يَشُكَّ الْمَرْءُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا يَدْرِي ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ وَهُوَ

2669– إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أبو عوانة 2/192–193 عن عباس الدوري، عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/83، ومسلم (571) (88) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، وأبو عوانة 2/192–193، والبيهقي 2/331 من طريق موسى بن داوُد، عن سليمان بن بلال، به.

الثَّلاثُ، وَيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَاَمَّا التَّحَرِّي: فَهُوَ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهٖ، ثُمَّ اشْتَغَلَ بِقَلْبِهٖ بِبَعْضِ اَسْبَابِ الدِّيْنِ اَوِ الدُّنْيَا حَتّٰى مَا يَدْرِي اَيَّ شَيْءٍ صَلّٰى اَصْلًا، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ تَحَرّٰى عَلَى الْاَغْلَبِ عِنْدَهٗ، وَيَبْنِيْ عَلٰى مَا صَحَّ لَهٗ مِنَ التَّحَرِّيْ مِنْ صَلَاتِهٖ، وَيُتِمُّهَا، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُسْتَعْمِلًا لِلْخَبَرَيْنِ مَعًا

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں تو اسے اٹھ کر ایک رکعت ادا کرنی چاہئے اس میں رکوع اور سجدے کو مکمل ادا کرے پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو تو دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعات ادا کی تھیں تو دو سجدے انہیں جفت بنا دیں گے اور اگر وہ چار رکعات ادا کر چکا تھا تو یہ دو سجدے شیطان کو رسوا کر دیں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت وہ روایت ہے جس نے عالم شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کے دوران تحری کرنا اور یقین پر بناء قائم کرنا ایک ہی چیز ہے۔ حالانکہ ان دونوں کا حکم مختلف ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں تحری کا حکم ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یقین پر بناء قائم کرنے کا حکم ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو تحری کرنے اور یقین پر بناء قائم کرنے کے درمیان فرق ہے۔ کیونکہ یقین پر بناء قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اس کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں کہ چار رکعات؟ جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو۔ پھر وہ اس چیز پر بناء قائم کرے گا جس کا اس کو یقین ہو۔ اور وہ تین رکعات ہوں۔ پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے گا جہاں تک تحری کا تعلق ہے۔ تو اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی نماز شروع کرتا ہے پھر اس کا ذہن کسی دنیاوی یا دینی معاملے میں مشغول ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ جب اس طرح کی صورت حال درپیش ہو تو وہ غالب گمان کے مطابق تحری کر لے گا اور تحری کے نتیجے میں جو چیز اس کے لیے ثابت ہوگی اس پر بناء قائم کرے اور پھر اپنی نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے گا۔ اس صورت میں ان دونوں روایات پر ایک ساتھ عمل ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّاجِدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثَانِيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دوبارہ تشہد پڑھے اور پھر دوسری مرتبہ سلام پھیرے

2670 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ بِالْبَصْرَةِ، اَبُوْ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ تَفَرَّدَ بِهِ الْاَنْصَارِيُّ، مَا رَوٰى ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَخَالِدٌ تِلْمِيذُهُ

✿✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر آپ نے تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں انصاری نامی راوی منفرد ہے ابن سیرین نے خالد کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی ہے ویسے خالد ان کے شاگرد ہیں۔

2671 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَسِيتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ الْخِرْبَاقُ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ

فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ

2670– إسناده قوی ومتنه شاذ، سعید بن محمد بن ثواب ترجمه المؤلف فی "الثقات" 8/272، فقال: سعید بن محمد بن ثواب الحصری من أهل البصرة، یروی عن أبی عاصم وأهل العراق، حدثنا عنه عبد الكبير بن عمر الخطابی وغيره: مستقیم الحديث، كنيته أبو عثمان، وهو مترجم فی "تاريخ بغداد" 9/94–95، ومن فوقه ثقات رجال الصحيح غير أشعث –وهو ابن عبد الملك الحمرانی– فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. محمد بن عبد الله الأنصاری: هو ابن المثنی، وأبو قلابة: عبد الله بن زيد، وأبو المهلب: هو الجرمی عم أبی قلابة. وأخرجه أبو داوٗد (1039) فی الصلاة: باب سجدتی السهو فیهما تشهد وتسليم، والترمذی (395) فی الصلاة: باب ما جاء فی التشهد فی سجدتی السهو، والنسائی 3/26 فی السهو: ذكر الاختلاف على أبی هريرة فی السجدتين، والبغوی (761) من طريق محمد بن يحيى الذهلی، عن محمد بن عبد الله الأنصاری، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/323 ووافقه الذهبی.

2671– إسناده صحیح علی شرط مسلم. وقد تقدم (2655).

⊛⊛ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا پھر نماز مختصر ہوگئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا خرباق ٹھیک کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ کھڑے ہوئے آپ نے ایک رکعت ادا کی آپ نے دومرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بَعْدَ السَّلَامِ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَشَهَّدَ بَعْدَهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اس حالت میں دومرتبہ سجدہ کرتا ہے جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یعنی سلام کے بعد ایسا کرتا ہے اس کے بعد اس پر تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا لازم ہے

2672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ

⊛⊛ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے ہوئے دومرتبہ سجدہ سہو کیا آپ نے تشہد پڑھا پھر سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَا فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ قَبْلَ السَّلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سجدہ سہو ہر حال میں سلام پھیرنے سے پہلے ہوگا

2673 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ خَتَنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

2672– إسناده قوي. وهو مكرر (2670).

2673– إسناده صحيح. بكر بن خلف: صدوق روى له أبو داوٗد وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وانظر (2655).

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلّٰى رَكْعَةً، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں (اور سلام پھیر دیا) آپ کی خدمت میں اس بارے میں گزارش کی گئی تو آپ نے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک رکعت پڑھی پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' پھر سلام پھیرا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَّمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں

(اور اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت سے متضاد ہے جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

2674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، فَسَهَا فَسَلَّمَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ، فَاَمَرَ بِلَالًا، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، وَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِى قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيلَ لِىْ: تَعْرِفُهٗ؟ فَقُلْتُ: لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، وَمَرَّ بِىْ رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ کو سہو ہوا اور آپ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ آپ نے نماز مکمل کی تو ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو سہو ہو گیا ہے آپ نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا ہے' تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی پھر نبی اکرم ﷺ نے اس ایک رکعت کو مکمل کیا۔

2674- إسناده قوي، رجاله رجال الشيخين غير سويد بن قيس، فقد روى له أصحابُ السُّنن وهو ثقة . يحيى بن أيوب: هو الغافقي المصري، قال الحافظ في "التقريب": صدوق ربما أخطأ، إلا أنه قد توبع. وأخرجه الحاكم 1/261 و323، وعنه البيهقي 2/359 من طريق علي بن إبراهيم الواسطي، حدثنا وهب بن جرير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/401، وأبو داوٗد (1023) في الصلاة: باب إذا صلى خمسًا، والنسائي 2/18 في الأذان: باب الإقامة لمن نسي ركعة من صلاة، والبيهقي 2/359 من طريق اللَّيْث بْن سعد، عن يزيد بن أبي حبيب، به . وصححه الحاكم 1/261

میں نے لوگوں سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس نے یہ عرض کی تھی: یارسول اللہ ﷺ آپ کو سہو ہو گیا ہے۔ مجھ سے دریافت کیا گیا: آپ اسے جانتے ہیں میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اگر میں انہیں (دیکھوں گا تو پہچان جاؤں گا) تو پھر ایک صاحب میرے پاس سے گزرے تو میں نے بتایا: یہ وہ صاحب ہیں۔ انہوں نے بتایا: یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ

اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَخَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے اور حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے برخلاف ہے ان دونوں روایات کو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں

2675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - وَاَظُنُّ اَنَّهَا الظُّهْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا، اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، وَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ اِمَّا قَصِيرُ الْيَدَيْنِ - وَاِمَّا طَوِيلُهُمَا - يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ وَلَمْ اَنْسَ ، فَقَالَ: بَلْ نَسِيتَ، فَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ قَالَ: وَنُبِّئْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ الثَّلَاثَةُ قَدْ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهَا مُتَضَادَّةٌ، لِاَنَّ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ هُوَ الَّذِي اَعْلَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَفِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ الْخِرْبَاقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَفِيْ خَبَرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ خَبَرَ ذِي الْيَدَيْنِ: سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَخَبَرَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّهُ سَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَخَبَرَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ: اَنَّهُ سَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ

2675- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2263).

الْمَغْرِبِ، فَدَلَّ مِمَّا وَصَفْنَا عَلٰی اَنَّهَا ثَلَاثَةُ اَحْوَالٍ مُتَبَايِنَةٍ فِیْ ثَلَاثِ صَلَوَاتٍ لَا فِیْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو پہر کی نماز میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی۔ میرا خیال ہے وہ ظہر کی نماز تھی۔ آپ نے اس میں دو رکعات پڑھائیں (اور پھر سلام پھیر دیا) پھر آپ مسجد میں قبلہ کی سمت رکھی ہوئی لکڑی کے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیے ان دونوں میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر تھا جلد باز لوگ (مسجد) سے باہر چلے گئے وہ یہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن انہوں نے رعب کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش نہیں کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب تھے جن کے ہاتھ شاید چھوٹے تھے یا شاید لمبے تھے۔ انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی بھولا نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور آپ نے اپنے عام سجدوں کی مانند یا شائد اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند تھا یا شاید اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ تینوں روایات اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کرتی ہیں۔ جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ یہ ایک دوسرے کی متضاد ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی تھی جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی تھی۔ جبکہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تھا۔ حالانکہ ان روایات میں کوئی تضاد اور کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ جبکہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں تیسری رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا جبکہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تھا۔ تو جو چیز ہم نے ذکر کی ہے وہ اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ تین مختلف مواقع پر تین مختلف نمازوں کے واقعات ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی نماز کے بارے میں یہ تینوں روایات مذکور ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ لِلْقَائِمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کے سجدہ سہو کرنے کا تذکرہ

2676 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر نماز پڑھائی (دو رکعات ادا کرنے کے بعد) جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا تو آپ بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے نماز کے آخر میں جب آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْقَائِمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا اِتْمَامَ صَلَاتِهِ وَسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَا بَعْدُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہونے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کرے اس کے بعد نہیں

2677 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ اَرْبَعٍ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ، كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

❀❀ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے جب آپ چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھے اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کے منتظر تھے' تو آپ نے تکبیر کہی پھر آپ سجدے میں چلے گئے پھر آپ نے تکبیر کہی پھر آپ سجدے میں چلے گئے ایسا آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہوا۔

2676- إسناده صحيح على شرطهما. الأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وأخرجه البخاري (830) في الأذان: باب التشهد في الأولى، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر (1937).

2677- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 3/34 في السهو: باب التكبير في سجدتي السهو، عن أحمد بن عمرو بن السرح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وانظر (1935) و (1936) و (1937) و (1938).

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ سَجَدَ فِيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَي السَّهْوِ لِلْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا قَبْلَ السَّلَامِ

اس نماز کے طریقے کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے دومرتبہ سجدہ سہو اس حالت میں کیا تھا جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ سلام پھیرنے سے پہلے تھا

2678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں (دو رکعات ادا کرنے کے بعد) کھڑے ہو گئے۔ جب آپ پر بیٹھنا لازم تھا جب آپ نے نماز مکمل کی تو جب آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔ لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا یہ اس کے بدلے میں تھے جو بیٹھنا آپ بھول گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قِيَامَ الْمَرْءِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فِي صَلَاتِهِ سَاهِيًا لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ غَيْرَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی کا اپنی نماز کے دوران دو رکعات کے بعد بھول کر کھڑے ہو جانے پر سجدہ سہو کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوتی

2679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي ثِنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى

2678- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو مكرر (1935).

2679- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (1935).

صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ آپ بیٹھے نہیں آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا' اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالرحمٰن اعرج نامی راوی منفرد ہے

2680 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، وَابْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يَّجْلِسَ، فَسَبَّحْنَا فَمَضٰى، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

﴿﴾ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے' جب آپ نے بیٹھنا تھا ہم نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو جب آپ بیٹھے ہوئے تھے' تو آپ نے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا سَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى التَّحَرِّيْ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کو نماز کے دوران سہو لاحق ہو جائے اور پھر وہ تحری کی طرف رجوع کرے تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے

2681 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

2680– إسناده على شرط البخاري. ابن حَبان: هو محمد بن يحيى بن حبان بن منقذ الأنصاري. وانظر (1935).

2681– إسناده صحيح. حكيم بن سيف: صدوق روى لـه أبـو داوٗد والنسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وانظر (2658).

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ رکعات پڑھادیں جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کی گئی: تو آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور بیٹھنے کے دوران ہی دومرتبہ سجدہ سہو کرلیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: صَلّٰى بِهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، اَرَادَ بِهِ الظُّهْرَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اس روایت میں زید بن ابوانیسہ نامی راوی کے یہ الفاظ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ نمازیں پڑھادیں'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھادیں

2682 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيْلَ: زِيْدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھادیں۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے آپ نے فرمایا: کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھادی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دومرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ الْمُجْمَلِ الَّذِي فَسَّرَتْهُ اَفْعَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس مجمل حکم کا تذکرہ جسکی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال کرتے ہیں جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2683 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، اَنَّ

2682– إسناده صحيح على شرطهما. وهو مكرر (2658).

2683– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/100. ومن طريق مالك أخرجه البخاري (1232) في السهو: باب السهو في الفرض والتطوع، ومسلم (389) (82) في المساجد: باب السهو في الصلاة، وأبو داؤد (1030) في الصلاة: باب من قال: يتم على أكبر ظنه، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري، والبيهقي 2/330 و353، والبغوي (753).

اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ لِيُلْبِسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس آتا ہے وہ شخص اس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہے شیطان اس لئے آتا ہے' تاکہ اس کی نماز اس کے لئے مشتبہ کر دے یہاں تک کہ آدمی کو یہ پتہ نہیں چلتا' اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو' تو وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے۔

2684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ اَحَدِهِمَا، فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ اَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ، فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ: اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ خزاعی جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مختصر ہو گئی ہیں' یا آپ بھول گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں بھولا ہوں اور یہ بھی مختصر نہیں ہوئی ہے' تو حضرت ذوشمالین نے عرض کی: ان میں سے کچھ تو ہوا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: کیا ذوشمالین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز کو مکمل کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ خَبَرِ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ

نماز مکمل کرنے کے طریقے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے یونس ایلی سے منقول روایت میں کیا ہے

2684- إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو مكرر (2252) . وقع في الرواية هنا "ذو الشمالين"، قال الحافظ في "الفتح" 3/96: اتفق أئمة الحديث كما نقله ابن عبد البر وغيره على أن الزهري وهم في ذلك، وسببه أنه جعل القصة لذي الشمالين، وذو الشمالين هو الذي قُتل ببدر، وهو خزاعي واسمه عميرُ بن عبد عمرو بن نضلة، وأما ذو اليدين فتأخر بعد النبي صلى الله عليه وسلم بمدة، لأنه حدّث بهذا الحديث بعد النبي صلى الله عليه وسلم كما أخرجه الطبراني وغيره، وهو سلمي واسمه الخِرباق.

2685 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ: اَخُفِّفَتِ الصَّلَاةُ، اَمْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَهُمَا، ثُمَّ سَلَّمَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: كَانَ هٰذَا قَبْلَ بَدْرٍ، ثُمَّ اسْتَحْكَمَتِ الْاُمُوْرُ بَعْدُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا شاید عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا' تو حضرت ذوشمالین بن عبد عمرو جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہو گئی ہیں' یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہ دو رکعات پڑھائیں جو رہ گئی تھیں اور پھر آپ نے سلام پھیرا۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ اس کے بعد امور مستحکم ہو گئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّ صَلَاتَهُ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کے ذریعے مکمل کیا جس کی صفت ہم نے پہلے بیان کی ہے

2686 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

2685– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" (3441)، ومن طريقه أخرجه البيهقي 2/341، وانظر (2252).

2686– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 1/93، ومن طريق مالك أخرجه البخاري (714) في الأذان: باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس، و (1228) في السهو: باب من لم يتشهد في سجدتي السهو، و (7250) في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، وأبو داوٗد (1009) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والترمذي (399) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر، والنسائي 3/22 في السهو: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيًا وتكلّم. وانظر (2255).

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَیْنِ، فَقَالَ لَہٗ ذُو الْیَدَیْنِ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاۃُ اَمْ نَسِیتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ، ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے باقی دو رکعات بھی ادا کیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر تکبیر کہی اور اپنے عام سجدوں کی مانند یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا' پھر اپنے (سر کو) اٹھایا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَشْهَدْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے

2687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَۃَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ الْھِفَّانِیُّ،

(متن حدیث): قَالَ لِی اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلَاتَیِ الْعَشِیِّ، فَلَمْ یُصَلِّ بِنَا اِلَّا رَکْعَتَیْنِ، فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ: ذُو الْیَدَیْنِ مِنْ خُزَاعَۃَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَقُصِرَتِ الصَّلَاۃُ اَمْ نَسِیتَ؟ فَقَالَ: کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنَّمَا صَلَّیْتَ بِنَا رَکْعَتَیْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ؟ وَاَقْبَلَ عَلَی الْقَوْمِ، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، لَمْ تُصَلِّ بِنَا اِلَّا رَکْعَتَیْنِ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَصَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ الْبَاقِیَتَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ۔

❁❁ ضمضم بن جوس ہفانی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔ آپ نے ہمیں صرف دو رکعات پڑھائیں (اور سلام پھیر دیا) ایک صاحب نے جن کا نام ذوالیدین تھا جن کا تعلق خزاعہ قبیلے سے تھا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2687– إسناده قوي . قال ابن عدي: عكرمة بن عمار مستقيم الحديث إذا روى عنه ثقة . وأخرجه أبو داؤد (1016) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، عن هارون بن عبد الله، عن هاشم بن القاسم، عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 3/66 في السهو: باب السلام بعد سجدتي السهو، من طريق عبد الله بن المبارك، عن عكرمة بن عمار، به نحوه.

نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائی ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے۔ آپ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں صرف دو رکعات پڑھائی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور آپ نے باقی رہ جانے والی دو رکعات ادا کی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ شَاهَدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں موجود تھے

2688 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - اِمَّا قَالَ: الظُّهْرَ، وَاِمَّا قَالَ: الْعَصْرَ، قَالَ: وَاَكْبَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الْعَصْرُ - فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَتَقَدَّمَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا، اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَهَابَا اَنْ يَّسْاَلَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ قَالَ: مَا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَلَا نَسِيْتُ، قَالَ: بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاَطَالَ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِيَةَ، فَاَطَالَ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقِيْلَ لِمُحَمَّدٍ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ قَالَ: لَمْ اَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاُنْبِئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ،

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَخْبَارُ ذِي الْيَدَيْنِ مَعْنَاهَا: اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ تَمَّتْ لَهٗ، وَاَنَّهٗ قَدْ اَدّٰى فَرْضَهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ، وَذُو الْيَدَيْنِ قَدْ تَوَهَّمَ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ رُدَّتْ اِلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى، فَتَكَلَّمَ عَلٰى اَنَّهٗ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَاَنَّ صَلَاتَهٗ قَدْ تَمَّتْ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتَ

2688- إسناده صحيح على شرطهما. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داؤد العتكي، ومحمد: هو ابن سيرين. وأخرجه مسلم (573) (98) في المساجد: باب السهو في الصلاة والسجود له، عن أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد (1008) و (1011) في الصلاة: باب السهو في السجدتين، والطحاوي 1/444، والبيهقي 2/357 من طرق عن حماد بن زيد، به. وانظر (2246).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ، كَانَ مِنَ اسْتِثْبَاتِهِ عَلٰى يَقِينٍ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ صَلَاتَهُ.

وَاَمَّا جَوَابُ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَهُ اَنْ: نَعَمْ، فَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُجِيبُوهُ، وَاِنْ كَانُوا فِي نَفْسِ الصَّلَاةِ، لِقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الانفال: 24) ، فَاَمَّا الْيَوْمَ، فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ، وَاُقِرَّتِ الْفَرَائِضُ، فَاِنْ تَكَلَّمَ الْاِمَامُ وَعِنْدَهُ اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ تَمَّتْ بَعْدَ السَّلَامِ لَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ، وَاِنْ سَاَلَ الْمَاْمُومِينَ فَاَجَابُوهُ بَطَلَتْ صَلَاتُهُمْ، وَاِنْ سَاَلَ بَعْضَ الْمَاْمُومِينَ الْاِمَامَ عَنْ ذٰلِكَ، بَطَلَتْ صَلَاتُهُ لِاسْتِحْكَامِ الْفَرَائِضِ، وَانْقِطَاعِ الْوَحْيِ، وَالْعِلَّةُ فِي سَهْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ مُعَلِّمًا قَوْلًا وَفِعْلًا، فَكَانَتِ الْحَالُ تَطْرَاُ عَلَيْهِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ، وَالْقَصْدُ فِيهِ اِعْلَامُ الْاُمَّةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ حُدُوثِ تِلْكَ الْحَالَةِ بِهِمْ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوپہر کی ایک نماز پڑھائی (راوی کہتے ہیں) شاید انہوں نے ظہر کی نماز کا ذکر کیا تھا یا عصر کا ذکر کیا تھا۔ لیکن میرا غالب گمان یہ ہے وہ عصر کی نماز تھی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد میں آگے کی طرف رکھی ہوئی لکڑی کی طرف بڑھ گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے ان میں سے ایک ہاتھ دوسرے پر تھا۔ جلد باز لوگ (مسجد سے) باہر نکل گئے وہ یہ کہہ رہے تھے نماز مختصر ہوگئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن انہیں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی ایک صاحب جن کا نام ذوالیدین تھا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز مختصر نہیں ہوئی اور میں بھی بھولا نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اسی طرح ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کیا جو آپ کے عام سجدوں جتنا طویل تھا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' پھر آپ نے دوسری مرتبہ سجدہ کیا آپ نے عام سجدوں جتنا طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔

محمد بن سیرین نامی راوی سے دریافت کیا گیا: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ نے سلام پھیر دیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں' البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی اطلاع کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران کلام کیا تھا۔ اس بنیاد پر کہ ان کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔ اور آپ نے وہ فرض ادا کر لیا ہے۔ جو آپ کے ذمے لازم تھا۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ شاید نماز اپنے پہلے والے فرض کی طرف لوٹا دی گئی ہے۔ انہوں نے اس صورت میں کلام کر دیا کہ وہ نماز کی حالت میں نہیں ہیں اور نماز مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے تصدیق چاہی اور آپ کو اس بات کا

یقین ہوگیا تو پھر آپ نے اپنی نماز کو مکمل کرلیا۔ جہاں تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ کو جواب دینے کا تعلق ہے۔ کہ انہوں نے جی ہاں کہا تو اب ان لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ نبی اکرم ﷺ کو جواب دیتے اگرچہ وہ نماز ادا کررہے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر جواب دو جب وہ تمہیں بلائیں تا کہ یہ چیز تم کو زندگی دے۔''

جہاں تک آج کے دن کا تعلق ہے۔ تو اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور فرض برقرار ہو چکے ہیں۔ تو جب امام کلام کرے اور اس کا خیال یہ ہو کہ سلام پھیرنے کے بعد اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ لیکن اگر وہ مقتدیوں سے سوال کرتا ہے۔ مقتدی اس کو جواب دیتے ہیں۔ تو ان لوگوں کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر امام نے بعض مقتدیوں سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو امام کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ اب فرائض مستحکم ہو چکے ہیں۔ اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے نماز کے دوران سہولاحق ہونے میں علت یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کو تعلیم دینے والا بھیجا گیا ہے۔ آپ قولی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی تعلیم دیتے تھے۔ تو بعض اوقات آپ پر ایسی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ جس کا مقصد آپ کی امت کو اطلاع دینا ہوتا تھا۔ کہ اس طرح کی صورتحال درپیش ہونے پر ان پر کیا چیز لازم ہوگی؟ یعنی وہ صورت حال جب نبی اکرم ﷺ کے بعد ان کو پیش آئے گی۔

ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

نبی اکرم ﷺ کا سہو کا دو سجدوں کو رسوا کرنے والی دو چیزوں کے نام دینا

2689 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمّٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سہو کے دو سجدوں کو (شیطان کو) رسوا کرنے والی دو چیزوں کا نام دیا ہے۔

بَابُ الْمُسَافِرِ

مسافر کا بیان

2690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ اَبَا عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدُ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

٭٭ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہ گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں مختلف جگہ بکھر جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس طرح گھاٹیوں اور نشیبی علاقوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہ ایک جگہ یوں اکٹھے رہتے تھے اگر ان پر کوئی کپڑا بچھایا جائے تو وہ ان سب پر آ جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ التَّزَوُّدِ لِلْاَسْفَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے سفر کے لئے زادِ سفر اختیار کرنے کے جواز کی نفی کی ہے

2691 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

2690- إسناده صحيح. إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ: وثقه الدارقطني، وقال ابوحاتم: صدوق، وذكره المؤلف في "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير مسلم بن مشكم فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة. وأخرجه أحمد 4/193، وأبو داؤد (2628) في الجهاد: باب ما يؤمر من انضمام العسكر وسعته، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/133، والحاكم 2/115، والبيهقي 9/152 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي! مع أن مسلم بن مشكم لم يخرج له الشيخان ولا أحدهما.

الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى) (البقرة: 197)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ حج پر جاتے تھے تو زادِراہ ساتھ لے کر نہیں جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم زادِراہ بھی ساتھ رکھو بے شک سب سے بہتر زادِراہ پرہیزگاری ہے''۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ لِاَخِيهِ اِذَا عَزَمَ عَلٰى سَفَرٍ يُرِيْدُ الْخُرُوجَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کا کوئی بھائی سفر کے ارادے سے روانہ ہونے لگے تو وہ اس کے لئے کیا دعا کرے؟

2692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، حَتّٰى اِذَا اَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر کو آسان کر دے۔

2691- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ فمن رجال البخاري. شبابة: هو ابن سوار المدائني، وورقاء: هو ابن عمر اليشكري. وأخرجه ابن جرير في "جامع البيان" (3730)، وأبو داوُد (1730) في المناسك: باب التزود في الحج، من طريق المخرّمي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1523) في الحج: باب قول الله تعالى: (وتزوّدوا فإن خير الزاد التقوى)، وابن أبي حاتم في "تفسيره" فيما ذكره ابن كثير 1/246 من طريق ورقاء، به. وأخرجه النسائي في السير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/154 من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن عكرمة، عن ابن عباس، وأخرجه سفيان بن عيينة عن عكرمة مرسلًا كما في البخاري، والطبري (3733) و (3759)، وابن أبي حاتم.

2692- إسناده حسن. أسامة بن زيد: هو الليثي، قال الحافظ في "التقريب": صدوق يهم، وقال ابن عدي: يروي عنه الثوري وجماعة من الثقات، ويروي عنه ابن وهب نسخة صالحة ... وهو حسن الحديث، وأرجو انه لا بأس به، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/517، وأحمد 2/325 و331 و443 و476، والنسائي في "اليوم والليلة" (505)، والترمذي (3445) في الدعوات: باب رقم (46)، وابن ماجه (2771) في الجهاد: باب فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، والحاكم 2/98 وصححه، والبيهقي 5/251، والبغوي (1346) من طرق عن أسامة بن زيد، بهذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2702).

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ لِاَخِيهِ عِنْدَ الْوَدَاعِ فَيَحْفَظُهُ اللّٰهُ فِيْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اپنے بھائی کو رخصت کرتے وقت کیا پڑھے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کے دوران اس کی حفاظت کرتا ہے

2693 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُوْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ اِلَى الْعِرَاقِ اَنَا وَرَجُلٌ مَعِي، فَشَيَّعَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُفَارِقَنَا، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مَعِي شَيْءٌ اُعْطِيكُمَا، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا اسْتَوْدَعَ اللّٰهُ شَيْئًا حَفِظَهُ، وَاِنِّيْ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمَا وَاَمَانَتَكُمَا، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكُمَا

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں عراق کے لئے روانہ ہونے لگا تھا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں رخصت کرنے کے لیے ہمارے ساتھ آئے جب وہ ہم سے جدا ہونے لگے' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو میں تمہیں دوں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز ودیعت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے' تو میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تم دونوں کے عمل کے خاتمے کو اللہ تعالیٰ کو ودیعت کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ لِمَنْ اَرَادَ رُكُوبَ الْاِبِلِ لِيُنَفِّرَ الشَّيَاطِينَ عَنْ ظُهُوْرِهَا بِهَا

جو شخص اونٹ پر سوار ہونے لگے اسے بسم اللہ پڑھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ وہ اونٹ کی پشت سے شیاطین کو دور بھگا دے

2694 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2693– إسناده قوي. أبو زرعة الرازي: هو عُبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (509) عن أحمد بن إبراهيم بن محمد، عن ابن عائذ، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 9/173 من طريق محمد بن عثمان التنوخي، عن الهيثم بن حميد، به. وأخرجه أحمد 2/7 و25 و38 و136 و358، والنسائي (506)، وابن ماجه (2826)، والترمذي (3442) و(3443)، والحاكم 2/97 من طرق عن ابن عمر.

2694– إسناده حسن. وهو مكرر (1704).

(متن حدیث): عَلٰى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے' جب تم اس پر سوار ہو' تو اللہ کا نام لو اور اپنی حاجت کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہ کرو''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ عِنْدَ الرُّكُوبِ لِسَفَرٍ يُرِيْدُ الْخُرُوجَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کیلئے سوار ہوتے وقت کیا پڑھے؟ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ کرے

2695 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ) (الزخرف: 13) ، يَقْرَاُ الْاٰيَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاطْوِ لَنَا الْاَرْضَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا فَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا ، وَكَانَ اِذَا رَجَعَ قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس (سواری کو) مسخر کر دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو آیات تلاوت کرتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے۔

''اے اللہ! میں اپنے اس سفر کے دوران نیکی اور پرہیزگاری کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کا بھی جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور (ہماری غیر موجودگی میں) گھر والوں کا نگران ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ رہنا اور ہمارے گھر والوں کا بھی خیال رکھنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آتے تھے' تو یہ کہتے تھے۔

''ہم رجوع کرنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔

2695- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم غير إبراهيم بن الحجاج السامي فمن رجال النسائي، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 2/144، والترمذي (3447) في الدعوات: باب ما يقول إذا ركب الناقة، والدارمي 2/285، والحاكم 2/254 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ اَبِى الزُّبَيْرِ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ تَفَرَّدَ بِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ابوزبیر کے حوالے سے منقول روایت جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس کو نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں

2696 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيًّا الْاَسَدِيَّ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِى سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ) (الزخرف: 13)، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ، فَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

علی اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ تعلیم دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہونے کے وقت اپنی سواری پر سوار ہوتے تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پھر یہ پڑھتے تھے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے (اس سواری کو) ہمارے لئے مسخر کیا ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے''۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کردے ہمارے لئے اس کی مسافت کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں' تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا تو ہی نگران ہے اے اللہ! میں سفر کی مشقت (سفر کے دوران یا واپسی پر) کسی ناپسندیدہ منظر کو دیکھنے اور واپسی پر اپنے اہل خانہ' مال یا اولاد کے بارے میں کسی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تھے' تو یہی کلمات پڑھتے تھے اور ان میں یہ الفاظ زائد پڑھتے تھے۔

2696- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله . علي الأسدي: هو علي بن عبد الله البارقي الأزدي، قال أبو عبيد وابن السكيت: الأسد بالسين والأزد بالزاي: وهم أزدُ شنوءة. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/16، و"اليوم والليلة" (548)، والبيهقي 5/251-252 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (9232) -ومن طريقه أحمد 2/150، وأبو داؤد (2599) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا سافر- ومسلم (1342) في الحج: باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، وابن خزيمة (2542) من طريق ابن جريج، به.

(ہم) رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّزِيدَ فِيْ هٰذَا الدُّعَاءِ كَلِمَاتٍ اُخَرَ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس دعا میں دوسرے کلمات کا بھی اضافہ کرے

2697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَوْفَلٍ عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْاَسَدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): رَكِبَ عَلِيٌّ دَابَّةً، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلَيْهَا، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَكْرَمَنَا، وَحَمَلَنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَفَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَهُ تَفْضِيلًا: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14) ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ ، ثُمَّ قَالَ: فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا، وَاَنَا رِدْفُهُ

❁❁ علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوں گے تو آپ نے بسم اللہ پڑھی تو جب آپ اس پر سوار ہو گئے' تو آپ نے یہ پڑھا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں عزت عطا کی ہمیں خشکی اور سمندری راستوں پر چلنے کا موقع دیا۔ ہمیں پاکیزہ رزق عطا کیا' اور ہمیں اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر فضیلت دی۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے (اس سواری کو) مسخر کیا ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔ بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ تکبیر کہی پھر یہ کہا:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے بے شک تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا میں اس وقت آپ کے پیچھے سوار تھا۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الرُّكُوبِ لِسَفَرٍ يُرِيدُهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر کے ارادے سے سوار ہوتے وقت اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرے؟

2698 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا

2697- إسناده حسن، وانظر ما بعده.

اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهٖ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ) (الزخرف: 13) اِلٰی قَوْلِهٖ: (وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ) (الزخرف: 14)، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، قُلْتُ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ، قَالَ: عَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِیْ

❀❀ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب ایک جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو بسم اللہ پڑھی جب وہ اس جانور کی پشت پر سیدھے بیٹھ گئے' تو انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ کہا پھر یہ پڑھا:

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے (اس سواری کو) مسخر کیا ورنہ ہم اس پر قابو نہیں پا سکتے تھے'' یہ آیت یہاں تک ہے۔

''بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیے جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمدللہ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا ''(اے اللہ) تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' تو میری مغفرت کردے گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''۔

پھر وہ مسکرا دیے میں نے دریافت کیا: امیرالمومنین آپ کس بات پر مسکرائے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

پھر آپ مسکرا دیے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر مسکرائے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اس بندے سے خوش ہوتا ہے' جب وہ یہ کہتا ہے' اے میرے پروردگار تو میری مغفرت کردے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے' میرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دَعْوَةَ الْمُسَافِرِ لَا تُرَدُّ مَا دَامَ فِیْ سَفَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسافر جب تک سفر کرتا رہتا ہے اس کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے

2698- رجاله ثقات رجال الشيخين . ابو الأحوص: هو سلام بن سُليم الحنفي، وقد أخرج الشيخان حديث أبي إسحاق برواية أبي الأحوص عنه . وأخرجه الترمذي (3446) في الدعوات: باب ما يقول إذا ركب الناقة، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد (2602) في الجهاد: باب ما يقول الرجل إذا ركب، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص 471 من طريقين عن أبي الأحوص، به . وأخرجه أحمد 1/97 و115 و128، والطيالسي (132)، والنسائي في اليّهر كما في "التحفة" 7/436، والحاكم 2/99 وصححه، من طريقين عن أبي إسحاق، به . وأخرجه الحاكم 2/98 من طريق المنهال بن عمرو، عن علي بن ربيعة، به.

2699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث):ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَّا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْمُ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین طرح کی دعاؤں کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی دعا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابوجعفر نامی راوی کا نام محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہے یعنی (یہ امام باقر ہیں)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اِذَا قَالَ الْمُسَافِرُ فِيْ مَنْزِلِهٖ اَمِنَ الضَّرَرَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ

اس چیز (یعنی کلمات) کا تذکرہ جب مسافر اپنے پڑاؤ کی جگہ پر اسے پڑھ لے تو وہ وہاں سے روانہ ہونے تک ہر چیز سے ہونے والے نقصان سے محفوظ رہتا ہے

2700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

2699- حديث حسن، رجال إسناده ثقات إلا أن فيه انقطاعًا إن كان ابو جعفر هو محمد بن على كما قال المؤلف، فإنه لم يدرك أبا هريرة، وإن كان غيره، فهو مجهول، فقد جاء في "الميزان" 4/11: أبو جعفر اليمامي عن أبي هريرة، وعنه عثمان بن أبي العاتكة مجهول. أبو جعفر عن أبي هريرة، أراه الذى قبله، روى عنه يحيى بن أبي كثير وحده، فقيل: الأنصارى المؤذن، له حديث النزول، وحديث "ثلاث دعوات"، ويقال: مدني، فلعله محمد بن على بن الحسين، وروايته عن ابى هريرة وعن أم سلمة فيها إرسال، لم يلحقهما أصلًا. وأخرجه البخارى في "الأدب المفرد" (32) و (481) ، وأبو داوُد (1536) في الصلاة: باب الدعاء بظهر الغيب، والترمذى (1905) في البر والصلة: باب ما جاء في دعوة الوالدين، و (3448) في الدعوات: باب رقم (48) ، وابن ماجه (3862) في الدعاء: باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، والطيالسى (2517) ، وأحمد 2/258 و348 و478 و517 و523، والقضاعى في "مسند الشهاب" (306) ، والبغوى (1394) من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد. وله شاهد يتقوى به عند أحمد 4/154 من طريق زيد بن سلام، عن عبد الله بن زيد بن الأزرق (لم يوثقه غير ابن حبان) عن عقبة بن عامر الجهني قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ثلاثة تستجاب دعوتهم: الوالد والمسافر والمظلوم."

اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ یَزِیدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ، وَالْحَارِثَ بْنَ یَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ، عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَکِیْمِ السُّلَمِیَّةِ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا نَزَلَ اَحَدُکُمْ مَنْزِلًا فَلْیَقُلْ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، فَاِنَّهُ لَا یَضُرُّهُ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، وَالْحَارِثُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، وَالْحَارِثُ بْنُ یَعْقُوبَ هُوَ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ مِصْرِیٌّ

حضرت سعد بن ابی وقاص سیّدہ خولہ بنت حکیم ﷞ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی جگہ پر پڑاؤ کرے اور یہ کلمات نماز پڑھ لے جاتا'' میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو جب تک وہ شخص وہاں سے روانہ نہیں ہوا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی

(امام ابن حبان ﷫ فرماتے ہیں:) یعقوب بن عبداللہ نامی راوی بکیر بن عبداللہ بن اشج کے بھائی ہیں۔ اور حارث نامی راوی حارث بن یعقوب بن عبداللہ بن اشج ہے حارث بن یعقوب نامی راوی عمرو بن حارث مصری کا باپ ہے۔

ذِکْرُ مَا یَقُوْلُ الْمُسَافِرُ اِذَا اَسْحَرَ فِیْ سَفَرٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسافر سفر کے دوران سحری کرے تو کیا پڑھے؟

2701 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَیْلٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ کَانَ اِذَا سَافَرَ وَجَاءَ سَحَرًا یَقُوْلُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ، رَبَّنَا

2700- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2708) (55) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، وابن ماجه (3547) في الطب: باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، وابن خزيمة (2567) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/377، والنسائي في "اليوم والليلة" (560) –وعنه ابن السني (533) – ومسلم (2708)، والترمذي (3437) في الدعوات: باب ما جاء ما يقول الرجل إذا نزل منزلاً، وابن خزيمة (2566)، والبيهقي 5/253 من طرق عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، به. وأخرجه أحمد 6/377 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد، به. وأخرجه مالك 2/978 –وعنه عبد الرزاق (9261) – وأحمد 6/377، والنسائي (561)، والدارمي 2/287 من طرق عن خولة بنت حكيم. وأخرجه عبد الرزاق (9260)، والنسائي (561) من طريق ابن عجلان، عن يعقوب بن عبد الله، عن سعيد بن المسيب مرسلًا.

صَاحِبْنَا، فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سحری کے وقت آپ تشریف لاتے تو یہ کہتے تھے۔

''سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد کو سن لیا اور اس کی آزمائش کی خوبی کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر اپنا فضل کر! ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّكْبِيرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ لِلْمُسَافِرِ فِيْ سَفَرِهِ

مسافر کیلئے سفر کے دوران ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کی تکبیر کہنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِي، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سفر پر جانا چاہتا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی تلقین کرتا ہوں جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان کر دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْرَاعِ فِي السَّيْرِ عَلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ اِذَا سَافَرَ الْمَرْءُ فِي السَّنَةِ عَلَيْهَا

2701- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم (2718) في الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، وأبو داوُد (5086) في الأدب: باب ما يقول إذا أصبح، والنسائي في السير كما في " التحفة " 9/406، وابن خزيمة 1/446، وابن السني في "اليوم والليلة"(515) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخطأ الحاكم فاستدركه على مسلم، وخرجه 1/446 من الطريق التي أخرجها مسلم. وأخرجه عبد الرزاق (9236) و (9237) ، وابن أبي شيبة 10/360 من طريق مجاهد عن ابن عمر موقوفًا عليه. قوله: "سمع سامع"، قال النووي في "شرح مسلم" 17/39 : رُوي بوجهين: أحدهما: فتح الميم من "سمّع" وتشديدها، ومعناه: بلَّغ سامع قولي هذا لغيره وقال مثله، تنبيهًا على الذكر في السحر والدعاء ، والوجه الثاني: ضبط "سمِع" بكسر الميم وتخفيفها، أي: شهد شاهد على حمدنا لله تعالى على نعمه وحسن بلائه.

جانوروں پر تیزی سے سفر کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی خشک علاقے میں سفر کر رہا ہو

2703 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ عَلَيْهَا، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ

😊😊 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم شادابی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹ کو اس کا حق دو (یعنی اس کو چرنے کا موقع دو) اور جب تم قحط سالی کے زمانے میں سفر کرو تو تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو' تو راستے میں پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ بِاللَّيْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت تنہا سفر کرے

2704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ اَبَدًا

😊😊 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر ان لوگوں کو پتہ چل جائے' اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے) تو کبھی کوئی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے''۔

2703- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/337 و378، ومسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، والترمذي (2858) في الأدب: باب رقم (75)، وأبو داؤد (2569) في الجهاد: باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، وابن خزيمة (2550) و(2556)، والطحاوي في "مشكل الآثار" بتحقيقنا (115) و(116)، والبيهقي 5/256 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد. وسيكرره المؤلف برقم (2705).

2704- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عاصم بن مُحَمَّدٍ: هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمري. وأخرجه أحمد 2/24 و60، وابن أبي شيبة 9/38 و12/521- 522 وعنه ابن ماجه (3768) في الأدب: باب كراهية الوحدة، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/23 و86 و120، والدارمي 2/287، والبخاري (2998) في الجهاد: باب السير وحده، والترمذي (1673) في الجهاد: باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، وابن خزيمة (2569)، والحاكم 2/101، والبيهقي 5/257 من طرق عن عاصم، به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!! وأخرجه أحمد 2/112، والنسائي في السير كما في "التحفة" 6/38 من طريق عمر بن محمد - أخي عاصم بن محمد، عن أبيه، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيسِ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی رات کے وقت راستے کے درمیان پڑاؤ کرلے

2705 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا السَّيْرَ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم شادابی کے علاقے میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی انہیں چرنے کا موقع دو) جب تم بنجر جگہ پر سفر کرو تو تیزی سے سفر کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے میں پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ حشرات الارض کا ٹھکانہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ فِيْ سَفَرِهٖ اِذَا صَعُبَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ وَالْمَشَقَّةُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے سفر کے دوران کیا عمل کرنا مستحب ہے؟

اس وقت جب اس کے لئے چلنا دشوار ہو اور مشقت کا باعث ہو

2706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، قَالَ: فَصَامَ النَّاسُ وَهُمْ مُشَاةٌ وَرُكْبَانٌ، فَقِيلَ لَهٗ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ، اِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ مَا تَفْعَلُ، فَدَعَا بِقَدَحٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى فِيهِ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ، ثُمَّ شَرِبَ، فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَعْضَهُمْ صَامَ، فَقَالَ: اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ، وَاجْتَمَعَ الْمُشَاةُ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالُوْا: نَتَعَرَّضُ

2705– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر (2703)، جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم (1926) في الإمارة: باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/396، وابن خزيمة (2557)، والبيهقي 5/256، والبغوي (2684) من طرق عن جرير، بهذا الإسناد.

2706– إسناده صحيح على شرط مسلم. جعفر: هو ابن محمد بن علي الصادق. وهو في "مسند أبي يعلى" (1880). وأخرجه ابن خزيمة (2536) عن محمد بن بشار، عن عبد الوهاب بن عبد المجيد، عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2537)، والحاكم 1/443 وصححه ووافقه الذهبي، والبيهقي 5/256 من طرق عن روح بن عبادة، عن ابن جريج، عن جعفر بن محمد، به. وانظر (3541) (3543). والنَّسل: هو الإسراع في المشي.

لِدَعَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اشْتَدَّ السَّفَرُ، وَطَالَتِ الْمَشَقَّةُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِينُوا بِالنَّسْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَلَمَ الْاَرْضِ، وَتَخِفُّوْنَ لَهُ، قَالَ: فَفَعَلْنَا، فَخَفَفْنَا لَهُ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ ''کراع الغمیم'' کے مقام پر پہنچے تو راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا کچھ پیدل چل رہے تھے کچھ سوار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: لوگوں کے لئے روزہ رکھنا دشواری کا باعث ہو رہا ہے اور لوگ اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں آپ کیا کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ منگوایا اور اس کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے دیکھ لیا تو آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد کچھ لوگوں نے روزہ ختم کر دیا۔ کچھ لوگ بدستور روزے کی حالت میں رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ نافرمان ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پیدل چلنے والے لوگ اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے کہا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے درپے ہو رہے ہیں جبکہ سفر شدت اختیار کر چکا ہے مشقت طویل ہو گئی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیزی سے چلنے کے ذریعے مدد حاصل کرو کیونکہ وہ زمین کے نشان کو منقطع کر دیتی ہے یہ تم لوگوں کے لئے آسان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا تو ہمارے لیے یہ آسان ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ قُفُوْلِهٖ مِنَ الْاَسْفَارِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھے؟

2707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ، كَبَّرَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فِي الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوے یا حج یا عمرے سے واپس آتے تھے تو

2707- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/980. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63، والبخاري (1797) في العمرة: باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ومسلم (1344) في الحج: باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، وأبو داؤد (2770) في الجهاد: باب في التكبير على كل شرف في المسير، والنسائي في السير كما في "التحفة" 6/210، والبيهقي 5/259. وأخرجه عبد الرزاق (9235)، وأحمد 2/21، وابن أبي شيبة 10/361 و12/519، ومسلم (1344) من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (950) في الحج: باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة، والنسائي في "اليوم والليلة" (539) من طريقين عن نافع، به.

آپ ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے ہے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لئے مخصوص ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہیں (ہم) رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا پسپا کر دیا''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ لِلْمَرْءِ عِنْدَ طُوْلِ سَفَرَتِهِ سُرْعَةُ الْاَوْبَةِ اِلٰى وَطَنِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ طویل سفر کرے تو اسے وطن جلدی واپس جانے کی کوشش کرنی چاہئے

2708 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے یہ آدمی کو (صحیح طریقے سے) سونے کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے تو جب کوئی شخص سفر کے حوالے سے اپنے مقصد کو پورا کر لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس آ جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمُسَافِرُ اِذَا رَاٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ جب آدمی کوئی ایسی بستی دیکھے جس میں وہ داخل ہونا چاہتا ہو تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟

2709 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِالَّذِيْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرٰى قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ،

2708- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" .2/980 ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/236 و445، والدارمي 2/284، والبخاري (1804) في العمرة: باب السفر قطعة من العذاب، و (3001) في الجهاد: باب السرعة في السير، و (5429) في الأطعمة: باب ذكر الأطعمة، ومسلم (1927) في الإمارة: باب السفر قطعة من العذاب، وابن ماجه (2882) في المناسك: باب الخروج إلى الحج، وأبو الشيخ في "الأمثال" (205)، والقضاعي في "الشهاب" (225)، والبيهقي 5/259، والبغوي (2687) . وأخرجه أحمد 2/496 من طريق سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

وَرَبَّ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضْلَلْنَ، نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا

عطاء بن ابومروان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کعب الاحبار نے ان کے سامنے اس ذات کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی جس ذات نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے دریا کو چیر دیا تھا' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے' تو جیسے ہی اس بستی کو دیکھتے تو اسے دیکھ کر یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جن پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے ان سب چیزوں کے پروردگار! اے سات زمینوں اور جن کے نیچے وہ ہیں ان کے پروردگار! اے ہواؤں اور جنہیں وہ اڑتی ہیں ان کے پروردگار! اے شیاطین اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں ان کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اس بستی کے رہنے والوں کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہم اس بستی کے شر اس بستی کے رہنے والوں کے شر اس میں موجود شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِيضَاعُ اِذَا دَنَا مِنْ بَلَدِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب اپنے شہر کے قریب پہنچے تو اس کے لئے سواری کو تیز کرنا مستحب ہے

2710 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے تھے اور اگر آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تھے' تو اسے حرکت دیتے تھے ایسا آپ مدینہ

2709- إسناده حسن كما قال الحافظ فيما نقله عنه صاحب "الفتوحات الربانية"، وأبو مروان والد عطاء ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع. وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (525) عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (544)، وابن خزيمة (2565)، والحاكم 1/446 و2/100-101، والبيهقي 5/252 من طرق عن ابن وهب، عن حفص بن ميسرة، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني (7299) من طريق سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، به. قال الهيثمي في "المجمع" 10/135: رجاله رجال الصحيح غير عطاء بن أبي مروان وأبيه، وكلاهما ثقة. وأخرجه النسائي (543) من طريق سليمان، عن أبي سهل بن مالك، عن أبيه، عن كعب. وفي الباب عن عائشة عند ابن السني (528).

2710- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/159، والبخاري (1802) في العمرة: باب من أسرع ناقته إذا بلغ المدينة، و (1886) في فضائل المدينة، والترمذي (3441) في الدعوات: باب ما يقول إذا قدم من السفر، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/174، والبيهقي 5/260 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1802)، والبيهقي 5/260 من طريق محمد بن جعفر، عن حميد، به.

منورہ سے محبت کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنْ سَفَرِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر کیا پڑھنا چاہیے؟

2711 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

٭٭ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔
"(ہم) رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ شُعْبَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ مَعْلُوْلٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ شعبہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ "معلول" ہے

2712 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ: آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

2711– رجاله ثقات رجال الشيخين غير الربيع –وهو ابن البراء– ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال العجلي: كوفي ثقة، وروى له الترمذي والنسائي. وأخرجه أحمد 4/281 و289 و298، والطيالسي (716)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (550)، وفي السير كما في "التحفة" 2/15، والترمذي (3440) في الدعوات: باب ما يقول إذا قدم من السفر، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (9240)، وابن أبي شيبة (9662) و(15475)، وأحمد 4/300 من طرق عن أبي إسحاق، به. وقال الترمذي بإثره: هذا حديث حسن صحيح، وروى الثوريُّ هذا الحديث عن أبي إسحاق، عن البراء، ولم يذكر فيه عن الربيع بن البراء، ورواية شعبة أصح.

2712– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير فطر –وهو ابن خليفة القرشي المخزومي– فقد روى له البخاري مقرونًا وأصحاب السنن، ووثقه غير واحد من الأئمة، محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة" (549) من طريق يحيى بن آدم، عن منصور، وإسرائيل وفطر، بهذا الإسناد.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

"(ہم) رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں"۔

2713 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا، فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ طُرُوقًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص رات کے وقت (اپنے شہر میں) داخل ہو، تو وہ رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس نہ جائے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُقْتَضِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے

2714 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا قَالَ: اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہونے کے لئے گئے تھے جب ہم واپس آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رک جاؤ تا کہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت (کا شوہر کافی عرصے سے گھر سے دور تھا) وہ خود کو بنا سنوار لے"۔

2713- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نبيح العنزي -وهو نبيح بن عبد الله العنزي أبو عمرو الكوفي- فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه أبو زرعة، والعجلي، وذكره المؤلف في "الثقات"، وصحح حديثه الترمذي وابن خزيمة والمؤلف والحاكم. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/523، وأحمد 3/399، والترمذي (2712) في الاستئذان: باب ما جاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/523، والطيالسي (1724)، وأحمد 3/302، ومسلم (715) (184) في الإمارة: باب كراهة الطروق، وأبو داود (2776) في الجهاد: باب الطروق، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/265، والبيهقي 5/260 من طريقين عن محارب بن دثار، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/310 من طريق أبي الزبير، عن جابر. وانظر ما بعده.

2714-إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند غير المصنف. سيار: هو أبو الحكم العنزي. وقد تحرفت "المغيبة" في الأصل إلى "المعتدة". وأخرجه أحمد 3/303، والدارمي 2/146، والبخاري (5079) في النكاح: باب تزويج الثيبات، و(5247) باب تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة، ومسلم 3/1527 (181) في الإمارة: باب كراهة الطروق، وأبو داود (2778) في الجهاد: باب الطروق، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة" 2/205 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1786)، وأحمد 3/355، ومسلم، والبيهقي 5/260 من طريق شعبة، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ دُخُولِهٖ مَنْزِلَهٗ

سفر سے واپس آنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے گھر میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعات ادا کرے

2715 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، قَالَ: فَلَمَّا اَتَى الْمَدِيْنَةَ اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی وہ مسجد میں آ کر دو رکعات ادا کر لیں''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ عِنْدَ دُخُولِهٖ بَيْتَهٗ اِذَا رَجَعَ قَافِلًا مِنْ سَفَرِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی جب سفر سے واپس آئے تو گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھے؟

2716 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فِيْ سَفَرِهٖ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّبْنَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ، اللّٰهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، فَاِذَا اَرَادَ الرُّجُوْعَ، قَالَ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ، فَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ، قَالَ: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا اَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے غیر موجودگی میں گھر والوں کا تو ہی نگران ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت واپسی پر کسی پریشان صورت حال سے سامنا کرنے کی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے''۔

2715– إسناده صحيح على شرطهما. أبو الوليد: هشام بن عبد الملك وأخرجه الطيالسي (1727)، ومسلم (715) (72) في صلاة المسافرين: باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه، من طريق شعبة، بهذا الإسناد.

2716–رجاله ثقات غير سماك فإنه صدوق، لكن روايته عن عكرمة فيها اضطراب . وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" (532) عن أبي يعلى، به. وأخرجه أحمد 1/256 و299–300، وابن أبي شيبة 10/358–359 و12/517، والبيهقي 5/250 من طريق أبي الأحوص، بهذا الإسناد. ورواية ابن أبي شيبة مختصرة.

جب آپ واپسی کا ارادہ کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کرنے والے ہیں''۔

جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''توبہ کرتے ہوئے' توبہ کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہوئے (ہم گھر آتے ہیں) وہ ہمارا کوئی گناہ نہ باقی رہنے دے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِرْضَاءِ الْمَرْءِ اَهْلَهٗ عِنْدَ قُدُوْمِهٖ مِنْ سَفَرِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اپنی بیوی کو راضی کرنے کا حکم ہے

2717 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، فَقَالَ: تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قُلْتُ: اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتُمَشِّطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ، فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْكَيْسُ اَرَادَ بِهِ الْجِمَاعَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوا آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کرلی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے دریافت کیا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: بلکہ ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ کی ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تاکہ تم اس کے ساتھ خوش مغلیاں کرتے یا وہ تمہارے ساتھ خوش مغلیاں کرتی۔ میں نے عرض کی: میری بہنیں ہیں میں نے اس بات کو پسند کیا' میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جوان کی دیکھ بھال کرے۔ ان کی کنگھی کرے ان کا خیال رکھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم واپس جارہے ہو' تو جب تم گھر واپس جاؤ تو سمجھداری کا مظاہرہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ الکیس (سمجھداری کا مظاہرہ کرنے) سے مراد صحبت کرنا ہے۔

2717– إسناده صحيح على شرط الشيخين . واخرجه البخاري (2097) في البيوع: باب شراء الدواب والحمير، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وانظر (7094) .

فَصْلٌ فِيْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ

فصل: عورت کا سفر کرنا

2718 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ ذِي الْمَحْرَمِ الَّذِيْ زُجِرَ سَفَرُ الْمَرْاَةِ اِلَّا مَعَهُ

محرم کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بغیر سفر کرنا عورت کے لئے ممنوع ہے

2719 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا مَعَ اَبِيْهَا اَوِ ابْنِهَا اَوْ اَخِيْهَا اَوْ زَوْجِهَا، اَوْ ذِي مَحْرَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عورت ایسا سفر نہ کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ پر مشتمل ہو مگر یہ وہ اپنے باپ کے ساتھ یا بیٹے کے ساتھ یا بھائی کے ساتھ یا شوہر کے ساتھ یا کسی محرم عزیز کے ساتھ (اس سے زیادہ کا سفر کر سکتی ہیں)''۔

2718- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر ما بعده.

2719- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم (1340) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد (1726) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن ماجه (2898) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي، وابن خزيمة (2519)، والبيهقي 3/138، والبغوي (1850) من طرق عن وكيع، به. وأخرجه الدارمي 2/286، ومسلم (1340)، والترمذي (1169) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وابن خزيمة (2520) من طرق عن الأعمش، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2720 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، قَالَ: قَالَ نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ تَحْرُمُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں' وہ تین دن کا سفر کرے ماسوائے اس کے' اس کے ہمراہ کوئی ایسا محرم ہو جو اس کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت لازمی قسم کی ممانعت ہے استحباب کے طور پر نہیں

2721 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن کا سفر کرے ماسوائے اس کے' اس کے ہمراہ کوئی محرم ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ مِنْ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

عورت کا کسی محرم کے بغیر تین راتوں سے زیادہ سفر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

2722 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ:

2720– إسناده حسن، حسان بن إبراهيم –وإن كان روى له الشيخان– يخطء، فلا يرقى حديثه إلى الصحة . إبراهيم الصائغ: هو ابن ميمون. وانظر (2722) و (2729) و (2730) .

2721–إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه ابن خزيمة (2527) عن أحمد بن المقدام ومحمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (1339) (422) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، من طريق أبي كامل الجحدري، عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أبو داؤد (1725) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، من طريق جرير، عن سهيل، به.

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہیں وہ تین راتوں کی مسافت کا سفر کرے مگر یہ اس کے ہمراہ محرم ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ بِذِكْرِ هٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهِ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے تذکرے کے ہمراہ اس ممانعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے کم کو مباح قرار دیا جائے

2723 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ، اَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن اور دو راتوں کا سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا شوہر یا کوئی محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَ الْعَدَدِ فِيْ هٰذَا الزَّجْرِ لَيْسَ الْقَصْدُ فِيْهِ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت میں مذکور تعداد سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کو مباح قرار دیا جائے

2724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

2722- إسناده قوى على شرط مسلم . ابن ابى فديك: هو محمد بن إسماعيل . وأخرجه مسلم (1338) (414) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى الحج وغيره، عن محمد بن رافع، عن ابن ابى فديك، بهذا الإسناد. وانظر (2729) و (2730) .

2723- إسناده صحيح على شرط الشيخين . المقدمى: هو محمد بن ابى بكر، ويحيى: هو ابن سعيد القطان، وقزعة مولى زياد: هو قزعة بن يحيى البصرى. وأخرجه البخارى (1197) فى فضل الصلاة فى مسجد مكة والمدينة: باب مسجد بيت المقدس، ومسلم 2/975-976 (416) فى الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والبيهقى 3/138، والبغوى (450) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا، اَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر یہ' اس کا شوہر یا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الْمَذْكُورَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُبِحِ اسْتِعْمَالَهُ فِيمَا دُوْنَ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد میں مذکور ممانعت اس کے علاوہ تعداد میں' اس پر عمل کو مباح قرار نہیں دیتی

2725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِى مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا سفر کرے مگر یہ کہ وہ اپنے محرم کے ساتھ کر سکتی ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِى خُصَّ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَيْسَ الْقَصْدُ فِيْهِ اِبَاحَةَ اسْتِعْمَالِهِ فِيمَا دُوْنَهُ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ممانعت جو اس عدد کے ساتھ مخصوص

2724- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم 2/975-976 (415) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/7 و45 من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به . وأخرجه أحمد 3/45 و62 و77، من طرق عن قزعة، به.وأخرجه أحمد 3/45 و53 و64 و71، من طرق عن أبي سعيد الخدري.

2725- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" .2/979 ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/285، وابن خزيمة (2524) ، والبيهقي 3/139، والبغوي (1849) . وأخرجه الترمذي (1170) في الرضاع: باب ما جاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، وأبو داوُد (1724) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن خزيمة (2523) من طرق عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

ہے اس کے ذریعے مقصود یہ نہیں ہے کہ اس کے علاوہ میں اس پر عمل کو مباح قرار دیا جائے

2726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَاحِدًا لَيْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ ایک دن کا ایسا سفر کرے جس میں اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید مقبری نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِيْ قُرِنَ بِهٰذَا الْعَدَدِ لَمْ يُرِدْ بِهِ اِبَاحَةَ مَا دُوْنَهُ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ممانعت کو جو اس عدد کے ہمراہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد اس کے علاوہ کو مباح قرار دینا نہیں ہے

2727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

2726- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البخاري (1088) في تقصير الصلاة: باب في كم تقصر الصلاة، ومسلم (1339) (420) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، والبيهقي 3/139 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2525) من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، به. وأخرجه ابن ماجه (2899) في المناسك: باب المرأة تحج بغير ولي. من طريق شبابة، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

2727- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي وهو ثقة. وأخرجه البيهقي 3/139 من طريق سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة (2526) من طريق خالد، عن سهيل، به.

(متن حدیث): لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ بَرِيْدًا اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ : سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيْقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت ایک برید کا سفر بھی محرم کے بغیر نہ کرے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ لَمْ يُرِدِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَائَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

2728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ ایک رات کا سفر کرے مگر یہ' اس کا کوئی محرم مرد اس کے ساتھ ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِي ذَكَرْنَا بِهٰذَا الْعَدَدِ قُصِدَ بِهٖ دُوْنَهُ وَفَوْقَهُ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عدد کے ہمراہ ہم نے جو یہ ممانعت ذکر کی ہے اس کے ذریعے اس سے کم اور اس سے زیادہ دونوں مراد ہیں

2729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ:

2728- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (1339) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، وأبو داؤد (1723) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، والبيهقي 3/139 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.

حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا محرم اس کے ساتھ ہو (تو یہ جائز ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَهَا السَّفَرُ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِذَا كَانَتْ مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ عورت کو تین دن سے کم کا سفر کرنے کی اجازت ہے جب اس کے ہمراہ کوئی محرم موجود نہ ہو

2730 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو (تو یہ جائز ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ سَفَرًا قَلَّتْ مُدَّتُهُ اَوْ كَثُرَتْ مِنْ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ عورت سفر پر جائے جبکہ عورت کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو خواہ اس کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو

2731 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو

2729– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم (1338) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهٰذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/143، والبخاري (1087) في تقصير الصلاة: باب في كم الصلاة، وأبو داوٗد (1727) في الحج: باب في المرأة تحج بغير محرم، وابن خزيمة (2521)، والبيهقي 3/138 من طرق عن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر، بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1086) من طريق أبي اسامة، عن عبيد الله بن عمر، به. وانظر (2720) و (2722).

2730– إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو مكرر ما قبله.

بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"(کسی نامحرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہو اور عورت سفر نہ کرے البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو (تو یہ جائز ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ مَمْنُوعَةٌ عَنْ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا قَلَّتْ مُدَّتُهُ اَمْ كَثُرَتْ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عورت کے لئے یہ بات ممنوع ہے کہ وہ محرم کے بغیر سفر پر جائے خواہ اس سفر کی مدت کم ہو یا زیادہ ہو

2732 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کسی عورت کے لئے سفر پر جانا جائز نہیں ہے البتہ اگر محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)

ذِكْرُ لَفْظَةٍ تُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا اتَّهَمَتْ اَبَا سَعِيْدٍ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے

2733 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

2731- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معبد: هو نافذ المكي، وهو مولى ابن عباس . وأخرجه مسلم (1341) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، عن ابن أبي شيبة، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 1/286، وأحمد 1/222، والبخاري (3006) في الجهاد: باب من اكتتب في جيش المسلمين، و (5233) في النكاح: باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، وابن خزيمة (2529)، والطحاوي 2/112، والبيهقي 3/139 و5/226، والبغوي (1849) من طريق سفيان، به.

2732- إسناده حسن. أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد الشيباني، وابن عجلان: هو محمد. وانظر ما قبله.

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ اُخْبِرَتْ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَالْتَفَتَتْ عَائِشَةُ اِلٰى بَعْضِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: مَا لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ تَكُنْ عَائِشَةُ بِالْمُتَّهِمَةِ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فِي الرِّوَايَةِ، لِاَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ ثِقَاتٌ، وَاِنَّمَا اَرَادَتْ عَائِشَةُ بِقَوْلِ: مَا لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ، تُرِيْدُ اَنْ لَيْسَ لِكُلِّكُمْ ذُو مَحْرَمٍ تُسَافِرُ مَعَهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُسَافِرْ وَاحِدَةٌ مِّنْكُنَّ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ يَكُوْنُ مَعَهَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پتہ چلی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو اس بات سے منع کیا ہے وہ سفر پر جائے البتہ اگر اس کے ہمراہ اس کا محرم ہو (تو جائز ہے)

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض خواتین کی طرف توجہ کی اور فرمایا کیا تم سب کے ہمراہ محرم نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت کے بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر الزام عائد نہیں کیا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل اور ثقہ ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول ''کیا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ محرم نہیں ہے'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ محرم نہیں ہوتا کہ تم اس کے ساتھ سفر کر سکو۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور تم میں سے کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ حَتْمٍ لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ ممانعت ''حتمی ممانعت'' ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

2734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لِعَائِشَةَ: اِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَالْتَفَتَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: مَا كُلُّهُنَّ لَهَا ذُو مَحْرَمٍ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں۔ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا

2733- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/115 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 5/226 من طريق عباس الدوري، حدثنا عثمان بن عمر، عن يونس، به.

2734- إسناده صحيح على شرطهما. وانظر ما قبله.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی عورت کے لئے تین دن سے زیادہ سفر کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اگر اس کا محرم ساتھ ہو (تو جائز ہے)''۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ کی اور دریافت کیا: کیا ان سب کے ہمراہ محرم نہیں ہیں۔

فَصْلٌ فِيْ صَلَاةِ السَّفَرِ

فصل: سفر کی نماز کا بیان

2735 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: ابْنَ اَخِي، اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَاهُ يَفْعَلُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَصْرَ الصَّلَاةِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْخَوْفِ فِيْ كِتَابِهِ حَيْثُ يَقُوْلُ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101)، وَاَبَاحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْاَمْنِ بِغَيْرِ الشَّرْطِ الَّذِي اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَصْرَ الصَّلَاةِ بِهِ، فَالْفِعْلَانِ جَمِيعًا مُبَاحَانِ مِنَ اللّٰهِ، اَحَدُهُمَا اِبَاحَةٌ فِيْ كِتَابِهِ، وَالْاٰخَرُ اِبَاحَةٌ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حضر کی نماز اور نماز خوف کا ذکر کر پاتے ہیں لیکن ہمیں قرآن میں سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث کیا ہمیں کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا ہم ویسا ہی کرتے ہیں جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے خوف کی موجودگی میں نماز کے قصر کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ جس کا ذکر اس کی کتاب میں ہے اس نے فرمایا ہے۔

2735- إسناده قوي. وأخرجه أحمد 2/94، والنسائي 3/117 في تقصير الصلاة في السفر، وابن ماجه (1066) في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، والحاكم 1/258 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: رواته مدنيون ثقات ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي. وأخرجه البيهقي في "سنن البيهقي" 3/136 من طريق ابن وهب

''تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم نماز کو قصر کر دیتے ہو۔ جب تم خوف کے عالم میں ہو۔ (اور خوف یہ ہو) کہ کافر لوگ تم کو آزمائش کا شکار کر دیں گے۔''

جبکہ نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران نماز کے قصر کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ اس وقت جب امن کی صورت حال درپیش ہو۔ آپ نے کسی شرط کے بغیر ایسا کیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے نماز کو قصر کرنے کے لیے شرط قرار دیا تھا۔ تو یہ دونوں فعل اللہ کی طرف سے مباح ہیں۔ جن میں سے ایک کی اباحت کا ذکر اس کی کتاب میں ہے اور دوسری کی اباحت کا ذکر اس کے رسول کی زبانی ذکر ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَدَدَ الصَّلَوَاتِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فِيْ اَوَّلِ مَا فُرِضَ كَانَ رَكْعَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضر اور سفر کے دوران نمازوں کی تعداد آغاز میں دو رکعات کی شکل میں فرض ہوئی تھی

2736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي الْحَضَرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نماز حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعت فرض ہوئی تھی' پھر سفر کی نماز کو اپنی حالت میں برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اَرَادَتْ بِهٖ فِيْ اَوَّلِ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ''نماز دو، دو رکعات فرض ہوئی تھی''

2736- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ" 1/146 في قصر الصلاة في السفر، وأخرجه من طريقه: البخاري (350) في الصلاة: باب كيف فرضت الصلوات في الإسراء، ومسلم (685) في صلاة المسافرين وقصرها، وأبو داؤد (1198) في الصلاة: باب صلاة المسافر، والنسائي 1/225-226 في الصلاة: باب كيف فرضت الصلاة. وأخرجه أحمد 6/272، والبيهقي 3/143 من طريق صالح بن كيسان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1090) في تقصير الصلاة: باب يقصر إذا خرج من موضعه، و (3935) في مناقب الأنصار: باب التاريخ، ومسلم (685)، والدارمي 1/355، والنسائي 1/225، والبيهقي 3/143 من طرق عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. وأخرج أحمد 6/234 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة قالت: فرضت الصلاة ركعتين، فزاد رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة الحضر، وترك صلاة السفر على نحوها.

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آغاز میں نماز اس طرح فرض ہوئی تھی

2737 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ زِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ، وَاُقِرَّتْ فِي السَّفَرِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نماز فرض ہوئی تھی تو حضر اور سفر کے دوران دو، دو رکعت ہی فرض ہوئی تھی، پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز کو اس کی اسی حالت میں برقرار رکھا گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْحَضَرِ زِيدَ فِيهَا خَلَا الْغَدَاةِ وَالْمَغْرِبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ فجر اور مغرب کی نمازوں کے علاوہ (نمازوں میں) حضر کے دوران اضافہ کر دیا گیا

2738 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): فُرِضَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِاَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سفر اور حضر کی نماز دو، دو رکعت کی شکل میں فرض ہوئی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو، دو رکعات ادا کرتے رہے (پھر بعد میں نماز کی رکعات کی تعداد میں اضافہ ہوا لیکن) فجر کی نماز کو طویل قرأت کی وجہ سے ترک کر دیا گیا۔ مغرب کی نماز کو اس لئے ترک کر دیا گیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ اِنَّمَا هُوَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ

2737– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله. النفيلي: هو سعيد بن حفص النفيلي، ذكره المؤلف في "الثقات" وروى عنه جمع، وقال مسلمة بن قاسم: ثقة، ومن فوقه على شرطهما. يحيى بن سعيد: هو الأنصاري.

2738– إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله. محبوب بن الحسن: هو محمد بن الحسن بن هلال بن أبي زينب، ومحبوب لقبه، قال ابن معين: ليس به بأس، وضعفه النسائي، وقال ابوحاتم: ليس بقوي. وأخرج له البخاري في "صحيحه" حديثًا واحدًا في كتاب الأحكام عن خالد الحذاء مقرونًا بغيره، وروى له الترمذي وقد توبع على هذا الحديث، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 10/415 من طريق مرجي بن رجاء، عن داؤد بن أبي هند بهذا الإسناد.

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کے دوران نماز کو قصر کرنا یہ اباحت کے طور پر حکم ہے حتمی حکم نہیں ہے

2739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (النساء: **101**) اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَةَ اللّٰهِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ابْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مَكَّةَ

2739: یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"تم لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے"۔

یعنی اس حوالے سے کہ تم اگر (دشمن کی طرف سے) اندیشے کا شکار ہو تو تم نماز کو قصر کر لو لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آ چکے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کر لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوعمار نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمار ہے یہ اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقْبَلُوْا صَدَقَةَ اللّٰهِ

2739- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله بن إدريس بن يزيد الأودي الزعافري الكوفي، ويعلى بن أمية: هو ابن أبي عبيدة بن همام التميمي حليف قريش، وهو يعلى بن منية، و "منية" جدته نسب إليها، صحابي مشهور روى عن النبي صلى الله عليه وسلم . وأخرجه مسلم (686) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي2730- 3/116-117 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/25، ومسلم (686) ، وابن ماجه (1065) في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، وابن خزيمة (945) ، والطبري (10310) و (10311) ، والبيهقي 3/134 من طريق عبد الله بن إدريس، به . وأخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" (15) ، وأحمد 1/36، والترمذي (3034) في التفسير: باب سورة النساء، وأبو داؤد (1199) و (1200) في الصلاة: باب قصر المسافر، والدارمي 1/354، والبغوي (1024) ، والبيهقي 3/134 و140 و141، والطبري (10312) ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/415، وأبو جعفر النحاس في "الناسخ والمنسوخ" ص 116، من طرق عن ابن جريج، به. وانظر (2740) و (2741) .

اَرَادَ بِهِ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ هِيَ الرُّخْصَةُ لِمَنْ اَتَى بِهَا دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةَ حَتْمٍ لَا يَجُوزُ تَعَدِّيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تو تم اللہ تعالیٰ کے صدقے کو قبول کرلو''

اس سے آپ کی مراد وہ صدقہ ہے جو اس شخص کے لئے رخصت ہے جو اس پر عمل کرتا ہے اس سے مراد کوئی ایسا حتمی صدقہ نہیں ہے جس کی خلاف ورزی کرنا جائز ہی نہ ہو

2740 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَجِبْتُ لِلنَّاسِ وَقَصْرِهِمُ الصَّلَاةَ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) (النساء: 101) اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وَقَدْ ذَهَبَ هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا رُخْصَتَهُ

❁❁ یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے' وہ نماز قصر ادا کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔

یہ اس وقت ہے' جب تم لوگوں کو اس بات کا اندیشہ ہو' کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کردیں گے تو اس وقت اگر تم نماز قصر کرتے ہو (تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا) لیکن اب یہ صورتحال رخصت ہوچکی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے' تو تم اس کی عطا کردہ رخصت کو قبول کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَبُوْلِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي الْاَسْفَارِ اِذْ هُوَ مِنْ صَدَقَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ تَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى عِبَادِهِ

سفر کے دوران قصر نماز کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے

2740- إسناده صحيح على شرط مسلم. بندار: لقب محمد بن بشار. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (945). وانظر (2739) و (2741). 2741- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داوُد (1199) في الصلاة: باب صلاة المسافر، من طريق مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (686)، وأبو داوُد (1199)، وأحمد 1/36 من طريق يحيى بن سعيد، به. وانظر (2739) و (2740).

2741 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعُمَرَ: اِقْصَارُ النَّاسِ الصَّلَاةَ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101)، فَقَدْ ذَهَبَ ذَاكَ، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ

یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ قصر نماز پڑھتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو' کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

تو یہ صورت حال تو اب رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا یہاں تک کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک صدقہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے تم اس کے صدقے کو قبول کرلو''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ قَبُوْلِ رُخْصَةِ اللّٰهِ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُحِبُّ قَبُوْلَهَا

اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرنے کو پسند کرتا ہے

2742 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخْصُهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2742– إسناده قوي. حرب بن قيس روى عنه عمارة بن غزية، وعبد الله بن سعيد بن أبي هند، ونقل البخاري في "تاريخه" 3/61 قول عمارة بن غزية فيه: إنه كان رضي، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي السند على شرط مسلم. وعبد العزيز: هو الدراوردي. وسيرد عند المؤلف برقم (3560). وأخرجه أحمد 2/108 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد إلا أنه سقط من السند: حرب بن قيس من المطبوع. وأخرجه البزار (988) و (989) من طريق أحمد بن أبان، والقضاعي في "مسند الشهاب" (1078) من طريق سعيد بن منصور كلاهما عن عبد العزيز الدراوردي، به. وأخرجه ابن منده في "التوحيد" ورقة 125/2، والطبراني في الأوسط 1/104/2 من طرق عن عبد العزيز، عن موسى بن عقبة، عن حرب بن قيس، عن نافع به. وأخرجه ابن الأعرابي في "معجمه" 223/1 عن ابن أبي مريم، حدثنا يحيى بن أيوب، حدثني عمارة بن غزية، عن حرب بن قيس، عن نافع به، وهذا سند صحيح ومتابعة قوية لعبد العزيز. وله شاهد صحيح من حديث ابن عباس بلفظ "إن الله يحب أن تؤتى رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه." وقد تقدم برقم (354). وعن ابن مسعود عند الطبراني في "الكبير" (10030)، وأبي نعيم 2/101 مرفوعًا بلفظ "إن الله عز وجل يحب أن تقبل رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه"، وروى موقوفًا وهو أصح. وعن عائشة عند المؤلف في "الثقات" 7/185،

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے اس کی عطا کردہ رخصت پر عمل کیا جائے جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے اس کی نافرمانی کا ارتکاب کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلنَّاوِي السَّفَرَ الَّذِي يَكُوْنُ مُنْتَهٰى قَصْدِهٖ ثَمَانِيَةً وَّاَرْبَعِينَ مِيْلًا بِالْهَاشِمِيَّةِ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ فِي اَوَّلِ مَرْحَلَتِهٖ

سفر کی نیت کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ اگر اس کی منزل ''اڑتالیس ہاشمی میلوں'' جتنی دور ہو تو وہ سفر کے ابتدائی مرحلے میں نماز قصر کر سکتا ہے

2743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ مُسَافِرًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور آپ کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں آپ اس وقت سفر کر رہے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّاوِيَ لِلسَّفَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّقْصُرَ حَتّٰى يُخَلِّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنیوالے جس شخص کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے اس نماز کو قصر کرنے کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے شہر کی آبادی کو پیچھے نہیں چھوڑ دیتا

2744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

2743- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق (4315) . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأخرجه الشافعي في "المسنن" (14) ، والبخاري (1547) في الحج: باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، من طريق عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، وأحمد 3/111 من طريق سفيان، والبخاري (1551) و (1714) في الحج: باب نحر البدن القائمة، من طريق وهيب، ثلاثتهم عن أيوب، بهذا الإسناد. وانظر (2744) و (2747) و (2748) .

2744- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه مسلم (690) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 1/237 في الصلاة: باب صلاة العصر في السفر، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (1548) و (2951) في الحج: باب رفع الصوت بالإهلال، من طريق حماد بن زيد، به. وانظر (2743) و (2747) و (2748) .

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَنَسٌ وَسَمِعَهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی تھیں اور آپ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا تھا' انہوں نے لوگوں کو بلند آواز میں حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّاوِىَ سَفَرًا يَكُوْنُ نِهَايَةُ قَصْدِهٖ مَا وَصَفْنَا لَهٗ قَصْرُ الصَّلَاةِ اِذَا خَلَّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سفر کی نیت کرنے والے شخص کی منزل مقصود اگر اتنی ہو جتنی ہم نے ذکر کی ہے تو اسے نماز قصر کا اختیار ہوگا جب وہ شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے

2745 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ، اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

یحییٰ بن یزید ہنائی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین فرسخ کے سفر کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے' تو دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا هُوَ مُبَاحٌ لِمَنْ عَزَمَ عَلَى السَّفَرِ الَّذِىْ يَجُوْزُ فِيْهِ الْقَصْرُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ فعل اس شخص کے لئے مباح ہوگا جو اتنا سفر کرنے کا عزم کرتا ہے جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہو

2745– إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في "صحيحه" (691) في صلاة المسافرين وقصرها، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. غندر: لقب محمد بن جعفر المدني البصري. وأخرجه مسلم (691) ، وأبو داوُد (1201) في الصلاة: باب متى يقصر الصلاة، من طريق محمد بن بشار، عن غندر، به. وأخرجه أحمد 3/129 من طريق غندر، به.

2746 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَصَلّٰى لَنَا عِنْدَ الشَّجَرَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کی ہیں پھر آپ سفر کے لئے روانہ ہوئے‘ تو آپ نے شجرہ کے قریب ہمیں دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُسَافِرِ اِذَا خَلَّفَ دُوْرَ الْبَلْدَةِ وَرَائَهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس بات کا تذکرہ کہ مسافر کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ اپنے شہر کی آبادی کو اپنے پیچھے چھوڑ دے تو نماز کو قصر کرے

2747 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھائی تھیں اور آپ نے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَارِجَ فِيْ سَفَرِهِ الَّذِيْ يُوْجِبُ لَهُ الْقَصْرَ كَانَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ وَاِنْ لَّمْ يَبْلُغْ نِهَايَةَ سَفَرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سفر پر نکلنے والا وہ شخص جس کے لئے قصر لازم ہو جاتی ہے اسے اس بات کا اختیار ہے کہ وہ نماز کو قصر کرے اگرچہ وہ اپنی منزل مقصود تک نہ پہنچا ہو

2748 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2746– إسناده صحيح على شرطهما. وانظر (2748). والشجرة: موضع قريب من ذي الحليفة على ستة أميال من المدينة، وهي على طريق من أراد الذهاب إلى مكة من المدينة، وكان النبي صلى الله عليه وسلم ينزلها من المدينة ويُحرم منها.

2747– إسناده صحيح. أيوب بن محمد الوزان: ثقة، روى له أبو داوُد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري (1715) في الحج: باب نحر البدن القائمة، ومسلم (690) في صلاة المسافرين وقصرها، من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وانظر (2743) و(2744) و(2748).

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا اَقَامَ فِي مَنْزِلٍ اَوْ مَدِينَةٍ وَلَمْ يَنْوِ إِقَامَةَ اَرْبَعٍ بِهَا اَنْ يَقْصُرَ صَلَاتَهُ وَإِنْ اَتَى عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِّنَ الدَّهْرِ

مسافر کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ کسی پڑاؤ کی جگہ پر یا کسی شہر میں اقامت اختیار کرتا ہے وہاں چار دن تک مقیم رہنے کی نیت نہیں کرتا تو وہ نماز کو قصر ادا کرتا رہے گا اگرچہ اسے طویل عرصہ گزر جائے

2749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس دن قیام کیا آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

2748- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي. وأخرجه البخاري (1089) في تقصير الصلاة: باب يقصر إذا خرج من موضعه، ومسلم (690)، والدارمي 1/354 و355، وأبو داؤد (1202) في الصلاة: باب متى يقصر المسافر، والترمذي (546) في الصلاة: باب ما جاء في التقصير في السفر، والنسائي 1/235 في الصلاة: باب عدد صلاة الظهر في الحضر، والبغوي في "شرح السنة" (1020)، وابن أبي شيبة 2/443، وعبد الرزاق (4316) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (1546) في الحج: باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح، وعبد الرزاق (4320)، من طريق ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالك. وانظر (7243) و (7244) و (7247).

2749- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق (4335)، ومسند أحمد 3/105. وأخرجه من طريق أحمد أبو داؤد (1235) في الصلاة: باب إذا أقام بأرض العدو يقصر . وقال: غيرُ معمر لا يُسنده. ورده الإمام النووي في "الخلاصة" فيما نقله عنه الزيلعي 2/186، فقال: هو حديث صحيح الإسناد على شرط البخاري ومسلم، لا يقدح فيه تفرُّدُ معمر، فإنه ثقة حافظ، فزيادته مقبولة.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

2750 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَقَامَ بِهَا سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ اَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ اَقَامَ اَكْثَرَ اَتَمَّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ نے وہاں سترہ دن قیام کیا آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص کسی جگہ سترہ دن قیام کرے تو وہ قصر نماز ادا کرے اور جو شخص اس سے زیادہ قیام کرے گا وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُضَادُّ خَبَرَ عِكْرِمَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الظَّاهِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر عکرمہ کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

2750- صحيح. إبراهيم بن يوسف الصيرفي: صدوق فيه لين، وقد توبع ومن فوقه من رجال الشيخين، وأخرجه أبو داؤد (1230) في الصلاة: باب متى يتم المسافر، من طريق حفص بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني 1/387-388 من طريق عاصم وحصين، عن عكرمة، به. وأخرجه أبو داؤد (1232) من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الله بن الأصبهاني، عن عكرمة، به. وأخرجه البخاري (1080) في تقصير الصلاة: باب ما جاء في التقصير، و (4298) و (4299) في المغازي: باب مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح، والترمذي (549) في الصلاة: باب ما جاء في كم تقصر الصلاة، وابن ماجه (1075) في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والبغوي (1028) من طرق عن عاصم الأحول، بهذا الإسناد.

2751- إسناده صحيح على شرطهما. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ويحيى بن أبي إسحاق: هو يحيى بن أبي إسحاق الحضرمي النحوي. وأخرجه أحمد 3/190 عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (693) في صلاة المسافرين وقصرها، من طريق أبي كريب، حدثنا ابن عُلية به. وأخرجه البخاري (1081) في تقصير الصلاة: باب ما جاء في التقصير، و (4297) في المغازي: باب مقام النبي صلى الله عليه وسلم بمكة زمن الفتح، ومسلم (693)، وابن الجارود في "المنتقى" (224)، وأبو عوانة 2/346، والترمذي (548) في الصلاة: باب ما جاء في كم تقصر الصلاة، وأبو داؤد (1233) في الصلاة: باب متى يتم المسافر، والنسائي 3/121 في تقصير الصلاة في السفر: باب المقام الذي يقصر بمثله الصلاة، والدارمي 1/355، وابن ماجه (1077) في إقامة الصلاة: باب كم يقصر الصلاة المسافر إذا أقام ببلدة، والبيهقي 3/136، وأحمد 3/187، كلهم من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، به. وانظر (2754).

2751 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا، فَسَاَلْتُهُ: هَلْ اَقَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَقَمْنَا بِمَكَّةَ عَشْرًا

یحییٰ بن ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک سفر کیا' تو ہمارے واپس آنے تک آپ ہمیں دو رکعات پڑھاتے رہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت اختیار کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے مکہ میں دس دن قیام کیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسَافِرَ لَهُ الْقَصْرُ فِى السَّفَرِ مَا لَمْ يَعْزِمْ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعٍ فِىْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ طَالَ مُكْثُهٗ فِى الْمَوْضِعِ الْوَاحِدِ وَجَازَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسافر کو سفر کے دوران قصر کرنے کا حق

حاصل ہے جب تک وہ کسی ایک جگہ پر چار دن تک مقیم رہنے کا پختہ ارادہ نہیں کرتا' اگرچہ ایک جگہ پر ٹھہرے ہوئے اسے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ چار دن سے زیادہ وہاں ٹھہرا رہے

2752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس (۲۰) دن قیام کیا تھا اور آپ (اس دوران) قصر نماز ادا کرتے رہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُسَافِرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِىْ عَقِبِ الْمَفْرُوْضَاتِ وَقُدَّامَهَا

مسافر کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ فرض نمازوں کے بعد یا ان سے پہلے نفل نمازوں کو ترک کرسکتا ہے

2752- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم (2749) .

2753 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدُ، يُرِيْدُ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَلَا بَعْدَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ تھی' آپ نے فرائض سے پہلے یا اسکے بعد کوئی (سنت یا نفل نماز) ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ عَزَمَ عَلٰى اِقَامَةِ عَشْرٍ فِيْ بَلْدَةٍ وَاحِدَةٍ لَّهُ اَنْ يَّقْصُرَ الصَّلَاةَ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ جو شخص کسی شہر میں دس دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کرتا ہے اسے نماز کو قصر کرنے کا اختیار ہوگا

2754 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ، وَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا

❁❁ حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے نکلا تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لانے تک مسلسل قصر نماز ادا کرتے رہے آپ نے وہاں (یعنی مکہ مکرمہ میں) دس دن قیام کیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ لِلْمُقِيْمِ بِمَكَّةَ عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ لَهُ اَنْ يَّقْصُرَ مِنَ الصَّلَاةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

2753- إسناده صحيح على شرط البخاري. ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب القرشي. وأخرجه النسائي 3/122-123 في تقصير الصلاة في السفر: باب ترك التطوع في السفر، من طريق العلاء بن زهير قال: حدثنا وبرة بن عبد الرحمٰن قال: كان ابن عمر لا يزيد في السفر على ركعتين لا يصلي قبلها ولا بعدها، فقيل له: ما هذا؟ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع.

2754- إسناده صحيح على شرطهما. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وأخرجه مسلم (693) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/118 في تقصير الصلاة في السفر، من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وانظر (2751).

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ مکہ میں مقیم ہونے والے شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہو اُسے اس بات کا حق ہوگا کہ وہ نماز کو قصر کرے

2755 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ: اَكُوْنُ بِمَكَّةَ فَكَيْفَ اُصَلِّي؟ قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: اگر میں مکہ میں موجود ہوں تو میں کیسے نماز ادا کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرو جو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاجَّ لَهُ الْقَصْرُ فِيْ صَلَاتِهِ اَيَّامَ حَجِّهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حاجی کو اپنے حج کے ایام کے دوران قصر نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے

2756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصَّلَوَاتِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں حالانکہ اس وقت لوگوں کی تعداد زیادہ تھی اور وہ زیادہ امن کی حالت میں تھے۔

2755- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلي أبو الوليد الطيالسي، وموسى بن سلمة هو الهذلي البصري .وأخرجه مسلم (688) في صلاة المسافرين وقصرها، والنسائي 3/119 في تقصير الصلاة في السفر: باب الصلاة بمكة، من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (688) ، والنسائي 3/119 من طريق قتادة، به.

2756- إسناده صحيح على شرط مسلم . عبد الله بن عامر بن زرارة: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . أبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله بن عبيد أبو إسحاق السبيعي. وفي الصحيحين رواية زكريا بن أبي زائدة عنه، وقد رواه غير زكريا عنه، وفيهم من سمع منه قبل الاختلاط. وحارثة بن وهب الخزاعي: هو أخو عبيد الله بن عمر لأمه، له صحبة، نزل الكوفة، روى عن النبي صلى الله عليه وسلم، وعن جندب الخير الأزدي، وحفصة بنت عمر، وغيرهم . وعنه معبد بن خالد، والمسيب بن رافع، وغيرهم. واسم أمه: أم كلثوم بنت جرول بن المسيب الخزاعي، وقد تزوجها عمر رضي الله عنه . وأخرجه مسلم (696) في صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، والترمذي (882) في الحج: باب ما جاء في تقصير الصلاة بمنى، والنسائي 3/119 و120 في تقصير الصلاة في السفر: باب الصلاة بمنى، وأبو داؤد (1965) في المناسك: باب القصر لأهل مكة، وأحمد 4/306، والطبراني 3/ (3241) و (3242) و (3243) و (3244) و (3246) و (3247) و (3248) و (3249) و (3250) و (3252) و (3253) و (3254) من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد. ولفظه عندهم "بمنى" إلا الطبراني 3/ (3251) ففيه: "صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وبمنى ركعتين ... ." وأخرجه أحمد 4/306 من طريق معبد بن خالد قال: سمعت حارثة بن وهب الخزاعي. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَمَرَ بِاِتْمَامِ الصَّلَاةِ لِمَنْ اَقَامَ بِمِنًى اَيَّامَهُ تِلْكَ فِيْ حَجَّتِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اس شخص کو مکمل نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو اپنے حج کے ایام میں منیٰ میں مقیم رہتا ہے

2757 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ صَلّٰى بِنَا بِمِنًى، وَنَحْنُ اَوْفَرَ مَا كُنَّا رَكْعَتَيْنِ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی (راوی کو شک ہے) آپ نے منیٰ میں ہمیں نماز پڑھائی اس وقت ہماری تعداد زیادہ تھی لیکن آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائی تھیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْحَاجَّ عَلَيْهِ اَنْ يُتَمِّمَ الصَّلَاةَ بِمِنًى اَيَّامَ مُقَامِهٖ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حاجی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ منیٰ میں اپنے قیام کے دوران نماز کو مکمل ادا کرے

2758 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ، ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسافر کی نماز کی طرح دو رکعات پڑھائی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے ابتدائی حصے میں بھی دو رکعات پڑھائی ہیں بعد میں وہ وہاں چار رکعات پڑھنے لگے۔

2757– إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن كثير هو العبدى. وأخرجه الطبرانى /3 (3245) عن أبى خليفة بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/306، والبخارى (1083) فى تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنى، و (1656) فى الحج: باب الصلاة

2758– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن وهب: هو عبدُ الله بن وهب بن مسلم القرشى. وأخرجه مسلم (694) فى صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، من طريق حرملة بن يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم (694)، والدارمى 1/354 و 451–452 من طريق الزهرى، به. وأخرجه البخارى (1082) فى تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنى، من طريق عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر. وأخرجه البخارى (1655) فى الحج: باب الصلاة بمنى، والنسائى 3/121

بَابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

باب: سجدہ ہائے تلاوت کا بیان

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُولِ الْجِنَانِ لِمَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ فِيْ تِلَاوَتِهِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ تلاوت کرتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے کی اُمید کا تذکرہ

2759 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَرَاَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي وَيَقُوْلُ: يَا وَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ السُّجُوْدَ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے' تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے وہ یہ کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کر لیا تو اسے جنت مل جائے گی مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا میں نے انکار کیا' تو مجھے جہنم ملے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ سَمِعَ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

اس بات کا تذکرہ جو شخص قرآن کی تلاوت سنتا ہے اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ سجدہ تلاوت کے وقت سجدہ کرے

2759– إسناده صحيح . مسلم بن جنادة: ثقة، روى له الترمذي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم، وهو من أحفظ الناس لحديث الأعمش، وأبو صالح: هو ذكوان السمان. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (549) . وأخرجه مسلم (81) في الإيمان: باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، وابن ماجه (1052) في إقامة الصلاة: باب سجود القرآن، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/443، والبغوي (653) ، من طريق يعلى بن عبيد (وقد تحرف في أحمد إلى: يعلى ... أنبأنا عبيد) ، وأحمد 2/443 من طريق محمد بن عبيد، و 2/443، ومسلم (81) من طريق وكيع، وابن خزيمة (549) من طريق جرير، كلهم عن الأعمش، به، ولفظهم: "فعصيت" بدل "فأبيت".

2760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَيَاْتِيْ عَلَى السَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ لِسُجُوْدِهِ

⁂ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے جب آیت سجدہ پر پہنچتے تو سجدہ تلاوت کرتے تھے اور آپ کے ہمراہ ہم بھی سجدہ کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ السُّجُوْدُ اِذَا قَرَاَ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1)

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۃ انشقاق کی تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت کرے

2761 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَرَاَ بِهِمْ: (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1) فَسَجَدَ فِيْهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا

⁂ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے لوگوں کے سامنے سورۃ انشقاق تلاوت کی تو اس میں سجدہ تلاوت کیا جب وہ یہ کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَرْكِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَائَةِ سُوْرَةِ: وَالنَّجْمِ

سورۃ نجم کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2760- حديث صحيح رجاله رجال الصحيح، إلا أن فضيل بن مرزوق، وإن خرج له البخاري متابعة، واحتج به مسلم: متكلم فيه، لسوء حفظه، لكنه قد توبع عليه. وأخرجه أحمد 2/17، والبخاري (1075) في سجود القرآن: باب من سجد لسجود القارء، و (1076) باب ازدحام الناس إذا قرأ الإمام السجدة، و (1079) باب من لم يجد موضعًا للسجود من الزحام، ومسلم (575) في المساجد: باب سجود التلاوة، وابن خزيمة (557) و (558)، وأبو داوُد (412) في الصلاة: باب في الرجل يسمع السجدة وهو راكب أو في غير الصلاة، والبغوي (768) من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. بلفظ "كان يقرأ القرآن، فيقرأ سورة فيها سجدة فيسجد، ونسجد معه حتى ما يجد بعضنا موضعًا لمكان جبهته" واللفظ لمسلم. وأخرجه أبو داوُد (1413) من طريق عبد الله بن عمر، عن نافع به. وعبد الله هذا المكبر: ضعيف، لكن يعتضد برواية أخيه عبيد الله بن عمر الثقة المتقدمة.

2761- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/205 في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن، ومن طريقه أخرجه مسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة، والنسائي 2/161 في الافتتاح: باب السجود في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ). وأخرجه البخاري (1074) في سجود القرآن: باب سجدة (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والدارمي 1/343، ومسلم (578)، والنسائي

2762 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ اسْتِعْمَالُ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ سورۂ نجم کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ تلاوت کرے

2763 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، وَعُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورت نجم میں سجدہ تلاوت کیا آپ کے ہمراہ

2/161، من طرق عن أبي سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (766) في الأذان: باب الجهر في العشاء، و (768) باب القراءة في العشاء بالسجدة، و (1078) باب من قرأ السجدة في الصلاة فسجد بها، ومسلم (578)، وأبو داؤد (1408) في الصلاة: باب السجود في (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَأْ)، والنسائي 2/162 باب السجود في الفريضة، والبغوي (767) من طريق أبي رافع، عن أبي هريرة بلفظ: "صليت مع أبي هريرة العَتَمَةَ، فقرأ: (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فسجد، فقلتُ: ما هذه؟ قال: سجدتُ بها خلف أبي القاسم صلى الله عليه وسلم، فلا أزالُ أسجد فيها حتى ألقاه." وأخرجه ابنُ خزيمة (955) من طريق بكر بن عبد الله بن نعيم بن عبد الله المجمر، أنه قال: صليتُ مع أبي هريرة فوق هذا المسجد، فقرأ: (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فسجد فيها، وقال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها.

2762- إسناده صحيح على شرط البخاري. الصوفي: هو أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، مترجم في "السير" 14/152، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب، ويزيد بن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وهو في "مسند ابن الجعد" (2858). وأخرجه أحمد 5/186، والدارمي 2/343، والترمذي (576) في الصلاة: باب ما جاء من لم يسجد فيه، والبخاري (1073) في سجود القرآن: باب من قرأ السجدة ولم يسجد، وأبو داؤد (1404) في الصلاة: باب من لم ير السجود في المفصل، والبغوي (769)، وابن خزيمة (568)، من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وانظر الحديث (2769). وأخرجه البخاري (1072)، ومسلم (577) في المساجد: باب سجود التلاوة، والنسائي 2/160 في الافتتاح: باب ترك السجود في النجم، وابن خزيمة (568)، من طريق يزيد بن خُصَيْفة، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، به. وأخرجه ابو داؤد (1405)، وابن خزيمة (566)، والدارقطني 1/409-410 من طريق ابن وهب، عن أبي صخر، عن ابن قسيط، عن خارجة بن زيد بن ثابت، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم.

مسلمانوں مشرکین جنات اور انسانوں نے بھی سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمُومَ هٰذَا الْخَبَرِ اُرِيْدَ بَعْضُ الْعُمُومِ لَا الْكُلُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس روایت کے عموم سے مراد بعض عموم ہیں تمام عموم مراد نہیں ہیں

2764 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ، اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَوَضَعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ ، وَقَالَ: يَكْفِيْنِيْ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ تلاوت کیا۔ حاضرین میں سے ہر شخص نے سجدہ تلاوت کیا صرف ایک شخص نے نہیں کیا اس نے مٹھی میں کنکریاں لی اور اپنی پیشانی کے ساتھ لگا دیا اور بولا: میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں میں نے اس شخص کو دیکھا وہ کافر ہونے کے عالم میں قتل ہوا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ قِرَاءَتِهٖ سُوْرَةَ ص

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۂ ص کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے

2765 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

2763– إسناده صحيح . الحسن بن عمر بن شقيق: صدوق من رجال البخاری . وعمر بن يزيد السياری: صدوق، روى له أبو داؤد، ومن فوقهما من رجال الشيخين . وأخرجه البخاری (1071) فی سجود القرآن: باب سجود المسلمين مع المشركين، و (4862) فی التفسير: باب (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا) ، من سورة النجم، والترمذی (575) فی الصلاة: باب ما جاء فی السجدة فی النجم، والبغوی (763) ، والدارقطنی 1/409، من طريق عبد الوارث بن سعيد، بهٰذا الإسناد.

2764– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وشعبة روى عن أبی إسحاق قبل الاختلاط . وأخرجه أحمد 1/401 و437 و443 و462، والبخاری (1067) فی سجود القرآن: باب ما جاء فی سجود القرآن وسنتها، و (1070) باب سجدة النجم، و (3853) فی مناقب الأنصار: باب ما لقی النبی صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة، و (3972) فی المغازی: باب قتل أبی جهل، ومسلم (576) فی المساجد: باب سجود التلاوة، وأبو داؤد (1406) فی الصلاة: باب من رأى فيها السجود، والنسائی 2/160 فی الافتتاح: باب السجود فی النجم، والدارمی 1/342، وابن خزيمة (553) ، من طرق عن شعبة، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/388 ، والبخاری (3863) فی التفسير: باب (فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا) من سورة: والنجم، من طريقين عن أبی إسحاق، به.

اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ص وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَاَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت کی آپ اس وقت منبر پر موجود تھے جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدہ تلاوت کیا آپ کے ہمراہ لوگوں نے بھی سجدہ کیا جب اگلا دن آیا تو آپ نے قرأت کی سجدہ تلاوت کے مقام پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو پھر آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا سَجَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ص

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کیا

2766 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَالْاَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ الْعَبَّاسِ: سَجْدَةُ ص مِنْ اَيْنَ اَخَذْتَهَا؟ قَالَ: فَتَلَا عَلَيَّ: (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ) حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى قَوْلِهِ: (اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: 90)،

قَالَ: كَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِيْهَا، فَلِذٰلِكَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2765- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن سلم: هو عبد الله بن سلم المقدسي، له ترجمة في السير (14/306). وأخرجه أبو داوٗد (1410) في الصلاة: باب السجود في (ص)، والبيهقي 2/318، من طريق عبد الله بن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/431-432، وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وأورده ابن كثير في "التفسير" 7/53 من رواية أبي داوٗد، وقال: تفرد به أبو داوٗد، وإسناده على شرط الصحيح. وسيرد برقم (2799).

2766- إسناده صحيح. أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني، والأشج: هو عبد الله بن سعيد الأشج، وأبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي، وهو وإن خرج له البخاري متابعة، وروى له الباقون، ووثقه غير واحد: يخطء، وقال ابن معين: صدوق وليس بحجة. قلت: وقد توبع على حديثه هٰذا. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (552). وأخرجه البخاري (3421) في الأنبياء: باب (وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ) و (4806) و (4807) في التفسير: سورة (ص)، من طرق عن العوام بن حوشب بهٰذا الإسناد. وأخرجه البخاري (4632) في التفسير: باب (اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) من طريق سليمان الأحول عن مجاهد، به مختصرًا. وأخرجه النسائي 2/159 في الافتتاح: باب سجود القرآن، السجود في (ص)، والدارقطني 1/407، وابن خزيمة (551)، من طريقين عن سعيد بن جبير.

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ سورہ ص میں سجدہ تلاوت موجود ہونے کا حکم آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے' تو انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اس کی ذریت میں مسلمان داؤد' سلیمان اور ایوب ہیں''۔

یہ آیت انہوں نے یہاں تک تلاوت کی:

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اس جگہ پر سجدہ کیا تھا اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اس آیت پر) سجدہ کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجُدَ عِنْدَ قِرَائَتِهٖ سُورَةَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ سورۂ علق کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرے

2767 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے سورہ انشقاق اور سورہ علق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سجدہ تلاوت کیا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فِيْ صَلَاتِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو نماز کے دوران سجدہ تلاوت کے وقت کون سی دعا مانگنی چاہیے؟

2768 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2767– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أيوب بنُ مُوْسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ العاص. وأخرجه مسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة، وابن ماجة (1058) في إقامة الصلاة: باب عدد سجود القرآن، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (578)، وأبو داوُد (1407) في الصلاة: باب السجود في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ)، والنسائي 2/162 في الافتتاح: باب السجود في (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ)، والترمذي (573) في الصلاة: باب ما جاء في السجدة في (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) و (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)، والدارمي 1/343، وابن خزيمة (554)، والبغوي (764)، من طرق عن سفيان بن عيينة، به. وأخرجه ابن خزيمة (555) من طريق ابن جريج، عن أيوب بن موسى، به. وأخرجه مسلم (578)، والدارقطني 1/409 من طريق عبد الرحمٰن الأعرج، والترمذي (574) من طريق أبي بكر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام، كلاهما عن أبي هريرة مثله. وأخرج النسائي 2/162 من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة قال: سجد جبير بن وعمر رضي الله عنهما، ومن هو خير منهما صلى الله عليه وسلم في (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) و (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: يَا حَسَنُ، حَدَّثَنِي جَدُّكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي رَاَيْتُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَرَاَيْتُ كَاَنِّي قَرَاْتُ سَجْدَةً فَرَاَيْتُ الشَّجَرَةَ كَاَنَّهَا تَسْجُدُ لِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ وَهِيَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَةَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ

حسن بن محمد کہتے ہیں ابن جریر نے مجھ سے کہا: اے حسن! تمہارے دادا عبیداللہ بن ابویزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا ہے گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں میں نے دیکھا' میں نے آیت سجدہ تلاوت کی میں نے درخت کو دیکھا' وہ بھی میرے سجدے کی طرح سجدہ کر رہا ہے میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو اس کے عوض میں اپنی بارگاہ میں میرے لئے اجر نوٹ کر لے اور اسے اپنی بارگاہ میں ذخیرے کے طور پر رکھ دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے اور اسے میری طرف سے اسی طرح قبول کر لے جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے کلام کے حوالے سے بیان کئے تھے۔

2768- إسناده ضعيف، الحسن بن محمد بن عبيد الله لم يرو عن غير ابن جريج، وعنه محمد بن يزيد بن خنيس، قال العقيلي في "الضعفاء" 1/243: لا يتابع على حديثه، ولا يعرف إلا به، واستغرب الترمذي حديثه، وقال الذهبي في "الميزان" وقال غيره (أي غير العقيلي): فيه جهالة، ما روى عنه سوى ابن خنيس، وقال في "المغني": غير معروف، وقال في "الكاشف": غير حجة، ومع ذلك فقد وافق الحاكم على تصحيحه] وهو في "صحيح ابن خزيمة" (562)، وقد سقط من إسناده "حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ" و"عبيد الله بن أبي يزيد" فيستدرك من هنا. وقد وهم محققه، فصحح إسناده مع جهالة الحسن بن محمد، وأقره على هذا الوهم الشيخ ناصر. وأخرجه الترمذي (579) في الصلاة: باب ما يقول في سجود القرآن، و (3424) في الدعوات: باب ما يقول في سجود القرآن، وابن ماجه (1053) في إقامة الصلاة: باب سجود القرآن، والبغوي (771)، والعقيلي في "الضعفاء" 1/243، والمزي في "تهذيب الكمال" 6/314 من طريق محمد بن يزيد بن خنيس، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه. وصححه الحاكم 1/219-220 وقال: هذا حديث صحيح، رواته مكيون لم يذكر واحد منهم بجرح، وهو من شرط الصحيح ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!!

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سُجُوْدَ الْمَرْءِ عِنْدَ الْقِرَائَةِ فِي الْمَوَاضِعِ الْمَعْلُومَةِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کی کتاب میں مخصوص مقامات کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرنا آدمی پر فرض نہیں ہے

2769 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

⊛⊛ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

2769– إسناده صحيح على شرطهما. يحيى: هو يحيى بن سعيد بن فروخ، وابن قُسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وهو في "صحيح ابن خزيمة" (568). وأخرجه أحمد 5/183 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (2762).

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب نماز جمعہ کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے

2770 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ، وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنِّ، وَالْاِنْسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سورج ایسے کسی دن پر طلوع نہیں ہوتا اور غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو ہر جانور جمعہ کے دن خوفزدہ رہتا ہے صرف یہ دو گروہ جن اور انسان (خوف زدہ نہیں ہوتے)

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ان خصوصیات کا تذکرہ کہ جب آدمی جمعہ کے دن ان پر عمل کرے تو وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے

2771 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ بَشِيرَ بْنَ اَبِي عَمْرٍو الْخَوْلَانِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

2770- إسناده صحيح على شرط مسلم. القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب، والعلاء: هو العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب الجهني. وأخرجه أحمد "2/456"، والبغوي 1062 من طريق الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ من الجن والإنس، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قدم طائرا، وكرجل قدم بيضة، فإذا حضر الإمام طويت الصحف" وأخرجه عبد الرزاق "5563"، وأحمد "2/272" عن ابن جريج، أخبرني العلاء بن عبد الرحمٰن بن يعقوب، عن أبي عبد الله إسحاق مولى زائدة أنه سمع أبا هريرة.

(متن حدیث): خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَعْتَقَ رَقَبَةً

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
"پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ایک ہی دن میں اس پر عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کر لیتا ہے' جو شخص بیمار کی عیادت کرے۔ جنازے میں شریک ہو ایک دن کا روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام کو آزاد کرے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ كُلِّ دَاعِي

اس بات کا بیان کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے

2772 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ،

2771– إسناده قوي. الوليد بن قيس التجيبي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال العجلي: مصري تابعي ثقة، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى "1044" من طريق عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد، بلفظ: "خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ من أهل الجنة: من صام يوم الجمعة، وراح إلى الجمعة، وشهد جنازة، وأعتق رقبة" ولم يذكر الخامسة وهي "وعاد مريضا" كما جاءت في رواية المؤلف. وذكره الهيثمي في "المجمع "2/169": عن أبي يعلى، وقال: رجاله ثقات. وأخرجه أبو يعلى "1043" من طريق ابن وهب، أخبرني ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، عن الوليد بن قيس، أن أبا سعيد أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول: "من وافق صيامه يوم الجمعة، وعاد مريضا، وشهد جنازة، وتصدق، وأعتق، وجبت له الجنة" وهذا سند قوي، ابن وهب هو عبد الله وهو أحد من روى عن ابن لهيعة قبل احتراق كتبه.

2772– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يزيد بن عبد الله بن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ. وهو في "الموطأ" "1/108"- "110" في الجمعة: باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة، وأخرجه من طريقه: أبو داود "1046" في الصلاة: باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة والترمذي "491" في الصلاة باب ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة وأحمد "2/486" والبغوي "1050" وقال الترمذي حديث حسن صحيح وأخرجه الحاكم "1/278" "279" وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي وأخرجه عبد الرزاق "5583 من طريق الأعرج، عن إبراهيم بن عبد الرحمن، و "5585" من طريق ابن جريج عن رجل، عن أبي سلمة، كلاهما عن أبي هريرة مختصرا. وأخرجه أحمد "2/504"، والبغوي "1046"، والحاكم "1/279" و "2/544" من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة مختصرا. وأخرجه الدارمي "1/368" من طريق ابن سيرين عن أبي هريرة قال: التقيت أنا وكعب، فجعلت أحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وجعل يحدثني عن التوراة حتى اتينا على ذكر يوم الجمعة فقلت: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن فيها الساعة لا يوافقها عبد مسلم يصلي يسأل الله فيها خيرا إلا أعطاه إياه." وأخرجه طرفا منه: مسلم "854 في الجمعة: باب فضل يوم الجمعة، والترمذي "488" باب ما جاء في فضل يوم الجمعة، والنسائي "3/89"- "90" في الجمعة: باب فضل يوم الجمعة، وأحمد "2/401" و "512"، من طريق عبد الرحمن الأعرج، عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه أدخل الجنة، وفيه أخرج منها، ولا تقوم الساعة إلا في يوم الجمعة." وأخرجه أحمد "2/540" من طريق عبد الله بن فروخ، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "518"- "519" من طريق سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ما طلعت الشمس ولا غربت على يوم خير من يوم الجمعة، هدانا الله له، وأضل الناس عنه، فالناس لنا فيه تبع هولنا، ولليهود يوم السبت، وللنصارى يوم الأحد، إن فيه لساعة لا يوافقها مؤمن يصلي يسأل الله عز وجل شيئًا إلا أعطاه." وأخرج ابن ماجه "1139" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة.

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث):خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ، فَلَقِيتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ، اَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ اُهْبِطَ، وَفِيْهِ مَاتَ، وَفِيْهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مِنْ حِيْنِ تُصْبِحُ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ، وَالْاِنْسَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ: بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ: فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں کوہِ طور کی زیارت کے لئے روانہ ہوا میری ملاقات کعب الاحبار سے ہوئی میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔انہوں نے مجھے تورات کے بارے میں کچھ باتیں بتائیں میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے بارے میں بتایا میں نے انہیں جو احادیث بیان کی تھیں ان میں یہ بات بھی بیان کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جن دنوں پر سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں انہیں زمین پر اتارا گیا اسی دن ان کا انتقال ہوا اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن میں قیامت قائم ہوگی ہر جانور جمعہ کے دن (گھبراہٹ کی وجہ سے) چیختا ہے اس وقت جب صبح (صادق) ہوتی ہے یہاں تک کہ جب سورج نکل آئے' (تو وہ چیخنا بند کر دیتا ہے) وہ ایسا قیامت کے خوف کی وجہ سے کرتا ہے البتہ جنوں اور انسانوں کا معاملہ مختلف ہے اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں اگر مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''۔

اس پر کعب الاحبار نے کہا: یہ خصوصیت پورے سال میں صرف کسی ایک دن میں ہوتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ ہر جمعے میں ہوتی ہے' پھر کعب نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بات بیان کی' اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

2772/1 - قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الطُّوْرِ، فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ اِلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلٰى مَسْجِدِيْ هٰذَا، وَاِلٰى مَسْجِدِ اِيلِيَاءَ، اَوْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - شَكَّ اَيُّهُمَا -

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔انہوں نے

دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو۔ میں نے کہا: کوہِ طور سے۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہارے اس کی طرف جانے سے پہلے تم سے مل لیتا تو (تمہیں بتاتا) تم اس کی طرف نہ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے۔ مسجد الحرام اور میری یہ مسجد اور مسجد ایلیاء (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مسجد بیت المقدس''۔

2772/2 - قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: وَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ، قُلْتُ: ثُمَّ قَرَاَ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَاَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّنَ عَلَيَّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ، وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ، حَتّٰى يُصَلِّيَهَا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَلٰى، قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ

❁❁ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کعب الاحبار کے ساتھ اپنی ملاقات کے بارے میں ان کے سامنے ذکر کیا' اور جمعہ کے دن کے بارے میں بھی انہیں بتایا تو میں نے ان سے کہا: کعب نے تو یہ کہا ہے' یہ گھڑی سال میں صرف ایک دن ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب نے غلط کہا ہے میں نے کہا: پھر انہوں نے تورات کی تلاوت کی تو یہ بات بیان کی' یہ گھڑی ہر جمعہ میں ہوتی ہے' تو عبداللہ بن سلام نے کہا: کعب نے یہ بات ٹھیک کہی ہے' پھر عبداللہ بن سلام نے فرمایا: میں یہ بات جانتا ہوں' وہ کونسی گھڑی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان سے کہا' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں آپ اس حوالے سے میرے ساتھ بخل سے کام نہ لیجئے' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس وقت میں جو مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

تو اس گھڑی میں' تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

''جو شخص بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر لے''۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ الدَّاعِي فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ، اِذَا دَعَا فِي الْخَيْرِ دُوْنَ الشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس گھڑی میں دعا مانگنے والے کی دعا کو مستجاب کرتا ہے جو گھڑی جمعہ میں ہوتی ہے جب آدمی بھلائی کے بارے میں دعا مانگے نہ کہ برائی کے بارے میں مانگے

2773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ تَبَايُنِ النَّاسِ فِي الْاَجْرِ عِنْدَ رَوَاحِهِمْ اِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے جانے کے حوالے سے لوگوں کے اجر میں اختلاف کا تذکرہ

2774 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

2773– إسناده صحيح على شرطهما . ابو خيثمة: هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي المعروف بابن عُلية، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني، ومحمد: هو ابن سيرين. وأخرجه مسلم "852" في الجمعة: باب في الساعة التي في يوم الجمعة، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/230"، والبخاري "6400" في الدعوات: باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة، والنسائي "3/110" - "116" في الجمعة: باب الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة، من طريق إسماعيل بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/284"، وابن ماجه "1138" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة، من طريقين عن أيوب، وأخرجه البخاري"5294 في الطلاق: باب الإشارة في الطلاق والأمور، ومسلم "852"، وأحمد "2/255" من طريق محمد بن سيرين، به. وأخرجه مالك في "الموطأ" "1/108" في الجمعة: باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة، ومن طريقه البخاري "935" في الجمعة: باب الساعة التي في يوم الجمعة، ومسلم "852"، وأحمد "2/486"، والبغوي "1048"، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم "852"، وعبد الرزاق في "المصنف" "5572"، وأحمد "2/280" و "469" و "481" و "498" من طريق محمد بن زياد عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "5571"، وأحمد "2/312"، ومسلم "852"، والبغوي "1049" من طريق همام بن منبه عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد "2/284"، والنسائي "3/115" من طريق سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة وأخرجه من طرق أخرى عن أبي هريرة: أحمد "2/257"، "272" و "401" و "403" و "489" وانظر الحديث السابق.

الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ، يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(جمعہ کے دن) مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے بیٹھ جاتے ہیں جو پہلے آنیوالوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ان کی مثال یوں ہے: کسی شخص نے اونٹ کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے گائے کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے بکری کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے پرندے کی قربانی کی پھر جیسے اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام منبر پر (بیٹھ جاتا) ہے' تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُونُ لِمَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مُغْتَسِلًا لَهَا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو غسل جنابت کی طرح کا غسل کر کے جمعہ کے لئے آتا ہے

2775 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَاَنَّمَا

2774- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح. وانظر التعليق على الحديث "2770" وأخرجه البخاري "929" في الجمعة: باب الاستماع إلى الخطبة، و "3211" في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، ومسلم "850" "24" في الجمعة: باب فضل التهجير يوم الجمعة، والنسائي "2/116" في الإمامة: باب التهجير إلى الصلاة، "3/97" - "98" في الجمعة: باب التبكير إلى الجمعة، والدارمي "1/363"، وأحمد "2/259" و"280" من طريق الزهري عن أبي عبد الله الأغر، عن أبي هريرة، ولفظ مسلم: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الأول فالأول، فإذا جلس الإمام طووا الصحف، وجاؤوا يستمعون الذكر، ومثل المهجر كمثل الذي يهدي البدنة، ثم كالذي يهدي بقرة، ثم كالذي الكبش، ثم كالذي يهدي الدجاجة، ثم كالذي يهدي البيضة." وأخرجه البخاري "3211"، والدارمي "1/362" من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة. وأخرج مسلم "850"، والنسائي "3/98"، وابن ماجه "1092" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة، وأحمد "2/239"، والبغوي "1061" من طريق سفيان عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة.

قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِأَنَّ اسْمَ الرَّوَاحِ يَقَعُ عَلٰى جَمِيعِ سَاعَاتِ النَّهَارِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الرَّوَاحَ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح کا غسل کرے اور پھر روانہ ہو جائے' تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی جو شخص دوسری گھڑی میں جائے اس نے گائے کی قربانی کی جو شخص تیسری گھڑی میں جائے اس نے دنبے کی قربانی کی جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے اس نے مرغی کی قربانی کی جو شخص پانچویں گھڑی میں جاتا ہے گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا جب امام آ جائے' تو فرشتے مسجد میں آ کر (ذکر یعنی خطبے کو) سنتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ لفظ ''رواح'' (جانے) کا اطلاق دن کی تمام گھڑیوں پر ہوتا ہے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ لفظ ''رواح'' کا اطلاق صرف زوال کے بعد جانے پر ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ بِشَرَائِطِهَا إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے اگلے جمعے تک (کے گناہوں) کی گناہوں کی مغفرت کر دینا جو شرائط کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے

2776 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ أَبُو وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

2775- إسناده صحيح على شرطهما. سمي: هو مولى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وأبو صالح: هو ذكوان السمان وهو في "الموطأ" "1/101" في الجمعة: باب العمل في غسل يوم الجمعة، ومن طريقه: أخرجه البخاري "881" في الجمعة: باب فضل الجمعة، ومسلم "850" "10" في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، والترمذي "499" باب ما جاء في التبكير إلى الجمعة، وأبو داؤد 531"في الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/99" في الجمعة: باب وقت الجمعة، وأحمد "2/460"، والبغوي ."1063" وأخرجه النسائي "3/98"، "99" من طريق ابن عجلان، عن سمي، به نحوه. وأخرجه مسلم "850" من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به.

2776- إسناده صحيح على شرط البخاري، فإن عبد الله بن وديعة لم يخرج له مسلم، وهو تابعي جليل، وقد ذكره ابن سعد في الصحابة وكذا ابن منده، وعزاه لأبي حاتم، ومستندهم أن بعض الرواة لم يذكر بينه وبين النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الحديث أحداً، لكنه لم يصرح بسماعه، فالصواب إثبات الواسطة. وأخرجه أحمد "5/438"، "440"، والبخاري "883" في الجمعة: باب الدهن للجمعة و "910" باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة، والدارمي "1/362"، من طريق ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجه "1097"، وأحمد "5/181"، وابن خزيمة "1763" و "1764" و "1812" من طريق ابن عجلان، عن سعيد المقبري، عن أبيه، عن عبد الله بن وديعة، عن أبي ذر مثله، وسنده حسن.

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَتَطَهَّرَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنِهِ، اَوْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَدَا لَهُ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرَى

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر وہ تیل لگائے یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان فرق نہ کرے پھر جتنا مناسب سمجھے نماز (یعنی سنتیں یا نوافل) ادا کرے پھر جب امام آ جائے تو خاموشی (کے ساتھ اس کا خطبہ سنے) تو اس شخص کے اس جمعے اور آگلے جمعے تک کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ نَظِيفَيْنِ، وَلَا يَلْبَسُهُمَا اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اِذَا كَانَ مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ جَلَّ، وَعَلَا عَلَيْهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ دو صاف کپڑے اختیار کرے اور انہیں جمعہ کے دن پہنے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ نعمت عطا کی ہو (کہ اس کے پاس اضافی کپڑے ہوں)

2777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَاٰى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدَ سَعَةً اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهٖ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ

2777- حديث صحيح بشاهده، هو في "صحيح ابن خزيمة" "1765" وزاد فيه: "وعن يحيى بن عروة، عن أبيه، عن عائشة." وعمرو بن أبي سلمة هو التنيسي الدمشقي: إلا أنه كما قال الإمام أحمد: روى عن زهير بن محمد أباطيل، وشيخه: زهير بن محمد رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، وبقية رجاله ثقات. وأخرجه ابن ماجه "1096" من طريق محمد بن يحيي، عن عمرو بن أبي سلمة، عن زهير، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. وله شاهد يتقوى به عند أبي داوُد "1078" من طريق يونس وعمرو بن الحارث، أن يحيي بن سعيد الأنصاري حدثه، أن محمد بن يحيي بن حبان حدثه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وهذا سند صحيح، لكنه مرسل، وقد وصله أبو داوُد، وابن ماجه "1095" من طريق ابن وهب، اخبرني عمرو بن الحارث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن موسى بن سعد أو سعيد، عن محمد بن يحيي بن حبان، عن عبد الله بن سلام ... ورجاله ثقات رجال مسلم، إلا أن فيه انقطاعا بين محمد بن يحيي بن حبان وبين عبد الله بن سلام، فقد ولد محمد بن يحيي سنة "47" أي: بعد وفاة عبد الله بن سلام بأربع سنوات. وأخرجه ابن ماجه بإثر حديث "1095" عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن شيخ لنا، عن عبد الحميد بن جعفر، عن محمد بن يحيي بن حبان، عن يوسف بن عبد الله بن سلام، عن أبيه. وفيه جهالة شيخ ابن أبي شيبة، وباقي السند رجاله ثقات.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے لوگوں کے جسموں پر کام کاج والے کپڑے دیکھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی پر کوئی (حرج) نہیں ہوگا اگر اس کے پاس گنجائش ہو تو وہ جمعہ کے لئے دو کپڑے پہن لے جو اس کے کام کاج (یعنی محنت مزدوری) کے کپڑوں کے علاوہ ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السِّوَاكَ، وَلُبْسَ الْمَرْءِ اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ مِنْ شَرَائِطِ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ مِنَ الذُّنُوْبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مسواک کرنا اور آدمی کا عمدہ لباس پہننا جمعہ کی ان شرائط میں شامل ہے جس کی وجہ سے آدمی کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

2778 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ، وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْكَعَ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يُصَلِّيَ، كَانَتْ كَفَّارَةً مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر وہ اس کے پاس ہو اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد کی طرف جائے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' پھر جتنا اللہ کو منظور ہو اتنے نوافل ادا کرے پھر خاموش رہے' جب امام آ جائے' یہاں تک کہ وہ نماز ادا کر لے' تو یہ چیز اس کے اس جمعہ اور اس سے پہلے کے جمعہ کے درمیان (گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

2778– إسناده قوي، فقد صرح محمد بن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه . الدورقي: هو يعقوب بن إبراهيم الدورقي، وإسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية. وهو في "صحيح ابن خزيمة " ."1762" وأخرجه الحاكم "1/283"، والبيهقي "3/243" من طريق إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/81"، وأبو داؤد "343" في الطهارة: باب الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1060" من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وزادوا فيه: "وقال أبو هريرة: وزيادة ثلاثة أيام، لأن الله تعالى يقول: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) وصححه الحاكم "1/283"، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ قَدْ يَكُوْنُ لِلْمُتَوَضِّءِ، اِذَا اَتَى الْجُمُعَةَ بِهٰذِهِ الْاَوْصَافِ، وَاِنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت بعض اوقات وضو کرنے والے کو بھی حاصل ہوتی ہے وہ جو ان اوصاف کے ہمراہ جمعہ ادا کرنے آتا ہے اگر چہ اس نے جمعہ کے لئے غسل نہ کیا ہو

2779 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ، فَسَمِعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى، فَقَدْ لَغَا.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَّمْ يَسْبُرْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجُمُعَةَ اِلَى الْجُمُعَةِ ثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَقُلْ غُفِرَ لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، فَوَقْتُ الْجُمُعَةِ زَوَالُ الشَّمْسِ، فَمِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى سَبْعَةُ اَيَّامٍ، وَقَوْلُهُ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ تَمَامُ الْعَشْرِ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) (الانعام: 160)، وَهٰذَا مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا: اِنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَعْمَلُ طَاعَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا ذُنُوْبًا لَمْ يَكْتَسِبْهَا بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لئے آئے اور (خطبہ) کو سنے خاموش رہے تو اس شخص کے اس جمعے سے لے کر آگے جمعے تک اور مزید تین دن کے (گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص کنکریوں کو چھوتا ہے وہ لغو کا مرتکب ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک آٹھ دن بنتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے کہ ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعے تک کے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ تو جمعے کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے۔ تو جمعہ کے دن سورج ڈھلنے کے بعد سے اگلے جمعے کے سورج ڈھلنے تک سات دن بنتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اس کے علاوہ مزید تین دن تو اس طرح دس دن پورے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

2779- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأبو معاوية: هو محمد بن خازم. وأخرجه أحمد "2/424"، ومسلم "857" في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، والترمذي "498" في الصلاة: باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة، وابن ماجه "1090" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، والبغوي "336" من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد.

"جو شخص نیکی کرتا ہے تو وہ دس گنا بن جاتی ہے"۔

یہ وہ بات ہے۔ جس کے بارے میں ہم نے اپنی کتابوں میں یہ بات نقل کی ہے کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے متعلق عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔ جن کا ارتکاب وہ بعد میں نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ الْخَبَرَ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے سابقہ ذکر شدہ روایت کی بیان کی ہے

2780 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَحْسَنَ غُسْلَهُ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، اَوْ دُهْنِهِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الَّتِىْ بَعْدَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے پھر عمدہ کپڑے پہنے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے یا تیل لگائے' تو اس شخص کے اس جمعے اور اگلے جمعے کے درمیانی مزید اس کے بعد تین دن کے (گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهِ يُعْطِى الْجَائِىْ اِلَى الْجُمُعَةِ بِاَوْصَافٍ مَعْلُوْمَةٍ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مخصوص اوصاف کے ہمراہ جمعہ کے لئے آنے والے شخص کے ایک قدم کے عوض میں ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے

2781 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِىُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِىُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىُّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

2780- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه هو "857" في الجمعة: باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، والبغوي "1059" من طريق رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صالح، بهذا الإسناد، ولفظه: "من اغتسل وأتى الجمعة، فصلى ما قدر له، ثم انصت حتى يفرغ من خطبته، ثم يصلي معه، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وفضل ثلاثة أيام."

(متن حدیث): مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ، وَابْتَكَرَ، وَمَشَى فَدَنَا، وَاسْتَمَعَ، وَاَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَمَلَ سَنَةٍ صِيَامَهَا وَقِيَامَهَا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : قَوْلُهُ: مَنْ غَسَّلَ: يُرِيْدُ غَسَلَ رَاْسَهُ، وَاغْتَسَلَ: يُرِيْدُ اغْتَسَلَ بِنَفْسِهٖ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانَتْ لَهُمْ جُمَمٌ احْتَاجُوا اِلٰى تَعَاهُدِهَا وَقَوْلُهُ: بَكَّرَ وَابْتَكَرَ: يُرِيْدُ بِهٖ بَكَّرَ اِلَى الْغُسْلِ، وَابْتَكَرَ اِلَى الْجُمُعَةِ

❁❁ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے پھر وہ جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے اور (امام کے) قریب ہو اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے اور کسی لغو حرکت کا مرتکب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے ایک سو سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب عطا کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جو شخص غسل دے'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے۔ کہ وہ شخص اپنے سر کو دھوئے۔ اور وہ شخص غسل کرے اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ شخص اپنے جسم کو دھوئے کیونکہ لوگوں کے بال بڑے ہوتے تھے۔ تو انہیں اہتمام کے ساتھ ان کو دھونے کی ضرورت پیش آتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ شخص جلدی جائے اور جلدی کرے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ غسل کے لیے جلدی کرے اور جمعے کے لیے جلدی جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَنْ تَاَوَّلْنَا قَوْلَهُ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ

اس روایت کا تذکرہ جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو ان الفاظ کے بارے میں ہے ''وہ شخص غسل دے اور غسل کرے''

2782 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوْا رُءُ وسَكُمْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا جُنُبًا، وَمَسُّوا مِنَ الطِّيبِ.

2781- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الأشعث الصنعاني، واسمه: شراحيل بن آدة ـ فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد "4/104"، وأبو داوٗد "345" في الطهارة: باب في الغسل يوم الجمعة، وابن ماجه "1087" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، والبغوي "1065"، والحاكم "1/282" من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "496" في الصلاة: باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة، والنسائي "3/95" - "96" في الجمعة: باب فضل غسل يوم الجمعة، والدارمي "1/363"، والبغوي "1064"، وابن خزيمة "1767"، والحاكم "1/281" - "282"، من طريق يحيى بن الحارث، عن أبي الأشعث الصنعاني، به. وأخرجه أحمد "4/104"، والحاكم "1/281"، وابن خزيمة "1758" من طريق عبد الرحمٰن بن يزيد بن جابر، عن أبي الأشعث الصنعاني، به.

قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَّا الطِّيبُ فَلَا اَدْرِي، وَاَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ۔

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا جُنُبًا: فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الِاغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ يُجْزِءُ عَنِ الِاغْتِسَالِ لِلْجُمُعَةِ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ، اِذْ لَوْ كَانَ فَرْضًا لَمْ يُجْزِءْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ

طاؤس یمانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر کو دھو لو ماسوائے اس کے تم جنبی ہو اور تم خوشبو بھی لگاؤ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے جہاں تک غسل کا تعلق ہے تو یہ بات ٹھیک ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ''ماسوائے اس کے کہ تم جنبی ہو'' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جمعہ کے دن غسل جنابت کرنا جبکہ وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہو یہ جمعہ کے لیے غسل کرنے کی جگہ کافی ہوگا۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا فرض نہیں ہے کیونکہ اگر یہ فرض ہوتا تو ان دونوں میں سے کوئی ایک غسل دوسرے کی جگہ کافی نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فِي الْاَصْلِ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا رَكْعَتَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: جمعہ کی نماز دراصل چار رکعات ہیں دو رکعات نہیں ہیں

2783 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2782– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب. وأخرجه أحمد "1/265"، وابن خزيمة "1759" من طريق يعقوب بن ...... إبراهيم، بهذا الإسناد، بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، ومسوا من الطيب ." وأخرجه أحمد "1/330"، والبخاري "884" في الجمعة: باب الدهن للجمعة، من طريق شعيب عن الزهري، به. بلفظ: "اغتسلوا يوم الجمعة، واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا، وأصيبوا من الطيب ." وأخرج عبد الرزاق "5303"، والبخاري "885"، ومسلم "848" في الجمعة: باب الطيب والسواك يوم الجمعة، من طريق إبراهيم بن ميسرة، عن طاووس، عن ابن عباس أنه ذكر قول النبي صلى الله عليه وسلم في الغسل يوم الجمعة، فقلت لابن عباس: أيمس طيبا أو دهنا إن كان عند أهله؟ فقال: لا أعلمه . وأخرج أحمد "1/269" من حديث طويل من طريق عكرمة، عن ابن عباس قال ... فتأذى بعضهم ببعض حتى بلغت أرواحهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "يا أيها الناس، إذا جئتم الجمعة فاغتسلوا، وليمس أحدكم من أطيب طيب، إن كان عنده."

سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَاةُ السَّفَرِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ، وَصَلَاةُ الْاَضْحٰى، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ، غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سفر کی نماز عیدالفطر کی نماز عیدالاضحیٰ کی نماز اور جمعہ کی نماز دو رکعات ہوتی ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں قصر نہیں ہے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ مَنْ قَبْلَنَا فِي الْجُمُعَةِ حَيْثُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ

ہم سے پہلے کے لوگوں کا جمعہ کے بارے میں اختلاف کرنے کا تذکرہ جب یہ ان پر فرض کیا گیا تھا

2784 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَاُوتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُوْدُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيَّ بِاَنْطَاكِيَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ: بَيْدَ: مِنْ اَجْلِ

2783- رجاله ثقات رجال الشيخين، لكن الحافظ لا يثبتون سماع عبد الرحمٰن بن أبي ليلى من عمر، مع أن سماعه منه محتمل، فقد جزم الإمام الذهبي في "السير" بأنه ولد في خلافة الصديق أو قبل ذلك. سفيان: هو الثوري، وزبيد: هو زبيد بن الحارث اليامي. وأخرجه أحمد "1/37" من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/183" في صلاة العيدين: باب عدد صلاة العيدين، والطحاوي في "معاني الآثار" "421"، وأحمد "1/37"، والبيهقي "3/200"، من طريق سفيان، به. وأخرجه النسائي "3/111" في الجمعة: باب عدد صلاة الجمعة، "3/118" في تقصير الصلاة في السفر، وابن ماجه "1063" في إقامة الصلاة: باب تقصير الصلاة في السفر، والطحاوي "1/421"، وأبو نعيم في "الحلية" "4/353" - "354"، من طرق عن زبيد، به. وأخرجه ابن ماجه "1064"، والبيهقي "3/199"، من طريق محمود بن بشر، عن يزيد زياد بن أبي الجعد، عن زبيد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، عن عمر. وهذا سند قوي، لكن أبا حاتم يرجح رواية الثوري، لأنه أحفظ من يزيد بن زياد كما في "العلل" "1/138". وأخرجه الطحاوي "1/422" من طريق سفيان، عن زبيد، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن الثقة، عن عمر.

2784- إسناده صحيح ابن السري: وإن كان صاحب أوهام متابع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد "2/274" و "312"، والبخاري "6624" و "7036"، ومسلم "855" في الجمعة: باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة، والبغوي "1045" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/243" و "249"، ومسلم "855"، والنسائي "3/85" - "86" في الجمعة: باب إيجاب الجمعة، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "238" و "876" و "2956" و "6887" و "7495" من طريق شعيب كلاهما عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/249" - "250" و "274"، ومسلم "855" من طريق الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم "856"، وابن ماجه "1083" في إقامة الصلاة: باب في فرض الجمعة، والنسائي "3/87"، والدارقطني "2/3" من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد "2/249" و "274"، والبخاري "896" و "3486"، ومسلم "855"، والنسائي "3/85" من طريق طاووس، عن أبي هريرة. وأخرجه من طرق أخرى عن أبي هريرة: أحمد "2/236" و "388" و "491" و "502" و "512" و "518" - "519".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے' ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہ وہ دن ہے' جو ان لوگوں پر فرض قرار دیا گیا تو انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہماری رہنمائی کی تو اس دن کے حوالے سے وہ لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہودیوں کا دن کل کا (یعنی ہفتے کا ہے) اور عیسائیوں کا دن پرسوں کا (یعنی اتوار کا ہے)''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى الْجُمُعَاتِ لِلْمَرْءِ مَخَافَةَ مِنْ اَنْ يُكْتَبَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

آدمی کو باقاعدگی کے ساتھ جمعہ ادا کرنے کے حکم کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں (جمعہ سے غافل ہونے پر) اس کا نام غافلوں میں نہ لکھا جائے

2785 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، (متن حدیث): وَابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَيَنْتَهِيَنَّ قَوْمٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں آپ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی:

''یا تو لوگ جمعے کو ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ لوگ غافلین میں شامل ہو جائیں گے''۔

ذِكْرُ طَبْعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قَلْبِ التَّارِكِ اِتْيَانَ الْجُمُعَةِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّهَاوُنِ بِهَا عِنْدَ الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے دل پر مہر لگا دینے کا تذکرہ' جو جمعہ کی ادائیگی کو کمتر سمجھتے ہوئے تیسری مرتبہ اس کے لئے نہیں آتا

2785– إسناده صحيح على شرط مسلم: أبو سلام: هو ممطور الأسود الحبشي. وأخرجه أحمد "1/239" و"2/84" من طريق يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "1/335" من طريق عبد الصمد، عن هشام الدستوائي، به. وأخرجه أحمد "1/254" من طريق أبان العطار عن يحيى، به. .... ولفظ أحمد: "وليكتبن" بدل: "وليكونن." وأخرجه مسلم "865" في الجمعة: باب التغليظ في ترك الجمعة، والبغوي "1054" من طريق زيد بن سلام أنه سمع أبا سلام قال: حدثني الحكم بن ميناء أن عبد الله بن عمر وأبا هريرة حدثاه ... وأخرجه النسائي "3/88" في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، من طريق يحيى بن أبي كثير، عن الحضرمي بن لاحق، عن زيد، عن أبي سلام، عن الحكم بن ميناء أنه سمع ابن عباس وابن عمر يحدثان.

2786 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ اِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جمعے کو کم تر سمجھتے ہوئے اسے تین مرتبہ ترک کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ طَبْعِ اللّٰهِ جَلَّ، وَعَلَا عَلٰى قَلْبِ التَّارِكِ لِلْجُمُعَةِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا

اللہ تعالیٰ کے مہر لگانے کے طریقے کا تذکرہ' جو جمعہ کے لئے نہ آنے والے شخص کے دل پر لگتی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيئَةً نُكِتَ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيْهَا، وَاِنْ عَادَ زِيدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ فِيْهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِی ذَكَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى

2786- " إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة، فإن حديثه لا يرقى إلى الصحة. وهو في مسند أبي يعلى عن أمية بن بسطام، عن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/424"، وأبو داوُد "1052" في الصلاة: باب التشديد في ترك الجمعة، والترمذي "500" في الصلاة: باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر، والنسائي "3/88" في الجمعة: باب التشديد في التخلف عن الجمعة، والدارمي "1/369"، والبيهقي "3/172" و "247"، والحاكم "3/624" من طرق عن محمد بن عمرو بن علقمة، بهذا الإسناد. وحسنه الترمذي، والبغوي، وصححه ابن خزيمة "1857" و "1858" والحاكم "1/280" ووتفقه الذهبي. وفي الباب عن جابر عند أحمد "3/332"، وابن ماجه "1126"، وصححه البصيري في "مصباح الزجاجة"، والحاكم. "1/292"

2787- إسناده قوي. ابن عجلان: أخرجه له مسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات رجال مسلم. أبو صالح: هو ذكوان السمان. وأخرجه الترمذي "3334" في التفسير: باب ومن سورة (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) .... للمطففين، والنسائي في عمل اليوم والليلة "418"، وفي التفسير من "الكبرى." كما في "تحفة الأشراف" "9/443"، من طريق الليث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد "2/297"، وابن ماجه "4244" في الزهد: باب ذكر الذنوب، وابن جرير الطبري في "جامع البيان" "30/98"، والحاكم "2/517" ـ وصححه ووافقه الذهبي ـ من طرق عن ابن عجلان، به، بلفظ: "إن المؤمن إذا أذنب، كانت نكتة سوداء في قلبه." وذكره السيوطي في "الدر المنثور" "6/325"، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، وابن مردويه، والبيهقي في "شعب الإيمان."

قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ اس سے الگ ہو جائے اور مغفرت طلب کر لے اور توبہ کر لے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے البتہ اگر وہ دوبارہ یہی غلطی کرتا ہے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے اگر وہ غلطی دوبارہ کرتا ہے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک (وہ سیاہی) اس کے اندر غالب آ جاتی ہے یہ وہ ران (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

''بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اس وجہ سے جو وہ کماتے ہیں''۔

2788 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنِيْ قُدَامَةُ بْنُ وَبَرَةَ، رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عُجَيْفٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اگر وہ بے تاب نہ ہو تو نصف دینار کرنا چاہیے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الْمَنْدُوبَ اِلَيْهِ، اِنَّمَا اُمِرَ لِمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، دُوْنَ مَنْ يَّكُوْنُ مَعْذُوْرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ حکم مستحب ہے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کرتا ہے یہ اس کے لئے نہیں ہے جو معذور ہو

2789 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ،

2788- إسناده ضعيف . قدامة بن وبرة لم يرو عنه غير قتادة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عثمان الدارمي عن ابن معين أنه ثقة. وقال ابوحاتم عن أحمد: لا يعرف. وقال مسلم: قيل لأحمد: يصح حديث سمرة "من ترك الجمعة"؟ فقال: قدامة يرويه لا نعرفه . وقال البخاري لم يصح سماعة من سمرة. وقال ابن خزيمة في "صحيحه" "3/177": وليست أعرف قدامة بعدالة ولا جرح، وقال الذهبي في "الميزان": لا يعرف. وباقي رجاله ثقات على شرطهما . همام: هو ابن يحيى بن دينار الأزدي. وأخرجه أحمد "5/14"، وابن خزيمة "1861" من طريق وكيع، بهذا الإسناد . وزاد ابن خزيمة: "من غير عذر." . . . . . . وأخرجه أبو داوٗد "1053" في الصلاة: باب كفارة من ترك الجمعة، والنسائي "3/89" في الجمعة: باب كفارة من ترك الجمعة من غير عذر، وابن خزيمة "1861" من طريق همام، به، وصححه الحاكم "1/280"، ووافقه الذهبي!! وأخرجه أبو داوٗد "1054"، والحاكم "1/280" من طريق أيوب "وقد تحرف في "المستدرك" إلى أيوب بن العلاء " عن قتادة، عن قدامة بن وبرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "من فاته الجمعة من غير عذر فليتصدق بدرهم أو نصف درهم أو صاع حنطة أو نصف صاع" وهو مرسل.

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِنِصْفِ دِينَارٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر جمعے کو ترک کر دے اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے اگر وہ دستیاب نہ ہو تو نصف دینار کرنا چاہئے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَخَطِّي الْمَرْءِ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِي قَصْدِهِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ جمعہ کے دن نماز کیلئے آتے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگی جائیں

2790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن منبر کے پہلو پر بیٹھا ہوا تھا اسی دوران ایک شخص آیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ تم نے اذیت پہنچائی ہے اور تم دیر سے آئے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِطَالَةِ الصَّلَاةِ، وَقَصْرِ الْخُطْبَةِ فِي الْاَعْيَادِ وَالْجُمُعَاتِ

عید اور جمعہ کے موقع پر نماز کو طویل ادا کرنے اور خطبے کو مختصر دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2791 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ،

(متن حدیث): خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، لَقَدْ اَبْلَغْتَ

2790– إسناده حسن على شرط مسلم. أبو الزاهرية: هو حدير الحضرمي الحمصي. وأخرجه النسائي "3/103" في الجمعة: باب النهي عن تخطي رقاب الناس والإمام على المنبر يوم الجمعة، من طريق ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/190"، وأبو داوٗد "1118" في الصلاة: باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة، وابن خزيمة "1811" من طريق معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية قال: كنا مع عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة، فجاء رجل يتخطى رقاب الناس، فقال عبد الله بن بسر: جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: "اجلس فقد آذيت" واللفظ لأبي داوٗد. وصححه الحاكم "1/288"، ووافقه الذهبي. وفي الباب عن جابر عند ابن ماجه "1115" في إقامة الصلاة. باب ما جاء في النهي عن تخطي الناس يوم الجمعة، ولا بأس بإسناده في الشواهد.

وَاَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ، فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ، فَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوْا الْخُطْبَةَ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے مختصر اور بلیغ خطبہ دیا جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: اے ابویقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے اگر آپ مزید (خطبہ) دیتے (تو مناسب ہوتا) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''آدمی کا نماز کو طویل ادا کرنا اور خطبے کو مختصر دینا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے' تو تم لوگ نماز کو طویل ادا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو کیونکہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلنَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ يَّتَحَوَّلَ عَنْ مَكَانِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ

جمعہ کے دن مسجد میں اونگھنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے

2792 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2791- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدي الكوفي. وهو في "مسند أبي يعلى" "1642" وأخرجه مسلم "869" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق سريج بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/263"، والدارمي "1/365"، وابن خزيمة "1782" من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، به. وسقط من المطبوع من سنن الدارمي "عن أبيه." وأخرجه أبو داؤد "1106" في الصلاة: باب إقصار الخطب، وأبويعلى "1618" و "1621" من طريق العلاء بن صالح، عن عدي بن ثابت، عن أبي راشد، قال: خطبنا عمار بن ياسر فتجوّز في الخطبة، فقال: "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نطيل الخطبة" واللفظ لأبي يعلى. وصححه الحاكم "1/289"، ووافقه الذهبي. مع أن أبا راشد لم يوثقه غير ابن حبان، ولم يرو عنه غير عدي بن ثابت، ومثله حسن الحديث في الشواهد والمتابعات.

2792- إسناده قوي، وقد صرّح ابن إسحاق بالتحديث عند أحمد "2/135" فانتفت شبهة تدليسه. وقول الشيخ ناصر في "صحيحته" "469": وقد عنعنه في جميع الطرق عنه فيه ما فيه. وأخرجه أحمد "2/22" و "32"، وأبو داؤد "119" في الصلاة: باب الرجل ينعس والإمام يخطب، والترمذي "526" في الصلاة: باب ما جاء فيمن نعس يوم الجمعة أنه يتحول من مجلسه، والبغوي "1087"، وابن خزيمة "1819"، والبيهقي "3/237"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" "2/186"، من طرق عن محمد بن إسحاق، به، وصححه الحاكم "1/291" ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه البيهقي "3/237" أيضا من طريق محمد بن عبد الرحمٰن المحاربي، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن نافع به. وله شاهد من حديث سمرة بن جندب عند البزار "636" والبيهقي "3/237"- "238" وفي سنده إسماعيل بن مسلم المكي، وهو ضعيف.

(متن حدیث): اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کے دن کسی شخص کو اپنی جگہ پر بیٹھے اونگھ آ جائے' تو اسے دوسری جگہ چلے جانا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ اللَّغْوِ عِنْدَ خِطْبَةِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران لغو حرکت کے ارتکاب سے اجتناب کرے

2793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے امام کے خطبے کے دوران اپنے ساتھی کو یہ کہا' تم خاموش رہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

ذِكْرُ نَفْيِ حُضُوْرِ الْجُمُعَةِ عَمَّنْ حَضَرَهَا، اِذَا لَغَا عِنْدَ الْخُطْبَةِ

ایسے شخص کے جمعہ میں حاضر ہونے کی نفی کا تذکرہ' جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن خطبے کے وقت لغو حرکت کرتا ہے

2794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

2793– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن خزيمة "1805" من طريق ابن وهب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه أحمد "2/518" من طريق يونس، به. وأخرجه البخارى "934" فى الجمعة: باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب، ومسلم "851" فى الجمعة: باب فى الإنصات يوم الجمعة فى الخطبة، والترمذى "512" فى الصلاة: باب ما جاء فى كراهية الكلام والإمام يخطب، والنسائى "3/103"- "104"، "104" فى الجمعة: باب الإنصات للخطبة يوم الجمعة، والدارمى "1/364"، وأحمد "2/272" و"393" و "396" من طرق عن الزهرى، به . وأخرجه مالك "1/103"، ومن طريقه الشافعى "404"، وأحمد "2/485"، والدارمى "1/364"، والبغوى "1080" عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد "2/244"، ومسلم "851"، وابن خزيمة "1806"، والشافعى "405" من طريق سفيان بن عيينة، عن أبى الزناد به . وأخرجه ابن خزيمة "1804" من طريق سهيل، عن أبيه، عن أبى هريرة، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "إذا تكلمت يوم الجمعة فقد لغوت وألغيت" يعنى والإمام يخطب. وانظر الحديث رقم "2795".

(متن حدیث): دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ - اَوْ كَلَّمَهُ عَنْ شَيْءٍ -، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَظَنَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا مَوْجِدَةٌ، فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا اُبَيُّ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَمْ تَحْضُرْ مَعَنَا الْجُمُعَةَ قَالَ: بِمَ؟ قَالَ: تَكَلَّمْتَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَامَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَدَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اُبَيٌّ، اَطِعْ اُبَيًّا .

هٰذَا لَفْظُ عَبْدِ الْاَعْلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: یا ان سے کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب نہیں دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سمجھے' شاید حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کسی بات پر ناراض ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابی! کیا وجہ ہے' تم نے مجھے جواب نہیں دیا' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہمارے ساتھ جمعے میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دینے کے دوران تم نے کلام کیا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ابی نے ٹھیک کہا ہے تم ابی کی بات مان لو۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو آدمی کو اپنے بھائی کو یہ کہنے کی ممانعت کا تذکرہ کہ ''تم خاموش رہو''

2795 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ: اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَا .

2794- إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوُد العتكي، ويعقوب القمي: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعري. وهو في "مسند أبي يعلى" "1799" و "1800" وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" "2/185" وقال: رواه أبو يعلى، والطبراني في "الأوسط" بنحوه، وفي "الكبير" باختصار، ورجال أبي يعلى ثقات.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے تم خاموش رہو اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْخُطْبَةَ الْمُتَعَرِّيَةَ عَنِ الشَّهَادَةِ بِالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شہادت کے بغیر خطبہ کو کٹے ہوئے ہاتھ سے تشبیہ دینا

2796 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ خِطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو اس کی مثال کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ خُطْبَتِهِ اِذَا خَطَبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی وحدانیت (کے اعتراف والے کلمات) کو ترک کردے

2795- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق" "5414" و "5416" من الطريقين. وأخرجه من طريق مالك الشامي "403"، وأحمد "2/485"، وأبو داوٗد "1112" في الصلاة: باب الكلام والإمام يخطب، والدارمي "1/464". وانظر الحديث رقم "2793"، والتعليق الآتي. 2 هو في "المصنف" "5415" وعنه أخرجه أحمد "2/272"، وابن خزيمة "1805". وأخرجه أحمد "2/272"، ومسلم "851" في الجمعة: باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة، وابن خزيمة "1805" من طريق محمد بن بكر، عن ابن جريج، به. وأخرجه مسلم "851"، والنسائي "3/104" من طريق عقيل، عن ابن شهاب، به. إلا أنه جاء فيه: "عبد الله بن إبراهيم بن قارظ." وكلاهما صحيح، فإنه يقال لإبراهيم بن عبد الله: عبد الله بن إبراهيم، وقد وهم من زعم أنهما اثنان. وانظر الحديث رقم "2793"، والتعليق السابق.

2796- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد "2/302" و "343"، وأبو داوٗد "4841" في الأدب: باب في الخطبة، والبخاري في "التاريخ الكبير" "7/229"، وأبو نعيم في "الحلية" "9/43"، من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1106" في النكاح: باب ما جاء في خطبة النكاح، من طريق محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب، به. وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب.

2797 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلَى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): كُلُّ خِطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ، فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کلمہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو اس کی مثال کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے''۔

2798 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا، فَقَدْ غَوَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ الْخَطِيْبُ، قُلْ: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا اس نے یہ کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برا خطیب ہے تم یہ کہو: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ عِنْدَ قِرَاءَتِهِ السَّجْدَةَ فِيْ خُطْبَتِهِ، اَنْ يَّتْرُكَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ يَعُوْدَ اِلٰى مَا فِيْ خُطْبَتِهِ

خطبہ دینے والے کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ خطبہ کے دوران جب آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت نہ کرے اور پھر وہ اپنے خطبے کی طرف لوٹ جائے

2799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ

2797- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله.

2798- إسناده صحيح . محمد بن إسماعيل الأحمسي: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير تميم بن طرفة، فمن رجال مسلم، وأخرجه أحمد "4/256"، ومسلم "870" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، من طريق وكيع، بهذا الإسناد . ولفظهما: "بئس الخطيب أنت." وأخرجه أبو داوُد "1099" في الصلاة: باب الرجل يخطب على قوس، و"4981" في الأدب: ما بعد باب: لا يقال: خبثت نفسي، والحاكم "1/289" من طريق يحيى عن سفيان، به. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد "4/379"، والنسائي "6/90" في النكاح: باب ما يكره من الخطبة، والطحاوي في "مشكل الآثار" "4/296" من طريق عبد الرحمن.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ ص، فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ، فَسَجَدْنَا مَعَهٗ، وَقَرَاَهَا مَرَّةً اُخْرٰی، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَیَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اِنَّمَا هِیَ تَوْبَةُ نَبِیٍّ، وَلٰكِنِّیْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ، فَسَجَدَ، فَسَجَدْنَا مَعَهٗ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الصَّوَابُ: قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۂ ص کی تلاوت کی جب آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی تو آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اسے دوسری مرتبہ تلاوت کیا جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے تم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو تو آپ منبر سے نیچے اترے۔ آپ نے سجدہ کیا آپ کے ہمراہ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) درست لفظ یہ ہے "استعدادتم (یعنی تم ایسا کرنے کے لیے مستعد ہو)

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ اَنْ یُكَلِّمَ فِیْ خُطْبَتِهٖ مَنْ اَحَبَّ عِنْدَ حَاجَةٍ تَبْدُوْ لَهٗ

خطبہ دینے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ضرورت کے پیش آنے کے وقت جس شخص کے ساتھ چاہے اپنے خطبے کے دوران بات چیت کرسکتا ہے

2800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنِ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَبِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَخْطُبُ، فَقَامَ فِی الشَّمْسِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَتَحَوَّلَ اِلَی الظِّلِّ

قیس بن ابوحازم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میرے والد (مسجد میں) آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے (میرے والد) دھوپ میں کھڑے ہوگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا' وہ سائے میں آ جائیں۔

2799- إسناده صحيح. شعيب: هو شعيب بن الليث بن سعد. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1795" ومن طريق ابن خزيمة أخرجه الدارقطني "1/408" وأخرجه الحاكم "1/284" - "285" من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، به وصححه ووافقه الذهبي. وقد تقدم برقم "2765"

2800- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "3/426"، وأبو داوُد "4822" في الأدب: باب في الجلوس بين الظل والشمس، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "3/426" - "427"، والحاكم "4/271" من طريق عن إسماعيل بن أبي خالد، به.

ذِكْرُ وَصَفِ الْخُطْبَةِ الَّتِيْ يَخْطُبُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا

خطبے کی اس صفت کا تذکرہ جسے آدمی ضرورت پیش آنے پر دیتا ہے

2801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ؟ قَالَ: كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ

❁❁ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح خطبہ دیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے خطبہ دیتے تھے پھر آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے تھے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُطْبَةَ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قَصِيْرَةً قَصِدَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ خطبے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ میانہ روی کے ساتھ مختصر ہو

2802 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

2801– إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، وأخرجه أحمد، "5/87" و "101"، وابن ماجه "1105" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، والطيالسي "757"، من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/90"، وأبوداؤد "1095" في الصلاة: باب الخطبة قائما، من طريق أبي عوانة، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب السكوت في القعدة بين الخطبتين، من طريق إسرائيل، كلاهما عن سماك، به بلفظ: "رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم، ثم يقوم فيخطب خطبة أخرى على منبره، فمن حدثك أنه يراه يخطب قاعدا فلا تصدقه." واللفظ لأحمد. وأخرجه أحمد "5/90"، ومسلم "862" في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، وأبو داؤد "1093"، والبيهقي "3/197" من طريق أبي خيثمة، عن سماك. وأخرجه أحمد "5/93" من طريق شريك، عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/91" و"92" و"93" و"94" و"95" من طريق زائدة، عن سماك.

2802– إسناده حسن. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي. وأخرجه الترمذي "507" في الصلاة: باب ما جاء في قصد الخطبة، والنسائي "3/191" في العيدين: باب القصد في الخطبة. من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "866" في الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، والدارمي "1/365"، والترمذي "507"، وأحمد "5/94"، من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد "5/106" من طريق سفيان، ومسلم "866" من طريق زكريا، كلاهما عن سماك، به. وأخرجه أحمد "5/107" من طريق تميم بن طرفة، عن جابر بن سمرة. وانظر الحديث رقم "2801" و "2803"، فإن هذا الحديث سيأتي ضمنهما من طريق سفيان، وزائدة وعمرو بن أبي قيس، وشريك.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتا رہا ہوں آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا (نہ زیادہ مختصر ہوتے تھے نہ زیادہ طویل ہوتے تھے)

ذِكْرُ مَا كَانَ يَقُوْلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ جُلُوْسِهٖ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کیا پڑھا کرتے تھے

2803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، فَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَقْرَاُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دیتے تھے' پھر آپ تشریف فرما ہو جاتے تھے' پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے آپ (خطبے کے دوران) اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی آیات) تلاوت کرتے تھے اور لوگوں کی وعظ و نصیحت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنْ تَوَاجَدَ عِنْدَ وَعْظٍ كَانَ لَهٗ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اگر وعظ کے وقت آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے

2804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ

2803- إسناد حسن. ابن أبي زائدة: هو زكريا بن أبي زائدة. وأخرجه أحمد "5/87" و"88" و"93" و"98" و"100" و"102" و"107"، وأبو داؤد "1101" في الصلاة: باب الرجل يخطب في قوس، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها و "3/92" في العيدين: باب القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها، وابن ماجه "1106" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، من طرق عن سفيان عن سماك، بهذا الإسناد. ولفظ النسائي: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائماثم يجلس ثم يقوم ويقرأ آيات ويذكر الله عز وجل وكانت خطبته قصدا وصلاته قصدا." وأخرجه أحمد "5/94"، ومسلم "862"، وأبوداؤد "1094"، والدارمي "1/366" من طريق أبي الأحوص، عن سماك، به بلفظ: "كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما، يقرأ القرآن ويذكر الناس." وأخرجه أحمد "5/99" - "100" من طريق شريك عن سماك، عن جابر بن سمرة قال: من حدثك انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب قاعدا قط فلا تصدقه، قد رأيته أكثر من مئة مرة، فرأيته يخطب قائما ثم يجلس فلا يتكلم بشيء، ثم يقوم فيخطب خطبته الأخرى، قلت: كيف كانت خطبته؟ قال: كانت قصدا، كلام يعظ به الناس، ويقرأ آيات من كتاب الله تعالى. وأخرجه الحاكم "1/286" من طريق عمرو بن أبي قيس، عن سماك، به بأطول مما هنا، وصححه ووافقه الذهبي. وانظر الحديثين السابقين "2801" و "2802".

الْحَمِيْدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ، ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ يَرَاهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو پھر آپ نے اپنا منہ پھیر لیا اور خود کو بچانے کی کوشش کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جہنم سے بچو پھر آپ نے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعے ہو' اگر یہ بھی نہیں ملتی' تو پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرو)''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا نَزَلَ الْمِنْبَرَ يُرِيْدُ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِبَعْضِ رَعِيَّتِهِ فِيْ حَاجَةٍ يَّقْضِيهَا لَهُ، ثُمَّ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ نماز قائم کرنے کے لیے منبر سے نیچے اتر آئے

تو اپنے رعایا میں سے کسی شخص کی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ مشغول ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد وہ نماز ادا کرے گا

2804- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وخيثمة: هو ابن عبد الرحمٰن بن أبي سبرة الجعفي. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/191" من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة "3/110"، ومسلم "1016" "68" في الزكاة: باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، عن أبي معاوية، والبخاري "6540" في الرقاق: باب من نوقش الحساب عذب، من طريق حفص بن غياث، و "7512" في التوحيد: باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، من طريق عيسى بن يونس، والطبراني "17/192" من طريق فضيل بن عياض، و "17/193" من طريق أسباط بن محمد، وأبو نعيم في "الحلية" "7/129" من طريق سفيان. وأخرجه الطيالسي "1035"، والبخاري "6023" في الأدب، باب طيب الكلام، و "6563" في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم "1016" "68" أيضا، والنسائي "5/75" في الزكاة: باب القليل من الصدقة، والدارمي "1/390"، والطبراني في "الكبير" "17/194"، والبيهقي في "السنن" "4/176"، والبغوي في "شرح السنة" "1640" من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1038"، وأحمد "4/256" و"377"، والبخاري "6539" في الرقاق، و7443 في التوحيد: باب وجوه يومئذ ناضرة، و "7512" أيضا، ومسلم "1016" "67"، والترمذي "2415 في القيامة، وابن ماجه "185" في المقدمة: باب فيما أنكرت الجاهلية، و "1843" في الزكاة: باب فضل الصدقة، والطبراني في "الكبير" "17/184" و "185" و"186" و"187" و"188" و"189" و"190"، وأبو نعيم في "الحلية" "4/124"، والبغوي في "شرح السنة" "1638"، من طرق عن الأعمش، عن خيثمة، بهذا الإسناد. ليس بين الأعمش وخيثمة عمرو بن مرة. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "17/195" من طريق شعبة، عن منصور، عن خيثمة، به وأخرجه أحمد "4/258" و"379" من طريق الأعمش، عن خيثمة، عن ابن معقل، عن عدى. وتقدم برقم "473" من طريق شعبة، عن محل بن خليفة، عن عدى، به، وسبق تخريجه من هذا الطريق هناك، فانظره.

2805 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَشَيْبَانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيَجِيءُ اِنْسَانٌ، فَيُكَلِّمُهُ فِيْ حَاجَةٍ، فَيَقُوْمُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ ایک شخص آیا اور اپنے کسی کام کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی حاجت مکمل کر لی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے نماز پڑھائی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقِرَاءَةِ لِلْمَرْءِ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں آدمی کی قرأت کی صفت کا تذکرہ

2806 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ، اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اِذْ كَانَ بِالْعِرَاقِ، يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، (اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ) (المنافقون: 1) ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبیداللہ بن ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب عراق میں تھے تو وہ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تلاوت کیا کرتے تھے۔

2805- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير شيبان بن فروخ الحبطي فإنه من رجال مسلم . وأخرجه الطيالسي "2043"، وأحمد "3/119"، وأبوداؤد "1120" في الصلاة: باب الإمام يتكلم بعدما ينزل من المنبر، والترمذي "517" في الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، والنسائي "3/110" في الجمعة: باب الكلام والقيام بعد النزول عن المنبر، وابن ماجه "1117" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الكلام بعد الإمام عن المنبر، من طرق عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم "1/290" ووافقه الذهبي.

2806- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/429"-"430"، ومسلم "877" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وأبوداؤد "1124" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والترمذي "519" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1118" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1843"، والبغوي "1088" من طرق عن جعفر بن محمد، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرے

2807 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ: مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَاُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❁❁ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کرے

2808 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❁❁ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

2807- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير ضمرة بن سعيد المازني فمن رجال مسلم . وهو في "الموطأ" "1/111" في الجمعة: باب القراءة في صلاة الجمعة، ومن طريقه أخرجه أحمد "4/270" و"277"، والدارمي "1/367"- "368"، وأبو داوُد "1123" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة، والبغوي ."1089" وأخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، وابن ماجه "1119" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، وابن خزيمة "1845" من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1846" من طريق ابن أبي أويس، عن ضمرة، به. وانظر الحديث رقم "2821" و."2822"

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْقَيْلُولَةِ لِلْمُنْصَرِفِ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَهَا

جمعہ پڑھ کر واپس جانے والے کے لیے جمعہ کے بعد قیلولہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2809 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْجُمُعَةَ، ثُمَّ نَرْجِعُ، فَنَقِيلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے پھر ہم واپس جا کر قیلولہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

2810 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

2808– إسناده صحيح، ورجاله رجال الصحيح غير زيد بن عقبة الفزاري، وهو ثقة روى له: أبو داوٗد، والترمذي، والنسائي. وأخرجه أبو داوٗد "1125" في الصلاة: باب ما يقرأ به في الجمعة، من طريق مسدّد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/13" من طريق يحيى بن سعيدن به. وذكره الهيثمي في "المجمع" "2/203"-"204" وقال: رواه أحمد، والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد ثقات. وأخرجه النسائي "3/111"-"112" في الجمعة: باب القراءة في صلاة الجمعة بـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) و (هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)، وابن خزيمة "1847"، والطبراني في "الكبير" "7/6779" من طريق شعبة، به. وأخرجه أحمد "5/14"، والطبراني "7/6774" و"6776" و"6777"، والبيهقي "3/294" من طريق معبد بن خالد، به. و"6775".

2809– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه البخاري "905" في الجمعة: باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس، و "940" باب القائلة بعد الجمعة، والبيهقي "3/241" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نبكر إلى الجمعة ثم نقيل". وأخرجه ابن ماجه "1102" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في وقت الجمعة، وابن خزيمة "1877" من طريق حميد، عن أنس بلفظ: "كنا نجمع مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثم نرجع فنقيل" وإسناده صحيح كما قال البوصيري في "الزوائد" ورقة "72". وفي الباب عن سهل بن سعد عند البخاري "939" و"941" و"2349" و"5403" و"6248" و"6279"، ومسلم "859"، وأبي داوٗد "1086"، والترمذي "525"، وأحمد "3/433" و "5/336"، وابن ماجه "1099"، والبيهقي "3/241".

2810– إسناده صحيح. عبد الله بن محمد بن يحيى: ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال الخطيب في "تاريخه" "10/80": كان ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو مكرر ما قبله.

بَابُ الْعِيْدَيْنِ

باب عیدین کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ اَفْضَلِ الْاَيَّامِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَثَانِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سب سے افضل دن قربانی کا دن اور اس کے بعد والا دن ہے

2811 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، وَيَوْمُ الْقَرِّ

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل دن قربانی کا دن ہے اور اس سے اگلا دن ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّطْعَمَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ، وَيُؤَخِّرُ ذٰلِكَ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى انْصِرَافِهٖ مِنَ الْمُصَلّٰى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عیدالفطر کے دن (گھر سے) نکلنے سے پہلے کچھ کھالے اور قربانی کے دن کھانے کو اس وقت تک موخر کرے جب تک وہ عیدگاہ سے واپس نہیں آجاتا

2812 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ

2811- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد "4/350" وتحرف فيه "لحي" إلى "نجي" والنسائي في المناسك من "الكبرى" كما في "تحفة الأشراف" "6/405" من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم "4/221"، ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو داؤد "1765" في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، من طريق ثور، به.

النَّحْرِ حَتّٰى يَنْحَرَ

٭٭ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے دن اس وقت تک (گھر سے) تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور قربانی کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک قربانی نہیں کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ اَكْلَهٗ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى، تَمْرًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کھجوریں کھائے

2813 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ، ثُمَّ يَغْدُو

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (عیدالفطر) کے دن کھجوریں کھا کر پھر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے جاتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَكُوْنَ اَكْلُهُ التَّمْرَ يَوْمَ الْعِيْدِ وِتْرًا، لَا شَفْعًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن طاق تعداد میں کھجوریں کھائے جفت تعداد میں نہیں

2814 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ:

2812- إسناده حسن. ثواب بن عتبة: وثقة ابن معين، وقال أبو داؤد: ليس به بأس، وقد تابعه عليه عقبة بن عبد الله الأصم الرفاعي، وهو ضعيف عند أحمد "5/352" - "353"، والدارمي "1/375"، وباقي السند من رجال الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه أحمد "5/352" و "360"، والترمذي "542" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارقطني "2/45"، وابن ماجه "1756" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، والبغوي "1104"، وابن خزيمة "1426" والحاكم "1/294"، من طريق ثواب بن عتبة، بهذا الإسناد.

2813- رجاله ثقات، لكن فيه عنعنة ابن إسحاق، ويشهد له حديث أن الآتي. وأخرجه الترمذي "543" في الصلاة: باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، والدارمي "1/375"، وابن خزيمة "1428"، والحاكم "1/294" من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن غريب صحيح، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ فِطْرٍ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اس وقت تک تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک تین یا پانچ یا سات کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُخَالِفَ الطَّرِيْقَ مِنْ ذَهَابِهٖ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ، وَرُجُوْعِهٖ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ عید کے دن عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے مختلف راستہ اختیار کرے

2815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو واپسی پر اس

2814- إسناده حسن. عتبة بن حميد: مختلف فيه. قال أبو حاتم: صالح، وذكره المؤلف في "الثقات"، وضعفه أحمد، وقال الذهبي في "الميزان": شيخ المؤلف في "الثقات" وضعف، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات. وزهير: هو زهير بن معاوية بن حديج. وأخرجه الحاكم "1/294" من طريق مالك بن إسماعيل، بهذا الإسناد، وزاد في لفظه: "أو أقل من ذلك أو أكثر من ذلك وترا." وأخرجه أحمد "3/126"، و"232"، والبخاري "953" في العيدين: ..... باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، وابن ماجه "1754" في الصيام: باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، وابن خزيمة "1429"، والدارقطني "2/45"، والبغوي "1105"، من طرق عن عبيد الله تحرف في أحمد "3/232" إلى عُبيد الله بن أبي بكر بن أنس، عن أنس قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم. لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات" واللفظ للبخاري.

2815- إسناده حسن. علي بن معبد هو ابن نوح المصري ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن فليح بن سليمان وإن احتج به البخاري، وأصحاب السنن، وروى له مسلم حديث الإفك، فيه شيء من جهة حفظه. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1468"، وتحرف فيه "علي بن معبد" إلى "علي بن سعيد." وأخرجه أحمد "2/238"، والبغوي "1108"، والبيهقي "3/308"، من طريق يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم "1/296"، ووافقه الذهبي .... وأخرجه الترمذي "541" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النبي صلى الله عليه وسلم إلى العيد في طريق ورجوعه من طريق آخر، والدارمي "1/378"، والبيهقي "3/308"، من طريق محمد بن الصلت عن فليح، نه. وقال الترمذي: حديث أبي هريرة حديث حسن غريب. وأخرجه ابن ماجه "1301" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الخروج يوم العيد من طريق والرجوع من غيره، والبيهقي "3/308" من طريق أبي تميلة، عن فليح، به.

سے مختلف راستے سے آتے تھے جس سے آپ گئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْأَبْكَارِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ أَنْ يَّشْهَدْنَ أَعْيَادَ الْمُسْلِمِيْنَ

کنواری، پردہ دار اور حیض والی خواتین کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہوں

2816 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَهُنَّ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْاَضْحٰى، - يَعْنِىْ: اَبْكَارَ الْعَوَاتِقِ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضَ -، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِحْدَاهُنَّ لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: فَتُلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن خواتین کو بھی ساتھ لے جائیں یعنی کنواری لڑکیوں کو بھی اور پردہ دار خواتین کو بھی اور حیض والی خواتین کو بھی۔

(سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی بہن کی اپنی چادر میں سے اسے بھی اوڑھا دے۔

2816- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي، وحفصة: هي بنت سيرين. وأخرجه ابن ماجه "1307" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء في العيدين، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وفيه: "فلتلبسها أختها من جلبابها" وأخرجه أحمد "5/84"، والدارمي "1/377"، ومسلم "890" في صلاة العيدين: باب ذكر إباحة خروج النساء في العيدين إلى المصلي وشهود الخطبة، من طريق هشام بن حسان، به........ وأخرجه أحمد "5/84"، والبخاري "324" في الحيض: باب شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين، و"974" في العيدين: باب خروج النساء والحيض إلى المصلى، و"980" في العيدين: باب إذا لم يكن لها جلباب في العيد، و"1652" في الحج: باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت، والنسائي "3/180" في صلاة العيدين: باب خروج العواتق وذوات الخدور في العيدين، من طريق أيوب عن حفصة، به. وأخرجه البخاري "971" في العيدين: باب التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة، ومسلم "890"، وأبو داوُد "1138" في الصلاة: باب خروج النساء في العيد، من طريق عاصم الأحول، عن حفصة، به. وأخرجه أبو داوُد "1137" من طريق أيوب، عن حفصة، عن امرأة تحدثه، عن امرأة أخرى. وأخرجه أحمد "5/85"، والبخاري "351" في الصلاة: باب وجوب الصلاة في الثياب، و"974" في العيدين: باب خروج النساء والحيض إلى المصلي، و"981" باب اعتزال الحيض المصلى، ومسلم "890"، وأبو داوُد "1136" و"1137"، والنسائي "3/180"- "181" باب اعتزال الحيض مصلى الناس، وابن ماجه "1308" من طريق محمد بن سيرين، عن أم عطية. وأخرجه احمد "5/85"، وابو داوُد "1139" من طريق إسماعيل بن عبد الرحمن بن عطية، عن جدته أم عطية.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحُيَّضَ اِذَا شَهِدْنَ اَعْيَادَ الْمُسْلِمِيْنَ يَجِبُ اَنْ يَّكُنَّ نَاحِيَةً مِنَ الْمُصَلّٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حیض والی خواتین جب مسلمانوں کی عید (کے اجتماع) میں شریک ہونگی تو ان کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ عیدگاہ کے کونے میں رہیں

2817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُخْرِجُ الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدِ، فَاَمَّا الْحُيَّضُ، فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِاِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُعِرْهَا جِلْبَابَهَا

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کنواری لڑکیوں اور پردہ دار خواتین اور حیض والی خواتین کو بھی (عیدگاہ کی طرف) لے جاتے تھے جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق ہے وہ نماز سے الگ رہتی تھیں وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔ کسی خاتون نے عرض کی: اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دوسری عورت اسے اپنی چادر دیدے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتْرُكَ النَّافِلَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ عیدین کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز کو ترک کردے

2818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحٰى - فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

2817- إسناده صحيح. زكريا بن يحيى الواسطي: روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: كان من المتقنين في الروايات، ووثقه الحافظ في "اللسان" "2/484" - "485"، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي "540" في الصلاة: باب ما جاء في خروج النساء في العيدين، عن أحمد بن منيع، عن هشيم، وابن الجارود "257" عن علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس، كلاهما عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "539"، ومن طريقه البغوي "1110" عن أحمد بن منيع، حدثنا هشيم، حدثنا منصور بن زاذان، عن ابن سيرين، عن أم عطية، وقال: حديث أم عطية حديث حسن صحيح. وانظر ما قبله.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر یا شاید عیدالاضحیٰ کے دن تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں پھر آپ نے نماز مکمل کی آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل نماز) ادا نہیں کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلاةَ الْعِيْدَيْنِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بِلَا اَذَانٍ، وَلَا اِقَامَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین کی نماز کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ اذان اور اقامت کے بغیر ہو

2819 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ غَيْرَ مَرَّةٍ، وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عید کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ ادا کی ہے وہ کسی اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَقْرَاُ الْمَرْءُ فِي صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو عیدین کی نماز میں کیا تلاوت کرنی چاہیے؟

2820 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى؟ قَالَ:

2818– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه أحمد "1/340"، وابن أبي شيبة "2/177"، والبخاري "964" في العيدين: باب الخطبة بعد العيد، و "989" باب الصلاة قبل العيد وبعدها، و "1431" في الزكاة: باب التحريض على الصدقة والشفاعة فيها، و "5881" في اللباس: باب القلائد والسخاب للنساء ، و "5883" باب القرط للنساء ، ومسلم "884" "13" في العيدين: باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها في المصلى، والطيالسي "2637"، وابن الجارود في "المنتقى" "261"، وأبو داوُد "1159" في الصلاة: باب الصلاة بعد صلاة العيد، والترمذي "537" في الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها، والنسائي "3/193" في العيدين: باب الصلاة قبل العيدين وبعدها، والدارمي "1/376" و"378"، وابن ماجه "1291" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل صلاة العيد وبعدها، والبغوي "1109" من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2823" و "2824".

2819– إسناده حسن على شرط مسلم، وهو في مصنف ابن أبي شيبة "2/178". وأخرجه مسلم "887" في العيدين، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "5/91"، ومسلم "887"، وأبو داوُد "1148" في الصلاة: باب ترك الأذان في العيد، والترمذي "532" في الصلاة: باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، والبغوي "1100" من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد "5/98" من طريق أسباط، عن سماك، به.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ، وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرَ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ لکہف اور سورہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَة کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا مِنَ السُّوَرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عیدین اور جمعہ ایک دن آجائیں تو وہ ان دونوں میں اسی سورۃ کی تلاوت کرے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2820- رجاله رجال الصحيح، إلا أن عبيد الله بن عبد الله - وهو ابن عتبة بن مسعود - لم يدرك عمر، لكن الحديث صحيح بلا شك، فقد صرح باتصاله في رواية مسلم "891" من طريق فليح بن سليمان، عن ضمرة بن سعيد، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ أبي واقد، قال: سألني عمر. قال النووي في شرح مسلم "6/181": هذه متصلة، فإنه أدرك أبا واقد بلا شك وسمعه بلا خلاف. وهو في "الموطأ" "1/180" في العيدين: باب ما جاء في التكبير والقراءة في صلاة العيدين، ومن طريقه: أخرجه الشافعي في "الأم" "1/210"، وأحمد "5/217" - "218"، ومسلم "891" في العيدين: باب ما يقرأ به في صلاة العيدين، والترمذي "534" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في العيدين، وأبو داؤد "1154" في الصلاة: ما يقرأ في الأضحى والفطر، والبغوي "1107". وأخرجه النسائي "3/183" - "184" في العيدين: باب القراءة في العيدين ب (ق) و (اقْتَرَبَتْ)، وابن ماجه "1282" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين، والترمذي "535"، من طريق سفيان بن عيينة، عن ضمرة، بهذا الإسناد. بلفظ: "خرج عمر رضي الله عنه يوم عيد، فسأل أبا واقد الليثي: بأي شيء كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في هذا اليوم؟ فقال: بـ (ق) و (اقْتَرَبَتْ)."

2821- إسناده قوي على شرط مسلم وأخرجه مسلم "878" في الجمعة: باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، والترمذي "533" في الصلاة: باب ما جاء في القراءة في العيدين، وأبو داؤد "1122" في الصلاة: ما يقرأ به في الجمعة، والنسائي "3/184" في العيدين: باب القراءة فِي الْعِيْدَيْنِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) و (هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ)، والبغوي "1091" من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وزادوا: وربما اجتمعا في يوم واحد فقرأ بهما. وأخرجه أحمد "4/273" من طريق عفان، عن أبي عوانة، به وفيه: "وقد قال أبو عوانة: وربما اجتمع عيدان في يوم." وأخرجه أحمد "4/271"، والنسائي "3/112" في الجمعة: باب الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءة في صلاة الجمعة، والبغوي "1090" من طريق شعبة، وأحمد "4/276"، وابن ماجه "1281"، والدارمي "1/368" و"376" - "377" من طريق سفيان، كلاهما عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر، عن أبيه سقطت من المطبوع من "مسند أحمد" عن حبيب، عن النعمان. وأخرجه أبو حنيفة في "مسنده" ص "288" من طريق إبراهيم، به. وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" "265" من طريق شعبة، عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر به. وفي الباب: عن سمرة بن جندب عند أحمد "5/7"، وابن أبي شيبة "2/176". وسنده صحيح. وعن ابن عباس عند ابن أبي شيبة "2/177"، وابن ماجه "1283"، وأحمد "1/243" ولا بأس بسنده في الشواهد. وعن أنس بن مالك عند ابن أبي شيبة "2/177"، والطيالسي "2046" وعند الطيالسي (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) بدل (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، وسنده ضعيف.

اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ ابْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ: بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَقْرَاَ بِمَا وَصَفْنَا فِي الْعِيْدَيْنِ، وَالْجُمُعَةِ مَعًا اِذَا اجْتَمَعَتَا فِيْ يَوْمٍ

آدمی کے لئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں اکٹھے ہوجائیں تو وہ (انہی سورتوں کی) تلاوت کرے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

2822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، فَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ، قَرَاَ بِهِمَا جَمِيْعًا فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جمعے کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آ جاتے تو جمعہ اور عید دونوں نمازوں میں انہی دو سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عید کی نماز کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ خطبہ سے پہلے ادا کی جائے

2823 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ

2822- إسناده قوي كسابقه . وجرير: هو جرير بن عبد الحميد بن قرط الضبي . وأخرجه مسلم "878"، وابن أبي شيبة "2/141" - "142" من طريق جرير، بهذا الإسناد.

2823- إسناده صحيح على شرط البخاري. سفيان: هو الثوري. وأخرجه البخاري "977" في العيدين: باب العلم الذي بالمصلى، من طريق مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "863" في الأذان: باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور، والنسائي "3/192" - "193" في العيدين: باب موعظة الإمام النساء بعد الفراغ من الخطبة وحثهن على الصدقة، من طريق عمرو بن علي، عن يحيى، به . وأخرجه أحمد "1/368"، والبخاري "5249" في النكاح: باب (وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ)، و"7325" في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، و"975" مختصرا في العيدين: باب خروج الصبيان إلى المصلى، وابن أبي شيبة "2/170"، وأبو داود "1146" في الصلاة: باب ترك الأذان في العيد، وابن الجارود من طرق عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "1/354" من طريق الحجاج، عن عبد الرحمن بن عابس به. وانظر الحديث رقم 2818

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقِيلَ لَهُ: اَشَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مَعَهُ مِنَ الصِّغَرِ، خَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَاَيْتُهُنَّ يَرْمِيْنَ بِاَيْدِيهِنَّ، وَيَقْذِفْنَهُ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهِ

عبدالرحمٰن بن عابس بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل نہ ہوتا تو کم سن ہونے کی وجہ سے میں آپ کے ساتھ شریک نہ ہو پاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے یہاں تک کہ آپ کثیر بن صلت کے گھر کے پاس موجود نشان تک آئے وہاں آپ نے نماز ادا کی پھر آپ نے خطبہ دیا' پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے خواتین کو وعظ و نصیحت کی آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو میں نے خواتین کو دیکھا' وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے صدقے کی چیزیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخُطْبَةَ فِي الْعِيْدَيْنِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عیدین میں خطبہ کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز کے بعد ہو اس سے پہلے نہ ہو

2824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَابْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ قَالَ عَطَاءٌ، اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فِيْ اَصْحَابِهِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ،

2824- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، وابن كثير: هو محمد العبدي. وأخرجه أبو داوُد "1142" في الصلاة: باب الخطبة يوم العيد، من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "1/286"، والبخاري "98" في العلم: باب عظة الإمام للنساء وتعليمهن، وأبو داوُد "1142" من طرق عن شعبة، به . وأخرجه أحمد "1/220"، ومسلم "884" في صلاة العيدين، والنسائي "3/184" في العيدين: باب الخطبة في العيدين بعد الصلاة وفي العلم من "الكبرى" كما في التحفة "5/79"، والبغوي "1102"، وابن ماجه "1273" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين، من طريق سفيان بن عيينة، والبخاري "1449" في الزكاة: باب العرض في الزكاة، ومسلم "884" من طريق إسماعيل بن إبراهيم، ومسلم "884"، وأبو داوُد "1144" من طريق حماد بن زيد، وأبو داوُد "1143" من طريق عبد الوارث، أربعتهم عن أيوب، به . وأخرجه بأطول مما هنا البخاري "979" في العيدين: باب موعظة الإمام النساء يوم العيد، ومسلم "884"

فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ عیدالفطر کے دن تشریف لے گئے آپ نے نماز ادا کی پھر آپ نے خطبہ دیا' پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لائے آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' تو انہوں نے صدقہ ڈالنا شروع کیا۔

ذِكْرُ جَوَازِ خُطْبَةِ الْمَرْءِ عَلَى الرَّوَاحِلِ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

بعض صورتوں میں سواری پر سوار ہو کر آدمی کے خطبہ دینے کے جائز ہونے کا تذکرہ

2825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَطَبَ يَوْمَ الْعِيْدِ عَلٰى رجليه*

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن اپنے پاؤں پر (یعنی زمین پر) کھڑا ہو کر خطبہ دیا۔

ذِكْرُ اسْتِوَاءِ الْعِيْدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يَّكُوْنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نماز کے حوالے سے دونوں عیدوں کا حکم اس حوالے سے برابر ہے کہ ان دونوں کی نماز خطبے سے پہلے ہوگی

2826 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ شَيْخٍ، بِكَفْرِ تُوثَا مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ الْاَصْبَغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّيْ الْفِطْرَ وَالْاَضْحٰى، ثُمَّ يَخْطُبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر خطبہ دیتے تھے۔

2825- إسناده صحيح على شرط مسلم . وعياض بن عبد الله: هو عياض بن عبد الله بن سعد بن أبي السرح القرشي . وهو في "مسند أبي يعلى" "1182" وقال الهيثمي في "المجمع" "2/205": رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح . وأخرجه ابن خزيمة "1445" من طريق سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد.

2826- إسناده قوي، ميمون بن الأصبغ: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد "2/92"، وابن خزيمة "1443" من طريق حماد بن مسعدة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1443" من طريق عبد الوهاب الثقفي عن عبيد الله، به . بلفظ: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يخطب بعد الصلاة ." وأخرجه البخاري "957" في العيدين: باب المشي والركوب إلى العيد بغير أذان ولا إقامة، من طرق أنس، عن عبيد الله به . وأخرجه البخاري "963" في العيدين: باب الخطبة بعد العيد، ومسلم "888" في الصلاة العيدين، والترمذي "531" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة، والنسائي "3/183" في العيدين: باب صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن ماجه "1276"

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نماز کسوف کا بیان

2827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوْا وَصَلُّوْا، حَتّٰى تَنْجَلِيَ

✿✿ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ یہ اس دن کی بات ہے (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا: یہ گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا کسی کے جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو دعا مانگو نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائیں۔

2828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2827- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي. وأخرجه البخاري "1060" في الكسوف: باب الدعاء في في الخسوف، و "6199" في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء، والطبراني "201014" من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "4/249"، ومسلم "915" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة السوفي "الصلاة جامعة"، والطبراني "20/1015" و"1016" من طرق عن زياد، به.

2828- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "2/109"، والبخاري "1042" في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس، و"3201" في بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر، ومسلم "914" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، والنسائي 3/125"-"126 في الكسوف: باب الأمر بالصلاة عند كسوف الشمس، والطبراني "12/13095"، والدارقطني "2/65" من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، اُرِيْدَ بِهِ اَحَدُهُمَا، لِاَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں (آپ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن ہو۔ تو بھی نماز ادا کی جائے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ جب ان دونوں کو ایک ہی وقت میں گرہن ہو' تو اس وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔

2829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ *، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث):انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا انْكَسَفَ اَحَدُهُمَا، فَافْزَعُوْا اِلَى الْمَسَاجِدِ .

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : اَمَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ، فَاَطْلَقَ هٰذَا الْمَقْصُوْدَ عَلٰى سَبَبِهِ وَهُوَ الْمَسَاجِدُ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ تَتَّصِلُ فِيْهَا لَا اَنَّ الْمَسَاجِدَ يُسْتَغْنٰى بِحُضُوْرِهَا عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ دُوْنَ الصَّلَاةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کی اقتداء میں ہم بھی کھڑے ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو تم مساجد کی طرف آ ؤ (یعنی نماز کسوف ادا کرو)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہی مقصود ہے تو یہاں مقصود کو اس کے سبب پر مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ مساجد ہیں۔ کیونکہ نماز مسجد میں ادا کی جاتی ہے ایسا نہیں ہے کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت صرف مسجد میں آ جانا کافی ہوگا۔ جبکہ نماز ادا نہ کی جائے۔

2829– رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب قد اختلط، وابن فضيل –وهو محمد– سمع منه بعد الاختلاط. وأخرجه أحمد "2/159" مطولًا من ابن فقضيل، بهذا الإسناد. وانرظ الحديث رقم ."2838" 3 في هامش "الإحسان": "تنسك خ." 4 تحرفت في "الإحسان" إلى " لأ "

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْاٰيَاتِ

نشانیوں کے ظہور کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے طریقے کا تذکرہ

2830 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): صَلَاةُ الْاٰيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ، وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ صَلَاةَ الْاٰيَاتِ يَجِبُ اَنْ تُصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رُكُوْعَاتٍ، وَسَجْدَتَانِ، وَتَفْسِيْرُهٗ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”نشانی ظاہر ہونے پر ادا کی جانے والی نماز میں چھ رکوع ہوں گے اور چار سجدے ہوں گے“۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ نشانیاں ظاہر ہونے کے وقت ادا کی جانے والی نماز میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے۔ جن میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کرے۔ اور دو سجدے کرے۔

اس کی وضاحت عبدالملک بن ابوسلیمان کی عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کسوف کے اس طریقے کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے

2831 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا، بِدِمَشْقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا تھا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا

2830- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم "902" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/130" في الكسوف: نوع آخر من صلاة الكسوف، وابن خزيمة، "1382"، من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. ولفظ النسائي: "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ست ركعات في أربع سجدات، قلت لمعاذ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لا شك ولا مرية." وأخرجه ابن خزيمة "1382" من طريق ابن أبي عدي، عن هشام، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" "11/486" من طريق وكيع ويحيى بن سعيد، عن هشام، به موقوفًا على عائشة. وأخرجه مسلم "902"، والنسائي "3/129"- "130"، وابن خزيمة عمير يقول: حدثني من أصدق حسبته يريد عائشة أن الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قيامًا شديدًا، يقوم قائمًا ثم يركع، ثم يعود، ثم يركع ثم يقوم ثم يركع، ركعتين في ثلاث ركعات وأربع سجدات . .

کرتے ہوئے دو رکعات میں چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے تھے۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کی اس نوعیت کی کیفیت کا تذکرہ

2832 – (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ

2831– رجاله رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان القرشي، فهو صدوق كما في "التقريب." والوليد: هو ابن مسلم القرشي مدلس وقد عنعن، ولكن تابعه محمد بن الوليد الزبيدي عند مسلم، ورواه مسلم "901" "5" عن الوليد، أخبرنا عبد الرحمٰن بن نمر، عن ابن شهاب، لكن قال فيه: عن عروة عن عائشة. وأخرجه النسائي "3/129" في الكسوف: باب نوع اٰخر من صلاة الكسوف، من طريق عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "10/10645" من طريق صفوان بن صالح، عن الوليد، به . . . . وأخرجه مسلم "902" في الكسوف، باب صلاة الكسوف من طريق محمد بن مهران، والنسائي "3/129" من طريق عمرو بن عثمان، كلاهما عن الوليد بن مسلم، عن عبد الرحمٰن بن نمر، عن الزهري، به . وأخرجه مسلم "902" من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، عنالزهري، به . وأخرجه البخاري "1046" في الكسوف: باب خطبة الإمام في الكسوف، وأبو داوٗد "1181" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، والدارقطني "2/63" من طريقين عن ابن شهاب الزهري، به . وأخرجه أحمد "1/216" من طريق خصيف عن مقسم عن ابن عباس.

2832– إسناده صحيح على شرط الشيخين.وهو في "الموطأ" 1/186"–"187 في صلاة الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف:، ومن طريقه أحمد "1/198" و358"–"359، والبخاري "1052" في النكاح: باب كفران العشير، ومسلم "907" في الكسوف: باب ما عرض عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ من مر الجنة والنار، والنسائي 3/146"–"148 في الكسوف: قدر القراءة في صلاة الكسوف، والبغوي ."1140"وأخرجه مختصرًا البخاري "29" في الإيمان: باب كفران العشير، و"431" في الصلاة: باب من صلى وقدامه تنور أو نار أو شيء مما يعبد فأراد به اللّٰه، و "748" في الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، و "3202" في بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر، وأبو داوٗد "1189" في الصلاة: باب القراءة في صلاة الكسوف، والدارمي "1/360"، من طرق عن مالك، به.تنبيه: وقع في رواية اللؤلؤي في سنن ابي داوٗد: "عن أبي هريرة." بدل "ابن عباس"، وهو غلط نبه عليه المزي في "تحفة الأشراف"، وابن حجرفي "الفتح" ."2/540"وأخرجه مطولًا: مسلم "907" من طريق حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم، به.انظر الحديث رقم ."2853"

ذٰلِكَ، فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - اَوْ اُرِيتُ الْجَنَّةَ -، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

(توضیح مصنف) قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنْوَاعُ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ سَنَذْكُرُهَا فِيمَا بَعْدُ بِالتَّفْصِيلِ فِي الْقِسْمِ الْخَامِسِ فِيْ نَوْعِ الْاَفْعَالِ الَّتِيْ هِيَ مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَيَسَّرَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جو تقریباً سورہ بقرہ کی تلاوت جتنا تھا' پھر آپ رکوع میں گئے۔ آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سجدہ کیا' پھر آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ سجدے میں چلے گئے پھر آپ نے نماز ختم کی تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت) میں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا' آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے لئے بڑھے تھے' پھر ہم نے آپ کو دیکھا' آپ پیچھے ہٹے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا حاصل کرنے لگا اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج کی طرح کا (ہیبت ناک) منظر کبھی نہیں دیکھا میں نے دیکھا' جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ ان کا کفر ہے عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک زمانے تک بھلائی کرتے رہو اور پھر اسے تمہاری طرف سے ناگوار صورتحال دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نماز کسوف کے مختلف قسموں کا تعلق ہم عنقریب تفصیل کے ساتھ پانچویں قسم میں افعال سے تعلق رکھنے والی نوع میں کریں گے جو افعال مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں' اگر اللہ نے چاہا اور یہ آسان کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، اِنَّمَا اَمَرَ بِهَا اِلٰى اَنْ تَنْجَلِيَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سورج اور چاند گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسے اس وقت تک ادا کیا جائے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا

2833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: خَبَّرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا، حَتّٰى تَنْجَلِيَ، اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم ان میں سے کسی کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کوئی نیا فیصلہ دیدے"۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ، اَوِ الْقَمَرِ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

2833- إسناده صحيح على شرط مسلم. الحسن: هو الحسن بن أبي الحسن بن يسار البصري. وقال الدارقطني: إنه لم يسمع من أبي بكرة، وتعقبه العلائي في "جامع التحصيل" ص: "196": بأن له عنه في صحيح البخاري عدة أحاديث منها: قصة الكسوف، ومنها: حديث "زادك الله حرصًا ولا تعد" وإن لم يكن فيها التصريح بالسماع، فالبخاري لا يكتفي بمجرد إمكان اللقاء كما تقدم، وغاية ما اعتل به الدارقطني، أن الحسن روى أحاديث عن الأحنف بن قيس، عن أبي بكرة، وذلك لا يمنع من سماعه منه ما أخرجه البخاري. وأخرجه النسائي "3/126"-"127" في الكسوف: باب الأمر بالصلاة عند الكسوف حتى تنجلي، من طريق هشيم عن يونس، بهذا الإسناد، وليس فيه "أو يحدث الله أمرا". وأخرجه الدارقطني "2/64" من طريق حميد عن الحسن عن أبي بكرة قال: كسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال: "إن الشمس والقمر آيتان" الحديث. وقال فيه: ولكن الله إذا تجلى لشيء من خلقه خشع له، فإذا كسف واحد منهما فصلوا وادعوا." وانظر الحديث رقم "2834" و "2835" و "2837"

2834- رجاله ثقات، إلا أن مبارك بن فضالة مدلس وقد عنعن. وأخرجه مختصرًا النسائي "3/127" من طريق أشعث عن الحسن عن أبي بكرة. وانظر الحديث "2833" و "2835" و "2837"

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُلُوْسًا فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيهَا، حَتّٰى انْجَلَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَادْعُوا: اَرَادَ بِهِ فَصَلُّوا، اِذِ الْعَرَبُ تُسَمِّي الصَّلَاةَ دُعَاءً

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے سورج گرہن ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر کھڑے ہوئے آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے آپ نے دو رکعات نماز ادا کی ابھی آپ نماز ادا کر ہی رہے تھے اسی دوران گرہن ختم ہو گیا۔ یہ گرہن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کے موقع پر ہوا تھا اس لئے کچھ لوگوں نے یہ کہا ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو دعا مانگو یہاں تک کہ وہ گرہن ختم ہو جائے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم لوگ دعا مانگو" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ عرب بعض اوقات نماز کے لیے لفظ دعا استعمال کر لیتے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فَادْعُوْا اَرَادَ بِهِ فَصَلُّوْا عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ الفاظ "تم لوگ دعا مانگو" اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ تم نماز ادا کرو جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

2835 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

2835- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد "5/37"، والبخاري "1040" في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس، و "1048" باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "يخوف الله عباده بالكسوف"، و"1062" و"1063" باب الصلاة في كسوف القمر، و "5785" في اللباس "باب من جر إزاره من غير خيلاء، والنسائي "3/124" في الكسوف: باب كسوف الشمس والقمر، و "3/146" ما قبل باب قدر القراءة في صلاة الكسوف، و"3/152"-"153" باب الأمر بالدعاء في الكسوف، وابن خزيمة 137 من طرق عن يونس بن عبيد. بهذا الإسناد.

عَجْلَانًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَرَّ اِزَارَهُ - اَوْ ثَوْبَهُ - وَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ نَحْوَ مَا تُصَلُّوْنَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنْهَا، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَابَ اِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ ابْنُهُ تُوُفِّيَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَصَلُّوْا حَتّٰى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ: فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ نَحْوَ مَا تُصَلُّوْنَ، اَرَادَ بِهِ تُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ عَلٰى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کے عالم میں مسجد کے اندر تشریف لے گئے آپ اپنے تہبند کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) آپ اپنے کپڑے کو گھسیٹ رہے تھے لوگ بھی آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو سورج گرہن ختم ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے یہ دونوں کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم ان میں سے کوئی چیز (یعنی کسی کو گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں۔ جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جس طرح تم لوگ نماز کسوف میں دو رکعات ادا کرتے ہو۔ جس میں چار رکوع اور چار سجدے ہوتے ہیں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر نماز ادا کرنے کے حکم کے ہمراہ دعا مانگنے اور استغفار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

2836 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

2836- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو اسامة: هو حماد بن أسامة بن زيد القرشي، وبريد: هو بريد بن عبيد الله بن ابي بردة بن ابي موسى الأشعري. وأخرجه البخاري "1059" في الكسوف: باب الذكر في الكسوف، ومسلم "912" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة"، من طريق محمد بن العلاء، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "912" من طريق عبد الله بن براد، والنسائي 3/153-154 في الكسوف: باب الأمر بالاستغفار في الكسوف، وابن خزيمة "1371" من طريق موسى بن عبد الرحمن المسروقي، كلاهما عن أبي أسامة، به.

(متن حدیث): كَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا، خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ، وَرُكُوْعٍ، وَسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ، وَدُعَائِهٖ، وَاسْتِغْفَارِهٖ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ گھبرا کر کھڑے ہوئے ہمیں یہ اندیشہ ہوا قیامت آنے والی ہے آپ مسجد میں تشریف لائے آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے طویل قیام رکوع اور سجدے والی نماز ادا کی میں نے آپ کو کسی نماز میں اتنا طویل قیام رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا پھر آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

''بیشک یہ نشانیاں ہے جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نمودار نہیں ہوتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے تاکہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اللہ کے ذکر اس سے دعا مانگنے اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف جاؤ''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف کا حکم دیگر نمازوں کی مانند ہے

2837 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّاجِرُ الْمَرْوَزِيُّ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ۔

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ اَبِيْ بَكْرَةَ: رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ اَرَادَ بِهٖ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ فِي الْكُسُوْفِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں دو رکعات ادا کی تھیں جو تمہاری نماز کی مانند تھیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''تمہاری نماز کی مانند دو رکعات'' اس سے ان کی مراد یہ

2837– رجاله ثقات غير عبد الكريم بن عبد الله السكري لم أقف له على ترجمة . أشعث: هو أشعث بن عبد الملك الحمراني . وأخرجه النسائي 1/334 "–"335 من طريق خالج بن الحارث، عن أشعث، بهذا الإسناد . وقال الذهبي: إسناده حسن، وما هو على شرط واحد منهما. وانظر "28833" و"2834" و ."2835"

ہے جس طرح تم لوگ نماز کسوف ادا کرتے ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ يُكْتَفٰى بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الصَّلَاةِ، اِذَا صَلّٰى كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے (جو اس بات کا قائل ہے)

کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز ادا کرنے کی بجائے صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کرنا چاہئے جب تعمی دیگر تمام نمازوں کی طرح اسے ادا کرے

2838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَجَعَلَ يَتَضَرَّعُ، وَيَبْكِي، وَيَقُوْلُ: رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ، وَاَنَا فِيْهِمْ، اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا انْكَسَفَا، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ لَتَعَاطَيْتُ قِطْفًا مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَّقِيهَا حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ تَغْشَاكُمْ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ، رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ، قَالَ: فَرَاَيْتُ فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةَ السَّوْدَاءَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ كَانَتْ حَبَسَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، فَرَاَيْتُهَا كُلَّمَا اَدْبَرَتْ نُهِشَتْ فِي النَّارِ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخَا دَعْدَعٍ، يُدْفَعُ فِي النَّارِ بِقَضِيبَيْنِ ذِي شُعْبَتَيْنِ، وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ، فَرَاَيْتُهُ فِي النَّارِ عَلٰى مِحْجَنِهِ مُتَوَكِّئًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

2838- صحيح . وجرير- وإن كان سمع من عطاء بعد الاختلاط- روا ع عنه سفيان وحماد وهما ممن سمع منه قبل الاختلاط. وأرجه ابن خزيمة "1389" و"1392" من طريق يوسف بن موسى، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/159 ، من طريق ابن فضيل. والنسائي 3/137"-"139 في الكسوف: باب نوع اخر، من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، وابن خزيمة [illegible] ، والحاكم "1/329" من طريق سفيان الثوري، وأبو داؤد "1194" في الصلاة: باب من قال: يركع ركعتين، من طريق حماد. اربعتهم عن عطاء بن السائب، به .وأخرجه ابن خزيمة "1393"، والحاكم 1/329 من طرق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثوري. عن يعلي بن عطاء ، عن أبيه، عن ابن عمرو، وقال الحاكم: غريب صحيح، ووافقه الذهبي.وانظر الحديث رقم. 2829

نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ رکوع میں جائیں گے ہی نہیں پھر آپ رکوع میں چلے گئے تو یوں محسوس ہوا' آپ سرکو اٹھائیں گے ہی نہیں پھر آپ نے سرکو اٹھایا اور گریہ وزاری شروع کی اور رونا شروع کیا آپ یہ فرمارہے تھے۔

''اے میرے پروردگار کیا تم نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرلی' تو سورج روشن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں' تو اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ اگر میں چاہتا تو اس کا کوئی گچھا حاصل کرسکتا تھا اور میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کی مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا کیا' تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا' تو انہیں اس وقت تک عذاب نہیں دے گا' جب تک ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس میں ایک سیاہ فام حمیری عورت کو دیکھا جو بلی کی مالک تھی اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی' اس نے اسے چھوڑا بھی نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی' تو میں نے اس عورت کو دیکھا' وہ جب بھی آتی تھی اس کے چہرے کو نوچ لیا جاتا تھا میں نے جہنم میں (دعدع قبیلے سے تعلق رکھنے والے) اس شخص کو بھی دیکھا جو اللہ کے رسول کے قربانی کے دو جانوروں کا نگران تھا اسے دو کناروں والی دوڈنڈیوں کے ذریعے جہنم میں ڈالا جارہا تھا میں نے لاٹھی والے شخص کو بھی دیکھا میں نے اسے جہنم میں دیکھا' وہ اپنی لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْكُسُوْفِ

نماز کے اس طریقے کا تذکرہ جسکے بارے میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ گرہن کے موقع پر اسے ادا کیا جائے

2839 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيدَا، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، بِحِمْصَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، بِصُغْدَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ صَلَّى اَرْبَعَ

2839– تقدم تخريجه برقم "2831".

رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات میں چار مرتبہ رکوع کیا' اور چار مرتبہ سجدہ کیا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کی اس کیفیت کا تذکرہ

2840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَتْهُ، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْهَا، فَقَالَتْ: اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّاسَ لَيُفْتَنُوْنَ فِي الْقَبْرِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذٌ بِاللّٰهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا النِّسَاءُ، وَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ ضَحْوَةً، فَقَامَ يُصَلِّي فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، وَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: فِيْمَا يَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنَّا نَسْمَعُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون ان کے پاس آئیں اور بولی اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے نجات عطا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا لوگوں کو قبر میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے

2840- إسناده صحيح على شرط مسلم. واخرجه مالك 1/187"-"188 في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريقه اخرجه: البخاري "1049" و"1050" في الكسوف: باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف، و "1055" و"1056" باب صلاة الكسوف في المسجد، والبغوي "1141"، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 3/133"-"134 في الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، من طريق محمد بن سلمة، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد "6/53"، والنسائي 3/134"-"135 من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وأخرجه مسلم "903" في الكسوف: باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف، من طريق سليمان بن بلال، والدارمي "1/359" من طريق حماد بن زيد، ومسلم "903"، وابن خزيمة "1378" و"1390" ثلاثتهم من طريق سفيان، به. وأخرجه من هذه الطريق مختصرًا البخاري "1064" باب: الركعة الأولى في الكسوف أطول. وانظر "2841" و"2842"، و"2845" و. "2446"

گئے اسی دوران سورج گرہن ہو گیا تو ہم لوگ حجرے کی طرف آئے خواتین ہمارے پاس اکٹھی ہوئیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہ چاشت کے وقت کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ دوسری رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اسی طرح اسے ادا کیا البتہ آپ ﷺ کا رکوع پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اسی دوران سورج روشن ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے خطبے کے دوران یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''لوگ اپنی قبروں میں ایسی آزمائش میں مبتلا ہوں گے جو دجال کی آزمائش جیسی ہوگی۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهٗ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ غَيْرَ السُّوْرَةِ الَّتِيْ قَرَاَهَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب نمازی نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

تو اسے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسری رکعت میں اس سورۃ کے علاوہ (کسی دوسری) سورت کی تلاوت کرے جسے اس نے پہلی رکعت میں تلاوت کیا تھا

2841 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ طَوِيْلَةٍ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهَا رَكَعَ ثَانِيَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَقَرَاَ اَيْضًا بِسُوْرَةٍ، وَقَامَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ دُوْنَ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ

2841- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الله: هو ابن المبارك، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه البخاري "1212" في العمل في الصلاة: باب إذا انفلتت الدابة في الصلاة، من طريق محمد بن مقاتل، عن عبد الله، بهذا الإسناد. . . . .
وأخرجه مسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/130"-"132" في الكسوف: باب نوع آخر منه عن عائشة، والدارقطني مختصرًا "2/63"، وأبو داؤد "1180" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، من طريق محمد بن سلمة المرادي، ومسلم "901" من طريق حرملة بن يحيى، كلاهما عن عبد الله بن وهب، عن يونس، به. وأخرجه البخاري مختصرًا "4624" في التفسير: باب (مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ) من طريق حسان بن إبراهيم عن يونس، به. وانظر الحديث رقم "2840" و"2842" و"2845" و"2846".

اَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِي تَاَخَّرْتُ، وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سورت کی تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قیام جتنا طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور دوسری سورۃ کی تلاوت شروع کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ رکوع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بھی ایک سورۃ کی تلاوت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رکوع پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا' تو یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگوں سے جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ میں نے اپنی اس جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے اور میں نے یہ چاہا' میں جنت کا ایک گچھا حاصل کروں یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے جہنم کو بھی دیکھا' اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو نگل رہا ہے یہ اس وقت ہوا تھا جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تھا میں نے (جہنم میں) عمرو بن لحی کو بھی دیکھا یہ وہ شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور دینے کا آغاز کیا تھا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا عَلَيْهِ اَنْ يُخْتِمَ صَلَاتَهُ بِالتَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص نماز کسوف ادا کرے گا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو تشہد پڑھ کر اور سلام پھیر کر ختم کرے گا

2842 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ:

2842– عمرو بن عثمان: صدوق، روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه النسائي "3/127" في الكسوف: باب الأمر بالنداء لصلاة الكسوف، وأبو داؤد "1190" في الصلاة: باب ينادى فيها الصلاة، والدارقطني "2/62"–"63" من طريق عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد مختصرًا . وأخرجه البخاري 1065 –"1066" في الكسوف: باب الجهر . . . . بالقراءة في الكسوف، والبغوي "1146" من طريق الوليد بن مسلم، به مختصرًا . وأخرجه مسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132" من طريق الوليد بن مسلم عن الأوزاعي وأخرجه البخاري "1046" في الكسوف: باب خطبة الإمام في الكسوف، وابن ماجه "1263" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الكسوف، والبغوي "1143"، وابن خزيمة "1387" من طريق يونس بن يزيد، والبخاري "1046" و"1047" باب هل صفة الشمس والقمر، من طريق عقيل، والبخاري "1058" في الكسوف: باب لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته، وأحمد "6/168"، وابن خزيمة "1398"، والترمذي "561" من طريق معمر، وأحمد "6/76" من طريق سليمان بن كثير، و "6/87" من طريق شعيب، وابن خزيمة "1379" من طريق سفيان بن حسين، ستتهم عن الزهري، به. وبعضها مختصر. وانظر الحديث رقم "2840" و"2841" و"2845" و."2846"

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعَ النَّاسَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا مِثْلَ قِيَامِهِ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا، وَهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنٰى مِنْ رُكُوْعِهِ اَوْ اَطْوَلُ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ، فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنْ سُجُوْدِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَقَامَ فِيْهِمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِنْ خُسِفَ بِهِمَا اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: وَاللّٰهِ مَا صَنَعَ هٰذَا اَخُوْكَ عَبْدُ اللّٰهِ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَمَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: اَجَلْ، كَذٰلِكَ صَنَعَ، وَاَخْطَاَ السُّنَّةَ

عبدالرحمٰن بن نمر بیان کرتے ہیں: انہوں نے زہری سے نماز کسوف کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں بتایا' عروہ بن زبیر نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے یہ اعلان کیا با جماعت نماز ہونے لگی ہے لوگ اکٹھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام جتنا تھا یا شاید اس سے کچھ زیادہ لمبا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرآت کی لیکن یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدے کیے لیکن یہ رکوع سے کچھ کم تھے یا شاید کچھ طویل تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کی اور طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللّٰہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی لیکن یہ دوسرے قیام کی پہلی قرأت

سے کچھ کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر سر کو اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا لیکن یہ پہلے والے سجدوں سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں اگر ان دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے' تو اللہ (کے ذکر) اور نماز کی طرف آؤ۔''

زہری کہتے ہیں میں نے عروہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تو اس طرح نہیں کیا تھا جب وہ مدینہ منورہ میں تھے اور سورج گرہن ہوا تھا انہوں نے صرف دو رکعات ادا کی تھیں جو صبح کی نماز کی مانند ہوتی ہیں' تو عروہ نے کہا: جی ہاں انہوں نے اسی طرح کیا تھا انہوں نے سنت کے برخلاف کیا تھا۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّانِيْ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کی دوسری قسم کا تذکرہ

2843 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَامَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَامَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَامَ، فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَامَ فِيْهِنَّ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا جو پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' تو یہ تین رکوع ہو گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ رکوع کیا آپ ﷺ نے ان کے درمیان جو قیام کیا تھا وہ پہلے والے قیام سے کم ہوتا تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

2843– إسناده صحيح على شرط مسلم. انظر ما بعده.

"بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا النَّوْعَ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ يَجِبُ اَنْ يُصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ سِتِّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف کی اس قسم کے بارے میں یہ بات ضروری ہے کہ آدمی دو رکعات ادا کرے جس میں چھ مرتبہ رکوع کرے اور چار مرتبہ سجدہ کرے

2844 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ، ثُمَّ قَرَاَ، فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَاَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ اَضَاءَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا یہ اس دن کی بات ہے' جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے) کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ہمراہ نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کیا' اور طویل قرأت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا

2844- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1386" وأخرجه أحمد "3/217"-"218"، ومن طريقه أبو داوُد "1178" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، من طريق يحيى، بهٰذا الإسناد. وأخرجه مسلم "904" "10" في الكسوف: باب ما عرض على النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، من طريق عبد الله بن نمير، عن عبد الملك به . وأخرجه أحمد "3/374" و"382"، ومسلم "904"، وأبو عوان "2/372"-"373"، وأبو داوُد "179"، والنسائي "3/136" باب نوع آخر، والطيالسي "1754"، وابن خزيمة "1380" و"1381"، والبيهقي "3/324" من طرق عن هشام الدستوائي، عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله. وفيه: فكانت أربع ركعات وأربع سجدات.

جو اتنا ہی لمبا تھا جتنا آپ ﷺ نے قیام کیا' پھر آپ ﷺ نے سر کو اٹھایا اور قرأت شروع کر دی لیکن یہ پہلی والی قرأت سے کم تھی' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا جو آپ ﷺ کی اس (دوسری) قرأت جتنا تھا' پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر قرأت کی جو دوسری قرأت سے کچھ کم تھی' پھر آپ ﷺ نے تقریباً اتنا ہی لمبا رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کو اٹھایا' پھر دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی جس میں تین مرتبہ رکوع کیا جو سجدے میں جانے سے پہلے تھا اس میں سے ہر ایک رکوع اپنے سے پہلے والے رکوع سے کم تھا البتہ آپ کا رکوع آپ کے قیام جتنا ہوتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نماز کے دوران پیچھے بھی ہٹے آپ ﷺ کے ہمراہ لوگوں کی صفیں بھی پیچھے ہٹ گئیں' پھر آپ ﷺ آگے بڑھے آپ ﷺ کے ہمراہ لوگوں کی صفیں بھی آگے بڑھ گئیں جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی انسان کے مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُكْثِرَ مِنَ التَّكْبِيرِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَعَ الصَّدَقَةِ اِذَا اَرَادَ الصَّلَاةَ لِكُسُوفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صدقہ کرنے کے ہمراہ

اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعتراف کثرت کے ساتھ کرے جب وہ سورج گرہن یا چاند گرہن کے لیے نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے

2845 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ وَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَاَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُولٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا

2845– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" "1/86" في الكسوف: باب العمل في صلاة الكسوف، ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1044" باب الصدقة في الكسوف، ومسلم "901" في الكسوف: باب صلاة الكسوف، والنسائي "3/132"–"133" باب نوع آخر منه عن عائشة، وأبو داوُد "1191" في الصلاة: باب الصدقة فيها، والدارمي "1/360"، والبغوي "1142". ولفظ أبي داوُد والدارمي مختصر. وأخرجه أحمد "6/164" من طريق عبد الله بن نمير، وابن خزيمة "1395" من طريق محمد بن بشر، والبخاري "1058" من طريق معمر، ثلاثتهم عن هشام، بهذا الإسناد. وليس في البخاري الجزء الأخير من الحديث. وانظر الحديث رقم "2840" و"2841" و"2842" و"2846".

وَتَصَدَّقُوا وَقَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے قیام کیا' اور طویل قیام کیا' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ ﷺ نے قیام کیا' تو طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا' اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی جس طرح پہلی رکعت ادا کی تھی' پھر آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اس کی کبریائی بیان کرو صدقہ وخیرات کرو۔''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! کسی کو بھی اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ کو اس بات پر آتا ہے' جب اس کا کوئی بندہ زنا کا ارتکاب کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔ اے محمد کی امت! اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا أَرَادَ بِهِ فَصَلُّوْا إِذِ الصَّلَاةُ تُسَمَّى دُعَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو (اس کی کبریائی بیان کرو) اور صدقہ وخیرات کرو'' اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نماز کے لیے بھی لفظ دعا استعمال کیا جاتا ہے

2846 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ،

2846– إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مكرر ما قبله، وانظر "2840" و"2841" و"2842".

فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَانْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوا وَكَبِّرُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِيَ اُمَّتُهُ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل قیام کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کو اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لئے جھک گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدہ کے لئے جھک گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) فرمایا۔

''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشانیاں ہیں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز ادا کرو، صدقہ وخیرات کرو (اور اللہ تعالیٰ کی) کبریائی کا اعتراف کرو۔

اے محمد کی امت! کسی کو بھی اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اللہ تعالیٰ کو اس بات پر آتا ہے' جب اس کا کوئی بندہ زنا کا ارتکاب کرے یا اس کی کوئی کنیز زنا کا ارتکاب کرے۔ اے محمد کی امت! اگر تم وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْاِسْتِغْفَارُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ سورج یا چاند کو گرہن کی حالت میں دیکھنے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

2847 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَ:

2847- إسناده صحيح. موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1371"، وقد تقدم "2836".

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ: يُرِيْدُ بِهٖ اِلٰى صَلَاةِ الْكُسُوْفِ لِاَنَّ الصَّلَاةَ تُسَمّٰى ذِكْرًا، اَوْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ، فَسَمَّى الصَّلَاةَ ذِكْرًا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے عالم میں اٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ نشانیاں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے' تاکہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلائے جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف آؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''تم اس کے ذکر کی طرف آؤ'' اس سے آپ کی مراد نماز کسوف ہے کیونکہ نماز کے لیے لفظ ذکر استعمال ہوتا ہے یا پھر یہ کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔اس لیے نماز کے لیے لفظ ذکر استعمال ہوا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا ابْتَدَاَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ وَصَلّٰى بَعْضَهَا، ثُمَّ انْجَلَتْ، عَلَيْهِ اَنْ يُتِمَّ بَاقِيْ صَلَاتِهٖ كَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ لَا كَصَلَاةِ الْكُسُوْفِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی شخص نماز کسوف کا آغاز کرے

اور اس کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو اور پھر سورج روشن ہو جائے تب اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو دیگر نمازوں کی طرح ادا کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ انہیں نماز کسوف کی طرح (طویل تر کر کے) ادا کرے

2848 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

2848– إسناده صحيح على شرط مسلم. والجريري: هو سعيد بن إياس الجريري، وسماع عبد الأعلى بن عبد الأعلى منه قديم، وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" "2/469"؛ وقد تحرف فيه "حيان" إلى "حسان." وأخرجه مسلم "913" في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف "الصلاة جامعة" من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "913"، وأبو داوٗد "1195" في الصلاة: باب من قال يركع ركعتين، من طريق بشر بن المفضل، ومسلم "913"، والحاكم "1/329" من طريق سالم بن نوح، وأحمد "5/61" من طريق إسماعيل بن إبراهيم، والنسائي "3/124"–"125" في الكسوف: باب التسبيح والتكبير والدعاء عند كسوف الشمس، من طريق وهيب، اربعتهم عن الجريري. وقوله: "فنبذتها" أي: ألقيت سهامي من يدي وطرحتهن. وقوله: "حسر" أي: كشف وازيل ما بها.

الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَرْمِي بِاَسْهُمٍ بِالْمَدِينَةِ، اِذْ خَسَفَتْ فَنَبَذْتُهَا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ مَا يُحَدِّثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُسَبِّحُ، وَيَحْمَدُ، وَيُكَبِّرُ، وَيُهَلِّلُ، وَيَدْعُو، حَتّٰى حَسَرَ، فَلَمَّا حَسَرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں تیراندازی کررہا تھا اسی دوران سورج گرہن ہوگیا میں نے تیر ایک طرف رکھے میں نے سوچا: اللہ کی قسم! آج میں اس بات کا ضرور جائزہ لوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے بارے میں کیا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللّٰہ الحمد اللّٰہ اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ رہے تھے دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ جب گرہن ختم ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سورتوں کی تلاوت کی پھر دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ اَنْ يَّجْهَرَ بِقِرَائَتِهٖ فِيْهَا

نمازی کے لیے نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

2849 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قصوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَلِّيَ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَهٗ اَنْ يَّجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز کسوف ادا کرنے والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اس میں بلند آواز میں قرأت کرے

2850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

2849- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه النسائي "3/148" في الكسوف: باب الجهر بالقراءة في صلاة الكسوف، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1065" في الكسوف: باب الجهر بالقراءة في الكسوف، ومسلم "901" باب صلاة الكسوف، والبغوي "1146" من طريق محمد بن مهران، عن الوليد، به. وأخرجه أحمد "6/65" من طريق عقيل بن خالد، وأبو داوُد "188" في الصلاة: باب القراءة في صلاة الكسوف، من طريق الأوزاعي، والترمذي "563" في الصلاة: باب ما جاء فيصفة القراءة في الكسوف، من طريق سفيان بن حسين، ثلاثتهم عن الزهري، به.

اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دو رکعات میں چار مرتبہ رکوع کیا' اور چار سجدے کیے آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کسوف میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی

2851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہمیں کسوف کے موقع پر نماز پڑھائی ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ سَمُرَةَ لَمْ يَسْمَعْ قِرَائَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ، لِاَنَّهٗ كَانَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُ صَوْتَهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کسوف میں نبی اکرم ﷺ کی تلاوت نہیں سنی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پیچھے کے لوگوں میں شامل تھے' جہاں تک نبی اکرم ﷺ کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی

2852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

2850- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

2851- إسناده ضعيف. ثعلبة بن عباد: لم يرو عنه غير الأسود بن قيس وذكره ابن المديني في المجاهيل، وكذا قال ابن حزم وابن القطان والذهبي، ومع ذلك فقد صحح حديثه الترمذي، وذكره المؤلف في "ثقاته." وأخرجه أحمد "5/19"، وابن ماجه "1264" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الكسوف، من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/148" في الكسوف: باب ترك الجهر فيها بالقراءة، والطبراني "7/6796"، من طريق أبي نعيم، والطبراني "6797" من طريق عبد الله بن المبارك، كلاهما عن سفيان، به. وأخرجه أحمد "5/23" من طريق سلام بن أبي مطيع، عن الأسود به. وانظر الحديث رقم "2852" و"2856".

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ، (متن حدیث): اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهِ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ رُمْحَيْنِ - اَوْ ثَلَاثَةٍ - فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلَقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَتُحْدِثَنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ اُمَّتِهِ، حَدِيْثًا قَالَ: فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا هُوَ بَارِزٌ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ: فَتَقَدَّمَ، فَصَلّٰى بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ سَجَدَ كَاَطْوَلِ مَا سَجَدْنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا، ثُمَّ قَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّيَ الشَّمْسُ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَسَلَّمَ

ثعلبہ بن عباد عبدی کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں موجود تھے تو انہوں نے اپنے خطبے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا نشانے بازی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج دو نیزوں جتنا یا شاید تین نیزوں جتنا ہو گیا دیکھنے والے کو افق سیاہ محسوس ہونے لگا (یعنی سورج گرہن ہو گیا) تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ہم مسجد کی طرف چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی نیا حکم لے کر آئے گی۔ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ مسجد کی طرف آئے وہاں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی جو سب سے طویل نماز تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پڑھائی تھی لیکن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا جو سب سے طویل سجدہ تھا جو ہم نے کسی بھی نماز میں کیا تھا لیکن ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہیں دی پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرنے کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں بیٹھنے کے ساتھ ہی سورج روشن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ، اَنَّ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ نماز کسوف میں

2852- إسناده ضعيف لجهالة ثعلبة. وأخرجه الحاكم 1/329"-"331، والبيهقي "3/339" من طريق الفضل بن دكين أبي نعيم، بهذا الإسناد مطولاً، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وهذا خطأ منهما رحمهما الله، فإن ثعلبة بن عباد لم يخرج له الشيخان ولا أحدهم، ثم هو مجهول، وقد فطن لذلك الإمام الذهبي في مكان اخر من المستدرك، فقد أخرجه الحاكم قطعة، من الحديث "1/334"، وصححه على شرط الشيخين، فتعقبه الذهبي بقوله: ثعلبة مجهول وما اخرجا له شيئًا. وأخرجه أبو داوٗد "1184" في الصلاة: باب من قال أربع ركعات، والنسائي "3/140"-"141 في الكسوف، من طريق زهير به، وسيرد عند المصنف برقم "2856" بأطول مما هنا وقال ابن خزيمة "2/327".

بلند آواز میں قرأت نہیں کی جائے گی

2853 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - اَوْ اُرِيتُ الْجَنَّةَ -، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا جو سورہ بقرہ کی تلاوت جتنا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔"

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے کوئی چیز پکڑنے کے (آگے ہوئے تھے) پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت دیکھا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے انگوروں کا ایک گچھا پکڑنے کی کوشش کی اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا میں نے آج جیسا (ہیبت ناک) منظر کبھی نہیں

2853- إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم "2832".

دیکھا میں نے دیکھا' اس میں اکثریت خواتین کی تھی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ) اس کی وجہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ کفر ہے عرض کی گئی: کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں' اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک زمانے تک اچھائی کرتے رہو پھر اسے تمہاری طرف سے کوئی ناگوار صورت حال دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہے گی: اللہ کی قسم! میں نے کبھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّتَبَرَّكَ بِرُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ فَيُحْدِثُ لِلّٰهِ تَوْبَةً اَوْ يَقْدَمُ لِنَفْسِهِ طَاعَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر گھٹنوں کے بل جھک جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نئے سرے سے توبہ کرے اور اپنے آپ کو فرمانبرداری کیلئے تیار کرے

2854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَرَى الْاٰيَاتِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَاتٍ، وَاَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيفًا

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَبَرُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ حَبِيْبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ طَاوُسٍ هٰذَا الْخَبَرَ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ هٰذَا النَّحْوَ، لِاَنَّا لَا نَحْتَجُّ بِحَنَشٍ وَاَمْثَالِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَكَذٰلِكَ اَغْضَيْنَا عَنْ اِمْلَائِهٖ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں (ظاہر ہونے والی) نشانیوں کو برکت کا نشان سمجھتے تھے جبکہ تم انہیں خوف دلانے والی چیز سمجھتے ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حبیب بن ابوثابت نے طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے تھے۔ چار سجدے کیے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حبیب نے طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نہیں سنی ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف اس طرح ادا کی تھی وہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ ہم حنش اور اس جیسے راویوں کی احادیث سے استدلال نہیں کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان کی املاء کروائی ہوئی روایت سے بھی چشم پوشی کرتے ہیں۔

2854- إسناده قوي على شرط مسلم . سفيان: هو الثوري، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، وعلقمة: وهو ابن قيس بن عبد الله النخعي. وأخرجه أحمد "2/396" من طريق معاوية بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد "2/460"، والبخاري "3579" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، والدارمي "1/14"-"15" من طرق عن إسرائيل، عن منصور، عن إبراهيم، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لِمَنْ قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

سورج یا چاند گرہن کو دیکھ کر غلام آزاد کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

یہ اس کے لیے ہے جو اس کی قدرت رکھتا ہو

2855 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَاْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (کے بعد والے خطبے) کے دوران غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ لِمَوْتِ الْعُظَمَاءِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ گرہن زمین پر بسنے والے کسی بڑے آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے

2856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ يَوْمًا خَطِيبًا فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهِ، حَدِيثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَا اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ قِيدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اسْوَدَّتْ، فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى

2855– إسناده صحيح على شرط الشيخين. معاوية بن عمرو: هو ابن المهلب الأزدي المعني. وزائدة: هو زائدة بن قدامة الثقفي. وأخرجه أبو داوُد "1192" في الصلاة: باب العتق فيها من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/331"، وأحمد "6/345" من طريق معاوية بن عمرو، به. وأخرجه البخاري "2519" في العتق: باب ما يستحب من العتاقة في الكسوف أو الآيات، والحاكم "1/331"، والبغوي "1147" من طريق موسى بن مسعود، والبخاري "1054" في الكسوف: باب من أحب العتاقة في كسوف الشمس، من طريق ربيع بن يحيى، كلاهما عن زائدة، به. وأخرجه الدارمي "1/360" من طريق موسى بن مسعود، عن زائدة، عن هشام، عن أسماء. وأخرجه البخاري "2520"، وأحمد "6/345" من طريق عثام بن علي، والدارمي "1/360"، والحاكم "1/331"–"332" من طريق عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن هشام، به.

2856– إسناده ضعيف لجهالة ثعلبة، وقد تقدم الحديث بأخصر مما هنا برقم "2851" و"2852" وأخرجه الطبراني "6798" من طريق حجاج بن المنهال، ويحيى الحماني، عنابي عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1397" من طريق أبي نعيم، عن الأسود، بهز وأخرجه أحمد "5/16"، والحاكم "1/329"–"331"، والطبراني "7/6799"، والبيهقي "3/339" من طرق عن زهير، عن الأسود بن قيس به. وانظر الحديث رقم "2851" و"2852" وقوله: "جذم الشجرة": أصلها.

مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللّٰهِ لَتُحْدِثَنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ الْيَوْمَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ اُمَّتِهٖ حَدِيْثًا، قَالَ: فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ خَرَجَ فَاسْتَقَامَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ جَلَسَ فَوَافَقَ جُلُوْسُهٗ تَجَلِّيَ الشَّمْسِ، فَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَسُوْلٌ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ بِتَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَّا اَخْبَرْتُمُوْنِيْ، فَقَالَ النَّاسُ: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ، وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ، وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّهُمْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا آيَاتُ اللّٰهِ يَعْتَبِرُ بِهَا عِبَادُهٗ لِيَنْظُرَ مَنْ يُّحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مَا اَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ، وَآخِرَتِكُمْ مُنْذُ قُمْتُ اُصَلِّيْ، وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا اَحَدُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ عَيْنِ الْيُسْرٰى، كَاَنَّهَا عَيْنُ اَبِيْ تِحْيٰى شَيْخٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ خَشَبَةٌ، وَاِنَّهٗ مَتٰى يَخْرُجُ، فَاِنَّهٗ سَوْفَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اللّٰهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهٗ، وَاتَّبَعَهٗ، فَلَيْسَ يَنْفَعُهٗ عَمِلٌ صَالِحٌ مِّنْ عَمِلٍ سَلَفَ، وَاِنَّهٗ سَيَظْهَرُ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا غَيْرَ الْحَرَمِ، وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَاِنَّهٗ يَسُوْقُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيُحَاصَرُوْنَ حِصَارًا شَدِيْدًا.

قَالَ الْاَسْوَدُ: وَظَنِّيْ اَنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنِيْ، اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَصِيْحُ فِيْهِ، فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُوْدَهٗ، حَتّٰى اِنَّ اَصْلَ الْحَائِطِ، اَوْ جِذْمَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِيْ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ، مُسْتَتِرٌ بِيْ، تَعَالَ فَاقْتُلْهُ، وَلَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَرَوْا اُمُوْرًا عِظَامًا يَتَفَاقَمُ شَاْنُهَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ، وَتَسَائَلُوْنَ بَيْنَكُمْ: هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتّٰى تَزُوْلَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا، قَالَ: ثُمَّ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ الْقَبْضُ، ثُمَّ قَبَضَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ، ثُمَّ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى: وَقَدْ حَفِظْتُ مَا قَالَ، فَذَكَرَ هٰذَا فَمَا قَدَّمَ كَلِمَةً عَنْ مَنْزِلِهَا وَلَا اَخَّرَ اُخْرٰى

۞۞ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ایک مرتبہ میں اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نشانے بازی کررہے تھے اسی دوران سورج طلوع ہوا تو وہ دیکھنے والے کو ایک نیزے جتنا یا دو نیزے جتنا محسوس ہورہا تھا باقی سیاہ تھا ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہم اللہ کے رسول کی مسجد کی طرف چلتے ہیں اللہ کی قسم! سورج کی یہ حالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے کوئی نیا حکم لے کر آئے گی ہم لوگ مسجد کی طرف آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر سے تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز ادا کرنا شروع کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جتنی بھی نمازیں پڑھائی تھیں وہ ان میں سے سب سے طویل تھی ہم نے

آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی پھر جب آپ ﷺ بیٹھے تو آپ ﷺ کے بیٹھنے کے دوران ہی گرہن ختم ہو گیا' آپ سلام پھیرا نماز مکمل کی پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اس بات کی گواہی دی' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک انسان ہوں' جسے رسول کے طور پر مبعوث کیا گیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' اگر تم لوگ یہ بات جانتے ہو' میں نے اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ میں کوئی کوتاہی کی ہے' تو تم مجھے اس بارے میں بتاؤ لوگوں نے عرض کی: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے پیغام کو پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے اور جو چیز آپ ﷺ کے ذمے تھی آپ ﷺ نے اسے ادا کر دیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں' سورج کا گرہن ہونا چاند کا گرہن ان ستاروں کا اپنے مطلع سے گر نا زمین سے تعلق رکھنے والے کسی بڑے آدمی کے انتقال کی وجہ سے ہوتا ہے یہ لوگ غلط سمجھتے ہیں' بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں' جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عبرت دلاتا ہے' تا کہ وہ لوگ توبہ کی طرف آئیں۔

اللہ کی قسم! تم نے اپنے دنیا اور آخرت کے معاملے میں جس بھی صورت حال کا سامنا کرنا ہے وہ میں نے ابھی یہاں نماز ادا کرنے کے دوران کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذابوں کا ظہور نہیں ہوگا جن میں سے ایک کانا دجال ہوگا اس کی بائیں آنکھ نہیں ہوگی وہ ابو تحیی کی آنکھ کی مانند ہوگی یہ انصار کا ایک بوڑھا تھا اس کے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان ایک لکڑی تھی۔

دجال کا جب بھی ظہور ہوگا' تو وہ یہی دعویٰ کرے گا' وہ اللہ ہے اور جو اس کی تصدیق کرے گا پیروی کرے گا' تو اس کے پہلے کا کوئی بھی نیک عمل اسے فائدہ نہیں دے گا اور عنقریب دجال تمام روئے زمین پر غالب آجائے گا صرف حرم کی حدود اور بیت المقدس پر قبضہ نہیں کر سکے گا وہ مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف جانے پر مجبور کر دے گا وہ لوگ شدید محاصرہ کریں گے۔ اسود نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' اسی دوران حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان کے درمیان آئیں گے تو اللہ تعالیٰ دجال کو اور اس کے لشکروں کو پسپا کر دے گا' یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد اور درخت کا تنا بھی یہ پکار کر کہیں گے: اے مومن! یہ کافر ہے' جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تم آگے آؤ اور اسے قتل کر دو اور ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا' جس وقت تک تم عظیم امور نہیں دیکھو گے' جو تمہیں پریشان کر دیں گے تم ایک دوسرے سے پوچھو گے' تمہارے نبی نے اس کا ذکر تمہارے سامنے کیا تھا وہ ایسی آزمائش ہو گی' پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد قبض ہوگا۔

پھر انہوں نے اپنی انگلیوں کے کناروں کو بند کیا' پھر انہوں نے دوسری مرتبہ یہ کہا نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی تھی وہ میں نے دیکھی ہے' پھر انہوں نے یہی چیز ذکر کی اور اس میں کوئی ایک لفظ بھی اپنی جگہ سے پہلے یا بعد میں بیان نہیں کیا۔

بَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

باب نماز استسقاء کا بیان

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ اَنْ يَّسْاَلَ الصَّالِحِيْنَ الدُّعَاءَ وَالِاسْتِسْقَاءَ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ قحط سالی کی صورت میں وہ نیک لوگوں سے یہ درخواست کرے کہ وہ مسلمانوں کے لیے دعا مانگیں اور ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں

2857 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِى، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِى، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ، وَالْاٰكَامِ، وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ

2857– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" "1/191" في الاستسقاء : باب ما جاء في الاستسقاء ، ومن طريقه أخرجه الشافعي "490"، والبخاري "1016" في الاستسقاء : باب من اكتفى بصلاة الجمعة في الاستسقاء ، "1017" باب الدعاء إذا تقطعت السبل من كثرة المطر، و "1019" باب إذا استشفعوا إلى الإمام ليستسقي لهم لم يردهم، والنسائي "3/154"–"155" في الاستسقاء : باب متى يستسقي الإمام، والبيهقي "3/343". وأخرجه البخاري "1013" باب الاستسقاء في المسجد الجامع، من طريق أنس بن عياض، والبخاري "1014" باب الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء ، والنساءء "3/161"–"163" باب ذكر الدعاء ، والبغوي "1166" من طريق إسماعيل بن جعفر، والنسائي "3/159"–"160" باب: كيف يرفع، وأبو داوٗد "1175" من طريق سعيد المقبري، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " "1/322" من طريق سليمان بن بلال، أربعتهم عن شريك، بهذا الإسناد.

تعالیٰ سے دعا کی راوی کہتے ہیں: ایک جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک ہم پر بارش ہوتی رہی راوی کہتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) گھر گر رہے ہیں مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے دعا کی۔

''اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور نشیبی علاقوں میں اور جنگلات میں بارش ہو۔''

راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل یوں چھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْجَدْبِ بِالنَّاسِ اَنْ يَّسْتَسْقِيَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَهُمْ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بارش کی دعا مانگے

2858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ، قَالَ: فَنَشَاَتْ سَحَابَةٌ، فَانْتَشَرَتْ، ثُمَّ اِنَّهَا مَطَرَتْ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى، وَانْصَرَفَ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، صَاحُوْا وَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، قَالَ: فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا، وَمَا تَقْطُرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

2858- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجالهما. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1423" وأخرجه النسائي "3/160"-"161" في الاستسقاء: باب ذكر الدعاء، من طريق محمد بن عبد الأعلى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1021" في الاستسقاء: باب الدعاء إذا كثر المطر "حوالينا ولا علينا"، ومسلم "897" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء، وأبو يعلى "3334" من ثلاثة طرق عن المعتمر، به. وأخرجه البخاري "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و "3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داوٗد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق يونس، ومسلم "897"، والطحاوي "1/322"، وأحمد "3/194"، من طريق سليمان بن المغيرة، وأحمد "3/271"، وأبو يعلى "3509"، من طريق حماد، ثلاثتهم عن ثابت، به. وانظر الحديث "2857" و "2859".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے نبی! بارش کا قحط پڑ گیا ہے درخت سیاہ ہو گئے ہیں جانور ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' وہ ہم پر بارش نازل کر دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہم پر بارش نازل کر دے۔ راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی بھی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور وہ پھیلنا شروع ہوا پھر بارش شروع ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی اس کے بعد اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو لوگوں نے بلند آواز میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! گھر گر رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا' اور مدینہ منورہ کے اردگرد بارش ہوتی رہی اور مدینہ منورہ پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں پڑا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا تو وہ تاج کی مانند تھا۔ (یعنی اس سے بادل چھٹ چکا تھا)

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا تَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر مسکرا دیئے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2859- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي "3/165"-"166" في الاستسقاء: باب مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره، والبغوي "1168" من طريق علي بن حجر، .... عن إسماعيل، بهذا الإسناد. وروايتهما: "فتكشطت عن المدينة." وأخرجه أحمد "3/104" من طريق ابن أبي عدي، و"3/187" من طريق عبيدة، كلاهما عن حميد، به. وأخرجه البخاري "1015" في الاستسقاء: باب الاستسقاء على المنبر، و"6093" في الأدب: باب التبسم والضحك، و"6342" في الدعوات: باب الدعاء غير مستقبل القبلة، وأحمد "3/245" و"261"، من طرق عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخاري "933" في الجمعة: باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، و"1018" مختصرًا، باب ما قيل إن النبي صلى الله عليه وسلم لم يحول رداءه في الاستسقاء يوم الجمعة، و"1033" باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ومسلم "897" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء، والنسائي "3/166" باب رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، وأحمد "3/256"، والبغوي "1167" من طريق الأوزاعي، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة الأنصاري، عن أنس بن مالك. وأخرجه البخاري "932" في الجمعة: باب رفع اليدين في الخطبة مختصرًا، و"3582" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو داوُد "1174" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، من طريق حماد بن زيد، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه مسلم "897" من طريق حفص بن عبيد بن أنس، عن أنس. وأخرجه البخاري "1029" باب رفع الناس أيديهم مع الإمام في الاستسقاء، والنسائي "3/160" مختصرًا، باب ذكر الدعاء ن من طريق يحيى بن سعيد عن أنس. وانظر الحديث رقم "2857" و"2858".

(متن حدیث): قَحِطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، يَسْتَسْقِي اللّٰهَ، فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهِ، فَدَامَتْ جُمُعَةً، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِيْ تَلِيهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَتَكَشَّفَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک سال تک بارش نہیں ہوئی تو بعض مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بارش نہیں ہوئی زمین خشک ہوگئی ہے کھیتیاں ہلاکت کا شکار ہورہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بارش کے لیئے دعا کی ابھی ہم نے جمعہ ادا نہیں کیا تھا' (کہ اتنی تیز بارش شروع ہوگئی) کہ وہ نوجوان جس کا گھر مسجد کے قریب تھا اس نے یہ ارادہ کیا' وہ اپنے گھر چلا جائے پھر پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی جب اس کے بعد والا جمعہ آیا' تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر گر رہے ہیں سفر کرنا ممکن نہیں رہا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن آدم کے جلدی ملال پر مسکرا دیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو ہم پر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ عِنْدَ وُجُوْدِ الْجَدْبِ بِالْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کا تذکرہ کہ جب مسلمانوں کو قحط سالی لاحق ہو' تو آدمی کو کیا دعا کرنی چاہئے؟

2860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَحْطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِالْمِنْبَرِ، فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ

2860– إسناده حسن. طاهر بن خالد بن نزار: قال الذهبي في "الميزان" "2/334": صدوق وله ما ينكر، وقال ابن عدي: له إفرادات وغرائب، وقال الخطيب: ثقة، وقال الدارقطني: هو وأبوه ثقتان . وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داوُد "1173" في الصلاة: باب رفع اليدين في الاستسقاء، والطحاوي "1/325"، والحاكم "1/328"، والبيهقي "3/349"، من طريق هارون بن سعيد الأيلي، عن خالد بن نزار، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي !! مع أن خالد بن نزار وشيخه لم يخرج لهما الشيخان شيئًا. وقال أبو داوُد: هذا حديث غريب إسناده جيد.

بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ جِنَانِكُمْ، وَاحْتِبَاسَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ)، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً، وَبَلَاغًا اِلٰى خَيْرٍ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ - اَوْ حَوَّلَ رِدَائَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ - ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ، وَاَبْرَقَتْ، وَاَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ نَلْبَثْ فِيْ مَسْجِدِهٖ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَثَقَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ، ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، وَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے منبر کے بارے میں حکم دیا اسے عیدگاہ میں رکھا گیا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ایک دن کا وعدہ کیا' اس دن وہ لوگ آ ئیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جیسے ہی سورج نکلا نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے باغات کے خشک ہونے کی شکایت کی اور ایک طویل عرصے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو یہ حکم دیا ہے' تم لوگ اس سے دعا مانگو اور اس نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اے اللہ! تو ہی وہ اللہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو بے نیاز ہے اور ہم تیرے محتاج ہیں' تو ہم پر بارش نازل کر اور جو تو نے ہم پر نازل کیا ہے اسے قوت بنا دے اور بھلائی کی طرف پہنچانے والا بنا دے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت کو لوگوں کی طرف کیا' اور اپنی چادر کو الٹا دیا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے بادل کو پیدا کیا' اور وہ کڑکا بجلی چمکی اور بارش شروع ہوگئی یہ اللہ کے حکم سے ہوا ابھی ہم مسجد میں ہی تھے' نالیاں بہنی شروع ہوگئیں جب نبی اکرم ﷺ نے دیکھا' لوگوں نے کپڑے اپنے اوپر کر لیے ہیں' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ الْاِسْتِسْقَاءَ أَنْ يَّسْتَسْقِيَ اللّٰهَ بِالصَّالِحِيْنَ رَجَاءَ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کی دعا مانگے

تو اللہ تعالیٰ سے نیک لوگوں کے وسیلے سے دعا مانگے اس بات کی امید رکھتے ہوئے کہ اس صورت میں اس کی دعا کا اثر ظاہر ہوگا

2861 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنِ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانُوْا اِذَا قَحَطُوْا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَسْقَوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَسْتَسْقِي لَهُمْ فَيُسْقَوْنَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ، قَحَطُوْا فَخَرَجَ عُمَرُ بِالْعَبَّاسِ يَسْتَسْقِي بِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا اِذَا قَحَطْنَا عَلٰى عَهْدِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَسْقَيْنَا بِهِ، فَسَقَيْتَنَا وَاَنَا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ الْيَوْمَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْقِنَا قَالَ: فَسُقُوْا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب قحط پڑ جاتا تھا تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرتے تھے تو ان لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قحط آیا تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نکلے تا کہ ان کے وسیلے سے بارش کی دعا کریں انہوں نے یہ کہا:

"اے اللہ! پہلے تیرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب ہم قحط کا شکار ہوتے تھے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کر دے"۔

راوی کہتے ہیں: ان لوگوں کو سیراب کر دیا گیا۔

2861– إسناده صحيح على شرط البخاري . الأنصاري: هو محمد بن عبد الله بن المثنى الأنصاري. وأبوه: هو عبد الله بن المثنى وثقه العجلي والترمذي، واختلف فيه قول الدارقطني، وقال ابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم: صالح، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال الساجي: فيه ضعف، ولم يكن من أهل الحديث، وروى مناكير، وقال العقيلي: لا يتابع على أكثر حديثه، قال الحافظ: لم أر البخاري احتج به إلا في روايته عن عمه ثمامة، فعنده عنه أحاديث .وأخرجه البخاري "1010" في الاستسقاء : باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، و "3710" في فضائل الصحابة: باب ذكر العباس بن عبد المطلب، ومن طريقه البغوي "1165" عن الحسن بن محمد، عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن خزيمة "1421" من طريق محمد بن يحيى عن الأنصاري، به، ولفظه "وإنا نستسقيك اليوم بعم نبيك."

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدِ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ وہ نماز عید کی مانند ہو

2862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَسْاَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَبَذِّلًا مُتَمَسْكِنًا مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ

ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک گورنر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمولی کپڑوں میں عاجزی وانکساری تواضع کا اظہار کرتے ہوئے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی جیسے عید کے موقع پر نماز ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ الْمُبَالَغَةُ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِسْقَاءِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے اس میں مبالغہ کرے

2863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

2862- إسناده حسن. هشام بن إسحاق رى عنه جمع، وقال ابوحاتم: شيخ، وذكره المؤلف في "الثقات"، وباقي رجاله ثقات. سفيان: هو الثورى. وأخرجه أحمد "1/230"، والنسائي "3/163" في الاستسقاء: باب كيف صلاة الاستسقاء، والترمذى "559" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1405"، والدارقطني "2/68"، وابن ماجه "1266" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، والحاكم 1/326"-327ن والبيهقى "3/344" من طريق وكيع عن سفيان، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه النسائي "1/156" باب الحال التى سيتحب للإمام أن يكون عليها إذا خرج، وابن خزيمة "1408" من طريق عبد الرحمن عن سفيان، به. وأخرجه الطبراني "10/10818" من طريق أبي نعيم عن سفيان، به. وأخرجه أبو داوُد "1165" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة .... الاستسقاء وتفريعها، والترمذى "558"، والنسائي "3/156" باب جلوس الإمام على المنبر للاستسقاء، والبيهقي "3/344"، والطحاوى "1/324"، من طريق حاتم بن إسماعيل، عن هشام بن إسحاق، به. وأخرجه أحمد "1/269"، وابن خزيمة "1419"، والدارقطني 2/67"-"68، والحاكم "1/326"، والطبراني "10/10819" من طريق إسماعيل بن ربيعة بن هشام بن إسحاق، عن جده، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اتنے بلند کیے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُصَلِّيْ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ اَنْ يَّجْهَرَ بِقِرَائَتِهِ فِيْهَا

نماز استسقاء ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس میں بلند آواز میں قرأت کرے

2864 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ الزَّاهِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ،

2863– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة، ويزيد بن زريع روى عنه قبل الاختلاط . وأخرجه البخاري "3565" في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو داوُد "1170" في الصلاة: باب رفع اليدين في .... الاستسقاء ن والدارقطني 2/68"–"69، من طريق يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وفي البخاري بعد هذا الحديث: "وقال أبو موسى: دعا النبي صلى الله عليه وسلم ورفع يديه."وأخرجه أحمد "3/181"، والبخاري "1031" في الاستسقاء : باب رفع الإمام يده في الاستسقاء ، والنسائي "3/158" في الاستسقاء : باب كيف يرفع، ومسلم "875" في الاستسقاء : باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء ، والبغوي "1163"، والدارقطني 2/68"–"69، من طريق يحيى بن سعيد القطان، والبخاري "1031"، ومسلم "985"، والبغوي "1163" من طريق ابن أبي عدي، ومسلم "895" من طريق عبد الأعلى، وأحمد "3/282" من طريق محمد بن جعفر، والدارمي "1/361" من طريق عبدة، والدارقطني من طريق خالد بن الحارث وأبي أسامة، سبعتهم عن سعيد، به. وأخرجه النسائي "3/239" في قيام الليل: باب ترك رفع الدعاء في الوتر، وأبو داوُد "1171"، ومسلم "985"، وابن خزيمة "1412"، والبغوي "1164" من طريقين عن ثابت البناني، عن أنس.

2864– حديث صحيح إسناده حسن. مؤمل ابن إسماعيل وإن كان سيىء الحفظ قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وعم عباد أخو أبيه من الأم: هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني الأنصاري. وأخرجه النسائي "3/164" في الاستسقاء : باب الجهر بالقراءة في صلاة الاستسقاء ، من طريق يحيى بن آدم، عن سفيان، بهذا الإسناد، وهذا سند صحيح على شرطهما . وأخرجه احمد "4/39" و"41"، والبخاري "1024" في الاستسقاء : باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء ، و "1025" باب كيف حول النبي صلى الله عليه وسلم ظهره إلى الناس، وأبو داوُد "1162" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها، والنسائي "3/157" باب تحويل الإمام ظهره إلى الناس عند الدعاء في الاستسقاء ، و "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء ، من طرق عن ابن أبي ذئب، به. وأخرجه عبد الرزاق "4889" ومن طريقه الترمذي "556" في الاستسقاء ، عن معمر، عن الزهري به، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وانظر الحديث رقم "2865" و"2866" و."2867"

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ

عباس بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز استسقاء ادا کرتے ہوئے دو رکعات ادا کی تھیں اور بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَلَاةَ الِاسْتِسْقَاءِ يَجِبُ اَنْ يُجْهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَائَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نماز استسقاء کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اس میں بلند آواز میں قرأت کی جائے

2865 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَسْتَسْقِي، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَلَّى ظَهْرَهُ النَّاسَ، وَقَلَبَ رِدَائَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَائَةِ

عباس بن تمیم اپنے چچا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور پشت لوگوں کی طرف کرلی آپ ﷺ نے چادر کو اتار دیا اور دو رکعات ادا کیں جن میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اسْتَسْقَى اَنْ يُحَوِّلَ رِدَائَهُ فِيْ خُطْبَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بارش کے نزول کے لیے دعا مانگے تو خطبے کے دوران اپنی چادر کو الٹا دے

2866 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ الْمَازِنِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا يَسْتَسْقِي، فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

عباد بن تمیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے چچا کو سنا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن

2865– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وصححه ابن خزيمة "1420" من طريق محمد بن باشر، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم "2864" و"2865" و "2866".

نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت کر لی اور قبلہ کی طرف رُخ کیا' اور پھر چادر کو الٹایا اور دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَلْبَ الرِّدَاءِ دُوْنَ تَحْوِيلِهِ مُبَاحٌ لِلْمُسْتَسْقِيْ لِلنَّاسِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ چادر کو ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کرنے کی بجائے اسے الٹانا اس شخص کے لیے مباح ہے جو لوگوں کے لیے بارش کے نزول کی دعا مانگتا ہے

2867 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ اَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ

۞۞ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا مانگتے ہوئے سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کرنا چاہا جب ایسا کرنا آپ ﷺ کے لیے دشوار ہوا' تو آپ ﷺ نے اپنے کندھے پر ہی اسے الٹ دیا۔

2866- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه "894" في الاستسقاء، من طريق حرملة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "894"، وأبو داؤد "1162"، والنسائي "3/163" باب الصلاة بعد الدعاء، من طرق عن ابن وهب، به.......... وأخرجه البخاري "1023" في الاستسقاء: باب الدعاء في الاستسقاء قائمًا، والنسائي "3/158" باب رفع الإمام يده، وأحمد "4/40"، والدارمي "1/361"، وابن خزيمة "1424"، والطحاوي "1/323" من طريق شعيب، وأبو داؤد "1161"، والترمذي "556" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1410"، وأحمد "4/39" من طريق معمر، وأبو داؤد "1163" من طريق الزبيدي، ثلاثتهم عن الزهري، به. وأخرجه مالك "1/190" في الاستسقاء: باب العمل في الاستسقاء والبخاري "1005" باب الاستسقاء وخروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء، و "1012" باب تحويل الرداء في الاستسقاء، و "1026" باب صلاة الاستسقاء ركعتين، و "1027" باب الاستسقاء في المصلى، ومسلم "894"، والنسائي "3/157"، وابن ماجه "1267" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1406" و"1414"، والطحاوي "1/323" و"324"، والدارقطني "2/67"، وأحمد "4/39" و"41" من طرق عن عبد الله بن أبي بكر عمرو بن حزم، عن عباد، به. وأخرجه أحمد "4/38" و"40"، والبخاري "1028" باب استقبال القبلة في الاستسقاء، ومسلم "894" في الاستسقاء، والنسائي "3/163" باب كم صلاة الاستسقاء، وابن ماجه "1267"، وابن خزيمة "1407"، والدارمي "1/360"، والدارقطني "2/67"، والطحاوي "1/323"-"324"،

2867- إسناده قوي. إبراهيم بن حمزة: هو إبراهيم بن حمزة بن محمد بن حمزة أبو إسحاق. وهو في "صحيح ابن خزيمة" "1415". وأخرجه أحمد "4/40" و"41"، وأبو داؤد "1164" في الصلاة: باب جماع أبواب صلاة الاستسقاء، وابن خزيمة "1415"، والطحاوي "1/324"، من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد. وانظر الحديث "2864" و"2865" و "2866". والخميصة: كساء أسود مربع له علمان، فإن لم يكن معلمًا، فليس بخميصة.

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نماز خوف کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَوْفِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

خوف کی اس صفت کا تذکرہ جو مسلمانوں کے اللہ کے دشمن کافروں کا سامنا کرنے کے وقت پیش آتی ہے

2868 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): فَرَضَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی نماز کا حکم فرض قرار دیا ہے، جو حضر میں چار رکعات ہوں گی سفر میں دو رکعات ہوں گی اور خوف کے عالم میں ایک رکعت ہوگی۔

ذِكْرُ وَصْفِ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي الْخَوْفِ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَهَا جَمَاعَةً رَكْعَةً وَاحِدَةً

خوف کے عالم میں آدمی کی نماز کے طریقے کا تذکرہ جب آدمی

2868– إسناده صحيح على شرط مسلم. ابو عوانة: هو وضاح اليشكرى. واخرجه مسلم "687" فى صلاة المسافرين وقصرها، والنسائى 3/168"-"169 فى صلاة الخوف، من طريق قتيبة بن سعيد، بهٰذا الإسناد. واخرجه احمد "1/237" و"254"، وابن ابى شيبة "2/464"، والطبرى "10336" و"10337"، ومسلم "687"، وابو داؤد "1247" فى الصلاة: باب من قال يصلى بكل طائفة ركعة ولا يقضون، والطحاوى "1/309"، وابن خزيمة "1346"، والطبرانى "11/11041" والبيهقى "3"/"135"، من طرق عن ابى عوانة، به. وأخرجه مسلم "687"، والنسائى 3/118"-"119 فى تقصير الصلاة فى السفر، وأحمد "1/243"، والبيهقى "3/263" و"264"، والطبرانى "11/11042"، وابن ابى شيبة "2/264" وقد تحرف فيه بكير إلى بكر، والطبرى "10338" و"10339" من طريق أيوب بن عائذ عن بكير، به. وأخرجه الطبرانى "11/11043" من طريق الحارث الغنوى، عن بكير، به.

اسے جماعت کے ساتھ ایک رکعت کی صورت میں ادا کرتا ہے

2869 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ حَتّٰى قَامُوْا، فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز خوف پڑھائی ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے پھر وہ لوگ آئے اور آ کر کھڑے ہو گئے اور یہ لوگ کھڑے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکوع اور دو سجدے یعنی ایک رکعت پڑھائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور ان میں سے ہر ایک کی ایک رکعت ہوئی۔

ذِكْرُ ذَهَابِ الطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى اِلٰى مَصَافِّ اِخْوَانِهِمْ، وَيَجِيْءُ اُولٰٓئِكَ اِلَى الْاِمَامِ عِنْدَ اِرَادَتِهِمُ الصَّلَاةَ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا

اس بات کا تذکرہ کہ پہلا گروہ اپنے بھائیوں کی جگہ صف میں چلا جائے گا اور وہ لوگ امام کی طرف آ جائیں گے جب وہ اس طرح سے نماز ادا کرنے کا ارادہ کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

2870 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ:

2869– إسناده صحيح على شرط الشيخين . غندر: هو محمد بن جعفر الهذلي . والحكم: هو ابن عتيبة الكندي . ويزيد الفقير: هو يزيد بن صهيب الكوفي المعروف بالفقير . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة " "2/462" وأخرجه ابن خزيمة "1347"، وأحمد "3/298"، والطبري "10340"، من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1347" و"1348"، من طرق عن شعبة، به. وأخرجه ابن خزيمة "1348"، وابن أبي شيبة مختصراص "2" /"463". من طريق مسعر بن كدام عن يزيد، به . وأخرجه النسائي "3/175"، والطيالسي "1789"، والطحاوي "1/310"، والبيهقي "3/263"، وابن خزيمة "1364" وابن أبي شيبة مختصرًا "2/463"–"464"، من طرق عن عبد الرحمٰن بن عبد الله المسعودي، عن يزيد الفقير، به. وفي لفظ الطيالسي وأحمد والبيهقي: "فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين وللقوم ركعة."

2870– إسناد حسن . القاسم بن حسان: روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه أحمد بن صالح فيما نقله عنه ابن شاهين في "الثقات" ص"267"، وباقي السند من رجال الصحيح. وسفيان: هو الثوري . وأخرجه عبد الرزاق "4250"، وابن أبي شيبة "2/461"، وأحمد "5/183"، والنسائي "3/168" في صلاة الخوف، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " "310/1"، والطبراني "4919"، والبيهقي 3/262"–"263، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا اِلٰى مَصَافِّ اِخْوَانِهِمْ، وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ

قاسم بن حسان بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ اپنے بھائیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور ہر ایک گروہ کی ایک رکعت ہوئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ وَصَفْنَاهُمْ لَمْ يَقْضُوَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ رَكَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِخْوَانِهِمْ، بَلِ اقْتَصَرُوْا عَلٰى رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ لوگ جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہوں نے اس رکعت کی قضاء نہیں کی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائیوں کو پڑھائی تھی بلکہ انہوں نے اپنی ایک رکعت پر اکتفاء کیا تھا

2871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى بِذِي قَرَدٍ، فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، صَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً، ثُمَّ رَجَعَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا

2871- إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن سعيد: هو القطان، وسفيان: هو الثوري، وأبو بكر بن أبي الجهم: هو أبو بكر بن عبد الله بن أبي الجهم صخير العدوي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه الطبري "10334"، والنسائي "3/169" في صلاة الخوف، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم "1/335" من طريق يحيى، به. وقال: حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! إنما هو على شرط مسلم فقط، لأن أبا بكر بن أبي الجهم لم يخرج له البخاري. وأخرجه أحمد "1/232"، وابن أبي شيبة، والطحاوي "1/309"، والبيهقي "3/262"، من طرق عن سفيان، به. وليس فيها الزيادة: "ولم يقضوا." وقد تحرف في المطبوع من مسند أحمد "عن أبي بكر بن أبي الجهم" إلى "عن ابن أبي بكر بن أبي الجهم." وأخرجه الطبري "10335" من طريق شريك عن أبي بكر بن أبي الجهم، به. وانظر الحديث رقم. "2880"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ذی قرد'' کے مقام پر نماز پڑھائی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے مدمقابل رہی جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اوران لوگوں نے نماز کی قضا نہیں کی (یعنی دوسری رکعت ادا نہیں کی)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْقَوْمِ السِّلَاحَ عِنْدَ صَلَاتِهِمُ الْخَوْفَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

نماز خوف کی ادائیگی کے وقت لوگوں کے ہتھیار سنبھالنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

2872 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَزَلَ بَيْنَ ضُجْنَانَ، وَعُسْفَانَ فَحَاصَرَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: فَقَالُوْا: اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَبْكَارِهِمْ - يَعْنُوْنَ: الْعَصْرَ -، فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ، ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، قَالَ: فَجَاءَ جِبْرِيْلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ، وَيُصَلِّيَ بِالطَّائِفَةِ الْاُوْلٰى رَكْعَةً، وَيَاْخُذُ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى حِذْرَهُمْ، وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَاِذَا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً تَاَخَّرُوْا وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَاَخَذَ هٰؤُلَاءِ الْاٰخَرُوْنَ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَكَانَتْ لِكُلِّ طَائِفَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کا محاصرہ کیا ہوا تھا راوی کہتے ہیں: ان مشرکین نے یہ کہا: ان لوگوں کے نزدیک یہ نماز ان کے بیٹوں اور کنواریوں سے زیادہ محبوب ہے ان کی مراد عصر کی نماز تھی' تو تم لوگ تیاری رکھو اوران پر ایک ہی مرتبہ حملہ کر دینا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائیں اور دوسرا گروہ اپنے ہتھیار تیار رکھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک رکعت پڑھا دیں' تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ آگے آجائے' تو انہیں بھی ایک رکعت پڑھائیں یہ لوگ اپنے ہتھیار اور ساز و سامان تیار رکھیں' تو اس طرح ہر ایک گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک، ایک رکعت ادا کی۔

2872- إسناده حسن، وأخرجه أحمد "2/522"، والترمذي "3035" في التفسير: باب ومن سورة النساء، والنسائي "3/174" في صلاة الخوف، والطبري "10342"، من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عبد الله بن شقيق عن أبي هريرة. وانظر الحديث رقم "2878".

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّانِيْ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ عَلٰى حَسَبِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا

نمازخوف کی دوسری قسم کا تذکرہ جوضرورت پیش آنے پرادا کی جائے گی

2873 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَائَهُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ، وِجَاهَ الْعَدُوِّ قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَفُّوا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعُوْا وَرَكَعُوا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوْا، ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَسَجَدُوا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوْا فَنَكَصُوْا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى قَامُوْا مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ رَكَعُوْا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ رَكْعَتِهِ وَسَجَدُوا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيْعًا، فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوْا مَعَهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَرِيْعًا جِدًّا، لَا يَاْلُو اَنْ يُخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ شَرَكَهُ النَّاسُ فِيْ صَلَاتِهِ كُلِّهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات رقاع کے مقام پر نماز خوف ادا کی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا' اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو جس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی ہوئی تھی ان لوگوں نے بھی تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو وہ لوگ بھی رکوع میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو وہ لوگ بھی اٹھ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے خود ہی دوسری مرتبہ سجدہ کیا' اور پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اپنی ایڑیوں کے بل چلتے ہوئے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ پیچھے جا کے کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آگے آ گیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنا لی ان لوگوں نے تکبیر کہی پھر ان لوگوں نے

2873- إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث . وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1363" وأخرجه البيهقي "3/265" وأخرجه أحمد "6/275"، وابن خزيمة "1363"، والحاكم "1/336"-"337"، والبيهقي "3/265" من طرق عن يعقوب بن إبراهيم، به. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وانظر حديث أبي هريرة الآتي برقم "2878".

بذات خود ایک رکعت ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ اس رکعت سے کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے دوسرا سجدہ بذات خود کیا' پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صف بنالی پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو وہ سب بھی رکوع میں چلے گئے پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ سب بھی سجدے میں چلے گئے پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا' تو ان لوگوں نے بھی سر اٹھالیا ان میں سے ہر ایک عمل کو نبی اکرم ﷺ نے انتہائی تیزی سے کیا آپ ﷺ نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی جہاں تک ہو سکے مختصر طور پر (رکوع اور سجدہ کیا) پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو تمام لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تھی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّالِثِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی تیسری قسم کا تذکرہ

2874 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَرَكَعَ بِهِمَا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِي يَلُوْنَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ حَتّٰى نَهَضَ، ثُمَّ سَجَدَ اُولٰٓئِكَ بِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُتَقَدِّمُ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ سَجَدَ اُولٰٓئِكَ سَجْدَتَيْنِ كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدَتْ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ سب بھی سجدے میں گئے جو آپ ﷺ کے قریب موجود تھے جب' دوسرے لوگ کھڑے رہے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو ان لوگوں نے بذات خود دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آگے والی صف پیچھے ہٹ گئی پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو وہ صف بھی رکوع میں گئی جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی ان لوگوں نے اپنا سر اٹھایا اور ان لوگوں نے دو سجدے کیے تو ان سب نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا ان سب لوگوں نے بذات خود دو سجدے کیے اس وقت دشمن قبلہ کی سمت میں موجود تھا۔

2874- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . ايوب: هو ايوب بن ابي تميمة السختياني، وأبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس أبو الزبير المكي. وأخرجه ابن ماجه "1260" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، وابن خزيمة "1350" من طريق احمد بن عبدة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة في "مسنده" "2/360" من طريق أبي معمر، حدثنا عبد الوارث به، وسيرد عند المؤلف برقم "2877" وفيه تصريح أبي الزبير بالسماع من جابر.

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2875 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعُسْفَانَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ بِضُجْنَانَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَآهُ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، فَاْتَمَرُوْا عَلٰى اَنْ يُغِيْرُوْا عَلَيْهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ صَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا، وَرَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوْهِهِمْ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ رَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوْهِهِمْ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اخْتُلِفَ فِيْ اسْمِهِ، مِنْهُمْ مَنْ قَالَ: اِنَّهُ زَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِنَّهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ الصَّامِتِ

❁❁ حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عسفان کے مقام پر موجود تھے جبکہ مشرکین ضجنان کے مقام پر موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرکین نے آپ ﷺ کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھا تو انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا' وہ آپ ﷺ پر حملہ کر دیں گے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی تکبیر کہی نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا' تو سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو وہ صف سجدے میں گئی جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور دوسری صف اپنے ہتھیار لے کر دشمن کی طرف

2875- إسناده صحيح على شرطهما سفيان: هو الثوري، ومنصور: هو ابن المعتمر بن عبد الله السلمي . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" ."2/463"وأخرجه أحمد 4/59"-"60 ومختصرًا "4/60"، والطحاوي "1/318"، والدارقطني 2/59"-"60، من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث الآتي 2. قال المؤلف في "الثقات" "3/138": زيد بن النعمان أبو عياش الزرقي شهد النبي صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الخوف، ويقال: اسمه زيد بن الصامت، وقد قيل: عُبَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عتيك بن معاذ بن الصامت، وهو من بني زريق، كان فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وأورده المزي في "تحفة الأشراف" "3/251" في حرف السين، فقال: زيد بن الصامت أبي عياش الزرقاني الأنصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم، ويقال: اسمه زيد بن النعمان، ويقال: عبيد بن معاوية بن الصامت.

رُخ کر کے کھڑی رہی جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا' تو دوسری صف نے بھی سجدہ کر لیا جب ان لوگوں نے اپنا سر اٹھا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ ﷺ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور دوسری صف اپنے ہتھیار لے کر دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑی رہی جب نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا' تو دوسری صف نے بھی سجدہ کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعیاش زرقی نامی راوی کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ان کا نام زید بن نعمان ہے اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ زید بن صامت ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے عبید بن معاویہ بن صامت ہے جبکہ بعض نے یہ کہا ہے عبید بن معاذ بن صامت ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِىْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، وَلَا لِاَبِىْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ مجاہد نے یہ روایت ابوعیاش زرقی سے نہیں سنی ہے اور ابوعیاش زرقی کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے یہ اس شخص کا گمان ہے

2876 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَقَدْ كَانُوا عَلٰى حَالٍ لَوْ اَرَدْنَا لَاَصَبْنَاهُمْ غِرَّةً - اَوْ لَاَصَبْنَاهُمْ غَفْلَةً - قَالَ: فَاُنْزِلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ، بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَاَخَذَ النَّاسُ السِّلَاحَ، وَصَفُّوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَفَّيْنِ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ، وَالْمُشْرِكُوْنَ مُسْتَقْبِلُوهُمْ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا، وَرَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَفَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِى يَلِيهِ، وَقَامَ الْاٰخَرُ

2876- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو داوُد "1236" في الصلاة: باب صلاة الخوف، والدارقطني "3/60"، والحاكم "1/337"-"338"، والبيهقي "3/256"-"257"، والبغوي "1096"، والطبري "10323" من طريق جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وصححه الدارقطني والحاكم والبيهقي. وأخرجه أحمد "4/60"، وابن أبي شيبة "2/465"، والنسائي "3/176"-"177" في صلاة الخوف، من طريق شعبة، والنسائي "3/177"-"178"، والطبري "10378" من طريق عبد العزيز بن عبد الصمد، والطيالسي "1347"، والبيهقي "3/254"-"255" من طريق ورقاء، والطبري "10324" من طريق شيبان النحوي وإسرائيل، خمستهم عن منصور، به. وقال الحافظ في "الإصابة" "4/143" بعد أن نسبه لأبي داوُد والنسائي: سنده جيد. وانظر الحديث السابق.

يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ نَكَصَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَتَقَدَّمَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوْا مَقَامَهُمْ، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الْآخَرُوْنَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ هٰؤُلَاءِ مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُوْنَ، ثُمَّ اسْتَوُوا مَعَهُ فَقَعَدُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا صَلَّاهَا بِعُسْفَانَ، وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ

حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عسفان کے مقام پر موجود تھے مشرکین کے سالار خالد بن ولید تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ظہر کی نماز ادا کی مشرکین نے یہ کہا' یہ لوگ ایسی حالت میں تھے اگر ہم چاہتے تو ان پر حملہ کر سکتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کی غفلت میں ان پر حملہ کر سکتے تھے راوی کہتے ہیں: ظہر اور عصر کے درمیان قصر نماز کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی لوگوں نے اپنے ہتھیار پکڑ لئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنا لی انہوں نے دو صفیں بنائیں ان کا رُخ دشمن کی طرف تھا اور مشرکین کا رُخ ان کی طرف تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ان سب لوگوں نے تکبیر کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ان سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا' تو ان سب نے سر اٹھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی اور دوسرے لوگ ان کی حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو ان لوگوں نے سجدہ کیا' پھر وہ والی صف پیچھے ہٹ گئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی دوسرے لوگ آگے آگئے ان لوگوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو ان سب لوگوں نے رکوع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو ان سب نے سر اٹھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو اس صف نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھی اور دوسرے لوگ کھڑے ان کی حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ سجدہ کر کے فارغ ہوئے' تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا' پھر یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدھے ہوئے اور یہ سب لوگ بیٹھ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عسفان کے مقام پر یہ نماز پڑھائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ساتھ مقابلے کے دن یہ نماز پڑھائی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا، كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ نماز جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں دشمن مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان تھا

2877 – (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

2877– إسناده صحيح على شرط مسلم، فقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أبي عوانة، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه مسلم "840" "308" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، وأبو عوانة "2/360"–"361"، والبيهقي "3/358" من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس، عن زهير، بهذا الإسناد. وعلقه البخاري "4130" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، فقال: وقال معاذ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنخل، فذكر صلاة الخوف.

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ، فَقَاتَلُوْا قِتَالًا شَدِيْدًا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالُوْا: لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً قَطَعْنَاهُمْ، فَاَخْبَرَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِذٰلِكَ فَذَكَرَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذٰلِكَ، فَقَالَ: قَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ صَلَاةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاَوْلٰى، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، فَرَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَامَ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ تَقَدَّمُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ مَعَهُ، ثُمَّ قَعَدَ فَسَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ كَمَا يُصَلِّيْ اُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہینہ قبیلے کے گروہ کے خلاف جنگ میں حصہ لیا انہوں نے انتہائی شدید لڑائی کی جب ہم ظہر کی نماز ادا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اگر ہم ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کر دیں' تو ہم انہیں ختم کر دیں گے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتا دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: وہ لوگ کہہ رہے ہیں' ہمارے اور ان کے درمیان یہ نماز ہے' جو ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے' جب نماز کا وقت ہوا' تو ہم نے دو صفیں بنا لیں مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی رکوع میں گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو پہلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے' تو دوسری صف نے سجدہ کیا' پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے اور پہلی صف والوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے پہلی صف والے پیچھے ہٹ گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے بھی تکبیر کہی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے بھی رکوع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے پھر دوسری صف والوں نے سجدہ کیا' پھر یہ سب لوگ بیٹھ گئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیرا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوزبیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس طرح تمہارے یہ امراء نماز ادا کرتے ہیں۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الرَّابِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی چوتھی قسم کا تذکرہ

2878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

الْاَزْهَـرِ، وَكَتَبْتُـهُ مِنْ اَصْلِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ يَتِيمًا فِىْ حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَسْاَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تِلْكَ الْغَزَاةِ، قَالَ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، صَدْعَيْنِ، قَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مِمَّا يَلِى الْعَدُوَّ، وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوْا جَمِيعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، فَرَكَعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِى تَلِيهِ، وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلِى الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ صَلَّتْ مَعَهُ اَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ مَشَوَا الْقَهْقَرٰى عَلٰى اَدْبَارِهِمْ حَتّٰى قَامُوْا مِمَّا يَلِى الْعَدُوَّ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ كَانَتْ مُقَابَلَةَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً اُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ، وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمُوْا جَمِيعًا، فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرَكُوهُ فِى الصَّلَاةِ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا مروان بن حکم نے ان سے نماز خوف کے بارے میں دریافت کیا: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا ہو گیا ان لوگوں کی پشت قبلہ کی طرف تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ان سب لوگوں نے تکبیر کہی وہ بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ بھی جو دشمن کے مدمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا' تو جو گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس والا گروہ بھی سجدے میں چلا گیا' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' تو جس گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی تھی انہوں نے اپنا اسلحہ لیا اور الٹے قدموں چلتے ہوئے دشمن کے مدمقابل آ کے کھڑے ہو گئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مدمقابل کھڑا ہوا تھا وہ آگے آ گیا ان

2878– إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث .وهو فى "صحيح ابن خزيمة" برقم ."1362 وأخرجه أبو داوُد "1241" فى الصلاة: باب من قال يكبرون جميعًا، من طريق محمد بن إسحاق، بهٰذا الإسناد . وأخرجه أحمد "2/320"، والنسائى "3/173" فى صلاة الخوف، والطحاوى "1/314" والبيهقى "3/264"، وابن خزيمة "1361" من طريق عبد اللّٰه بن يزيد المقرء، عن حيوة بن شريح، والطحاوى "1/314"، وأحمد "2/320" من طريق عبد اللّٰه بن يزيد، عن ابن لهيعة، وأخرجه أبو داوُد "1240"، والحاكم "1/338"–"339"، وعنه.......... البيهقى "3"/"264" من طريق حيوة وابن لهيعة، عن أبى الأسود به ' وأخرجه أبو داوُد "1241"، والطحاوى "1/314"، والبيهقى "3/264"

لوگوں نے رکوع کیا' اور سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ پہلی حالت میں ہی کھڑے رہے' پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ رکوع کیا ان لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ رکوع کیا' آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا' پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے مدمقابل تھا' پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ والے افراد بیٹھے رہے' پھر سلام کا وقت آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ان سب لوگوں نے بھی سلام پھیر دیا' تو ان سب نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تھی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الْخَامِسِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی پانچویں قسم کا تذکرہ

2879 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ، بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا، فَقَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَضٰى هٰٓؤُلَاءِ، فَقَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَضٰى هٰٓؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰٓؤُلَاءِ رَكْعَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی آپ ﷺ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مدمقابل موجود رہا پھر وہ لوگ واپس آ گئے اور آ کر دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے وہ لوگ آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' پھر یہ لوگ چلے گئے اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے پھر وہ آئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' تو ان لوگوں نے بھی اور ان لوگوں نے بھی ایک' ایک رکعت ادا کی۔

2879– حديث صحيح. ابن أبي السري –وهو محمد بن المتوكل– وإن كان صاحب أوهام، قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين وهو في "مصنف عبد الرزاق" "4241" وأخرجه من طريقه أحمد "2/147"، ومسلم "839" في صلاة الخوف، والدارقطني "2/59"، والبيهقي "3/260". وأخرجه البخاري "4133" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، والترمذي "564" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، والنسائي "3/171" في صلاة الخوف، والبيهقي "3/260"، وأبو داؤد "1243" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ثم يسلم فيقوم كل صف فيصلون لأنفسهم، والبغوي "1092" من طريق يزيد بن زريع، وابن خزيمة "1354" من طريق عبد الأعلى، كلاهما عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "942" في الخوف، باب صلاة الخوف، و "4132" في المغازي، والدارمي 1/357"–"358، والنسائي "3/171"، والبيهقي "3/260"، والطحاوي "1/312" من طريق شعيب بن أبي حمزة، ومسلم "839"، والطحاوي "1/312" من طريق فليح بن سليمان، كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه النسائي "3/172"–"173" من طرق عن الزهري، عن عبد الله بن عمر، بنحوه. وأخرجه ابن خزيمة "1349"، والبيهقي "3/263".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا كَانُوا يَحْرُسُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس نماز کا تذکرہ ہم نے کیا ہے اس میں لوگ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کررہے تھے

2880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوا مَعَهُ يَحْرُسُونَ اِخْوَانَهُمْ، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى، فَرَكَعُوْا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَجَدُوا، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے' تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا تھا وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے دوسرا گروہ آگیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا' اور سجدہ کیا' تو ان سب لوگوں نے نماز ادا کی وہ تکبیر بھی کہتے رہے اور ایک دوسرے کی حفاظت بھی کرتے رہے۔

ذِكْرُ النَّوْعِ السَّادِسِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی چھٹی قسم کا تذکرہ

2881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ،

2880- إسناده صحيح. كثير بن عبيد: ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. ابن حرب: هو محمد بن حر الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الزبيدي، وعبيد الله بن عبد الله: هو ان عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه البخاري "944" في الخوف: باب يحرس بعضهم بعضًا في صلاة الخوف، والدارقطني "2/58"، والنسائي "3/169"-"170 في صلاة الخوف، والبيهقي "3/258" من طريق محمد بن حرب، بهٰذا الإسناد. وأخرجه الدارقطني "2/58"-"59، والبيهقي "3/258" من طريق النعمان بن راشد، عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "1/265"، والبيهقي "3/258"-"259 من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد، حدثنا أبي، عن ابن إسحاق، حدثني داوٗد بن الحصين مولى عمرو بن عثمان، عن عكرمة، عن ابن عباس بنحوه. وانظر الحديث رقم. "2871"

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَفَّهُمْ صَفَّيْنِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَتَاَخَّرُوْا، وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی دو صفیں بنادیں جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے سلام پھیر دیا وہ پیچھے ہٹ گیا' اور دوسرے لوگ آگے آگئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے بھی سلام پھیر دیا' تو یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں حسن نامی راوی منفرد ہے

2882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِقْصَارِ الصَّلَاةِ فِي الْخَوْفِ، اَيْنَ اُنْزِلَ وَاَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: خَرَجْنَا نَتَلَقّٰى عِيرًا لِقُرَيْشٍ اَتَتْ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيْفُهُ مَوْضُوْعٌ، فَقَالَ: اَنْتَ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا تَخَافُنِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟، قَالَ: اللّٰهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ، قَالَ: فَسَلَّ سَيْفَهُ، وَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَاَوْعَدُوهُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ وَبِاَخْذِ السِّلَاحِ، ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَهُ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَقَامَتْ فِي مَصَافِّ

2881– رجاله ثقات رجال الصحيح، غير أشعث– وهو ابن عبد الملك الحمراني– فإنه ثقة روى له أصحاب السنن. وأخرجه الدارقطني "2/61"، والبيهقي "3/259" من طريق سعيد بن عامر، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي "3/179" في صلاة الخوف، وأحمد "5/39" من طريق يحيى بن سعيد، وأبو داؤد "1248" في الصلاة: باب من قال يصلي بكل طائفة ركعتين، والبيهقي "3/260" من طريق معاذ بن معاذ، والنسائي "3/178" من طريق خالد، والطحاوي "1/315" من طريق أبي عاصم، والدارقطني "2/61" من طريق عمرو بن العباس، خمستهم عن الأشعث، به. وأخرجه الطيالسي "877"، والطحاوي "1/315" من طريق واصل بن عبد الرحمٰن أبي حرة البصري، عن الحسن، به.

2882– إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير سليمان –وهو ابن قيس اليشكري– لم يخرجا له وهو ثقة. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" "1/317" من طريق يزيد بن سنان، والطبري في "تفسيره" "10325" من طريق مُحمد بن بشّار، كلاهما عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "2883" و"2884".

الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَرَسَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ مُقْبِلُوْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ، فَصَارَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَلِاَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ

سلیمان یشکری کے بارے میں منقول ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خوف کے عالم میں نماز مختصر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: اس کا حکم کہاں نازل ہوا تھا اور یہ صورت حال کہاں درپیش آئی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: ہم لوگ قریش کے ایک قافلے کا پیچھا کرتے ہوئے نکلے جو شام جا رہا تھا جب ہم نخل کے مقام پر پہنچے تو ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے تلوار رکھی ہوئی تھی اس نے کہا: کیا آپ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ڈرتے نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اس نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنی تلوار کھینچ لی لوگوں نے اسے ڈانٹا اور اسے جھڑکا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہاں سے روانگی کا اور اسلحہ اختیار کرنے کا حکم دیا' پھر نماز کے لئے اذان دی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے موجود گروہ کو نماز پڑھائی اور ایک گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے حفاظت کرتا رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں پھر دوسرا گروہ آ کر اس جگہ کھڑا ہو گیا' جہاں وہ لوگ کھڑے تھے' جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تھی وہ دشمن کی طرف رخ کر کے حفاظت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی دو رکعات پڑھائیں' تو یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے دو رکعات ادا کیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سلیمان یشکری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

2883 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، يُقَالُ لَهٗ: عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ - اَوْ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ - حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّىْ؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ، فَاَخَذَ

2883- رجاله ثقات إلا أنه منقطع. أبو بشر -واسمه جعفر بن أبي وحشية اليشكري- لم يسمع من سليمان بن قيس. قال المؤلف في "ثقاته" "4/309": روى عنه قتادة وأبو بشر ولم يره أبو بشر. وفي "التهذيب" 4/214"-"215: قال البخاري: يقال. إنه مات في حياة جابر بن عبد الله ولم يسمع منه قتادة ولا أبو بشر ... وهو في "مسند أبي يعلى" ."1778" وأخرجه أحمد 3/364"-"365 و"390"، والطحاوي "1/315" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر: "2882" و."2884"

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ، قَالَ: كُنْ خَيْرًا مِنِّيْ، قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ، قَالَ: فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَجَاءَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ - شَكَّ اَبُوْ عَوَانَةَ - اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِصَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: فَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ: طَائِفَةً بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةً يُّصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا، فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰٓئِكَ، وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کے مقام پر موجود ''محراب خصفہ'' میں لڑائی کی ان لوگوں نے مسلمانوں کو غافل کو دیکھا تو ان کا ایک شخص آیا جس کا نام عوف بن حارث یا شاید غورث بن حارث تھا وہ تلوار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے آ کر کھڑا ہو گیا' اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ راوی کہتے ہیں: اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہتر ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے کہا: جی نہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی اس قوم کے ساتھ رہوں گا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرے گی۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور بولا: میں سب سے بہتر شخص سے تمہارے پاس آیا ہوں جب ظہر یا شاید عصر کا وقت ہوا' یہ شک ابوعوانہ نامی راوی کو ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کا حکم دیا راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے دو گروہ بن گئے ایک گروہ دشمن کے مدمقابل ہو گیا' اور ایک گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر ان لوگوں نے نماز ختم کر دی اور وہ ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے اور وہ لوگ آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے۔ انہوں نے دو رکعات ادا کیں یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعات ہوئیں۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الْخَوْفِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس مقام کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز خوف ادا کی تھی جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

2884 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذْ كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، نُوْدِيَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَاَخَّرُوْا، وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع کے مقام پر پہنچے تو اعلان کیا گیا' باجماعت نماز ہونے لگی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' پھر وہ پیچھے ہٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ان لوگوں کی دو رکعات ہوئیں۔

ذِكْرُ النَّوْعِ السَّابِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی ساتویں قسم کا تذکرہ

2885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاعِقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَمَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ تَقُوْمُ طَائِفَةٌ وَرَاءَ الْاِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً

2884- إسناده على شرطهما . وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الصفار . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 2/464"-"465 وقد تحرف فيه "أبان بن يزيد" إلى "أبان بن زيد." .... وعلقه البخاري "4136" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، عن أبان به، بأطول مما هنا، ووصله مسلم "843" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن عفان، عن أبان . وانظر "تغليق التعليق" 4/120"-"121 وأخرجه أحمد "3/364"، والبغوي "1095"، والبيهقي "3/259" من طريق عفان، به . وأخرجه الطحاوي "1/315" من طريق موسى بن إسماعيل، عن أبان، به . وأخرجه مسلم "843"، وابن خزيمة "1352" من طريق يحيى بن حسان، عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به . وأخرجه ابن خزيمة "1353"، والدارقطني "2/60" و"61"، والبيهقي "3/259"، وابن أبي شيبة "2/264" من طرق عن الحسن، عن جابر بنحوه. وانظر "2882" و"2883".

2885- إسناده صحيح على شرط البخاري. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1358". وهو في "الموطأ" 1/183"-"184 عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد، ومن طريق مالك أخرجه أبو داؤد "1239" في الصلاة: باب من قال: إذا صلى ركعة وثبت قائمًا، أتموا لأنفسهم ركعة، والبيهقي "3/254"، والطحاوي "1/313". وأخرجه أحمد "3/448" من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/448"، والطبراني "5631" من طريق شعبة، به . وأخرجه البخاري "4131" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، من طريق مسدد، والترمذي "565" في الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، والدارمي "1/358"، وابن ماجه "1259"، في إقامة الصلاة: باب ما جاء صلاة الخوف، وابن خزيمة "1356"، والبيهقي "3/253"، والطبري "10350" من محمد بن بشار، وابن خزيمة "1356" من طريق أبي موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد القطان، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به بنحوه . وسقط يحيى بن سعيد القطان من المطبوع من "سنن البيهقي." وأخرجه ابن أبي شيبة "2/466"، والطبري "10349" من طريق يزيد بن هارون، والبخاري "4131" من طريق ابن أبي حازم، والطبري "10348" من طريق عبد الوهاب، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد الأنصاري، به. وانظر الحديث الآتي.

وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَقْضُوا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ اِلٰى مَكَانِ اَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اَصْحَابُهُمْ اِلٰى مَكَانِ هٰٓؤُلَاءِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يُصَلُّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک گروہ امام کے سامنے کھڑا ہوگا دوسرا گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا امام اس گروہ کو ایک رکعت اور دو سجدے پڑھائے گا' جو اس کے پیچھے کھڑا ہے' پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ (دوسری رکعت کا) ایک رکوع اور دو سجدے ادا کر لیں گے' پھر وہ لوگ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلیں جائیں گے اور ان کے ساتھی اس جگہ پر آ جائیں گے امام انہیں ایک رکوع اور دو سجدے پڑھائے گا امام اپنی جگہ بیٹھا رہے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ بھی ایک رکوع اور دو سجدے ادا کر لیں گے تو امام سلام پھیر دے گا۔

2886 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، فِيْ عَقِبِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

ذِكْرُ النَّوْعِ الثَّامِنِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی آٹھویں قسم کا تذکرہ

2887 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ

2886- إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو في "صحيح ابن خزيمة " "1359" وفيه سقط يستدرك من هنا . وأخرجه أحمد "3/448"، والطبري "10347" من طريق روح، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد "3/448" من طريق محمد بن جعفر، ومسلم "841" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والبيهقي "3/253"، والطبري "10346" من طريق معاذ العنبري، والبخاري "4131" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، والدارمي "1/358"، والترمذي "566"، وابن ماجه "1259"، وابن خزيمة "1357"، والطبراني "5632"، والنسائي 3/170"-"171 في صلاة الخوف، والطحاوي "1/310"، والبيهقي 3/253"-"254 و"254"، والطبري "10351" من طريق يحيى بن سعيد القطان، ثلاثتهم عن شعبة، به. وأخرجه الشافعي في "الرسالة" ص"183"، "244"، وابن خزيمة "1360"، والبيهقي "3/253" من طريق عبد الله بن عمر، عن أخيه عبيد الله بن عمر بن حفص العمري، عن القاسم بن محمد، عن صالح بن خوات بن جبير الأنصاري، عن أبيه . وأخرج مالك "1/183" في صلاة الخوف: باب صلاة الخوف، ومن طريقه الشافعي في "الرسالة" ص"182"، "244"، والبخاري "4129" في المغازي، ومسلم "842"، وأبو داؤد "1238"، والنسائي "3/171"، والطحاوي 1/312"-"313، والطبري "10345"، والبغوي "1094"، والبيهقي 3/252"-"253 عن يزيد بن رومان وقد تحرف في البيهقي إلى: زيد بن رومان عن صالح بن خوات، عمن صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلاة الخوف ...وانظر الحديث السابق.

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ يَقُوْمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ مَعَهُ فَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَةً وَاحِدَةً، وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الَّذِيْنَ سَجَدُوا سَجْدَةً مَعَ الْإِمَامِ، وَيَكُوْنُوْنَ مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا، وَيَجِيءُ أُولٰئِكَ فَيُصَلُّوْنَ مَعَ إِمَامِهِمْ سَجْدَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِمَامُهُمْ فَيُصَلِّيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ بِصَلَاتِهِ سَجْدَةً وَاحِدَةً، فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی' امام کھڑا ہوگا۔ اس کے ہمراہ ایک گروہ کھڑا ہوگا وہ لوگ بھی ایک رکعت ادا کرلیں گے اور دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان رہے گا پھر وہ لوگ واپس چلے جائیں گے جنہوں نے امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی اور ان لوگوں کی جگہ چلے جائیں گے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی پھر وہ لوگ آئیں گے اور امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کریں گے پھر امام اپنی نماز ختم کردے گا۔ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک گروہ الگ سے ایک رکعت ادا کرے گا اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو تو پیادہ یا سواری کی حالت میں نماز ادا کرلی جائے گی۔

ذِكْرُ النَّوْعِ التَّاسِعِ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کی نویں قسم کا تذکرہ

2888 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ أَبُوْ

2887– إسناده قوى. محمد بن الصباح: هو الجرجرائي صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجه "1258" في إقامة الصلاة: باب ما جاء في صلاة الخوف، من طريق محمد بن الصباح، بهذا الإسناد. وزاد: قال: يعني السجدة: الركعة." وجود إسناده الحافظ في "الفتح" "433":"2 وأخرجه مسلم "839" في صلاة المسافرين: باب صلاة الخوف، والنسائي "3/173" في صلاة الخوف، وابن أبي شيبة في "المصنف" "2/464"، والبيهقي 3/260"–"261 من طريق يحيى بن آدم، والطحاوى "1":"312"، والدارقطني "2/59" والبيهقي "3/260" من طريق قبيصة بن عقبة، كلاهما عن سفيان الثورى، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به وأخرجه أحمد "2/132" من طريق أيوب بن موسى، عن نافع، به. وأخرجه البخارى "943" في الخوف: باب صلاة الخوف رجالًا وركبانًا، والبيهقي "3/255" من طريق سعيد بن يحيى بن سعيد القرشي، قال: حدثني أبي، قال: حدثنا ابن جريج، عن موسى بن عقبة، عن نافع، به. وأخرجه موقوفًا مالك في "الموطأ" "1/184" في صلاة الخوف، ومن طريقه أخرجه البخارى "4535" في التفسير: باب (فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا) البقرة: من الآية"239، وابن خزيمة "980" و"1366" و"1367"، والطحاوى "1/312"، والبيهقي "3/256"، والبغوى "1093".

2888– إسناده ضعيف، لضعف شرحبيل أبي سعد، قال مالك: ليس بثقة، وضعفه ابن معين، وابن سعد، وأبو زرعة، والنسائي، والدارقطني، وقال ابن عدى: في عامة ما يرويه نكارة. وهو في "صحيح ابن خزيمة" برقم "1351" وأخرجه الطحاوى "1/318" من طريق أحمد بن عبد الله البرقي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة "1351" من طريق زكريا بن يحيى بن أبان، والحاكم "1/336" من طريق محمد بن إدريس الرزاى، كلاهما عن ابن أبي مريم به، وصححه الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: شرحبيل: قال ابن أبي ذئب: كان متهمًا، وقال الدارقطني: ضعيف.

سَعْدٍ،

(متن حدیث): عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ خَلْفِهِ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُعُوْدٌ وَوُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ خَلْفَهُ وَالْاُخْرٰى قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا اَيْضًا وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ قَامَ فَقَامُوْا وَنَكَصُوْا خَلْفَهُمْ حَتّٰى كَانُوْا مَكَانَ اَصْحَابِهِمْ قُعُوْدًا، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا، فَصَلُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ لَيْسَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ وَلَا تَهَاتُرٌ، وَلٰكِنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ مِرَارًا فِيْ اَحْوَالٍ مُخْتَلِفَةٍ بِاَنْوَاعٍ مُتَبَايِنَةٍ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَاهَا، اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهٖ تَعْلِيْمَ اُمَّتِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ، اَنَّهُ مُبَاحٌ لَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا اَيَّ نَوْعٍ مِنَ الْاَنْوَاعِ التِّسْعَةِ الَّتِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ عَلٰى حَسَبِ الْحَاجَةِ اِلَيْهَا، وَالْمَرْءُ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ مَا شَاءَ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنْ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا، اِذْ هِيَ مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهَا تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نماز خوف کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا اور ایک گروہ ان کے پیچھے کھڑا ہوگیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھے۔ آپ نے تکبیر کہی۔ ان دونوں گروہوں نے تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ آپ کے پیچھے والے گروہ نے بھی رکوع کیا' اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے سجدہ کیا' اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹتے ہوئے ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے جہاں ان کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر دوسرا گروہ آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بھی ایک رکوع اور دو سجدے پڑھائے اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دونوں گروہ کھڑے ہوئے انہوں نے انفرادی طور پر ایک رکعت ادا کی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان روایات میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے کئی مرتبہ ادا کی تھی۔ جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے ارادہ یہ تھا کہ آپ اپنی امت کو نماز خوف کے طریقے کی تعلیم دیں۔ کیونکہ ان کے لیے یہ بات مباح ہے کہ وہ ان نو طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے عالم میں نماز ادا کی تھی۔ یعنی صورتحال کے مطابق جو بھی طریقہ مناسب ہو۔ آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے۔ کہ وہ خوف کے عالم میں ان طریقوں میں جس طریقے کے مطابق چاہے نماز ادا

کرے۔ جن طریقوں کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں ان روایات میں کوئی تضاد یا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ عِنْدَ اشْتِدَادِ الْخَوْفِ اَنْ يُّؤَخِّرَ الصَّلَاةَ اِلٰى اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ قِتَالِهِ

خوف زیادہ شدید ہونے کی صورت میں آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ اس کو اس وقت تک مؤخر کر دے جب تک جنگ سے فارغ نہیں ہو جاتا

2889 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اَبَا عَمْرٍو حَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ، حَدَّثَنَا بِهِ شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كِدْتُ اُصَلِّيْ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْنَاهَا بَعْدُ قَالَ: فَنَزَلَ اِلٰى بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَعْدَمَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ابھی تک عصر کی نماز ادا نہیں کر سکا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ یہ اس کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم بھی ابھی تک یہ نماز ادا نہیں کر سکے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطحان کے مقام پر رُکے میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو کیا' اور آپ نے سورج غروب ہو جانے کے بعد اور اس کے بعد جب روزہ دار افطار کر لیتا ہے' عصر کی نماز ادا کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا اَخَّرَ الصَّلَاةَ فِي الْحَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا، لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّؤَدِّيَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى غَيْرِ الْمِثَالِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ

2889– إسناده صحيح. محمود بن خالد: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأبو عمرو: هو عبد الرحمٰن بن عمرو الأوزاعي. وأخرج البخاري "641" في الأذان: باب قول الرجل: ما صلينا، من طريق أبي نعيم عن شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "596" في مواقيت الصلاة: باب من صلى........ بالناس جماعة بع ذهاب الوقت، و "498" باب قضاء الصلوات الأولى فالأولى، و "4112" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "631" في المساجد، باب الدليل لمن قال: الصلاة الوسطى هي صلاة العصر، والترمذي "180" في الصلاة: باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتهن يبدأ، والنسائي "3/84" في السهو: باب إذا قيل للرجل هل صليت هل يقول لا، من طريق هشام بن أبي عبد الله الدستوائي، والبخاري "945" في الخوف: باب الصلاة عند مناهضة الحصون ولقاء العدو، ومسلم "631"، والبغوي "396" من طريق علي بن مبارك، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، به.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب آدمی اس صورتحال میں نماز کو موخر کردے جس صورتحال کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ اس کے بعد وہ نمازوں کو اس طریقے سے ہٹ کر ادا کرے جس کا تذکرہ ہم نے نمازِ خوف کے طریقے میں کیا ہے

2890 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متنِ حدیث): قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِي الْقِتَالِ، فَلَمَّا كُفِينَا الْقِتَالَ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا) (الأحزاب: 25) اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلّٰى كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْعَصْرَ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَقَامَ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْ وَقْتِهَا

✿✿ عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر ہم (لڑائی میں) مصروف رہے یہاں تک کہ مغرب کے بعد کا وقت ہوگیا یہ جنگ کے بارے میں حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب جنگ کے حوالے سے ہماری کفایت ہوگئی (اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:)

"جنگ میں اللہ تعالیٰ مومنین کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت ور اور غالب ہے"۔

(مغرب ہو جانے کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے ظہر کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے عصر کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اسے اس کے وقت میں ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے مغرب کے لئے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح آپ اس کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ وَاشْتَغَلَ بِالْمُوَاقَعَةِ اَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاتَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَرْبِهِ

2890- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد "3/25"، والنسائي "2/17" في الأذان: باب الأذان للفائت من الصلوات، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي في "السنن" "1" من طريق محمد بن إسماعيل، والدارمي "1/358"، وأحمد "3/67"-"68"، وأبو يعلى "1296" من طريق يزيد بن هارون، وأحمد "3/67"-"68" من طريق حجاج، والبيهقي "1/402"-"403" من طريق بشر بن عمر الزهراني، والطيالسي مختصرًا "2231" خمستهم عن ابن أبي ذئب، به. وعندهم جميعًا زيادة غير البيهقي: "وذلك قبل أن ينزل (فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا)". وأورده السيوطي في "الدر المنثور" "1/309" وزاد نسبته إلى عبد الرزاق وابن أبي شيبة، وعبد بن حميد.

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرے اور لڑائی میں مشغول ہو تو وہ اپنی نماز کو موخر کر دے یہاں تک کہ جنگ سے فارغ ہو جائے

2891 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَا اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا قَالَ: وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ان لوگوں نے ہمیں عصر کی نماز ادا کرنے نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ نماز اس دن سورج غروب ہونے تک ادا نہیں کر سکے تھے۔

2891– إسناده صحيح . هاشم بن الحارث، ذكره المؤلف في "الثقات" "9/244" وقال: مستقيم الحديث وربما أغرب، ووثقه الخطيب في "تاريخه" "14/66" ومن فوقه من رجال الشيخين . واخرجه البزار "388" من طريق سلمة بن شبيب، حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي، حدثنا عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال: رواه عاصم عن زر، عن علي، وقال عدي: عن زر، عن حذيفة، وذكره الهيثمي في "المجمع" "1/309" وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب: عن علي عند البخاري "2931" و"4111" و"4533" و"4396"، ومسلم "627" "205"، والترمذي "2984"، وأبي داؤد "409"، والنسائي "1/236"، وابن ماجه "684"، وأحمد "1/79" و"81" و"113" و"122" و"126" و"135" و"137" و"150" و"152" و"846"، وعبد الرزاق "2194"، والطحاوي "1/173". وعن ابن مسعود عند مسلم "628"، وابن ماجه "686"، والطبري "5420"، وأحمد "1/392" و"403"–"404"، والبيهقي "1/460".